فتح الخلاق ألف

المنن والاخلاق

طبع في المطبع مفيد عام الكائن

في بلدة آگره

الهجرية

موافق مقتضای حال کے معلوم ہوئی اوسکو انتخاب کرلیا خ [illegible] طالب عقبلی و تاجر آخرت کے زیادہ دیکھا یا کوئی
نکتہ غریب ولطیفہ عجیب پایا تو اوسکو بھی لکھہ لیا حجم مین [illegible] ہے بغایت درجہ اقل قلیل ہے جیسے حرکات
عوامل یا اعداد اماثل اور کہین اصل عبارت کو بھی بوجہ بلاغ [illegible] العجیبہ نقل کیا ہے شعرانی رح نے اس کتاب
کو اسلئے تالیف کیا تھا کہ اخوان طریق ان اخلاق مین او [illegible] کر گذاری اللہ تعالی کی بابت ان منتون کے
کتاب مین لکھی ہوئی باقی رہے اسلئے کہ شکر زبان کا بعد [illegible] منقضی ہوجاتا ہے اور وہ شکر جو کتاب مین لکھا
جاتا ہے اوسکا اثر بعد شاکر رطب اللسان کے دیر تک باقی [illegible] مثل نائب کے ہوتا ہے اور مرتبہ مولف کے
علم وعمل کا اوس سے معلوم ہوسکتا ہے مولف نے متصف [illegible] واخلاق سکے ذکر کیا ہے سو یہ کچھہ خلاف
تقوی نہین ہے اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے واما بنعمۃ [illegible] جب کوئی مسلمان اپنے اوصاف کے بیان
مین صادق ہو تو کوئی نقصان اوسکے ایمان کا نہین ہو [illegible] خصوصاً اندر تحریر کے شان کسی ایماندار کی
نہین ہے دوسرا آدمی جب کسی شخص کی تعریف کرتا ہے اور اوسکے مناقب لکھتا ہے تو بنیاد اوسکی ظن وتخمین پر ہوتی ہے
اور جو حال اپنا کہ خود صاحب حال لکھتا ہے وہ مبنی یقین پر ہوتا ہے واسطے حدیث مین آیا ہے فلیقل احسبہ کذا و اظنہ کذا
ولا یزکی علی اللہ احد لانہ تعالی ھو اعلم بمن اتقی شیخ محی الدین بن عربی نے فرمایا ہے جو شخص راست گوا پنے
نفس کا تزکیہ کرتا ہے اوس سے بڑھکر مرتبہ اوس شخص کا ہے جسکا تزکیہ حق نے کیا ہے عموماً یا خصوصاً کما فی نحو قولہ
تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس وکما فی نحو قولہ تعالی فی حق یحیی علیہ السلام
سلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا مع نحو قول عیسی علیہ السلام وجعلنی
مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیا وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا
شقیا والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا علمار نے کہا ہے کہ اللہ کا سلام یحیی
علیہ السلام پر سلام عیسی علیہ السلام سے اپنے نفس پر اعلی مرتبہ ہے اور اللہ کا تزکیہ انکے تزکیہ سے بڑھکر ہے اگرچہ
عیسی علیہ السلام اس بیان مین خلاف واقع سے معصوم ہین اور سلام عیسی علیہ السلام کا اپنے نفس
پر مین کے سلام کے جیسے عیسی علیہ السلام پر اسی جگہ [illegible] جماعت اہل علم نے واسطے تحدث نعمت الہی کے اپنا
حال تعریف اشتمال خود اپنی کتابون مین لکھا ہے [illegible] وطریق اخذ کرین جیسے عماد الکاتب [illegible] الغافر فارسی وعماد کاتب
اصفہانی ویاقوت حموی ولسان الدین بن خطیب وابو عبد اللہ [illegible] ح مالقی وصفی الدین بن ابی منصور وامام ابو شامہ
وحافظ ابن حجر اور اونکے شاگرد جلال الدین السیوطی رحمہم اللہ تعالی [illegible] نے کتاب التحدث بالنعمۃ مین کہا ہے
علمانے اپنے مناقب باقتدا سلف صالح لکھے ہین [illegible] عارف ہوکر مجسے علم حاصل کرین اور مین اللہ کی
نعمت کو بیان کرون جینے یہ حال کچھہ اسلئے نہین [illegible] پر فخر کرون یا دنیا اور دنیا کا کوئی منصب یا جاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
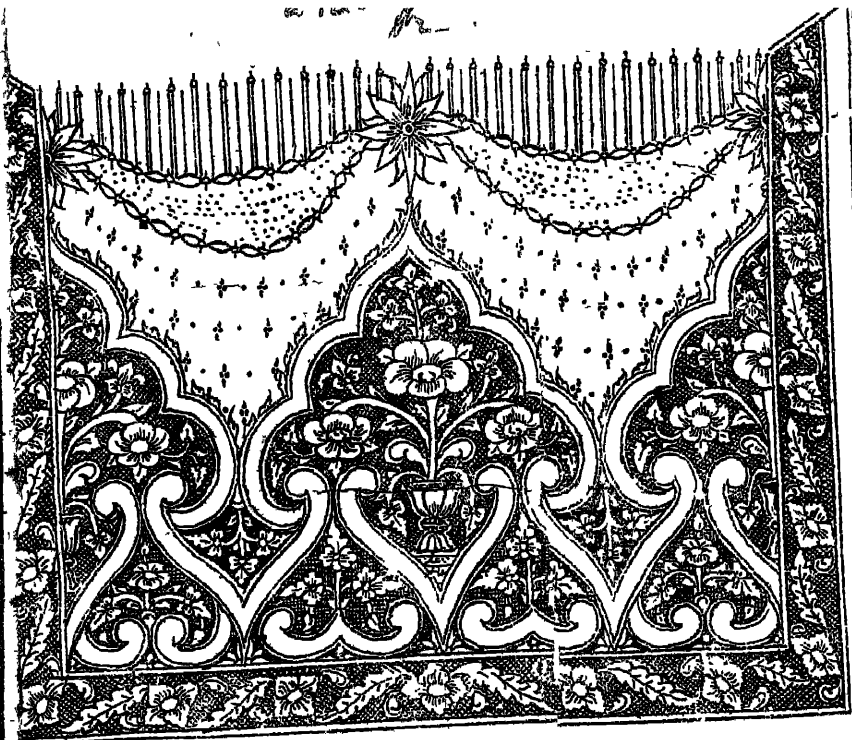
الحمد للہ ذی المنن الکبری فیما یکون وفیما کان والصلوۃ والسلام علی خاتم رسلہ سید
ما یکون وما کان وعلی آلہ وصحبہ فی کل زمان ومکان **اما بعد** آج روز دوشنبہ غرہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۵ ہجری
ہے کتاب المنن الکبری تالیف حین الواصلین الف المحققین رأس الصلحاء رکین الفقہاء قطب ربانی عارف صمدانی شیخ عبد الوہاب
بن احمد بن علی شعرانی قدس اللہ روحہ وافاض علینا فتوحہ مطالعہ محرر سطور مین تھی ایک مدت دراز سے جی چاہتا تھا کہ کچھ مضامین
کتاب کے زبان اردو مین واسطے اہل زمن کے لکھے جائین تو اول خود مین اوس سے نفع لون پھر اور ایمان دار تقوی شعار
لوگ نفع اوٹھاوین الحمد للہ کہ آج کے دن اس کام کو اللہ کا نام لیکر شروع کیا ہے

خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے	عصای پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

یہ کتاب نہایت عظیم الشان کبیر الحجم ہے جو نسخہ اسکا میرے پاس ہے وہ بحساب فی صفحہ ۲۷ سطر ۵۵۴ ورق ہے جسکے
ہوتے ہین اس کتاب کا پورا نام مولف علام نے یہ رکھا ہے لطائف المنن والاخلاق فی بیان وجوب التحدث
بنعمۃ اللہ علی الاطلاق یہ مشہور ہے بنام منن کبری مصنف امام نے اسکو ایک مقدمہ سولہ باب ایک خاتمہ پر
فرمایا ہے اور مقدمہ سے پہلے فہرست الابواب لکھی ہے اس فہرست سے اسم نویسی جملہ اخلاق اور نعم ومنن مندرجہ کتاب کی
معلوم ہوتی ہے مجکو اس جگہہ نہ تلخیص کتاب مذکور مقصود ہے نہ استیعاب منن جملہ ابواب بلکہ اثناء مطالعہ مین جو بات پسند آئی

مقدمہ

یہ مقدمہ مشتمل دیباچے کے ہے جس سے طرف صحت اعتقاد کے حق مین عارفین کے اور قلت اعتراض کی اونپر داخل ہوتی ہین
سو معلوم کرنا چاہئے کہ اللہ نے ہمکو یہ حکم فرمایا ہے کہ ہم اوسکا شکر بجا لائین اون نعمتون پر جو کہ اوسنے ہمکو بہرپور دی ہین اور یہہ
شکرگذاری منجملہ فرائض کے ہے لکن کوئی رستہ طرف احصاء نعم کے نہین ملتا نہ زبان سے نہ دل سے نہ ارکان سے حالانکہ ہمسے
مطالبہ شکر کا ان سب اعضاء سے کیا گیا ہے کہ ہم زبان و دل و جوارح سب سے اوسکا شکر ادا کرین پس زبان سے شکر بجا لانا
ون ہوتا ہے کہ ہم اس بات کا اقرار کرین کہ یہ ساری نعمتین اللہ کی طرف سے ہین اور اضافت کرنا انکا طرف خلق کے ترک کرین
مگر فقط اس حیثیت سے کہ وہ ایک واسطہ ہین درمیان ہمارے اور اوس نعمت کے جیسے کسی نہر سے پانی لیا جاتا ہے سو
پانی کچھہ وہ نہر نہین دیتی ہے بلکہ نہروالے نے دیا ہے حدیث مین آیا ہے لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس
ثال اوسکی جسکے ہاتھہ پر ہمکو خیر حاصل ہوئی ایسی ہے جیسے کہ کوئی غلام طبق ہدیہ کا اوٹھائے ہو تو لائق ستایش کے وہ
ہے جسنے ہدیہ دیا ہے نہ وہ جسنے کہ اوس ہدیہ کو ہاتھہ پر اوٹھایا ہے اور دل سے شکر بجا لانا یون ہوتا ہے کہ آدمی جزما یہ
عتقاد کرے کہ جتنی نعمتین لذتین منافع حرکات سکنات اوسکے ہاتھہ مین ہین یہ سب فضل اوسکے رب کا ہے نہ غیر کا نہ ز
یسی اور کی یہ اسلئے کہ شکر لسان کا مطابق شکر جنان کے ہوجائے کیونکہ منعم بندہ کا سوا رب عزوجل کے کوئی نہین ہے
ر بجالانا شکر کا ارکان سے یون ہوتا ہے کہ بندہ اپنی ساری حرکات و سکنات ظاہر و باطن کو اللہ کی مرضی پر رکھے
ہانتک کہ کاتب شمال کچھہ لکھنے کو نپائے اور نہ ملائکہ ایسی چیز لکھین جس سے یہ دن قیامت کے رسوا و خوار ہو لکن ایسے شکر
رنیوالے دنیا مین بہت تھوڑے ہین اعملوا آل داود شکرا وقلیل من عبادی الشکور اللہ نے حق مین
ح علیہ السلام کے فرمایا ہے انہ کان عبدا شکورا غالب لوگ جو شکر کرتے ہین وہ اسی زبان سے کرتے ہین نہ
مل سے حالانکہ ہم بہ نسبت آل داود علیہ السلام کے زیادہ تر مستحق عمل کے ہین جو اخلاق کہ متن اس رسالہ مین مذکور
ونگے وہ اخلاق مریدون کے اوائل دخول طریق مین ہین کیونکہ ہمنے لوگون کو اخلاق کاملین مین کسیطرح کا ذوق نہین ہے
نکو یہ اخلاق دو طرح حاصل ہوتے تھے ایک بطریق وہب دوسرے بعد طول مجاہدہ عظیمہ کے مرید کو آغاز سلوک
ن یہ چاہئے کہ سوا اللہ کے کسیکو مالک کسی شئے کا نہ جانے یہ مقام زہد کا ہے ایسے شخص کا اگر کوئی سونا چاندی
ر لیتا ہے تو ایک بال بہی اوسکا متغیر نہین ہوتا بلکہ وہ خوش ہوتا ہے کہ حساب قیامت کا چور کے ذمہ پڑگیا ولہذا
ہمنے فقیر اللہ کے مٹی اور سونے کو یکسان جانتے ہین لانہم لا ملاک لہم مع اللہ تعالی پہر جسکو انمین لغدکا شہود
تا ہے وہ لا موجود الا اللہ کہتا ہے اسکا مطلب یہ نہین ہے کہ وہ وجود عالم کی نفی کرتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے
اوسکے دل پر اللہ کی محبت اتنی غالب ہوتی ہے کہ اوسکے مقابلہ مین خلق محجوب ہوگئی ہے سوا ذات شاہد کے

حاصل کرون معاذ اللہ کہ میرا یہ قصد ہو پھر کہا ہے کہ وانی قد سر اللہ نیا حتی یطلب تحصیلہا بما فیہ ذہاب الدین
واللعنۃ والطرد عن حضرۃ اللہ تعالی وقد ظہر شیبی ومضی الطیب عمری وعیشی ودنی رحیلی انتہی
الغرض مقصود شعرانی کا بھی ذکر سے ان احوال واخلاق کے یہی ہے کہ اللہ کی نعمت کا بیان اپنے حق مین کرین اور
شکر اوسکے احسان کا بجا لائین نہ افتخار اقران پر اور جو کہ یہ اخلاق ایسے ہین کہ بعض مین شرکت محرر سطور کی بھی ہوگی اسلئے
مین بھی تحدیثا بالنعمہ ذکر ان منن ونعم کا کرتا ہون اور اللہ سے امید رکھتا ہون کہ مجکو ان معارف سے محروم نکرے عادت کرام
کی یہ ہے کہ وہ دی ہوئی چیز واپس نہین کرتے ہین تو اللہ تعالی کہ اکرم الاکرمین ہے کس طرح مسلوب موہوب کریگا شعرانی کہتے
ہین کہ معارف سلب نہین ہوا کرتے البتہ احوال بسبب سرعت استحالہ کے ایک حال سے طرف دوسرے حال کے مسلوب
ہو جاتے ہین اور تحدیث بالنعمہ مین یہ شرط نہین ہے کہ بندہ طول عمر اوسکی تکرار کرتا رہے بلکہ اتنا کافی ہے کہ اوس سے متمتع
اور اوسکے ساتھ متخلق ہو گو ساری عمر مین ایک ہی لحظہ یہ حالت نصیب ہو قال تعالی وان تعدوا نعمۃ اللہ
لا تحصوہا فمن تخلق بخلق ولو لحظۃ صار من اہل ذلک الخلق علی کل حال فاذا قال اعطانی
اللہ کذا وکذا فقد صدق علی خواص نے فرمایا ہے کہ تجھسے جتنا بنے تو اپنے کمالات کا ذکر کر کہ اسمین تیرا شکر بڑھیگا
اور اپنے نقائص کا بہت سا ذکر نہ کر کہ اس سے تیرا شکر گھٹے گا کیونکہ جتنا نفع تجکو اپنے عیب بینی سے ہوگا اوتنا ہی
خسارہ تجکو اپنے محاسن کے نہ دیکھنے سے ہوگا جو اللہ نے تجھ مین رکھے ہین یہ بھی کہتے تھے کہ اصل یہ ہے کہ تم اپنے
محاسن کا مشاہدہ کرو بندہ سے جو نظر کرنا اپنے نقائص مین مطلوب ہے وہ اسلئے ہے کہ اپنے نفس سے عجب نکرے لا غیر معہذا
مقام اہل کمال کا یہ تھا کہ وہ علی الدوام اللہ سے ڈرتے رہتے تھے رات دن طرد و رد حضرت حق سے مطمئن نہ تھے سو یہی
عادت ہر مسلمان ایماندار کو لازم کرنا واجب ہے گو کوئی شریک اوسکا اس خصلت مین نہو فضیل بن عیاض نے فرمایا ہے
الزم طریق الہدی ولا یضرک قلۃ السالکین وایاک وطرق البدعۃ ولا یغرک کثرۃ الہالکین
بہر حال مینے اس ترجمہ کا نام **فتح الخلاق للطائف المنن والاخلاق** رکھا ہے اور مین اپنی اولاد
واحفاد واسباط وجملہ مومنین ومومنات کو رغبت دلاتا ہون اور آمادہ کرتا ہون کہ وہ مطالعہ اس رسالہ کا کیا کرین اور
جہانتک بن سکے آپکو متصف ساتھ ان اخلاق کے بنائین اور جو لوگ انمین لغت دان عرب ہون اونکو مین یہ نصیحت
کرتا ہون کہ وہ اس رسالہ کو نہ دیکھین بلکہ اصل کتاب پر عبور کرین اور اپنے نفس پر نظر کرین اگر اوسکو متحلی ساتھ کسی امر
کے ان امور مین سے پائین تو اللہ کا شکر بجا لائین اور اگر متجرد دیکھین تو استغفار کرین اور ہمت تحصیل طریق وصول پہ
لگائین والمہدی من ہداہ اللہ تعالی وما توفیقی الا بہ علیہ توکلت والیہ انیب ❊

کل من تمسک بالکتاب والسنة وعمل بہما صوفیًا دون غیرہ معلوم ہوا کہ اصل مین صوفی اوسیکا نام
ہے جو تابع قرآن وحدیث ہو جنید رح نے فرمایا ہے طریقتنا ھذہ مشیدة بالکتاب والسنة فمن لم یقرء
القرآن ویکتب الحدیث لا یقتدی بہ فیھا رواہ القشیری شیخ ابن عربی باب ۳۲ فتوحات مین
لکھتے ہین اعلم انہ ما ثم لنا دلیل یرد طریق الصوفیة ولا قادح یقدح فیھا شرعًا قد اجمع ولا
نقلا وانما یطعن فیھا من طعن بالجھل انتہے شیخ ابو الحسن شاذلی وابو العباس مرسی ویاقوت عرشی وتاج الدین
ابن عطاء اللہ کسی کو داخل طریق نکرتے جب تک کہ وہ علوم شریعت مین متبحر نہوتا وہ بھی اس درجہ کا کہ مجالس مناظرہ
مین علما کو حجج واضحہ سے قطع کر دیتا جسکو اتنا تبحر نہوتا اوسکو وہ مرید نکرتے اب اہل اس امر کے اس زمان مین کبریت
احمر سے بھی زیادہ کمیاب بلکہ نایاب ہین اسیلئے یہ کہا ہے من ضیّع الاصول حرم الوصول رہا اخذ کرنا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ سو یہ ایک مقام عزیز ہے ہر کوئی اس مقام تک نہین پہنچتا درمیان فقیر اور درمیان
حضرت کے ہزارہا مقامات ہین جب اون سب کو طے کر لے تب کہین وہ اخذ صحیح ہوگا ابراہیم متبولی رح نے کہا ہے ہم
پانچ شخص ہین کہ ہمارا کوئی شیخ نہین ہے مگر رسول خدا صلعم ایک یہ مین دوسرے ابو مدین تیسرے عبد الرحیم قناوی
چوتھے ابو السعود بن ابی العشائر پانچوین شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہم اجمعین وصورة الاخذ عن
رسول اللہ صلعم ان روحھم مجتمع برسول اللہ صلعم یقظة ومشافھة من حیث ارواحھم
لا من حیث اجسامھم فلیس اجتماعھم بہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاجتماع الصحابة فافھم
علی خواص نے مرے یہانتک کہ اونہون نے حضرت سے بلا واسطہ اخذ کیا وھو الامام الکامل الراسخ الامی المحمدی
من اکابر الاولیاء ف دلیل اسپر کہ اعلان اپنے فضائل کا سامنے سب کے درست ہے یہ ہے کہ ملائکہ نے کہا تھا
ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک اور یہ کہا تھا انا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون اور یوسف صدیق
علیہ السلام نے عزیز مصر سے کہا تھا اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم اور داؤد وسلیمان علیہم السلام
نے کہا تھا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین اور یہ بھی سلیمان نے فرمایا تھا
علمنا منطق الطیر واوتینا من کل شیء ان ھذا لھو الفضل المبین اور عیسی علیہ السلام نے کہا تھا
انی عبد اللہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت تا آخر نسق اور ہمارے حضرت
نے فرمایا ہے انا اول شافع واول مشفع وانا اول من تنشق الارض عنہ وانا سید ولد آدم یوم
القیامة ولا فخر انتہے یعنی یہ کہنا میرا کچھہ علو قدر کی راہ سے نہین ہے بلکہ براہ فخر عبودیت ہے غرضکہ یہ ارشاد
رسالت بنیاد امتثال تہا امر خدا کا واما بنعمة ربک فحدث بالجملہ اللہ نے ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم حضرت کی اقتدا
کرین مگر اوس امر مین جو کہ خاص ساتھہ آپکے ہو لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة لمن کان یرجو اللہ

اور کچھ اوسکو مشہود نہین ہوتا اذلو حجب عن شهود نفسه فمن یکون هناك ویشهد الحق عز وجل
مرید آخرت پر بدایت حال مین واجب ہے کہ جو چیز دنیا کی اوسکو اللہ سے باز رکہے وہ اوسکو چھوڑ دے پہر جب وہ نہایت
کو اصطلاح قوم پر پہنچ جائیگا تو اوسکو وہ معرفت خدا کی حاصل ہو گی جو اوس سے متزلزل نہین ہو سکتی ہے ان اخلاق تک
پہنچنا دوہی راہ سے ہو سکتا ہے ایک جذب الٰہی دوسرے سلوک کرنا ہاتھ پر کسی شیخ صادق کے جو کوئی ان دو طریق سے نہین
آتا ہے اوسکا پہنچنا ان اخلاق تک محال ہے عوام نے چاہا کہ وہ اس تخلق تک پہنچ جائین مگر بغیر طریق کے اسلئے
اونکی حرمان ہوئی کیونکہ اونہون نے یہ گمان کیا کہ یہ طریق مجرد قال بغیر حال کے ہے اور یہ بات اونسے غائب رہی کہ طریق
تصوف کا علم وعمل ہے بعض لوگون نے بنیاد اپنے طریقے کی ظاہر فقہ پر رکہی اور طریق تصوف کو منفی کیا اور کہا لیس
طریق تقرب الی اللہ تعالی غیر ما نحن علیه من ظاهر الفقه بحسب فهمه اور بعض نے یہ جانا کہ علم تصوف
مجرد نقول ہین بغیر عمل کے اب اونہون نے رسالہ قشیری وعوارف المعارف کو لیکر درس کرنا شروع کیا اور سمجھ لیا
کہ ہم صوفی ہو گئے حالانکہ یہ خطا ہے انسان صوفی جب ہوتا ہے کہ علم پر عمل کرے اور وہ بھی اخلاص کے ساتھ
ائمہ مجتہدین اور اونکے مقلدین صالحین یہی کرتے تھے غزالی نے شیخ ابو محمد بادغانی سے اور شیخ عز الدین بن
عبد السلام نے شیخ ابو الحسن شاذلی سے سلوک حاصل کیا تہا سلف صالح علم پر عامل تھے ساتھ اخلاص للہ کے
اسلئے اونکے دل چمک اوٹھے علل سے خالص ہوئے خلف نے علم وعمل دونون مین اخلاص کرنا چھوڑ دیا اونکے دل
تاریک ہو گئے احوال قوم سے پردہ مین رہے بعض جب کسی خلق قوم کو سنتے ہین کہتے ہین هذا منزع صوفی
لا شرعی سننے والے یہ خیال کرتے ہین کہ تصوف کوئی ایسی چیز ہے کہ اصل شریعت سے خارج ہے حالانکہ وہ لب
لباب شریعت ہے اسی رسالہ مین دیکہو کہ کوئی خلق اسکا مخالف شریعت کے نہین ہے فان حقیقة طریق القوم
علم وعمل شداها ولحمتها شریعة وحقیقة لا احدهما فقط اب جو فقیہ یہ کہے کہ هذا منزع
صوفی لا شرعی اوسکو چاہیے کہ وہ بعد اس قول کے یہ بہی کہدے لا یقدر احد من امثالنا علی المداومة
علی العمل بہ تاکہ سننے والے دہوکا نہ کہائین علی خواص یہ شعر اکثر پڑہا کرتے تھے

	لا تسلکن طریقا لست تعرفها	بلا دلیل فتهوی فی مهاویها	

اس جگہہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ان الائمة المجتهدین والعلماء العاملین هم الصوفیة حقیقة
مجتہدین نے جو علم تصوف مین تصنیف نہین کی وجہ اوسکی یہی تہی کہ اونکے وقت مین امراض دل کم تھے یا نہ تھے
وہ جمع کرنے مین ادلہ منتشرہ کے مشغول رہے کوئی عاقل یہ بات نہ کہیگا کہ امام ابو حنیفہ وشافعی واحمد رضی اللہ عنہم اپنے
نفس مین ریا وعجب وکبر وحسد ونفاق کو پاتے تھے مگر مجاہدہ نفس ومناقشہ نکرتے قشیری نے کہا ہے اصل
تسمية الصوفية صوفية کان حین ظهرت الاهواء والبدع فی عصر الامام احمد بن حنبل فسموا

اس امر کی قواعد صحیحہ واغراض شرعیہ پر ہے اور کریمۂ فلا تزکوا انفسکم محمول ہے ریا وسمعہ وکذب ونفاق وفخر باطل
پر ولہذا اللہ نے اون لوگون پر ثنا کی ہے جو کہ بات سُنکر پیروی اچھی بات کی کرتے ہین فرمایا ہے اولئك الذین
هداهم الله واولئك هم اولوا الالباب علی خواص فرماتے تھے اللہ نے جو تفضل تمپر کیا ہے تم اوسکو ظاہر کرو
کیونکہ جب کوئی بندہ یہ بات کہتا ہے کہ اللہ نے مجکو یہ دیا وہ دیا تو اللہ اوسکے سلب کرنیسے شرماتا ہے تاکہ وہ بندہ خجل
نہو بالجملہ اظہار اعمال مین شان بندہ کی تین طرحپر ہوتی ہے ایک یہ کہ ریا وسمعہ کے لئے ظاہر کرے جسطرح کہ حال
بعض عُبّاد وعوام کا ہوتا ہے جو مقام توحید افعال تک نہین پہنچے ہین کیونکہ جو کوئی اس مقام تک پہنچ جاتا ہے ریا
وسمعہ وعجب وکبر سب اوس سے جاتا رہتا ہے وہ ہر فعل کو نرے اللہ کا فعل جانتا ہے اپنی شرکت اوس فعل مین فقط
بقدر نسبت فعل کے سمجھتا ہے لا غیر اور یہ بات معلوم ہے کہ ریا اوسی کام مین کریگا جسمین اپنا فعل سمجھے گا نہ غیر کے
فعل مین تو اب ایسے شخص سے ہرگز ریا نہو سکے گی اس سے ثابت ہوا کہ کمال ایمان عبد یہ ہے کہ مشاہدہ عمل کا اللہ
کے لئے ایجاداً اور بندہ کے لئے اسناداً کرے دوسرے یہ کہ اپنے نفس مین احساس شہود عمل للہ کا خلقاً کرے اور غیر اللہ
کی شرکت اوسمین بجا لانے بغیر اسکے کہ مقام مین متمکن ہو ایسا شخص اپنی جان پر اظہار عمل سے ڈرتا ہے عبّاد سلف
وخلف کی یہی شان تھی اسکو قدرت اظہار اعمال پر واسطے لوگونکے نہین ہوتی ہے تیسرے یہ کہ اپنے نفس سے یقیناً
احساس خلا کا بالکلیہ ریا سے کرے اور حقائق توحید پر متمکن ہو اسکو کچھ ڈر کسی عمل کے ظاہر کرنیسے نہین ہوتا ہے
کیونکہ وہ اوس عمل کو نرے اللہ کے لئے دیکھتا ہے جسطرح کہ اپنی ذات کو نرے اللہ کی خلق جانتا ہے علی حد
سواء یہ اپنے اظہار مین معترف اللہ کی نعمت کا ہوتا ہے وهذا هو حقیقة الشكر التی ینتهی الیها
الصدیقون اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اس حالت سوم تک ذوقاً وتحققاً نہین پہنچا ہے اوسکے حق مین کتمان
اعمال صالحہ کا واجب ہے رہا شہود اوسکا اپنے عمل کو من حیث التکلیف سو یہ کچھ اس مقام مین قادح نہین ہے
اسلئے کہ یہ ایک امر لابد منہ ہے اہل توحید کا اسپر اجماع ہے کہ شہود نسبت فعل کا طرف اپنے کچھ قادح توحید مین
نہین ہوتا ہے کما اشار الیه نحو قوله تعالی وایاك نستعین فافهم اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص یہ کہتا
ہے کہ اخفاء اعمال کا مطلقاً اولی یا اظہار اعمال کا مطلقاً اولی ہے وہ خاطی ہے بلکہ مصیب وہ ہے جسنے اس
مسئلہ مین تفصیل کی ہے اشیاخ کا اسپر اجماع ہے کہ جسنے اپنے نفس مین شہود اخلاص کا کیا اوسکا اخلاص طرف
اخلاص کے محتاج ہے وانی والله رب الناس اری نفسی قد استحقت الخسف بی من سنین لولا
فضل الله تعالی وحلمه علی ولا اری احداً علی وجه الارض اكثر اقتحاماً للمعاصی منی ولا
اقل حیاء منی وكثیراً ما اشهد ان جمیع ما یقع علی هذه الارض وقراها من البلاء انما هو بسبب
ذنوبی وحدی وان ذنوب غیری كلها مغفورة لا اتعقل غیر ذلك ٭

والیوم الآخر سو منجملہ اس اقتدا کے ایک تحدث بالنعمۃ ہے جو نعمت اللہ نے ہمپر کی ہے ہم ہر نعمت کا اظہار کرین اور
شکر اوسکا بجالائین کچھ ضرور نہین ہے کہ یہ تحدث سرا کرین کرین بلکہ اعلان اوسکا علی رؤس الاشہاد کرین حدیث مین
آیا ہے التحدث بالنعمۃ شکر وترکہ کفر رواہ الطبرانی والبیہقی ابو نصرہ غفاری کہتے ہین مسلمان
یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ اظہار کرنا نعمت کا شکر نعمت ہوتا ہے اور چھپانے پر عذاب شدید ہے لقولہ تعالی
لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید طبرانی کا لفظ مرفوع یہ ہے من اعطی الشکر
لم یحرم من الزیادۃ حسن بصری نے تفسیر آیہ ان الانسان لربہ لکنود مین کہا ہے ای یعد المصائب
التی تصیبہ وینسی التحدث بالنعم عمر بن خطاب نے ایک دن منبر پر کہا تھا الحمد للہ الذی صیرنی
لیس فوقی احد کسی نے کہا تمنے یہ کیا بات کہی فرمایا انما فعلت ذلک اظہارا للشکر رواہ ابو نعیم
سفیان ثوری کہتے تھے من لم یتحدث بالنعمۃ فقد عرضہا للزوال عبد اللہ بن غالب تابعی کہتے تھے
اعلنوا باعمالکم الصالحۃ واذکروہا لمن لا یعلم بہا فان ذلک مما یرضی ربکم عز وجل
اور شیخ عبد القادر جیلی رح نے فرمایا ہے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ عز وجل شعرانی کہتے ہین یعنی
من اہل عصرہ انتہی ابو العباس مرسی نے کہا ہے اگر عراق و مغرب و شام و مصر والے معلوم کر لین کہ نیچے ان
سو ہی محاسن کے کیا علوم و اسرار ہین تو منہہ کے بل دوڑ کر آئین ابو الحسن شاذلی نے فرمایا ہے کہ پاس ہمارے
غیر کے ہمارے اہل عصر مین سے بحمدہ تعالی کوئی ایسا علم باقی نہین رہا ہے جسکو ہم استفادہ کرین ہم جو کلام غیر
مین نظر کرتے ہین تو اسلئے کہ اللہ کی سنت اپنے اوپر پہچانین کہ جو اونکو نہین دیا ہے وہ ہمین دیا ہے پھر اللہ کا شکر
بجالائین انتہی سری سقطی نے فرمایا ہے ایک شخص کہتا ہے اللہ نے مجکو پیدا کیا رزق دیا علم سکھایا مجکو مبارک
بنایا دوسرا کہتا ہے مین اللہ کا ولی ہون یا عالم یا عامل ان دونو مین کچھ فرق نہین ہے اسلئے کہ ہر مومن اللہ کا
ولی ہے قال اللہ تعالی اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور ولا یخلو العا
قل من العمل بعلمہ ولو فی مسئلۃ واحدۃ فیشکر اللہ الذی جعلہ من العاملین بہا
ومن نفی عن نفسہ الولایۃ والعلم مطلقا فقد قل شکرہ انتہی شیخ جلال الدین سیوطی نے
کتاب التحدث بالنعمہ مین لکھا ہے انا اعلم خلق اللہ الآن قلما وفما مراد علماء زمان یا بلد یا اقلیم ہین
لا غیر چنانچہ علما نے تفسیر کریمہ انی فضلتکم علی العالمین مین کہا ہے ای عالمی زمانکم شیخ ابو الحسن
شاذلی فرماتے تھے اعلنوا طاعاتکم اظہارا لعبودیتکم کما تظاہر غیرکم بالمعاصی وعلیکم
بالاعلام الناس بما منحکم اللہ تعالی من العلوم والمعارف یہ نقول کلام سلف کے دلیل ہین اسبات
پر کہ علماء و صلحاء نے جو اپنے نفوس کی مدح کی ہے وہ بطور فخر و ریا کے نہ تھی حاشاہم من ذلک بلکہ بنا

اوسکے دیکھنے کو گئے امام نے اِنسے کہا تم بھی جاؤ فیل تمہارے ملک مین نہین ہوتا ہے کہا نہین فیل کی سیر کرنیکو نہین آیا ہون
مین تو اِسلئے آیا ہون کہ آپکے افعال واقوال دیکھکر ہدایت حاصل کرون امام کو تعجب ہوا اور اونکا نام عاقل اہل اندلس
رکھا انتہی پھر شیخ شہاب الدین رملی سے پڑھا یہ بڑے محقق علامۂ روزگار تھے اِسکے بعد نام اون کتابون کے
لکھے ہین جنکو پڑھا اور مطالعہ کیا تھا یہ بہت سی کتابین ہین علوم آلیہ و شرعیہ و تصوف کی ۱۲

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ دین مین اخذ باحوط کرتا ہون اور رخصت کو ترک نہین کرتا اِسلئے کہ جسطرح اخذ
بالاحوط مین آدمی ہدایت پر طرف سے اپنے رب کے ہوتا ہے اوسی طرح اخذ بالرخصہ مین بھی ہوتا ہے مین عمل کرنے مین
مہاامکن خلاف سے بچتا ہون تاکہ میری ساری یا اکثر عبادت جملہ مذاہب پر صحیح ہو ومن جملۃ الاحتیاط اجتناب
المکروہ کانہ حرام والاعتناء بالسنن کانہا واجبۃ ویتوضأ من مس الفرج ان کان حنفیا
ومن الفصد ان کان شافعیا ویطہر نجاسۃ الکلب والخنزیر سبعا احداہا بتراب ان کان مالکیا
وہکذا فی سائر مسائل الخلاف العالی والنازل من الصحابۃ ومن بعدہم الی عصرنا ہذا
یہ دلیل ہے اِنکے کمال عدل وانصاف وتقوی وطہارت پر ۱۲

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین اپنے مذہب کے لئے تعصب نہین کرتا ہون بغیر علم واجتہاد کے مجھے یاد نہین کہ مینے کسی
مذہب مخالف کو یہ کہا ہو کہ وہ ضعیف ہے بلکہ تار وپود میرا التسلیم مخالف ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ما جاءنا
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فعلی الرأس والعین وما جاء عن اصحابہ تخیرنا انتہی
اسی طرح ہم بھی کہتے ہین ما جاءنا عن الائمۃ المجتہدین تخیرنا اتباع من شئنا ثم اذا تخیرناہ لازمنا
العمل بکلامہ ولا نفارقہ الا بالموت خوفا من وقوعنا فی صورۃ التلاعب بالدین وانما کنا
نسلم للمخالف لا امامنا لانہ مجتہد وقد قرر الشارع وجوب العمل علی المجتہد بما فہمہ
من السنۃ فکذلک من الزم نفسہ باتباع مجتہد یلزمہ العمل بقولہ انتہی یہ عبارت دلیل ہے
اِس بات پر کہ مراد مخالف سے مجتہد ہے نہ مقلد اور مجتہد کو اپنی فہم اجتہادی پر رہنا جائز ہے اسی طرح مقلد کو قول امام پر جبتک
کہ صریح مخالفت کتاب و سنت کے ظاہر نہو لہذا شعرانی رحمہ نے اِسکے یہ کہا ہے لو کان الانکار علی ذلک العالم
بدلیل شرعی واضح فانہ لا اعتراض علی احد فی الانکار علیہ لمعارضۃ النص بخلاف معارضۃ
الفہم فانہ امر سہل لتفاوت الافہام وعدم عصمتہا شیخ افضل الدین کہتے تھے فقیہ کو چاہئے کہ
مراعات علم باطن کی کرے اور فقیر کو چاہئے کہ مراعات علم ظاہر کی کرے جو ایک آنکھ سے دیکھتا ہے فقیہ ہو یا فقیر وہ
کانا ہے کامل وہ ہے جو دونون آنکھون سے دیکھے جیسے شیخ برہان الدین بن ابی شریف وشیخ الاسلام زکریا وشیخ
عبدالحق سنباطی وشیخ شمس الدین سمانودی تھے انتہی مین کہتا ہون منجملہ اس کمال کے یہ ہے کہ اپنی ہی آنکھون سے

باب اوّل

بیان مین اون امور کے جنکا کرنا پہلے طالب طریق قوم و واجب ہے اسطرح کہ پہر کسی طرح غیر التفات باقی نرہے

یہ دو امر ہین ایک تبحر علوم شرعیہ مین دوسرے مجاہدۂ نفس ہاتہہ پر کسی شیخ صالح کے اور جو اس سے زیادہ ہین وہ توابع و کمالات ہین شعرانی رحمہ اللہ تعالی نے اس جگہہ پہلی منت یہ لکہی ہے کہ مین شریف النسب ہون اولاد سلاطین مین نسل محمد بن الحنفیہ بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے پہر کہتا ہے وان کان ذلك لا ینفع الا مع التقوی اونکے جد خامس سلطان احمد پادشاہ تلمسان تہے زمانہ شیخ ابو مدین مغربی مین محرر سطور کہتا ہے کہ میرا نسب حسین بن علی بن ابی طالب سے ملتا ہے اور مین اولاد مین سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیان جہان گشت رح کی ہون لکن مثل دود کے ننگ آتش اور مانند کرم کے عار آب ہون والد الہادی شعرانی فرماتے ہین مین آٹہہ برس کی عمر سے نماز پر مواظب رہا اور حافظ قرآن تہا بلوغ سے پہلے کبہی مینے سارا قرآن ایک رکعت مین بہی پڑہا ایک فاسق نے مجہسے ارادہ فحش کا کیا تہا وہ بعد سات دن کے مبتلا بجذام ہوگیا لوگ اوس سے گہن کرتے تہے یہانتک کہ مرگیا حالانکہ مین مان باپ دونون کی طرف سے یتیم تہا فکان الحق ھو ولیی وکفی باللہ ولیا وکفی باللہ نصیرا ✢

دیگر شعرانی فرماتے ہین مینے علم فلان فلان اہل علم سے حاصل کیا شیخ امین الدین امام جامع غمری پر صحاح ستہ و مسند عبد بن حمید وغیرہ کتب کثیرہ کو پڑہا اونہون نے مجکو اجازت کل اپنے مرویات کی دی اونکی سند عالی حافظ ابن حجر سے تہی پہر شیخ شمس الدین دواخلی سے پڑہا یہ نحوی اصولی فقیہ تہے پہر شیخ شمس الدین سمانودی سے یہ مفتی و خطیب تہے جامع ازہر کے پہر شہاب الدین مسیری سے پہر شیخ نور الدین محلی سے پہر شیخ نور الدین جارحی مدرس جامع غمری سے پہر شیخ نور الدین سمنوری ضریر امام جامع ازہر سے پہر ملا علی عجمی سے یہ امام محقق ~~[illegible]~~ تہے پہر شیخ جمال الدین عانی سے پہر شیخ عیسی اخنائی و شیخ شمس الدین دیروطی و شیخ شمس الدین دمیاطی واعظ سے پہر شیخ شہاب الدین قسطلانی شارح بخاری سے یہ عالم صالح مقری محدث تہے انسے ایک قطعہ مواہب لدنیہ کا بہی پڑہا ہے پہر شیخ حجلی اور علی قلیونی اور شیخ نور الدین بن ناصر اور شیخ شمس الدین اشمونی اور شیخ سعد الدین ذہبی اور شیخ شہاب الدین حنبلی سے اور شیخ الاسلام برہان الدین قلقشندی سے یہ حدیث مین عالی سند تہے پہر شیخ الاسلام زکریا سے انکے پاس مین دس برس رہا کبہی وہ مجہسے یون فرماتے ھلا تذھب بنا الی بحر النیل نشم الھوی مین عرض کرتا سیدی مجالستکم عندی اعظم من شم الھوی وہ مجکو دعا دیتے یہ ویسی بات ہے کہ یحیی بن یحیی اندلسی نزدیک امام مالک کے علم حاصل کرتے تہے ایک دن ایک فیل آیا طلبہ علم

ابن عادل کواشی ابن زہرہ قرطبی ابن ابی کثیر بیضاوی تفسیر ابن النقیب المقدسی اور یہ تفسیر سو مجلد کلان مین ہے مطالعت
اوسع منہ تفسیر واحدی تفسیر عبد العزیز دیرینی تفسیر جلالین وتفسیر در منثور تفسیر امام سعید بن عبد اللہ ازدی یہ اس تفسیر مین
وکیع سے راوی ہین وھو تفسیر نفیس وقد تطلبہ الشیخ جلال الدین السیوطی عشرین سنۃ فلم یظفر
بنسخۃ منہ ثم جردت احادیثہ وآثارہ فی مجلد تفسیر زمخشری حاشیہ طیبی بر کشاف یہ اعظم حواشی ہے
وکان محدثا صوفیا نحویا فقیہا اصولیا وقل ان تجتمع ھذہ الصفات فی عالم پھر کہا ہے وطالعت
من کتب الحدیث وادلۃ المذاھب ما لا احصی لہ عددا ومن جملۃ ما طالعتہ الکتب الستۃ
وصحیح ابن خزیمۃ وصحیح ابن حبان ومسند الامام احمد وموطا الامام مالک ومعاجیم
الطبرانی الثلاثۃ وکتاب جامع الاصول لابن الاثیر والجامع الکبیر للسیوطی وکذلک الجامع
الصغیر وزیادتہ وھی عشرۃ آلاف حدیث ولا یکاد یخرج من الشریعۃ عن احادیث ھذہ
الکتب شیٔ الا نادرا فھی اجمع کتاب صنف بعد سنن البیھقی فی الادلۃ پھر کہا ہے وکذلک طالعت
کتاب المنتقی من الاحکام لابن تیمیۃ وھو الشیخ مجد الدین ولیس ھو الشیخ تقی الدین صاحب
المختصر وھو اصل مسودۃ کتابی المسمی بکشف الغمۃ عن جمیع الامۃ اسی طرح مینے مطالعہ کتاب ہدی نبوی
ابن القیم کا کیا ہے اور اوسکو مختصر بنایا اسکے بعد اون کتابون کے نام لئے ہین جو علم اصول واحکام وفتاوی وقواعد وسیر
مین ہین تالیفات متقدمین ومتاخرین سے علم تصوف مین نام کتاب قوت القلوب وکتاب الحلیہ وکتاب الرعایۃ ورسالہ
قشیری وعوارف واحیاء العلوم اور جملہ کتب یافعی وکتاب فتوحات مکیہ کا لیا ہے پھر کہا ہے ھذا ما استحضرتہ الان
من الکتب التی طالعتھا وما اظن احدا فی عصری ھذا احاط بھا علما ابدا انتہی حاصلہ محرر سطور
عرض کرتا ہے کہ میرے معاصرین مین بھی شاید کسینے اوس قدر کتب کا مطالعہ کیا ہو جتنا کہ مینے مطالعہ کتب علوم شرعیہ وغیرہا
کا کیا ہے خصوصاً کتب علم قرآن وحدیث وفقہ سنت وتصوف وتاریخ وسیر وغیرہا کا تفسیر فتح البیان بعد مطالعہ اٹھارہ تفاسیر
معتبرہ کے لکھی گئی ہے اور اللہ پاک کی اعانت سے کتب نفیسہ قدماء وسلف صلحاء بلاد دور دست عرب وعجم سے
بصرف زر خطیر جسکی تعداد آلاف الوف سے زیادہ ہے میسر آئی اور غالباً اون سب کے مطالعہ کا کلاً یا بعضاً اتفاق ہوا ہے
وللہ الحمد اور تعداد تالیف کی زبان عربی وفارسی واردو مین سو کتاب سے زیادہ ہے یہ تعداد مستقل ہے اور اگر رسائل مندرجہ
مجامیع کو شمار مین لیا جائے تو تین سو سے زیادہ رسائل وکتب گنتی مین آتے ہین اسوقت جو کتابخانہ نفیس نزدیک
میرے موجود ہے وہ کسی شہر ہند مین نزدیک کسی عالم وعامی کے معلوم ومشہور نہین ہے وذلک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء اگر کوئی مصیبت ہے تو اسی قدر ہے کہ علم اور علماء دنیا سے اوٹھ گئے سارا جہان جہل وفساد سے بھر گیا اب نہ کوئی
عالم نظر آتا ہے اور نہ کوئی طالب علم اور نہ کوئی عابد وزاہد یہ ملک ہمارا مصداق قول سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا ہو گیا ہے

دیکھے نہ دوسرے کی آنکھون سے جسطرح میر درد علیہ الرحمہ نے کہا ہے ؎

الٰہی دیدۂ تحقیق دہ ہر یک مقلد را | چو عینک تا بکے ہر سو بچشم دیگران بیند

دیگر اہل طریق کا اجماع ہے کہ جب کوئی شخص کسی مقام اہل طریق کا انکار کرتا ہے تو وہ اوس مقام سے محروم رہتا ہے اگرچہ طریق مین داخل ہویہ اوسکی عقوبت ہے جسطرح انسان اللہ و رسول کے کلام کی تاویل کرتا ہے اسی طرح اگر کلام فقرا کی بہی تاویل کرے جو اسکی سمجھ سے باہر ہے تو یہ تاویل انکار سے بہتر ہے اوسکو شطح ٹہیرانا کچھ ضرور نہین ہے محمل حسن پر حمل کرے اور شرع سے موافقت بخشے ❊

دیگر شیخ محی الدین بن عربی نے فرمایا ہے رحم اللہ ہذہ الامۃ المحمدیۃ بکثرۃ المذاہب والمجتہدین فاذا وجد احدہم ضیقا فی مذہب انتقل الی التقلید لمذہب آخر لکن قد حجر ہذہ الرحمۃ علی الامۃ من امر جمیع الناس بالتزام مذہب معین لم یعینہ اللہ ولا رسولہ ولا دل علیہ ظاہر کتاب ولا سنۃ لا صحیحۃ ولا ضعیفۃ قال وہذا من اشق الکلف علی الامۃ فالذی وسعہ الشرع ضیقہ ہؤلاء انتہی یعنی تقلید مذاہب معینہ مین سخت کلفت ہے اللہ نے تو وسعت رکہی تہی مگر انہون نے اوسکو تنگ کر دیا شیخ ابن عربی ظاہری مذہب صوفی مشرب تہے صوفیہ کرام مین کوئی شخص مقلد کسی مذہب معین کا معلوم نہین ہوتا ہے اوپر گزر چکا ہے کہ صوفی وہ ہے جو متبع کتاب و سنت ہو بس لیس ❊

دیگر علی خواص نے فرمایا ہے لا ینتقل مع العبد الی البرزخ الا العلم الخالص من الرای الضعیف الذی لا یشہد لہ کتاب ولا سنۃ واما جمیع العلوم الذی دخل فیہ الرأی والریا فلا یسمی صاحبہا عالما ولا یحشر مع العلماء العاملین علامت اخلاص کی علم مین یہ ہے کہ جب روح علم کی طالع ہو تو مشغول ہونا ساتہہ علم کے اوسپر گران نگزرے ❊

دیگر ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ مینے کتب شریعت و آلات دین کا مطالعہ کثرت سے بکرات و مرات کیا اس جگہہ شعرانی رح نے بہت سی کتابون کا نام لیا ہے جسکو اونہون نے مکرر سہ کرر مطالعہ کیا ہے اور کہا ہے کہ جو مقام اونمین مجہپر مشکل ہوتا تہا مین مراجعت اوسکی علماسے کرتا تہا اپنے فہم پر مینے استقلال نہین کیا بسبب احتمال خطا کے منجملہ ان کتب کے نام کتاب الام شافعی اور مسند شافعی و کتاب محلی لابن حزم کا بہی لیا ہے اور کہا ہے کہ اسکا مختصر تالیف ابن عربی رح تیس مجلد ضخیم مین ہے اوسکو بہی مینے ایکبار ملاحظہ کیا ہے پہر کتاب المحیط شیخ ابو محمد جوینی کا نام لیا ہے اور کہا ہے ولم یتقید فی کتاب المحیط بمذہب معین پہر شرح مسلم نووی کا ذکر کیا ہے پہر کہا ہے وطالعت من شروح الحدیث کثیرا فطالعت کتاب فتح الباری علی البخاری وشرح القسطلانی وشرح الترمذی لابن العربی المالکی پہر کہا ہے کہ مینے کتب تفسیر مین سے غالب تفاسیر مشہورہ کا مطالعہ کیا ہے جیسے بغوی خازن ابن

ابن عادل کواشی ابن زہرہ قرطبی ابن ابی کثیر بیضاوی تفسیر ابن النقیب المقدسی اور یہ تفسیر سو مجلد کلان مین ہے ما طالعت
اوسع منه تفسیر واحدی تفسیر عبد العزیز دیرینی تفسیر جلالین و تفسیر در منثور تفسیر امام سنید بن عبد اللہ ازدی یہ اس تفسیر مین
وکیع سے راوی ہین وهو تفسیر نفیس وقد تطلبه الشیخ جلال الدین السیوطی عشرین سنة فلم یظفر
بنسخة منه ثم جردت احادیثه وآثاره فی مجلد تفسیر زمخشری حاشیہ طیبی بر کشاف یہ اعظم حواشی ہے
وکان محدثا صوفیا نحویا فقیها اصولیا وقل ان تجتمع هذه الصفات فی عالم پھر کہا ہے وطالعت
من کتب الحدیث وادلة المذاهب ما لا احصی له عددا ومن جملة ما طالعته الکتب الستة
وصحیح ابن خزیمة وصحیح ابن حبان ومسند الامام احمد وموطا الامام مالک ومعاجیم
الطبرانی الثلاثة وکتاب جامع الاصول لابن الاثیر والجامع الکبیر للسیوطی وکذلک الجامع
الصغیر وزیادته وهی عشرة آلاف حدیث ولا یکاد یخرج من الشریعة عن احادیث هذه
الکتب شیء الا نادرا فهی اجمع کتاب صنف بعد سنن البیهقی فی الادلة پھر کہا ہے وکذلک طالعت
کتاب المنتقی من الاحکام لابن تیمیة وهو الشیخ مجد الدین ولیس هو الشیخ تقی الدین صاحب
المختصر وهو اصل مسودة کتابی المسمی بکشف الغمة عن جمیع الامة اسی طرح مینے مطالعہ کتاب ہدی نبوی
ابن القیم کا کیا ہے اور اوسکو مختصر بنایا اسکے بعد اون کتابون کے نام لئے ہین جو علم اصول واحکام وفتاوی وقواعد وسیر
مین ہین تالیفات متقدمین ومتاخرین سے علم تصوف مین نام کتاب قوت القلوب وکتاب الحلیہ وکتاب الرعایة ورسالہ
قشیری وعوارف واحیاء العلوم اور جملہ کتب یافعی وکتاب فتوحات مکیہ کا لیا ہے پھر کہا ہے هذا ما استحضرته الان
من الکتب التی طالعتها وما اظن احدا فی عصری هذا احاط بها علما ابدا انتہی حاصلہ محرر سطور
عرض کرتا ہے کہ میرے معاصرین مین بھی شاید کسینے اوس قدر کتب کا مطالعہ کیا ہو جتنا کہ مینے مطالعہ کتب علوم شرعیہ وغیرہا
کا کیا ہے خصوصاً کتب علم قرآن وحدیث وفقہ سنت وتصوف وتاریخ وسیر وغیرہا کا تفسیر فتح البیان بعد مطالعہ اٹھارہ تفاسیر
معتبرہ کے لکھی گئی ہے اور اللہ پاک کی اعانت سے کتب نفیسہ قدماء وسلف صلحاء بلاد دور دست عرب وعجم سے
بصرف زر خطیر جسکی تعداد آلاف الوف سے زیادہ ہے میسر آئی اور غالباً اون سب کے مطالعہ کا کلاً یا بعضاً اتفاق ہوا ہے
ولله الحمد اور تعداد تالیف کی زبان عربی وفارسی واردو مین سو کتاب سے زیادہ ہے یہ تعداد مستقل ہے اور اگر رسائل مندرجہ
مجامیع کو شمار مین لیا جائے تو تین سو سے زیادہ رسائل وکتب گنتی مین آتے ہین اسوقت جو کتابخانہ نفیس نزدیک
میرے موجود ہے وہ کسی شہر ہند مین نزدیک کسی عالم وعامی کے معلوم ومشہور نہین ہے وذلک فضل الله یوتیه
من یشاء اگر کوئی مصیبت ہے تو اسی قدر ہے کہ علم اور علماء دنیا سے اوٹھ گئے سارا جہان جہل وفساد سے بھر گیا اب نہ کوئی
عالم نظر آتا ہے اور نہ کوئی طالب علم اور نہ کوئی عابد وزاہد یہ ملک ہمارا مصداق قول سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا ہو گیا ہے

دیکھے نہ دوسرے کی آنکھون سے جسطرح میر درد علیہ الرحمہ نے کہا ہے ؎

	الٰہی دیدۂ تحقیق دہ ہر یک مقلد را	چو عینک تا بکے ہر سو بچشم دیگران بیند	

دیگر اہل طریق کا اجماع ہے کہ جب کوئی شخص کسی مقام اہل طریق کا انکار کرتا ہے تو وہ اوس مقام سے محروم رہتا ہے اگرچہ طریق مین داخل ہویہ اوسکی عقوبت ہے جسطرح انسان اللہ و رسول کے کلام کی تاویل کرتا ہے اسی طرح اگر کلام فقراء کی بہی تاویل کرے جو اسکی سمجھ سے باہر ہے تو یہ تاویل انکار سے بہتر ہے اوسکو شطح ٹہیرانا کچھ ضرور نہین ہے محمل حسن پر حمل کرے اور شرع سے موافقت بخشے ۞

دیگر شیخ محی الدین بن عربی نے فرمایا ہے رحم اللہ ہذہ الامۃ المحمدیۃ بکثرۃ المذاہب والمجتہدین فاذا وجد احدہم ضیقا فی مذہب انتقل الی التقلید لمذہب آخر لکن قد حجر ہذہ الرحمۃ علی الامۃ من امر جمیع الناس بالتزام مذہب معین لم یعینہ اللہ ولا رسولہ ولا دل علیہ ظاہر کتاب ولا سنۃ لا صحیحۃ ولا ضعیفۃ قال وہذا من اشق الکلف علی الامۃ فالذی وسعہ الشرع ضیقہ ہؤلاء انتہی یعنی تقلید مذاہب معینہ مین سخت کلفت ہے اللہ نے تو وسعت رکہی تہی مگر انہون نے اوسکو تنگ کر دیا شیخ ابن عربی ظاہری مذہب صوفی مشرب تہے صوفیہ کرام مین کوئی شخص مقلد کسی مذہب معین کا معلوم نہین ہوتا ہے اوپر گزر چکا ہے کہ صوفی وہ ہے جو متبع کتاب و سنت ہو بس بس ۞

دیگر علی خواص نے فرمایا ہے لا ینتقل مع العبد الی البرزخ الا العلم الخالص من الرای الضعیف الذی لا یشہد لہ کتاب ولا سنۃ واما جمیع العلوم الذی دخل فیہ الرأی والریا فلا یسمی صاحبہا عالما ولا یحشر مع العلماء العاملین علامت اخلاص کی علم مین یہ ہے کہ جب سورج علم کی طالع ہو تو مشغول ہونا ساتہ علم کے اوسپر گران نگزرے ۞

دیگر ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ مینے کتب شریعت و آلات دین کا مطالعہ کثرت سے بکرات و مرات کیا اس جگہہ پر شعرانی رح نے بہت سی کتابون کا نام لیا ہے جسکو اونہون نے مکرر سکرر مطالعہ کیا ہے اور کہا ہے کہ جو مقام اونمین مجہپر مشکل ہوتا تہا مین مراجعت اوسکی علما سے کرتا تہا اپنے فہم پر مینے استقلال نہین کیا بسبب احتمال خطا کے منجملہ ان کتب کے نام کتاب الام شافعی اور مسند شافعی و کتاب محلی لابن حزم کا بہی لیا ہے اور کہا ہے کہ اسکا مختصر تالیف ابن عربی رح تیس مجلد ضخم مین ہے اوسکو بہی مینے ایکبار ملاحظہ کیا ہے پہر کتاب المحیط شیخ ابو محمد جوینی کا نام لیا ہے اور کہا ہے ولم یتقید فی کتاب المحیط بمذہب معین پہر شرح مسلم نووی کا ذکر کیا ہے پہر کہا ہے وطالعت من شروح الحدیث کثیرا فطالعت کتاب فتح الباری علی البخاری وشرح القسطلانی وشرح الترمذی لابن العربی المالکی پہر کہا ہے کہ مینے کتب تفسیر مین سے غالب تفاسیر مشہورہ کا مطالعہ کیا ہے جیسے بغوی خازن ابن

خاص کے اختیار کرے اور اہل مذاہب اربعہ کو منجملہ فرقہ ناجیہ کے جانے اور ائمہ مجتہدین اربعہ کے حق مین اعتقاد صحیح
و صالح رکھے اور اونکو اپنا مخدوم و مرشد سمجھے اگر خلاف اسکے اعتقاد کریگا اور مرتکب کسی بے ادبی ظاہر و باطن کا اونکے
حق مین ہوگا تو خاسر دارین ہوگا و نعوذ باللہ من الجہل والطغیان والعصیان ✦
دیگر ایک سنت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ میںنے علوم شریعت مین بہت سی کتب بطرز غیر مسبوق الیہ تالیف کی ہین جیسے
کشف الغمہ عن جمیع الامہ اسمین ادلہ مذاہب اربعہ کو جمع کیا ہے مگر بلا تخریج پہر اسکے بعد کتاب المنہج المبین فی
بیان ادلۃ المجتہدین لکھی ہے اوسمین ہر حدیث کو طرف راوی سے منسوب کیا ہے گویا یہ کتاب تخریج ہے کتاب
کشف الغمہ کی دوسری کتاب مشارق الانوار القدسیہ فی بیان العہود المحمدیہ اسمین میںنے احادیث ترہیب و ترغیب کو
جمع کیا ہے یہ دو قسم ہین ماموراتِ و منہیات ماموری مین مندوب منہی مین مکروہ داخل ہے وھو کتاب نفیس و
کتاب الجوہر المصون فی علم کتاب اللہ المکنون اس کتاب مین قریب تین ہزار علم کے ہین اور وہ سب قرآن پر منشور
ہین پہر بقیہ کتب کا نام لیا ہے اور کہا ہے وغیر ذالک مما سارت بہ الرکبان الی بلاد التکرور والغرب
الاقصی مین کہتا ہون منجملہ اونکی تالیفات کے کتاب طبقات کبری احوال اولیاء و صلحا ء مین کتاب حافل بے مثل و
مثال ہے میںنے اوسکا ترجمہ اردو ذخیرۃ النجیہ نام لکہا ہے اور منہج مبین و مشارق میری نظر سے ابتک نہین گذری
اللہ تعالی سے سوال ہے کہ میسر فرماوے مجموع مولفات انکی جو انہون نے اس جگہہ ذکر کئے ہین پچیس کتابین ہین
غالبا یہ وہ کتابین ہین جو نزدیک انکے معتبر و نفیس تر تہین میںنے تعداد اپنی تالیف کی پہلے ذکر کردی ہے منجملہ اونکے
نفائس مولفات خاکسار یہ ہین جنکا نام اس جگہہ لیا جاتا ہے فتح البیان فی مقاصد القرآن یہ ایک
تفسیر ہے دس مجلد مین مطبع بولاق مصر مین طبع ہو کر عرب و عجم مین شائع ہو چکی ہے اور پہلے ہند مین اندر
چار مجلد ضخیم کے طبع ہوئی تہی اسکے ہر دو طبع مین تیس ہزار روپیہ کلدار صرف ہوا یہ تفاسیر متداولہ مین باعتبار
جمعیت روایت کے فائق ہے عون الباری لحل ادلۃ البخاری یہ شرح ہے تجرید صحیح بخاری
کی تجرید مذکور تالیف ہے شرجی حنفی رح کی السراج الوہاج لکشف مطالب صحیح مسلم ابن الحجاج
یہ شرح ہے تجرید صحیح مسلم کی یہ تجرید منذری رح کی ہے اور یہ تینون نام ان کتابون کے تاریخی ہین مسک الختام
شرح بلوغ المرام یہ فارسی ہے دو مجلد ضخیم مین تاج مکلل اسمین علماء مجتہدین امت کا ترجمہ ہے حضرات
التجلی اسمین ذکر عقائد اہل سنت کا ہے تقصار یہ بیان مین اخبار اخیار کے ہے نزل الابرار یہ بیان مین
ادعیہ و اذکار کے ہے اس سے زیادہ جامع کتاب اس باب مین کمتر ہوگی الی غیر ذالک مما یطول ذکرہ
جدا و لا تسعہ الاوراق فہرست جملہ مولفات خاکسار کی اواخر بعض رسائل مین مستقلا چہپ چکی ہے اسجگہہ
حاجت اونکے ذکر کی نام بنام نہین ہے ✦

هذا بلد يموت فيه العلماء اب تو اہل علم گفتگو مین اور اہل فقر جستجو مین لگے ہین رب ہے عامہ سورہ کو بکو ہین وکان امر اللہ
قدرا مقدورا اسکے بعد شعرانی فرماتے ہین مطالعتی لکتب ائمۃ المذاهب الثلثة زيادة على مذهبي
یعنی جو کتابین ہر سہ مذاہب مالکی حنفی حنبلی کی مینے مطالعہ کی ہین وہ بہ نسبت میرے مذہب کی کتابون کے زیادہ ہین
پہر اون کتابون کا نام لیا ہے پہر کہا ہے وطالعت من کتب الحنابلة الخرقی وعدة مختصرات قالوا ولم
يدونوا الامام احمد له مذهبا وانما مذهبه الآن ملفق من صدور اصحابه فانه كان مذهبه
الحديث وكان رضى الله عنه يقول لا احد كلام مع رسول الله صلعم انتهى یہ دلیل ہے اس بات پر
کہ امام احمد کا طریقہ یہی عمل بالحدیث تھا ولہذا جس محدث کو دیکہو وہ بواسطہ یا بلاواسطہ اونکا شاگرد ہے کیا اصحاب صحاح
اور کیا غیر ولله الحمد مین کہتا ہون ائمہ اربعہ مجتہدین مین جتنا علم سنن کا امام احمد کو تھا دوسرے امام کو نہ تھا تصانیف
ائمہ مین ایک تو کتاب موطای امام مالک ہے یہ کتاب قدیم نہایت مبارک ہے اسکے بعد مسند شافعی ہے لیکن وہ
خود اونکے مولف نہین ہین تیسری مسند امام احمد ہے یہ اصل اصول جملہ کتب علم سنت ہے اسمین مع زوائد چالیس
ہزار حدیثین ہین امام اعظم رضی اللہ عنہ نے سرے ہی سے کوئی تالیف نہین کی یہ اونکا غایت تقوی تہا انکا علم
صدور سے انکے تلامذہ کے لیا گیا ہے وہ بہی مجتہد تھے نہ مقلد ⁂

دیگر ایک انعام الہی مجہ پر یہ ہے کہ مین جمیع مذاہب مجتہدین کی توجیہ کر سکتا ہون وقت تقریر مذہب کے داخل یہہ
گمان کرتا ہے کہ مین حنفی یا حنبلی یا مالکی ہون حالانکہ مین شافعی ہون یہ بات اسلئے ہے کہ مجکو منازع اقوال ائمہ
کا احاطہ ہے اور مین اونکے ادلہ پر مطلع ہون یہانتک کہ بعض مشہورین نے کہا ان فلانا لا يتقيد بمذهب
اصل اسکی یہ ہے کہ جب مینے کتب ادلہ مذاہب تصنیف کیے تو جمیع مجتہدین کو دیکہا کہ وہ سنت سے خروج نہین
کرتے ہین اتنی بات ہے کہ کوئی مشدد ہے اور کوئی مخفف کسی نے اخذ صریح حدیث یا قرآن سے کیا ہے اور
کسی نے اخذ ان دونون کے مفہوم سے اور کسی نے اخذ انکے مستنبط سے اور کسی نے مفہوم مستنبط [illegible] سے اور کسی نے
قیاس صحیح کو اصل صحیح پر لیا ہے تو یہ سب مذاہب انکی شریعت مطہرہ ہی کی تار و پود سے بنے گئے ہین انتہی یہ کثرت
حقیقت مین وحدت ہے ۵

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست	در پردہ دار دیدۂ کثرت نمای را

مین کہتا ہون کتاب میزان شعرانی خاص بیان مین اسی تخفیف وتشدید کے ہے اور اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ
یہ فہم انکا نہایت سلیم ہے لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ انسان ادلہ صحیحہ کو چہوڑکر درپے قیاسات پر عامل ہو
بلکہ جہانتک ہوسکے اتباع دلیل ہی کرے اور غیر کو دلیل نہ سمجہے ساری آفت اہل مذاہب مین یہ ہے کہ اپکو ناجی غیر کو
ہالک اعتقاد کرتے ہین یہ اعتقاد خود مہلک ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ اصح الصحیح واقوی المذاهب کو بلا تقلید مذہب

شعراء زمان کی طرف سے ہین نہ طرف سے علماء اعیان کے اب مینے کتابت تقاریظ کی واسطے آیندہ کے موقوف کر دی اسلئے
کہ یہ نزدیک تر باخلاص و خوف ہے اور مین اللہ سے دعا کرتا ہون کہ اگر بمقتضای بشریت و فساد زمان کے کسیکی مدح
و ثنا سے تقریرًا یا تحریرًا کسی طرح کی بشاشت میرے دل مین آئی ہو تو وہ مجکو معاف فرماوے مین اوس سے تائب و
مستغفر ہوتا ہون اور ایسے دل کا طالب ہون جسکے سامنے مدح و ذم ایک حکم مین ہو اسی جگہہ سے مینے چند
کتب و رسائل مین اپنا نام بہی نہین لکھا یا دوسرے کے نام پر اوسکو مہر کر دیا اور جن کتابون کو اوائل طلب علم مین
لکھا تھا اور وہ اتقان و ایقان و دلیل و برہان سے عاری تہین اور نیز سے طریقۂ ابناء زمان پر تہین اونکو مد حساب
تالیف سے خارج کر دیا و للہ الحمد وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ٭

دیگر ایک نعمت الٰہی مجہپر یہ ہے کہ میرے سارے اشیاخ فقہ و تصوف مجہسے راضی مرے انکی رضامندی عنوان
ہے رضائے الٰہی کی کیونکہ یہ لوگ علم و سلوک مین واسطہ ہین اس زمانے مین ایسے لوگ کم ہوتے ہین جو تغییر خاطر
استاذ و شیخ سے سلامت رہین منجملہ اونکے جو مجہسے بسبب میرے ادب کے محبت رکہتے تہے ایک شیخ الاسلام زکریا
ہین مجہسے فرماتے تہے واللہ انی اود لو اسقیتک جمیع ما عندی من العلوم فی مجلس واحد
اسی طرح فلان و فلان وہ سب مجکو دوست رکہتے تہے انتہی ٭

دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ میرا سینہ واسطے اتباع سنت محمدیہ کے قولًا و فعلًا و اعتقادًا کشادہ ہے اور اسکے
خلاف سے میری خاطر تنگ ہوتی ہے مین صغر سن سے اسی طرح پر ہون تا آنکہ بحمد اللہ بعض اوقات مین بعض مستحسنات
بعض علماء سے مین توقف کرتا ہون یہانتک کہ وجہ اوسکی مطابقت کی ساتھہ کتاب و سنت یا قیاس جلی و عرف
صحیح کی مجکو ظاہر ہو یہی ذوق اس خاکسار ذرۂ بیمقدار کو بہی بچپن سے دامنگیر خاطر شکستہ و بال گسستہ ہے و للہ الحمد
علی الموافقۃ مجہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجکو ان مواہب و مقامات شعرانی رح سے بہی محروم نفرماوے بجاہ عریض الجاہ
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر کہا ہے کہ انی لا اعلم احدًا احاط علما بکتب السنۃ کما احطت بہا ابدا ٭

دیگر ایک انعام خداوند کا مجہپر یہ ہے کہ جب مجکو علوم شریعت مین تبحر حاصل ہوا اور علم پر عمل کرنا مشکل پڑا تو مجکو
مجاہدہ نفس کا بغیر شیخ کے الہام ہوا سلف صلحا بسبب صفاء قلوب کے طریق عمل بالعلم مین محتاج کسی شیخ کے
بسبب عدم موانع کے نہ تہے اب لوگون کو موانع لا تحصی پیش ہین بعض لوگ اخلاق محمدیہ کو دیکہتے ہین جیسے
زہد و ورع و خشیت و نحو ذلک لکن متخلق ساتھہ ان اخلاق کے نہین ہوتے ہین اسلئے ضرورت شیخ مرشد
کی ہوتی ہے مین مطالعہ کتب قوم کا کرتا تہا جیسے رسالہ قشیری و عوارف و قوت القلوب و احیا و نحو ذلک اور جو
میری سمجہ مین آتا تہا بموجب اوسکے عمل کرتا تہا پہر بعد ایک مدت کے جب مجہپر خلاف اوسکے ظاہر ہوتا تو مین اوسکو
چہوڑ کر دوسرا کام کرتا وھکذا یہ مثال اوس شخص کی ہے جسکا کوئی شیخ نہین ہے شیخ کے ہونیکا یہی فائدہ ہے

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ علماء مذاہب اربعہ سنے اجازت میری مؤلفات کی دی اور اونپر مدح لکھی بخلاف
اوسکے جو بعض حساد نے مصر و حجاز وغیرہ مین شائع کردیا تھا کہ لوگ میری مؤلفات پر کتابت کرنیسے باز رہتے ہین
یہ اسلئے کہ بعض لوگون نے مجھسے بعض کتب میری مستعار لئے اور اونمین عقائد زائغہ و مسائل خارقۃ اجماع داخل
کردئے ایک سال تک اسکا چرچا رہا مجھے معلوم نہوا جب مینے اصل نسخ جنپر خطوط علما کے تھے دکھلائے تو
لوگ خاموش ہوگئے فاللہ یغفر لھولاء الحسدۃ ماجنوہ آمین محرر سطور گذارش کرتا ہے کہ میری تالیف
بہی عرب و عجم مین دائر سائر ہوئی صدہا علماء یمن و زبید و مصر و اسلامبول و حجاز و قدس سنے اونپر مدح و ثنا لکھی ایک
فرد بشر بہی اونپر ان ممالک و اقالیم مین معترض نہوا بلکہ سب نے اونکی تلقی بالقبول کی وللہ الحمد حالانکہ میری سب
کتب متضمن ہین اتباع دلیل پر اور مانع ہین تقلید خاص مذاہب سے لکن بعہذا فقہاء مصر و علماء شام و فضلاء یمن
واہل علم حجاز نے اعتراف کیا کہ یہ کتابین غایت درجہ صحت و اتقان مین واقع ہین اور اقلیم ہند مین بہی سوا ایک
دو شخص کے جسکو علم دلیل سے ناآگاہی تھی کسینے اعتراض نہ کیا یا اوسکے تلامذہ و اصحاب نے کچھہ زبان درازی
کی باقی اہل ہند مین کوئی معترض ورد آور نہوا اسلئے کہ اونمین غالبًا علم باقی نہین ہے کہ وہ رطب و یابس مین تمییز
کرسکین رہے جہلاء سو اونکا انکار کسی قطار شمار مین نہین ہوتا ہے مین اللہ کا شکر کرتا ہون کہ باوجود اسکے کہ مین
تابع دلیل ہون نہ مقلد مذہب خاص لکن مینے آج تک طریقہ جدل و خلاف کو ساتھہ کسی شخص کے یا اندر کسی کتاب کے
نہین برتا اور نہ اوقات عزیز کو کبہی مکابرہ و رد و قدح مؤلفین معاصرین وغیرہم مین ضائع کیا بلکہ بکمال جد و جہد سے فقہ
سنت صحیحہ مطہرہ کی تدوین و تبویج احکام مبرہنہ کی تحریر کی ہر عالم پر فرض ہے کہ کتمان علم کا نکرے ورنہ ملعون ٹہیریگا
اور ظاہر ہے کہ کوئی علم افضل تر علم قرآن و حدیث سے نہین ہے سو اس علم کی افشاء مین بحمدہ تعالیٰ کوشش و کشمش بلیغ
عمل مین لائی گئی لکن کسی کتاب مین بجز ترجیح اقوال و تصحیح اعمال کوئی کلمہ سخت و لفظ درشت حق مین کسی امام و عالم
سلف و خلف کے لکھا نہین گیا اور اللہ سے یہی امید ہے کہ وہ میرے ہاتھہ و زبان و دل کو ایذاء مسلمین سے خواہ
زندہ ہون یا مردہ تا مرگ بچائے گو حساد مجھپر حسد کرنیسے اور اعداء ستانیسے باز نہ آئین ۵

ھم یحسدونی وشر الناس کلھم	من عاش فی الناس یوما غیر محسود

والحمد للہ الذی جعلنی محسودًا ولم یجعلنی حاسدًا ولم یجعلنی حیًا اشقیا شعرانی رح نے
ذیل مین اس انعام الٰہی کے بہت سی تقاریظ علماء کرام مذاہب اربعہ کے جوکہ اونہون نے مؤلفات شعرانی رح پر
لکھی تھی بالفاظہا اختصارًا ذکر کئے ہین احمد فارس صاحب جوائب نے ایک کتاب عربی متوسط بطور خود بلا فرمایش
خاکسار قرۃ الاعیان مسرۃ الاذہان نام طبع کی ہے اور جو تقاریظ علماء وقت نے میری کتب پر بلاد متفرقہ
مین لکھی ہین اونکو کتاب مذکور مین بلا استیعاب جمع کیا ہے رہی تقریظات رسائل اردو و فارسی سو وہ غالبًا

وترقی حوصلہ پر ملتی ہے اور ایک بڑا اثر دل پر ہوتا ہے پہلا مرتبہ واسطے طالب آخرت وتاجر عقبی کے درستی ایمان کی ہے یہ کتب عقائد اہل حدیث سے حاصل ہوسکتی ہے دوسرا مرتبہ درستی اسلام کا ہے یہ کتب فقہ سنت سے میسر آسکتا ہے تیسرا مرتبہ احسان کا ہے یہ علت غائی اور منتہای مراد ایمان واسلام ہے اسکے لئے شیخ کامل مکمل درکار ہوتا ہے اور بصورت عدم وجدان شیخ کے وہی تدبیر ہے جو اوپر لکھی گئی ہماری بدنصیبی کو دیکھو کہ ہمکو اب تک کوئی شیخ نہ ملا اگرچہ ہم پیرنا بالغ ہوگئے ہین ہان مطالعہ کتب طریق سے اس قدر نفع بے شبہ ہاتھ آیا ہے کہ امتیاز علماء آخرت کا علماء دنیا سے حاصل ہوگیا اب رہا تخلق واتصاف سو وہ بمراحل دور ہے مگر یہ کہ اللہ اپنی رحمت عام کے پردہ مین چھپا لے اور خاتمہ عمر کا کلمہ طیبہ وتصدیق قلبی پر فرما دے وما ذلک علیہ بعزیز ورنہ بحکم بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ جو عیوب ورعونات ظاہر وباطن ہمارے ہمکو معلوم ہین وہ دوسرے کو معلوم نہین ہین واللہ ہم آپ کو سگ وخوک سے بدتر پاتے ہین اگرچہ انسان کے غلاف مین ہین *

دیگر ایک انعام آلہی مجہپر یہ ہے کہ مین واسطے مطلع ہونیکے معانی کتاب وسنت پر اوسکے دروازے سے داخل ہوا یہ بات تکثیر نوافل سے حاصل ہوئی جو شخص نوافل پر مواظبت کرتا ہے اللہ اوسکو دوست رکھتا ہے جسکو اللہ نے دوست رکھا اوسکو اپنی بارگاہ کا مقرب کیا جسکو مقرب کیا اوسکو اسرار شریعت پر آگاہ فرمایا انتہےٰ مین کہتا ہون منجملہ نوافل کے ایک شغل علم ہے بلکہ یہ شغل افضل انواع نوافل ہے مجھکو فتح باب کا معانی سنت وکتاب پر طفیل اسی نافلہ کے ہوا ہے استاذ سے تو فقط علوم درسیہ موافق رسوم کے پڑہے تہے پہر اللہ نے ہمت بخشی ایک بڑا حصہ اپنی عمر کا مطالعہ علوم قرآن وحدیث مین صرف کیا اللہ نے اوسکی برکت سے فہم کتاب وسنت عطا فرمایا وللہ الحمد والمنہ چنانچہ بڑی بڑی کتب ضخیمہ نظر سے از اول تا آخر گذرین جیسے صحاح ستہ وفتح الباری وشرح مسلم نووی ونیل الاوطار وسبل جرار وقسطلانی شرح بخاری وتفسیر ابن کثیر وفتح القدیر ونحو ذلک واحیاء العلوم وکیمیای سعادت واکثر فتوحات وغیرہ سرب زدنی علما بیت کعبہ مین پاس ملتزم کے یہ دعا مانگی تہی کہ مجکو علم کتاب وسنت مین تبحر دیا جائے اللہ نے شاید اس دعا کو اجابت فرمایا افسوس ہے کہ اوسوقت دعا عمل کامل کی نہ مانگی کیونکہ مین آپکو عمل مین نہایت قاصر پاتا ہون ابن عربی مالکی شارح ترمذی نے کہا ہے کہ میرا عمل برابر میرے علم کے نہین ہے اللہم وفقنا ٥

بہیچ کار کتب خوانیت سے نہ آید	ز جمع خاطر خود نسخہ فراہم کن
جراحتی بدلت گر رسیدہ است ای درد	تو از گداختن خویش فکر مرہم کن

دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ بعد مجاہدہ کے یہ ظاہر ہوا کہ جتنے علوم مینے سیکہے ہین اونمین سے کسی مین کچہہ بہی اخلاص نہین ہے بلکہ وہ بحظوظ نفسانیہ ہین کیونکہ علامت علم خالص کی یہ ہے کہ دل بندہ کا حال اشتغال بالعلم مین اللہ پر جمع ہوجائے سو یہ بات مجھکو حاصل نہوئی بلکہ میرا دل ہر وادی مین پریشان وسرگردان تہا یہ بات مجہسے

کہ وہ مرید کے لئے راہ کو مختصر کر دیتا ہے اسکے بعد شعرانی نے ذکر اپنے بعض مجاہدات و ریاضات کا لکھا ہے اختیار قناعت
وزہد و قلت طعام و خواب و کثرت عبادات مین پہر کہا ہے لکل مقام رجال ومن طلب نفیسًا خاطر بنفیس
نعلم ان المحب للہ فی واد والمنکر علیہ فی واد انتہی ۵

طربنا بتعریض العذول لذکرکم ... فنحن بواد والعذول بواد

پہر ذکر بعض ریاضات شاقہ اولیا کا کیا ہے یہ وہ ریاضات ہین جنکا اس زمانہ مین نام و نشان کسی فرد البشر مین سنا
نہین گیا دیکہنے کا کیا ذکر ہے پہر کہا ہے کہ مجکو جو کچہہ حاصل ہوا تین شیوخ سے حاصل ہوا علی مرصفی و محمد شناوی
و علی خواص رضی اللہ عنہم سے یہ بات کہ انسان کو ایک شیخ درکار ہے انہین کی صحبت سے متحقق ہوئے ورنہ پہلے
اس سے مین بہی وہی بات کہتا تہا جو اور لوگ کہتے ہین وھل ثم طریق توصل الی حضرۃ اللہ تعالی غیر العمل
بما فی ایدینا من الشریعۃ یہانتک کہ مینے خلاف اسکے پایا اہل طریق کے لئے یہی شرف بس ہے کہ موسی علیہ السلام
نے خضر سے کہا تہا ھل اتبعک علی ان تعلمنی مما علمت رشدًا اور امام احمد نے اعتراف فضل کا واسطے
ابو حمزہ بغدادی کے کیا تہا اور احمد بن سریج ابو القاسم جنید کو مان گئے تہے اور امام غزالی نے ایسے شخص کی جستجو
کی تہی جو اونکو طریق پر لگادے حالانکہ خود حجۃ الاسلام تہے اور شیخ عز الدین بن سلام نے اپنے لئے شیخ طلب کیا تہا
حالانکہ ملقب بسلطان العلما تہے غزالی جب خدمت مین شیخ محمد بادغانی کے پہنچے کہا ضیعنا عمرنا فی البطالۃ
یہ بات باعتبار دق احوال اہل طریق کے کہی تہی اور عز الدین نے کہا ما عرفت الاسلام الکامل الا بعد اجتماعی
علی الشیخ ابی الحسن الشاذلی سو جب ایسے علماء کامل محتاج شیوخ کے ہون تو پہر ہمسے لوگ بالاولی محتاج تر
ہین انتہی لیکن اسوقت مین شیخ مرشد کا ملنا محال ہو گیا ہے پہر جو بعض لوگ مشیخت مین مشہور ہوتے ہین وہ غالبًا مصداق
اس مثال سائر کے ہین رب مشہور لا اصل لہ اور اگر بعض مین بعض مقامات سلوک کے پائے جاتے ہین
تو وہ مقید رسوم ہوتے ہین معہذا اگر خوبی تقدیر سے کوئی شیخ صالح میسر آجائے تو خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کرے جسطرح
کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فرمایا ہے نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد انتہی
ہمارا ملک ایک مدت دراز سے خالی ہے اور بلاد غریبہ مین بہی کوئی عارف سننے مین نہین آتا ہے انا للہ اسوقت مین بجز
اسکے کہ نفس پر مجاہدہ کرکے اکل حلال صدق مقال اختیار کرے اور ظاہر عمل مین طریق کتاب و سنت پر ہو اور کثرت سے
درود شریف پڑہے اور وظائف ماثورہ پر مواظبت کرے اور آداب ارکان عبادت فرض کو خصوصًا اور نوافل
عبادت کو عمومًا کتب اس فن سے معلوم کرکے بجالائے کچہہ چارہ نہین ہے اللہ پاک سے امید ہے کہ توقع نجات
کی حاصل ہو عمدہ کتب اس باب کی یہی ہین رسالہ قشیری عوارف احیاء الاحیاء کیمیای سعادت فتوحات مکیہ نحوذ بک
اور مجامیع تراجم اولیا کا مطالعہ کرے جنمین اونکے حالات و ملفوظات لکہے ہین اُنسے بہت بڑی مدد قوت ہمت

وہ سب اسکے اندر جمع ہے عقل و ایمان و تفکر و تقوی و سمع و قلب و ابصار و غیر ذلک ہر صفت مین اپنی نعت دیکھے گویا سارا قرآن اسیکے لئے جمع ہوگیا ہے اور پورا فرقان اسیکو دیا گیا ہے انتہی اسی کے لگ بھگ شیخ محی الدین نے بھی ذکر کیا ہے اس فہم قرآن کی طرف علی مرتضی ع نے بھی اشارہ کیا ہے قرآن کی عجائب غیر منقضی ہین اور اوسکے غرائب کثرت تردد اوسے پرانے نہین پڑتے ہمیشہ افہام اہل اللہ کے گرد اوسکے اسرار و معانی کے چکر مارتے ہین ٥

	مخدرات سراپردہ ہای قرآنی		چہ دلبراند کہ دل می برند پنہانی

دیگر ایک انعام خدا مجہپر یہ ہے کہ مجکو درمیان رجال الہی کے فرقان عطا کیا ہے یہ فرقان سب لوگون کو نہین دیا جاتا ہے یہ تین قسم ہین انکے لئے چوتہی قسم نہین ہے انکا ذکر شیخ ابن عربی نے فتوحات مین کیا ہے ایک عباد یہ وہ لوگ ہین جنپر زہد و تبتل و افعال ظاہرہ محمودہ غالب ہین یہ کسی شئے کو فوق اوس شئے کی نہین دیکھتے جسمین وہ ہین کہ اوس سے نقل کرنا چاہین انکو کچہہ معرفت احوال و مقامات کی نہین ہے اور انکے پاس علوم الہیہ وہبیہ کا رائحہ بھی نہین ہے اور نہ صاحب مکاشفہ ہین اپنے اعمال کے ظاہر ہونیسے ڈرتے ہین کہ کہین اعتماد کرنیسے اعمال پر نہ خدا پر وہ اعمال انکے اکارت نہو جاوین دوسری قسم صوفیہ ہین یہ لوگ فوق عباد ہین یہ لوگ سارے افعال اپنے اللہ ہی کے لئے جانتے ہین باوجود جد و اجتہاد و ورع و زہد و توکل و غیر ذلک کے اور معہذا اپنے احوال کو بنظر مقامات مافوق مثل لا شئے کے سمجھتے ہین انمین ایک طرح کی رعونت و نفسانیت ہوتی ہے بنظر اہل طبقۂ علیا کے انکے پاس باوجود حسن اخلاق و فتوت کے ایک طرح کا رائحہ دعوی ہوتا ہے تیسری قسم ملامتیہ ہین یہ قدم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر ہین انکی شان یہ ہے کہ نماز پنجگانہ پر کچہ زیادہ نہین کرتے مگر روایت اور منجملہ عبادات کے صرف وہی عبادت کرتے ہین جو مالا بد منہ ہے اور غالب مردم سے کسی عبادت مین متمیز نہین ہوتے بازارون مین چلتے پہرتے ہین عام لوگون کی طرح بات چیت کرتے ہین اپنے دلون سے ساتہہ اللہ کے منفرد ہین عبودیت سے متزلزل نہین ہوتے انہون نے مزہ ریاست کا بسبب استیلاء عظمت الہی کے نہین چکہا وھولاء اعلی الطوائف کلھا مقاماً کما فضل ابوبکر الصحابة کلھم فتامل ذلك واطلب المقامات الثلثة ولا تقنع بشیء دون المقام الثالث انتھی ٭

دیگر ایک سنت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ وہ کسی کے عمل خوب کو برباد نہین کرتا ہے اسی وجہ سے دل طلب اجر سے عمل پر اور طلب فتح سے دل پر مقامات عارفین مین متسلی ہوتا ہے کیونکہ بعد مجاہدہ و ریاضت کے فتح ہونا ضرور ہے لیکن یہ امر کہ فتح کب ہوتی ہے دنیا مین یا آخرت مین سو یہ بات اللہ کے اختیار مین ہے مسلمان پر براہ عبودیت و خدمت رب اخلاص فی الاعمال کرنا واجب ہے نہ طلب کرنا اجرت کا ٥

	خدایا جہان پادشاہی تراست		زما خدمت آید خدائی تراست

غائب رہی کہ جو علوم اللہ نے بنائے اور ہمارے دل پر اوتارے ہین مراد اون سے یہی جمع علی اللہ ہے اور جسنے جمع علوم
مین نفس کو تعب دیا اور اس امر مین نظر نہ کی کہ وہ علم دلیل ہے اللہ پر اور یہی مقصود اعظم ہے علم سے تو وہ مواضع دلالت
علی الحق سے حجاب مین رہتا ہے مجکو جب وجوہ دلالت جملہ علوم سے کشف غطا ہوا تو دل میرا ہمراہ اللہ کے حاضر رہنے لگا
یہانتک کہ علم حساب و ہندسہ و منطق مین بہی پہر علوم حقیقیہ شرعیہ کا کیا ذکر ہے لکن اکثر لوگون کی بصیرت پر سے یہ
پردہ نہین اوٹہا ہے اسلئے اون کو وجہ دلالت علم مین نظر حق پر نہین ہے ولہذا اونسے کمال فوت ہو گیا ہے
اور عارفین نے اونکی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ان لوگون کے علوم انکے حجاب ہین رب تعالی سے ع علمے کہ رہ
بحق ننماید جہالت است * غزالی نے بعد دخول کے طریقۂ قوم مین کہا تہا قد وجدنا علوم الفقہاء کلہا حجابا
فیالیتنا لم نضیع عمرنا فیہا بعض عارفین نے اونسے کہا کہ تم کیون ان علوم کو حجاب ٹہیراتے ہو اگر تم انمین
اور ہر شئے موجود مین نظر غور کرو تو جان لوگے کہ وہ دلیل ہین اللہ تعالی پر اور رافع حجاب ہین چنانچہ جب اونہون نے
ایسا کیا اور وجوہ دلالت علی الحق کے پہچان لئے تو اس قول سے رجوع کر کے کہا العلم نور یکشف عن العبد
الحجب وانما یکون حجابا علی من لم یخلص للہ عز وجل فی تعلمہ وتعلیمہ انتہی شیخ عبد القادر جیلی
جب بعد سیاحت کے داخل طریق ہوئے تو تدریس علم ظاہر کی چہوڑ دی اور درمیان اونکے اور اہل علم کے نفرت واقع
ہوئے پہر جب اونکا حال کامل ہو گیا اور شہود وجہ دلالت جملہ علوم کا اللہ پر ہوا تو پہر علم اصول و فقہ و نحو وغیرہا
مین درس دینے لگے یہانتک کہ انتقال ہوا شیخ غانم مقدسی اپنے مریدون کو علم نحو سے واصل طریق کر دیتے تہے انتہی
مین کہتا ہون ایک عالم نے شرح کافیہ نحو کی طریق تصوف پر نہایت خوب لکہی ہے گویا کافیہ علم معرفت کی ایک کتاب ہے
دیگر ایک انعام خدا کا مجہپر یہ ہے کہ اللہ نے مجکو بعد مجاہدہ کے قرآن مین کہ علم حکمت ہے فہم عطا کیا ومن اوتیہا
فقد اوتی خیرا کثیرا یہ فہم مصطلح عارفین پر بخشا ہے زیادہ اوس فہم پر جو مصطلح فقہا پر دیا تہا علی خواص نے فرمایا ہے
بندہ کا ادب کلام رب جل وعلا مین یہ ہے کہ جہان شرع نے سستی کی ہے وہان سستی کرے جہان وقوف کیا ہے
وہان واقف ہو جہان یہ کہا ہے اعقل وہان تعقل کرے جہان یون فرمایا ہے آمن وہان ایمان لاوے جس جگہہ
کہا ہے انظر وہان نظر کرے جہان کہا ہے سلم وہان تسلیم کرے وذلک لان الآیات وردت
فی القرآن متفرعة فآیات لقوم یعقلون وآیات لقوم یومنون وآیات لقوم یتفکرون وآیات
لقوم یسمعون وآیات للعالمین وآیات للمومنین وآیات للموقنین وآیات لاولی النہی وآیات
لاولی الالباب وآیات لاولی الابصار سو جسطرح اللہ پاک نے تفصیل کی ہے اسی طرح تفصیل کرے
اور تجاوز طرف غیر مذکور کے نکرے اور ہر آیت وعبرت کو اوسکی جگہہ مین اوتارے اور خیال کرے کہ مخاطب
ان آیات کا کون ہے اپنے نفس کو مخاطب انکا ٹہیرائے کیونکہ جو کچہہ اسکے اخوان مسلمین مین متفرق ہے وہ

پیتے اور تمہارے نفس تعلم سے باز رہتے سفیان رح نے کہا ہے قد غلط قوم فی طلبہم العلم فطلبوہ لغیر العمل بہ
فصار علمہم کالجبال واعمالہم کالصباء بشر حافی رح نے فرمایا ہے واللہ ما کنا نظن ان نعیش الی زمان
صار علم الناس شبکۃ لہم یصطادون بہ الدنیا اور امام احمد کہتے تھے من علامۃ اخلاص العالم فی علمہ
اللہ کلما ازداد علما ازداد فی الدنیا زھدا وقلت امتعۃ وآثرہ امام نووی کا جب انتقال ہوا تو سوا ایک
عکاز و ابریق کے کچھہ اونکے پاس نہ نکلا وہ ساری کتب و مؤلفات اپنی شام مین فقرا و مساکین کو دے آئے تھے عز الدین
بن سلام جب سلطان صلاح الدین سے خفا ہو کر مصر سے نکلے تو سب امتعہ دار ایک مادہ خر پر لادکر اور اوسپر اپنی زوجہ کو سوار
کرکے چلے فواللہ ان امثالنا لم یطلب العلم الا لاقامۃ الحجۃ علیہ لا غیر ومن ادعی غیر ذلک کذبتہ اقوالہ
فلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۝

علم چندان کہ بیشتر خوانی	چون عمل در تو نیست نادانی

باب ۲ بیان مین اخلاق دیگر کے

ایک نعمت اللہ کی مجہپر یہ ہوئی کہ مجھکو کبھی شوق کیمیا سازی کا بچپن سے نہوا بہت سے فقرا و طلبہ علم نے مال کثیر
اس طلب مین تباہ کیا جس سے دل اونکی محبت خدا و رسول و صحابہ و تابعین و سائر مقربین سے ویران ہو گئے جو
کوئی دعوی انکی محبت کا محبّ دنیا ہو کر کرے وہ کذّاب ہے ایک شخص نے تیس ہزار دینار طلب کیمیا سازی مین
تلف کئے تھے انجام کو مفلس ہو گیا کسی نے کہا فاین کان عقلک اوسنے جواب دیا وھل لمحب الدنیا
عقل اس جگہہ شعرانی رح نے کئی ایک قصے کیمیا سازی کے لکھے ہین پہر کہا ہے فعلم ان کیمیاء القوم
انما کانت عن حرف کن اولیا کے ابدان کثرت اعمال صالحہ سے متجوہر ہو جاتے ہین یہانتک کہ اونکے فضلات
مین وہ اثر سرایت کرجاتا ہے اونمین اگر کوئی لوہے تانبے پر پیشاب کر دیتا ہے تو وہ زر خالص ہو جاتا ہے ایک
مرید شیخ ابو الحسن شاذلی رح نے پانچ قنطار رصاص پر موت دیا تہا وہ سب سونا ہو گیا یہ خبر سلطان محمد بن قلاون
کو پہونچی وہ سمجھا کہ شیخ کو کیمیا آتی ہے ملاقات کرنے کو آیا شیخ نے کہا اللہ تعالی ہر کیمیا شناس کو قدرت عمل کیمیا
پر نہین دیتا ہے اور ہر اوس شخص کو جسکا بدن و فضلہ متجوہر ہو گیا ہے یہ قدرت ہے کہ کیمیا بنا لے پہر وہ پانچ قنطار
بطور ہدیہ سلطان کو دیدے لئے ایک شخص نے ابو العباس مرسی رح سے کہا مینے سنا ہے کہ تم کیمیا بناتے ہو حالانکہ
تم دانہ گندم چنک کہاتے ہو کہا ہان پہر ایک پتہر اوٹہا کر ہوا مین پہینکدیا وہ جب ہوا سے نیچے گرا یا قوت درخشان
تہا جس سے سارا گہر چمک اوٹہا ایک شخص کیمیا ساز نے آکر ان سے کہا کہ مین تمکو کیمیا سکہانا چاہتا ہون
جواب دیا ہمنے ایسے لوگ دیکھے ہین کہ جب کوئی شخص ان مین کا ببول کے درخت سے کہتا کہ سونا برسا تو اوس سے

کیونکہ یہ اللہ کا بندہ ہے نہ مزدور اگر ابتداء دنیا سے انتہا تک ایک اخگر آتش پر سجدہ کرے تو بھی شکر اس امر کا کہ اللہ نے اوسکو اپنا بندہ بنایا نہ اجیر ادا نہیں کرسکتا ہے ۵

ولو ان نفسی مذ برأها ملیکها ۔۔۔ مضی عمرها فی سجدة لقلیل
احبّ مناجاة الحبیب باوجه ۔۔۔ ولکن لسان المذنبین کلیل

بندہ کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ دروازہ اپنے مالک کے گھر کا حال خدمت و ترک خدمت مین نہین چھوڑتا اور باذن سیّد گھر مین آتا جاتا ہے بخلاف اجیر کہ وہ مزدوری کر کے چلدیتا ہے اندر گھر کے آنا جانا نہین سہے فافہم ذالک ۵

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ۔۔۔ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

دیگر ایک سنت حقتعالی کی مجھپر یہ ہے کہ مجکو بعد مجاہدہ کے یہ معلوم کرایا کہ اللہ پاک مجھسے خوش ہے یا ناخوش ہے یہ بات یون معلوم ہوتی ہے کہ مین جو اعمال کرتا ہون اونمین نظر کرنیسے یہ امر دریافت ہوجاتا ہے فان نظرت فی نفسی ورایتہا متبعة الکتاب والسنة مہتدیة بہدی السلف الصالح بحسب طاقتہا حکمت بان اللہ یحبہا وہو راضٍ عنہا وان رایتہا مخالفة للکتاب والسنة قلیلة الورع قلیلة الزہد قلیلة الخشوع قلیلة الخوف من اللہ ذاکرة للدنیا وظائفہا ومناصبہا ناسیةً للآخرة ودرجاتہا ومراتبہا حکمتُ بان اللہ تعالی یکرہہا سو اگر کسی سے جمیع ساعات مین اس میزان پر عمل نہو سکے تو صبح و شام تو ضرور اسپر عامل ہونا چاہیئے تاکہ مالک وما علیک معلوم ہوجا لے اور غیر کے آگاہ کرنیکا منتظر نرہے کہ ایسا غیر اس زمان مین مفقود ہے وقد قال تعالی بل الانسان علی نفسہ بصیرة غرضکہ جس شخص کا کوئی شیخ یا برادر صادق نہو اوسپر یہ امر متاکد تر ہے کہ وہ اپنے افعال کو میزان کتاب و سنت و کلام ائمہ مین وزن کرے اور اونکے نفع و نقصان مین نظر فرمالے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم انتہے مین کہتا ہون یہ وہی زمانہ ہے جسمین نہ کوئی شیخ کامل ملتا ہے نہ کوئی برادر راست باز ایسے وقت مین یہی تدبیر ہے کہ علم قرآن و حدیث حاصل کر کے خود اپنے نفس کا واعظ بنے کسی دوسرے ہادی کا انتظار نکرے ۵

ہر کہ خود تربیت خود نکند حیوان ست ۔۔۔ آدم آنست کہ اورا پدر و مادر نیست

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ قصد میرا تعلم علم سے پہلے اپنی جان کا نفع ہے پھر اور مسلمانون کا قصد نفع غیر اگر ہے تو بالتبع ہے اور جب مین اپنے نفس کو عمل بالعلم سے عاجز پاتا ہون تو تعلم سے رک جاتا ہون یہانتک کہ معلوم پر عمل کرلون یہ ایک بڑا انعام ہے اللہ کا مجھپر کہ اگر مباشرت عمل مجھسے فوت ہوجاتی ہے تو اجر نیت عمل کا فوت نہین ہوتا سلف صالح اسی پر گزرے ہین جیسے داؤد طائی و ابوحنیفہ و سفیان ثوری و شعبہ وغیرہم شعبی اپنے وقت کے علماء سے کہتے تھے تم عالم نہین ہو متلذذ بالمسائل ہو اگر تم اپنے نفوس کو تکلیف عمل بالعلم دیتے تو تلخیونکا گھونٹ

دیگر ایک سنت خداوندی کی مجھپر یہ ہے کہ جو شخص میرے اصول و فروع کو نہین پہچانتا ہے مین تعریف اونکی سامنے اوسکے نہین کرتا مگر واسطے کسی غرض صحیح شرعی کے قالوا من اعتمد علی جدّہ فاتہ الفضائل اب جو شخص اپنے باپ دادے کا مادح ہے وہ اپنے جی مین جستجو کرے کہ یہ تعریف کسلئے کرتا ہے کوئی نہ کوئی حظ نفس ضرور ہی اوسمین ہوگا شیخ نورالدین شونی کہتے تھے کم من ضریح یزار وصاحبہ فی النار ○

	وز درون قہر خدای عز و جل	از برون چون گور کافر پر حلل	

ولله در القائل ○

	بگرد کار مردان گرد رستی	تو تا کے گور مردان را پرستی	

مین کہتا ہون کہ ایک جہان اسی طوفان مین غرق ہوگیا کہ اپنے آبا و اجداد پر جو اہل علم یا صاحب شیاخت تھے معتمد ہوا اور اونکے فضائل پر ناز و فخر کیا اور خود کو کچھہ توفیق علم و عمل کی نہوئی یہ نجانا کہ ان اکرمکم عند الله اتقاکم فایاک یا اخی ثم ایاک من الافتخار بمجد جدک او باعمامک فانک لا تعلم ما الیہ مصیرک انتہی ○

	اینک بشہادت طلبم لوح و قلم را	المنۃ لله کہ نیازم بنسب نیست	

ابوالقاسم حریری نے مقامات مین کیا خوب فقرہ لکہا ہے والی الله مصیرک فمن نصیرک وفی القبر مقیلک فما قیلک ✦

دیگر ایک سنت الله کی مجھپر یہ ہے کہ مجھکو تمییز اپنے حظ نفس کا حقوق باریتعالی سے ہے مین اپنے نفس کو کھلاتا پلاتا پہناتا ہون اس حیثیت سے کہ وہ ایک غلام ہے الله کا نہ اسلئے کہ مین اس کام مین کچھہ لذت و تقوی پاتا ہون ہمراہ غفلت کے اسی طرح مین عفو کا محب اسلئے نہین ہون کہ اوسمین میرے نفس کو راحت ہے بلکہ عفو کو اسلئے دوست رکہتا ہون کہ حق جل و علا نے خبر دی ہے کہ وہ عفو کو دوست رکہتا ہے کما ورد اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنا ○

	کہ ہستم اسیر کمند ہوا	کریما ببخشای بر حال ما	

سو اگر محبت حق واسطے عفو کے نہوتی تو مین ہرگز عفو کو دوست نرکہتا اور اگر مجھہ مین کوئی ایسا جزء ہے جو محب عفو ہے تو وہ ضعیف ہے وهذا مشهد ما رایت لہ ذائقا من اهل عصری الا قلیلا غرضکہ ہر شئے کہ جس سے مقصود بجا آوری امر حق کی نہو وہ مضمحل ہے اسی خلق پر سارے افعال و اقوال کو قیاس کر کے کسی شئے کو محبوب اسی غرض نر کہے مگر بتبعیت حق جل و علا فافہم ذلک والله تعالی یتولی ہداک انتہی ✦

دیگر ایک سنت الله تبارک و تعالی کی مجھپر یہ ہے کہ مجھکو الہام جوامع کلم تسبیح و استغفار و صلوۃ علی رسول الله صلعم ہوا کیا ہے کہ جسوقت کلمات ماثورہ مجھسے غائب ہوجاتے ہین اور مین ورد روز و شب نہین پڑہ سکتا تو مین اون

سونا برسنے لگتا لوگ اوسکو چھننے لگتے سو جو شخص اس درجہ تک پہنچا ہے اوسکو کچہ حاجت تیری کیمیا و دخان کیمیا کی نہین ہے انتہےٰ مین کہتا ہون کہ کمال ایمان یہ ہے کہ انسان کیمیاء سعادت حاصل کرے کیمیاء زر وہ شخص طلب کرتا ہے جو محب دنیا ہے اور اللہ پر اوسکو توکل و اعتماد نہین ہے سعندا اگر کیمیا قسمت مین ہوتی ہے تو بے طلب ملجاتی ہے ورنہ گرہ کا مال بہی تلف ہوجاتا ہے اور کچہ سوای ہیہات کے ہاتہہ نہین آتا ؎

	ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج		کیمیاگر بغصہ مرد و برنج	

قال تعالیٰ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب نادان لوگ صلحاء مرزوقین پر گمان کیمیا سازی کا کرتے ہین یہ نہین جانتے کہ اونکی کیمیا یہی اخلاص توحید و تمنای لقاء رب مجید ہے پس بس ؎

	وگرنہ آرزوی وصل اوکرست کہ نیست		بکیمیا طلبی کرد خلق بدنامم	

رہا فتح مطالب سو حکم غول و عنقا مین ہے یتحدث بذلک ولا یری لہ فاعلا اور ایسے کام مین وہی مشغول ہوتا ہے جو ممقوت خدا ہے اِس مطلب کا فتح مسلمان پر نہین ہوتا اسکے لئے کفر درکار ہے اور اگر یہ فتح صحیح ہو تو ہوگا مگر بعد کفر باللہ کے ایک جماعت فقراء و طلبۂ علم نے سارا سرمایہ اپنا طلب علم کیمیا و فتح مطالب مین فروخت کردیا اونکا انجام بہی حرمان ہوا علی خواص نے فرمایا ہے لا یصح علم الکیمیاء من طریق علم جابر الا من صار الذہب عندہ کالتراب علی حد سواء فانہ من علم الحکمۃ والحکمۃ لا تدخل قلبا یحب الدنیا انتھی شیخ افضل الدین نے کہا ہے ان عمل الکیمیاء رفع فی سنۃ اربعین وتسعمائۃ کما رفع العلم بہ من سنۃ ثلاث وثلاثین وتسعمائۃ ولا یجوز الاشتغال بعمل رفع علمہ من القلوب مع عدم امان فاعلہ علی نفسہ ومالہ وعرضہ انتھی پہر بیان مین علم و عمل کیمیا کے بسط تمام کیا ہے حاجت اوسکے ذکر کی اس جگہہ نہین ہے پہر شعرانی رحمہ نے ذکر اپنے زہد کا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ مینے کبہی کوئی شئے صوفی یا صالح ہونیکے نام سے نہین لی اور نہ نان خانقاہ کہائی سو جو کوئی صوفی ہو وہ ایسی روٹی کہالے جو کہ خاص صوفیہ پر وقف ہے ورنہ ورع یہ ہے کہ تارک نان ہو شیخ الاسلام زکریا نان خانقاہ سعید السعداء کہاتے تہے اور فرماتے کہ اسکو باشارۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آباد کیا گیا ہے اسکا واقف ایک پادشاہ صالح تہا انتہےٰ ❊

دیگر ایک نعمت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین کثیر الشفقۃ ہون سارے اہل اسلام و والیان امور پر اسی لئے مین رات دن اون اوراد سے جو آیات و اخبار مین واسطے دفع آفات کے آئے ہین اونکا احاطہ کرتا ہون یہ خلق اعظم اخلاق فقراء سے ہے مینے اِس خلق کے لوگ مصر وغیرہ قری مین بہت کم دیکہے ہین ورنہ جسکو دیکہو وہ اپنا ہی بہلا چاہتا ہے یا اپنے معتقد کا فقط ❊

کے لئے مخلوق ہوئے ہین ہم مین کوئی ایسا نہین ہے جسنے آداب عبودیت کو پورا کیا ہو اللھم وفقنا +

دیگر ایک سنت اللہ پاک کی مجہپر یہ ہے کہ انی لا النصح اصحابی الا بما ورجت بہ السنۃ ولا اقرھم قط علی بدعۃ لا یعرفون موافقتھا للشریعۃ وھذا من اکبر نعم اللہ علی انتھی فی الواقع واسطے نصیحت ووصیت کے قرآن وحدیث کافی ہے فرزند عزیز میر علی حسن خان کان اللہ لہ وکان لنے جمیع وصایائے ماثورہ کتاب وسنت کو یکجا جمع کیا ہے اور وصایائے صاحب فتوحات کو بہی ملخص کر کے ضمیمہ اوسکا ٹہیرایا ہے یہ کتاب مصر قاہرہ مطبع بولاق مین طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے ولِلہِ الحمد +

دیگر ایک نعمت الٰہی مجہپر یہ ہے کہ مین جمیع شدائد مین قبل علم جمیع خلائق کے طرف اللہ کے گریز کرتا ہون کیونکہ مین جانتا ہون کہ ملکوت ہر شئے کا علی الکشف والشہود اوسیکے ہاتہہ مین ہے وھذا من اکبر نعم اللہ تعالیٰ علیّ ورنہ اکثر لوگ طرف اللہ کے رجوع نہین کرتے مگر بعد واقف ہونے خلق کے جب خلق کو اوسپر آگاہی ہوئی اور اونکے ہاتہہ مین قدرت دفع کی نپائی تب راجع الی اللہ ہوتے ہین یہ اون لوگون کی شان ہے جو داخل طریق نہین ہوئے ہین اور عوام الناس مین اور جو ہمنے کہا وہ خاص ہے ساتہہ داخلین طریق کے انتہا مین کہتا ہون کہ جو کوئی اپنی مصیبت کو ابتدا اگر اللہ کے سامنے پیش کرتا ہے اور خلق کو اوسپر اطلاع نہین دیتا ہے تو بہت جلد نصرت الٰہی اوسکو دور کر دیتی ہے اہل اللہ کو اسکا تجربہ ہو چکا ہے +

دیگر ایک انعام الٰہی مجہپر یہ ہے کہ اوسنے میری تربیت خواب وبیداری مین عبرت پر کی ہے کسی شئے پر میری نگاہ نہین پڑتی صبر ہو یا ضجر زہد ہو یا رغبت شہود ہو یا غفلت لکن مین عبرت پکڑتا ہون دوسرے میرے نفس کو دنیا وابناء دنیا سے نفرت دی ہے مجکو کبہی یہ آرزو نہین ہوتی ہے کہ جو اونکے ہاتہہ مین ہے وہ میرے ہاتہہ مین ہو وھذا من اکبر نعم اللہ تعالیٰ علیّ سارے سلف اسی قدم پر تہے فضیل بن عیاض فرماتے تہے مجہے دنیا سے ایسی گہن آتی ہے جیسے کسیکو مردار سے آتی ہے +

دیگر ایک انعام الٰہی مجہپر یہ ہے کہ مجکو خوف مدامرۃ بعد اخری ہوتا ہے یہانتک کہ مین قریب ہلاک کے ہو جاتا ہون اسی طرح رجا ہوتی ہے یہانتک کہ پہر خوف نہین رہتا اہل طریق اسکو تجلی جلال وجمال کہتے ہین یعنے جلال ممزوج بجمال ورنہ غیر ممزوج کی کوئی شخص دنیا مین برداشت نہین کر سکتا ہے +

دیگر ایک سنت باریتعالیٰ کی مجہپر یہ ہے کہ جب میرا نفس کسی ہوائے مباح کے موافق ہوتا ہے تو مین اس ڈر سے کہ کہین مجکو کسی مکروہ کی طرف نہ کہینچے کثرت سے استغفار کرتا ہون اسلئے کہ مین جانتا ہون ان النفس عدوۃ للہ عز وجل فمن اطاعھا عصاہ الکون کلہ ومن خالفھا واطاع ربہ اطاعہ الکون کلہ لانہ کلہ یرضی لرضی اللہ جل وعلا ویغضب لغضبہ الا من شاء اللہ تعالیٰ ایک شخص نے ابویزید سے کہا تہا مجکو وصیت کرو

الفاظ سے اشتغال کرتا ہون مثلاً سنہ ۹۵۹ مین مینے اول ورد شب مین یون کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم علی ایمانی واسلامی
واحسانی الف مرۃ اور رنگ الہام سے اپنے جی مین پوچہا کہ تو نے ایمان کو اسلام پر کیون مقدم کیا حالانکہ مرتبہ اسلام کا
نزدیک علما کے قبل ایمان کے ہوتا ہے کہا حکم اعمال اسلام کا گزر گیا تو طول عمر اوسی مین تہا اب یہی اعمال قلبیہ باقی ہین
وقت طلوع روح انہین کا حکم ہوتا ہے مینے پوچہا کیا مین اہل احسان سے ہون کہا ہان اور ہر مسلمان کو مقام احسان
سے ایک طرح کا نصیب ہے جسطرح کہ سائر مقامات اولیا مین سے ہے کسی مسلمان کا تجرد اس مقام سے بالکلیہ ممکن نہین ہے
لوگ جب مقام ادنی سے مقارن ہوئے بنسبت مقام فوق کے تو کہنے لگے کہ فلان کو اللہ کا خوف نہین ہے یا وہ
دنیا مین زاہد نہین ہے یا خاشع لہ نہین ہے ونحو ذلک حالانکہ اوسکو ہر مقام سے ایک طرح کا نصیب ہے لکن بحسب
اعطاء الٰہی مینے کہا بہلا کوئی شئے ان تینون مقامات مین سے جسکو مینے بسملہ سے بلفظ الف مرۃ مسنون کیا ہے
خارج بہی ہے کہا نہین جمیع ما یقرب الی اللہ جل وعلا یرجع الی الاسلام والایمان والاحسان فما ثم
الا ھی وتوابعھا فمن لقی اللہ بواحدۃ من ھذہ الثلثۃ نجا من شدۃ العذاب بفضل اللہ تعالیٰ
واما مقام الایقان فلیس ذلک مقام عمل ایک بار مین صیغہای ماثورہ استغفار کو بہول گیا تہا مجکو الہام
ہوا مینے کہا اللھم ان ذنوبی قد رجحت علی ذنوب الاولین والآخرین ولکنھا فی جنب عفوک کلا شئ
اس طرحکے کئی الہامات ذکر کئے ہین*

دیگر ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ جب سنہ ۹۶۱ داخل ہوا مینے اپنے علما و مشائخ کو لگاتار دیکہا کہ وہ مجکو حکم طیاری سفر
دار آخرت کا کرتے ہین چنانچہ شیخ نور الدین شونی کو دیکہا مجسے کہتے ہین تھیأ للسفر واکثر من التزود فانک راحل
عن قریب ولا تستکثرن لک عملا فی جنب مرضاۃ اللہ عز وجل مجکو ان حضرات کے اقوال سے عجب حاصل
ہوا اسلئے کہ آنا پاس اللہ کے سب لوگون پر سخت ہوتا ہے اگر نیک ہے تو یون پشیمان ہوتا ہے کہ تمام طاقت مرضات الٰہی
مین بذل کیون نکی اور اگر بد ہوتا ہے تو یون خجل ہوتا ہے جیسے کہ کسی مجرم نے حرم پادشاہی مین کوئی فسق کیا ہو اسکو
بعد سالہا سال کے گرفتار کرکے لائے ہین اور وہ فاعل قبائح تہا اللھم غفرا وتوفیقا*

دیگر ایک انعام الٰہی مجہپر یہ ہے کہ نظر میری وقت حاضر مین ہے نہ ماضی مین اور نہ مستقبل مین اسلئے کہ ماضی گزر گیا
جو کچہہ خیر و شر ہے اوسمین تہا اوسکے صحیفہ پر مہر لگ گئی مستقبل کا حال بندہ کو معلوم نہین کہ اللہ کیا کریگا رہی یہی
حالت راہنہ اسمین بندہ تین حال سے خالی نہین ہے یا کسی امر کو بجا لائے یا کسی نہی سے بچے یا کسی قدر و قضا
پر راضی ہو قوم نے کہا ہے الصوفی ابن وقتہ شافعی نے کہا مینے صوفیہ سے دو امر استفادہ کئے ایک یہ کہ الوقت
سیف قاطع ان لم تقطعہ قطعک دوسرے یہ کہ ان لم تشغل نفسک بالخیر شغلتک بالشر اسلئے
کہ نفس حین تکلیف سے بیکار نہین رہ سکتا ہے فالھمھا فجورھا وتقواھا قسم ہے اللہ کی کہ ہم ایک امر عظیم

فلیست نار البلیة اعظم من نار جہنم حدیث مین آیا ہے ان جہنم تقول للمومن جز یا مومن فقد اطفأ نورک لھبی ثم لا یخفی ان البلیة لمرتبات العبد فی دار الدنیا لتصلحه وانما انت لتختبره وتحقق ایمانه عند نفسه وتؤید قاعدة یقینه والحمد لله ٭

دیگر ایک انعام الله کا مجھپر یہ ہے کہ جب مین چالیس برس کا ہوا تو میرے اعضا کو شہوت معصیت وتحدیث النفس بالمعصیت کی نرہی یہانتک کہ اگر کوئی عورت جمیلہ معطرہ میرے پاس آ بیٹھتی ہے تو میرے مفاصل سست پڑجاتے ہین جملة الامر یہ ہے کہ سارا جسد نزدیک ایسی شئے کے جو حلال نہین ہے مثل مردہ کے ہوجاتا ہے جنید رح نے فرمایا ہے لیکن بدنك حیا عند طاعة الله تعالیٰ ومیتا عند معصیة الله جل وعلا انتھیٰ مین کہتا ہون سلف جب عمر چہل سالہ کو پہنچتے تھے تو تعلق دنیا سے جدا ہوکر طاعت مین واسطے تحصیل زاد سفر آخرت کے مستعد ہوجاتے تھے اور بعد چہل سال عمر کے زمانہ پیری کا جانتے تھے اب یہ حال ہے ؎

	چہل سال عمر عزیزت گزشت	مزاج تو از حال طفلی نگشت	

دیگر ایک انعام خدا کا مجھپر یہ ہے کہ الله کی معرفت مجھہ مین اس طرح پر ثابت ہے جو ادلہ سے متزلزل نہین ہوتی ہے اسکو وصول الی حضرة الله کہتے ہین معنی اس وصول کے یہ ہین کہ ایسی بارگاہ مین پہنچے جسمین کسیکو سوا الله کے فاعل رازق محیی ممیت نہ دیکھے اور شہود خلق وہوا سے فانی ہوجائے کون مین مشاہدہ نکرے مگر الله کے افعال کو بلا مشارکت غیر علامت اس وصول کی یہ ہے کہ بندہ کو خوف کسی مخلوق کا نہو نہ سلطان جائر کا نہ سانپ کا نہ درندہ کا اور سوا رب کے کسی کو نافع وضار ومعطی ومانع نہ دیکھے بلکہ ہمیشہ امن مین ہوکر الله ہی کے فعل کا ناظر اور اوسی کے امر کا مترقب اور اوسیکی طاعت مین مشغول رہے اور ساری دنیا سے اعتماد اوٹھالے وهكذا الصادقون لا یخشون احدا الا الله عز وجل فلیفتش من یدعی العرفان نفسه فربما کان یعول علی الخلق فی شیء من اموره وقد انشد وا ؎

	وکل یدعون وصال لیلی	ولیلی لا تقر لهم بذاکا	

فنعوذ بالله من العمی بعد الابصار ومن القطع بعد الوصل ومن الصد وبعد القرب ومن الضلالة بعد الهداية ومن الكفر بعد الايمان انه هو المنعم المنان ٭

دیگر ایک منت الٰہی مجھپر یہ ہے کہ جو بلایا و محن طرف سے خلق کے میرے باطن مین پہنچتے ہین مین اونکا ذکر کسی دوست دشمن سے نہین کرتا وقولك انا طيب مع شدة المرض والالم وانت كاذب خير من شكواك من ربك وانت صادق فكم من نعمة عندك لربك وانت لا تعرفها واياك ان تشاور ربك وانت معافى ولك قدرة على تحمل ذلك البلاء فانه تعالى ربما غضب عليك وحقق شكواك وانزل

فرمایا عاد نفسک فان بذلک تصیر موالاتک للہ وعبودیتک لہ وتاتیک الاقسام ھنیأ مریٔا ایک بار
ابویزید نے اللہ پاک کو خواب مین دیکہا کہا ای رب کیف الطریق الیک فرمایا اترک نفسک وتعال مراد ترک نفس سے
ترک عمل ہے خواطر مذموسہ فی الشرع پر پہر اگر وقت عرض کے شرع پر موافقت یا مخالفت کچہہ بہی ظاہر نہو تو عمل مین توقف کرنا
شتابی نکرے کیا معلوم انجام اوسکا کیا ہے ولاھل الحق علامات فی کل خاطر یعرفونہا بقلوبھم و
خفی میزانہا علی غیرھم +

دیگر ایک اللہ کی منت مجہہ پر یہ ہے کہ میری شرمگاہ کو فواحش و احتلام سے تا حین بلوغ حد شہوت محفوظ رکہا یہانتک کہ عمر
عمر قریب تیس برس کی ہوگئی یہ اسلئے کہ مجکو بسبب اشتغال بالعلم کے وقت سعی کرنے کا عیال پر نہ ملتا تہا وقل من
یقع لہ الحفظ عن الفواحش فی مثل ھذہ المدۃ پہر مینے نکاح کرلیا شیخ ابراہیم متبولی سے ایک مرد نے کہا
مین نکاح کرنا چاہتا ہون کہا تو نے پہلے نکاح کیا ہے کہا ہان لیکن اوسکو طلاق دیدی فرمایا حصلت السنۃ ایک فقیہ
کہا تم اسکو سنت سے روکتے ہو فرمایا تجکو اتنا ہی یاد ہے کہ نکاح سنت ہے اور اکل حرام وشبہات جسمین وہ گرفتار ہوگا
اوسکو تو نہین دیکہتا ہے پہر کہا من اشار علی شخص بالتزوج فی ھذا الزمان ولیس لہ کسب فکانہ یعلمہ خطف
عمائم الناس والنصب والحیل والغش وان کان متعبدا اکل بدینہ فاعمل یا اخی علی تحصیل الکسب
من الحلال وتزوج ولا تعش عزبا واللہ یتولی ھداک ٥

کدخدائیست مایۂ ہوس ست | کدر ہاکن تراخدائی بس ست

دیگر ایک انعام اللہ کا مجہہ پر یہ ہے کہ مین بسبب نعمت کے منعم سے مشتغل نہین ہوا اور بہت ایسے لوگ بہت کم ہین جنکو
نعمت نے منعم سے مشغول نکردیا ہو یعنی اسپر میرا شہود تہا عدم ملک میری کو نسبت اون الحصہ و ملابس کے جو اللہ نے
مجکو دئے ہین انما انا عبد اکل من مال سیدی واسکن فی دارہ اور مجکو یاد نہین کہ مینے کبہی کوئی گہر بنا
اور مین اوس سے خوش ہوا ہون یا کوئی جوخہ پہنکر ایسا خوش ہوا ہون کہ اپنے رب سے مشغول ہوگیا ہون واما اذا
اعطاک اللہ شیئا من غیر سوال فذلک مبارک وعاقبتہ حمیدۃ ولیس علیک فیہ حساب ان
شاء اللہ تعالی یوم القیامۃ کما قال بعضھم لکونہ جاء من غیر استشراف نفس انتہی +

دیگر ایک منت اللہ کی مجہہ پر یہ ہے کہ بچپن سے مینے کبہی طلب نعمت و دفع بلا کو اختیار نہین کیا اسلئے کہ مجہے نور ایمان
و سر ایقان سے یہ بات معلوم ہے کہ اگر نعمت قسمت مین ہے تو ضرور پہنچیگی گو مین اوسکو پہیر دون اور بلا ایک حالت
لا محالہ ہے اگر اللہ نے اوسکو قضا کیا ہے تو وہ نہ پہریگی اور اللہ کی تقدیر پر واسطے بندہ کے سوا صبر و تجلد کے کچہہ باقی
نہین ہے اگرچہ مدافعت مشروع ہے پہر اگر بعد اسکے بندہ کو نعمت ملے تو شکر بجالائے اور اگر بلوی حاصل ہو تو
صبر کرے اور طلب کرنا رفع اقدار کا دعا سے نیچا ہے مگر وہ دعا جو وارد ہوئی ہے بلکہ گرمی بلا کو آب صبر سے بجہانا چاہئے

دیگر ایک سنت خداوندی مجھپر یہ ہے کہ مین دین خدا مین کوئی بات اپنی رای سے نہین کہتا ہون جس مسئلہ مین تصریح فہمی طرف شارع کے نہین پاتا اوسپر عمل کرنیسے رک جاتا ہون جب تک کوئی نص یا اجماع یا قیاس جلی نہین ہوتا پیشقدمی نہین کرتا ہون علی خواص نے فرمایا ہے ایاك ان تقول فی دین اللہ بھواك فانہ یردیك ویطلم علیك قلبك ویسلب ایمانك ویسلط علیك شیطانك شعرانی کہتے ہین ایضاح ذلك ان اللہ امر رسولہ ان یبلغ جمیع ما انزل الیہ من ربہ فما ترك صلعم شیئاً مما فیہ سعادتنا الا وبینہ لنا وما سکت عنہ فھو رحمۃ لنا وتوسعۃ کما اشار الیہ حدیث وسکت عن اشیاء رحمۃ بکم فلا تسالوا عنھا ومن ھنا منع بعض العارفین من القیاس قال لانہ طرد علۃ وما یدریہ لعل الشارع لم یرد طرد تلك العلۃ ولو اراد ھا لا باھا لنا ولو فی حدیث انتھی فافھم ذلك واللہ یتولی ھداك معلوم ہوا کہ دین خدا مین دخل ہوٰی ورائی وقیاس کا موجب ہلاک ہوتا ہے اور کتاب وسنت کفیل جملہ مراتب سعادات الی یوم الآخرین وللہ الحمد باوجود قرآن وحدیث کے حاجت کسی کتاب وخطاب وغیرہا کی نہین ہے مگر وہ کلام جو انکا بیان ہو پس بس ؛

دیگر ایک سنت الٰہی مجھپر یہ ہے کہ جب اللہ دنیا کو مجھسے روک لیتا ہے یا میرے اقران کو دیتا ہے اور اونکی قدر ومنزلت نزدیک اغنیا وامرا واکابر کے زیادہ ہوتی ہے اور میرا ذکر درمیان لوگون کے خامل ہوتا ہے تو مین اللہ کا بہت سا شکر بجالاتا ہون اور اون اقران کے لئے سوال عافیت کا اللہ سے کرتا ہون کہ اوسنے مجکو فتنۂ دنیا سے بچایا ویا لھذہ من لذۃ ما اعظمھا لو ذاقھا من یتقلب فی النعمۃ الظاھرۃ لیلاً ونھاراً لترك جمیع ما ھو فیہ ولان اللہ تعالی مع اھل البوس والضراء دون اھل النعمۃ والعافیۃ ومن حصل علی مجالسۃ الحق لم یفتہ شیء من الدنیا والآخرۃ ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے لو یعلم الملوك ما نحن فیہ لضاربونا علیہ بالسیوف اسی طرح امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے ایضاح اسکا یہ ہے کہ دنیا دار عبور ہے نہ دار اقامت عاقل کو زیبا نہین ہے کہ وہ کچھہ دنیا سے لے مگر بقدر زاد راکب مسافر کے ؎

اقامت گاہ نتوان ساختن گلزار دنیا را	نسیم صبح گوید این سخن آہستہ در گوشم

بالجملہ جس کسی مومن سے اللہ دنیا کو روک رکھتا ہے یہ عنوان ہے اللہ کی رضا کا اوس سے دارین مین کیونکہ جس کو ایمان کامل اللہ کے موعود فی الجنۃ پر ہوتا ہے وہ گھر نہین بناتا مگر جنت مین اور درخت نہین جاتا مگر جنت مین درخت اوسکے ایمان کا پہول وپہل لاتا ہے وہ جوع وعطش وعریانی مین آرام پاتا ہے اور جسکو اللہ وسعت مطاعم وملابس ومناکح ومراکب کی دنیا مین دیتا ہے یہ عنوان ہے اللہ کی ناخوشی کا زمین اوسکے ایمان کی سبخہ خبیثہ ہوتی ہے درخت اوسکے ایمان کا سوکھہ جاتا ہے ع ہر گدا این دہند آن ندہند ؛

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ اوسنے حمایت میرے دل کی محبت خلق سے کی ہے مین کسیکو اہل دنیا مین سے

عنك النعمة والعافية وضاعف عليك البلاء فاحذر من الشكوى للخلق فجحدك فان اكثر ما ينزل بابن آدم البلاء من جهة شكواه وكيف يشكو العبد من هو ارحم به من والدته فارض بما قدره عليك وتامل قوله تعالى عسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم فطوى عن العبد علم حقائق الامور وحجبه عن ذلك وابقى معه الايمان بانه ارحم من امه فاياك ان تتكدر من البلايا والمحن فانها مكفرات مطهرات انتهى حاصله *

دیگر ایک منت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ جب سے لوگون نے مجھے پہچانا ہے تب سے مجھپر بلا پر بلا آتی ہے ایک بلا سے مین جدا نہین ہوتا کہ دوسری پیچھے اوسکے آموجود ہوتی ہے وهذا سن اكبر نعم الله علی اسلئے کہ یہ بلا اگر عقوبت ہے کسی گناہ گزشتہ کی تو خیر ہے اور کفارہ ہے تو بھی خیر ہے اور رفع درجہ ہے تو بھی خیر ہے کوئی بلا ان تین احوال سے خالی نہین ہوتی ہے مگر یہ کہ طرف سے اللہ کے آزمائش ہو تاکہ مقام میرا صبر مین جانے اور میرے دعوی محبت کو اپنے ساتھہ جانچے پہر مین اوسکا شکر بجا لاؤن یا استغفار کرون شیخ جیلی نے فرمایا ہے اللہ تعالی انبیا و اولیا پر ادامت بلایا و محن اسلئے کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ حضرت حق مین حاضر رہین کبھی اوس سے غافل نہون کیونکہ اللہ اونکو دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہین اسلئے وہ رخا کو اختیار نہین کرتے کہ دوست سے دور پڑ جائین بخلاف بلا کہ اوسکے اختیار کرنے مین اونکے دلون کی جلا ہے ؎

چه خوش بود ئی دل تنگ ما دری واکرد
خدا دراز کند عمر زخم کاری ما

فافرح یا اخی بنزول البلاء لكن مع الاستعانة بالله خوفا ان يقع منك سخط فتهلك مع الهالكين

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ جن شہوات دنیا کو نفس چاہتا ہے مین اونھین سے ادنی شئے کو پسند کرتا ہون جو کی روٹی کھاتا ہون موٹا کپڑا پہنتا ہون اگر زیادہ رزق و لباس آجاتا ہے تو شکر بجا لاکر غیر کو دیدیتا ہون اس حال مین راحت عظیم ہے جو شخص یہ خلق نہین رکھتا ہے وہ ہمیشہ تعب قلب و بدن مین گرفتار رہتا ہے پہر جب اوسکو رزق مین ترقی ایک درجہ کی ہوتی ہے تو اوسکو دوسرا درجہ لائح ہوتا ہے وہ مرتے دم تک اوسکی تحصیل مین رہتا ہے اعمال آخرت اوس سے فوت ہو جاتے ہین جسطرح حال اون سفید ریشون کا ہے جو باوجود اس کے سترک السنا یا ہین اور گور مین پاؤن لٹکائے ہوئے ہین سعد الملک در ملک تجارت کے لئے سفر کرتے پھرتے ہین اونکا پیٹ کسی طرح نہین بھرتا اور نہ اندوختہ پر قانع ہوتے ہین لاحول ولا قوة الا بالله ؎

دلکی پر ز مهر دوستکی
لنگکی زیر و لنگکی بالا
اینقدر بس بود جمالی را

گز کی بوریا و پوستکی
نی غم دزد و نی غم کالا
عاشق رند لاابالی را

من يعمل على خلاف شيخ جيلى رح نے فرمایا ہے اذا وجدت فی قلبك بغض شخص فاعرض اعماله على الكتاب والسنة فان كانت مبغوضة فابشر لموافقتك لله ولرسوله وان كانت اعماله فيهما محبوبة وانت تبغضه فاعلم انك ظالم عاص لله ولرسوله ببغضك اياه قال الشعرانى رح وهذا الخلق لم ارله فاعلا من اقرانى الا قليلا ولا يقدر على التخلق به الا من آثر رضا الله عز وجل على رضا نفسه وصار هواه تبعا لما جاءت به الشريعة فافهم ذلك ٭

دیگر ایک منت الٰہی مجھپر یہ ہے کہ اگر کوئی صاحب میرا مجکو چھوڑ دیتا ہے اور دشمن ہوجاتا ہے تو مین مکدر نہین ہوتا بلکہ اسکو اللہ کا ایک فضل واحسان جانتا ہون اسلئے کہ اگر اللہ کو میرا اصطفاء مراد نہوتا تو کوئی بچا میرا اللہ مارتا اور درمیان میرے اور کسی مسلمان کے دشمنی نڈالتا انتہیٰ ٭

دیگر ایک انعام خداوندی مجھپر یہ ہے کہ مین بچپن سے علماء عاملین کی مخالطت مین رہا اگرچہ خوف عدم قیام کا ساتھ اونکے حق واجب کے لگا رہا اور ایسے مولویون سے دور رہا جو اپنے علم پر عمل نہین کرتے ہین وقد قالوا ليس فوق منزلة العالم العامل الا منزلة النبوة سو ایسے شخص کے پاس نشست کرنا چاہیے جو عامل بالعلم ہو اور اوسکی مخالفت ... سعادت سے بچے کیونکہ سلامتی اوسی مین ہے جو نصیحت کہ وہ کرتا ہے اور ضلال ہلاک اوسکی مخالفت مین ہے ؎

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

الحمد للہ کہ یہ بندۂ عاصی بھی بچپن سے ... طالب علم ... کارہا اور ہمیشہ صحبت علما کو پسند کرتا تھا اور مجالست جہلا سے نافر ہے لکن جن علما کو طفلی مین پایا اور دیکھا تھا اب وہ سب عنقا و کیمیا ہوگئے ہین اب سوا بہائم و دواب کے کوئی جلیس صالح یا عالم باعمل میسر و موجود نظر نہین آتا دل خواہان خانہ نشینی و گوشہ گزینی ہے لکن یہ حالت بھی حاصل نہین ہوتی نفس کی شان یہ ہے کہ وہ اطلاق و سراح کو محبوب اور تحجیر کو مکروہ رکھتا ہے گو طرف سے شارع ہی کے کیون نہو اور ایسے لوگ بہت کمتر ہوتے ہین جنکا نفس تحجیر شارع کو دوست رکھے اور اوسکو اپنے ہوائی نفس پر اختیار کرے یہ زمانہ ہمارا زمانہ اطلاق کلی کا ہے جسکو دیکھو وہ آزاد ہے نہ دین سے غرض نہ اسلام سے مطلب اپنے کام سے کام ہے یہی شغل ہر شخص کو صبح و شام ہے ؎

دل برین منزل فانی چہ نہی
رخت بربند کہ اینا للمسد

فالعاقل من فتش نفسه وجاهدها حتى صار هواها هو ما تحبه ربها سبحانه وتعالى ٭

دیگر ایک منت اللہ تبارک وتعالیٰ کی مجھپر یہ ہے کہ مین اون لوگون کی جفا پر صابر ہون جنکو مین طرف خیر کے بلاتا ہون اور وہ میرا کہنا نہین مانتے سو مین اونکے ساتھ شیرین کلامی سے پیش آتا ہون اور اونکے منھ پر اور اونکی پیٹھ پیچھے ...

دوست نہین رکہتا مگر اوسکے اذن سے اور اللہ ایسے دل کا ضامن حراست ہے جسمین غیر کی جگہہ نہین ہوتی ہے محبت الٰہی کی یہ علامت ہے کہ شریعت نقیہ بیضا پر بلا تلبیس و تخلیط ہوا اور جو وعدہ اللہ کا دار آخرت مین ہے اوسمین شک نکرے صابر بلا پر راضی بقضا حافظ حال خامل الذکر ساکن ساکت صامت مطرق راس مغمض عین ہر شاغل عن اللہ سے ہو یہانتک کہ موت آ لے فانہم ذلک ترشد +

دیگر ایک سنت الٰہی مجہپر یہ ہے کہ مین اپنے یارون کو کثرت ذکر خدا پر آمادہ کرتا رہتا ہون اور رغبت توحید و محبت خدا کی دلاتا ہون کیونکہ اس سے دل شہوات ماسوی اللہ سے پاکیزہ ہوتا ہے شہوات حجاب عبد ہین معبود سے دل جب شہوات سے خالی ہوتا ہے تو اللہ کی محبت کا گہر ہنجاتا ہے ۵

شہر دلچسپ ہمارا دل ہے		عرش وہ ہے یہ تیری منزل ہے	

اور جب دلمین محبت شہوتونکی آبستی ہے تو وہ نفس و ہوی شیطان کا گہر ہو جاتا ہے حق تعالی غیور ہے وہ اس بات کو نہین چاہتا کہ بندہ مومن کے دلمین اپنے غیر کو دیکہہ سکے وقد جرب جمیع اشیاخی سائر العبادات فما وجدوا عملا اسرع فی تنظیف القلب مما سوی اللہ من التوحید فعلیکم ایہا الاخوان بکثرۃ ذکر کم لربکم لتصیروا من اہل مجالسۃ فانہ لا یصطفی احد لحضرتہ وفیہ شہوۃ من الشہوات او علۃ من العلل او بقیۃ من المجاہدات +

دیگر ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ مین فقر کے آنیسے مسرت کرتا ہون اور جب فقر جاتا ہے تو ڈرتا ہون لکن دو وجہ مختلف سے ایک یہ کہ فقر شعار انبیا و صالحین کا ہے مومن اس بنیاد پر کہ وہ سالک ہے اونکے طریقے پر خوش ہوتا ہے اور اس راہ سے کہ مین امتحان و اختبار ہو خائف و محزون ہوتا ہے شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ما ذعت من الفقر قط یہ اسلیے کہ اونکو اپنا محفوظ ہونا آفات فقر سے معلوم تہا سفیان ثوری رح فقر سے پناہ مانگتے تہے اور کہتے تہے کہ اگر مین اپنے پاس چالیس ہزار دینار جمع کرون یہانتک کہ اوسکو چھوڑکر مرجاؤن تو یہ مجکو ایک دن کے فقر سے دوست تر ہے کیونکہ لوگون کے دروازون پر کہڑے ہونے اور سوال کرنیسے تو بہتر ہے اور فرماتے تہے مین نہین جانتا کہ اگر مین مرض یا فقر مین گرفتار ہون تو مجہسے کیا واقع ہو شاید مین کافر ہو جاؤن اور نہ جانون انتہی وہذا من باب الاتہام لنفسہ والاحتیاط لہا والا فاذا لم یکن مثل سفیان الثوری یحمل البلاء فمن یحملہ وانما خاف الاکابر من البلایا والمحن لما یطرق اہلہا فیہا +

دیگر ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ مین بچپن سے کسی مسلمان کو بحکم طبع نہ دشمن رکہتا ہون نہ دوست بلکہ اوس کے حال و اعمال کو شریعت پر عرض کرتا ہون فان وجدتہا موافقۃ للکتاب والسنۃ احببتہ فی اللہ عز وجل وان وجدتہا مخالفۃ لہما ابغضتہ اللہ عز وجل فان اللہ یحب من یعمل علی الوفاق ویکرہ

النفس واہوا پر کی ہے قال تعالیٰ ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم فقلت نفسک فان اللہ
سبحانہ وتعالیٰ یعامل عبدہ بحسب ما برز منہ جزاءً وفاقاً فاعمل علی ذلک الخلق ترشد ؂
دیگر ایک سنت خداوندگار کی مجھ پر یہ ہے کہ اوسنے بچپن سے اسوقت تک دنیا کو میرا اکبر ہمّ نہین کیا مین صبح وشام
کسی امر دنیا کا اہتمام نہین کرتا ہون بلکہ رأس المال میرا آخرت ہے دنیا کو مین بمنزلہ نفع کے جانتا ہون اپنا صرف زمان
اول صبح کو امر آخرت مین کرتا ہون جیسے علم یا ذکر پھر جو وقت بچتا ہے اوسکو طلب معاش مین جبکا حکم اللہ نے
دیا ہے صرف کرتا ہون وھذا الخلق عزیز فی ابناء الدنیا بل حالھم بالعکس جعلوا دنیاھم رأس مالھم
وآخرتھم ربحھم فان فضل عن طلب دنیاھم زمان جعلوہ لآخرتھم والا فاتھم عمل الآخرۃ بالکلیۃ
وفی الحدیث ان اللہ یعطی الدنیا علی نیۃ الآخرۃ ولا یعطی الآخرۃ علی نیۃ الدنیا تشکراً مین کہتا ہون
مین ایک یتیم بیچنبالہ تہا سوا ان کے کوئی بزرگ ومربی میرا نہ تہا بچپن سے جیسا ہوش آ گیا مجکو شوق مطالعہ کتب
وعبور علوم کا دامنگیر حال رہا زمانہ طلب علم کا عسرت ومحنت مین گذرا والحمد للہ جب عاقل بالغ ہوا اور تحصیل معمولی علم
کی کر چکا واسطے اپنے اور والدہ واخوات کے طلب معاش مین نکلا مقدار قلیل پر ایک عمر کثیر تک قانع رہا رزق میرا
کفاف تہا کبھی کسی سے قرض ودام نلیا نہ کسی سے کبھی کچھ سوال واستعطاف کیا اور نہ سوای دعاء ماثور کے
کوئی دعا واسطے ازدیاد مال وحشمت کے زبان پر لایا ہان مکہ معظمہ مین التزام ملتزم کرکے یہ دعا مانگی تہی کہ الٰہی ذل
نوکری سے بچا کر رزق حلال دے اللہ نے مجکو اتنا مال دیا جو میرے حوصلہ سے کہین زیادہ تر ہے اور بے مذلت
چاکری کے خزائن رحمت سے انعام کا افاضہ فرمایا لا احصی ثناءً علیہ ھو کما اثنی علی نفسہ یہ مال کچھ تعداد مین
مآت والوف نہین ہے بلکہ آلاف الوف تک پہنچتا ہے ولِلّٰہ الحمد معہذا جو شوق علم کا اور شغل کتابت علم کا خصوصًا
اون علوم کا جو خادم کتاب وسنت ہین قبل اس آسودگی کے تہا وہی بعینہ ابتک باقی بلکہ روزافزون ہے صبح سے شام
تک یہ عمر مستعار زمانہ بلوغ سے تا حال اسی کاروبار مین گذری دنیا کا کام اگر سامنے آیا ایک بیگار سمجھکر کیا قعر
دلمین نہ لذت طعام لذیذ کی ہے نہ مزہ جامۂ نفیس کا نہ شوق سواری کا نہ گھر کا اگرچہ محض فضل خدا سے بہتر
سے بہتر یہ چیزین میسّر ہین بڑا ذوق خاطر شغل علم وطلب صحبت اہل علم واہل ذکر ہے سو پہلی بات تو میسر ہے لکن دوسری
بات مفقود اس سے زیادہ فقدان تکاسل کا عبادات مین ہے وہ اخلاص کس کام کا جسکا اثر باطن سے ظاہر مین
پیدا نہو سو اس ٹوٹی پہوٹی نماز پنجگانہ کے اور روزہ رمضان واداء زکوٰۃ وقضاء حج کے کوئی سی عبادت قلیل یا کثیر
شامت عمل سے بن نہین پڑتی معہذا یہ فرائض بہی غالبًا ممزوج ہین ساٹھ ہزار نقصان ظاہر کے پہر باطن کا کیا ذکر
ہے مین نہین جانتا کہ میرا انجام کیا ہوگا سیادت نسب موجب مضاعفت عقاب ہے اور فضیلت علم سبب ترقی عذاب
ہے وہ جاہل بہتر ہین جو دقائق امور وحقائق اشیاء کا شعور نہین رکہتے ہین سید ہے سادے مسلمان نمازگذار روزہ

بات کہتا ہوں کیونکہ عاصی زبان رکہتا ہے نہ دل بلکہ مثل حثالۃ الناس کے ہے جنکے لئے کوئی میزان نہیں ہے سو جو کوئی ایسے شخص سے طالب استقامت قول وعمل کا بغیر علاج کے ہوگا اوسکی بات کوئی نہ سنے گا بعض عارفین نے کہا ہے لوگ چار طرح پر ہین ایک وہ جو بے علاج ومسارقت کے شیئاً فشیئاً سید سے نہین ہوتے ہین اسلئے کہ اونکا دل وزبان مستقیم نہین ہے ۵

اوسی سے تو دل بتیاب ٹہیک رہتا ہے ۔۔۔ جو تجکو باندہ کے زلف سیاہ مین رکہے

دوسرے وہ جو زبان ودل رکہتا ہے جیسے وہ شخص کہ ناطق بحکمت ہے اور لوگونکو طرف اللہ عزوجل کے بلاتا ہے اور خود عمل نہین کرتا اور اللہ سے بہاگتا ہے غیر کے عیب کو قبیح بتاتا ہے اور آپ وہ کام کرتا ہے جو اوس غیر کے عیب سے بہی زیادہ اعظم تر ہے لوگون کے لئے اظہار نسک وعبادت کا کرتا ہے اور اپنے رب سے مبارز بالعظائم ہے اذا خلا به ذئب من الذیاب ولکن علیه ثیاب ایسے ہی شخص سے حضرت نے تحذیر فرمائی ہے اخوف ما اخاف علی امتی کل منافق علیم اللسان جاهل القلب اور یہ ذکر جو ہمنے کیا اکثر واعظین زمانہ مین واقع ہے ۵

واعظان کین جلوہ بر محراب ومنبر میکنند ۔۔۔ چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

چنانچہ بعض مقاریض نے بعض وعاظ سے کہا تہا قل هذا لنفسك تیسرے وہ جو دل رکہتا ہے زبان نہین رکہتا ایسا شخص مومن کامل ہے اللہ نے اوسکو غالب خلق سے مستور رکہا ہے اوسپر اپنا کنف لٹکایا ہے اوسکے عیوب نفس پر اوسکو بصیر کیا ہے وہ غوائل مخالطت مردم کو پہچانتا ہے اور اونکے شوم کلام ومنطق کو جانتا ہے یہ مرد اللہ کا ولی ہوتا ہے اللہ نے اوسکو آفات سے محفوظ رکہا اور عقل وافر عطا کی چوتہے وہ جو دل وزبان دونون رکہتا ہے یہ عبارت ہے عالم عامل سے +

دیگر ایک انعام خدا کا مجہپر یہ ہے کہ مین مقدورات رب عزوجل پر ساخط نہین ہوتا ہون اور کسی مکروہ کے نازل ہونیسے نہ اللہ پر اعتراض کرتا ہون نہ اوسکو متہم ٹہیراتا ہون کیونکہ مجکو یقیناً معلوم ہے کہ ان لکل اجل کتاب ولکل بلیة غایة ومنتهی ونفاذ لا یتقدم شئ من ذلك ولا یتاخر وان اوقات البلایا لا تنقلب عافیة واوقات البوس لا تنقلب نعما واوقات الفقر لا تنقلب غنی پہر اگر مقام رضا بالقضا سے عاجز ہوتا ہون تو صابر ہوکر انتظار فرج کرتا ہون یہانتک کہ کتاب اپنی اجل کو پہنچ جائے اور اس حالت کی ضد چہرہ دکہائے جسطرح کہ رات جاکر دن نکلتا ہے فمن طلب ظلمة العشا فی النهار او نور النهار فی اللیل فقد جهل ولم یعط ما طلب لانه طلب الشی فی غیر وقته وحینه اللہ نے صابرین کی مدح کی ہے ان اللہ مع الصابرین مراد اس معیت سے نصرت وتثبیت ہے یہ جزا ہے اوسکی کہ اونہون نے اللہ کی نصرت اپنے

بلکہ محسود ٹھیرایا ہ

ھم یحسدون وشر الناس کلھم — من عاش فی الناس یوما غیر محسود

سینے اپنے عندیہ مین کبہی کسیکو براہ ظلم نہین ستایا نہ کسی پر حسد کیا لکن ایک جماعت اخوان الشیاطین وارکان کورنمکنے کوئی دقیقہ حسد وعداوت کا اوٹہا نہین رکہا اللہ کے حفظ وصون نے مجکو ہر بلای ناگہانی سے بچایا ہ

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے — حسود را چہ کنم کوز خود برنج درست

اللہ سے امید ہے کہ وہ اونکی عداوت بیجا کو جو دین ودنیا مین وہ مجسے کرتے ہین اور ظاہر و باطن مین درپے آزار ہین سبب میری مغفرت کا کرے میرے گناہ بیحد وحساب ہین شاید یہی انواع حسد وکید اونکا میرے لئے کفارہ ہوجائے اور یہہ طوفان وبہتان وکذب واتہام وافترا اونکا مجہپر سبب میری نجات کا روز حشر ٹہیرے ایک بزرگ کو بعد موت کسینے خواب مین دیکہا تہا پوچہا اللہ نے تمسے کیا معاملہ کیا کہا مجہے بخشدیا کہا کس بات پر کہا لقول الناس فی مالیس فی ھذا واللہ اسال ان یجعل خیر عمری آخرہ

دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ اوسنے مجکو اطلاع بخشی بعض منعمین ومعذبین فی القبور پہر براہ رحمت اس امر کو مجسے محجوب رکہا اور یہہ بات اوسیکو حاصل ہوتی ہے جسکی روحانیت جسمانیت پر غالب آجاتی ہے ❊

دیگر ایک انعام خدا کا مجہپر یہ ہے کہ مجکو اللہ کے مکر سے ایک ساعت بہی رات دن مین امن نہین ہے کیونکہ اللہ تعالے نیچے تحجیر کے داخل نہین ہوتا ہے اوسکی ایک درگاہ ہے جسکا نام حضرۃ الاطلاق ہے وہان وہ جو کچہہ چاہتا ہے سو کرتا ہے جسطرح سے کہ اوسکی ایک درگاہ کا ایک نام حضرۃ التقیید ہے وہان خلف میعاد نہین ہوتا ❊

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین اپنے کسی فعل وقول کے استحسان مین متمادی نہین ہوتا بلکہ جمیع احوال مین اسلئے کہ مجہے معلوم ہے کہ میرا نفس وفا حقوق الٰہیہ اور وفا تکلیفات شرعیہ سے عاجز ہے اور اگر مقدر کرون کہ اللہ کی معونت میرے ساتہہ ہے تو بہی فوق اس مقام کے اور مقامات لاتحصی ہین شیخ جیلی فرماتے تہے نفس کے لئے دو حالتین ہوتی ہین لا ثالث لہما ایک حالت عافیت کی دوسری حالت بلا کی اگر نفس بلا مین ہوتا ہے تو غالبًا اوسکو جزع وشکوی وسخط واعتراض وتہمت وبے صبری وعدم رضا وعدم موافقت اور سوء ادب محض وشرک بالخلق والاسباب لازم ہوتا ہے اور اگر عافیت ونعمت مین ہوتا ہے تو غالبًا اوسکو اشر وبطر واتباع شہوات ولذات لازم ہوتا ہے پہر ایک شہوت کے بعد دوسری شہوت کے پیچہے لگتا ہے اور جو نعمت ماکول مشروب ملبوس مسکون منکوح مرکوب اوسکے پاس تہی اوسکو حقیر جانتا ہے اور ہر نعمت کے اندر ان نعمتون سے عیب ونقصان نکالکر اعلی تر نعمت اوس سے طلب کرتا ہے جو اوسکی قسمت مین نہین ہے حالانکہ اشد عذاب نفس پر یہی طلب ہے اوس چیز کی جو کہ قسمت مین نہین ہے حالانکہ کوئی شئے بیش از قسمت وپیش از وقت نہین مل سکتی ہے غرضکہ

بے شر و فساد کا سبب دست قانع علی المقسوم قائل شہادتین خالف رب تعالیٰ ہین اللہم غفرا و توفیقا ۵

بہ پرسش گنہم روز حشر آخر شد — تمسکات گناہان خلق پارہ کنید

لوگ بڑی سعادت یہی جانتے ہین کہ دنیا مین مال و اولاد و محل سرا و باغ و مرکب و منکح ہو سو اللہ نے یہ سب چیزین عموماً و خصوصاً بروجہ کمال مجھے بخشی ہین اسکے سوا علم اپنی کتاب اور اپنے رسول کی سنت کا بروجہ اتقان دیا ہے آلات و مواد علم سے خزانہ کتب بھر گیا ہے اب اس سے زیادہ اور کیا متصور ہے معہذا جو تقصیرات ہم سے کام مین اپنے رب کے ہوتے ہین ہرگز کسی غلام نے اپنے مالک کے ساتھ وہ کام نہ کیا ہوگا اللہ ہی اپنے رحم و کرم و عفو و غفران سے بیڑا پار کرنیوالا ہے ورنہ ہلاکت کے دلدل مین تو سر سے پاؤن تک پھنس گئے ہین ۵

الٰہی واقف خیل گناہم — نویسد تا بکے عصیان پناہم
الٰہی تا غفور اسمت شنیدم — گنہ راست شادی مرگ دیدم

دیگر ایک نعمت خدا کی مجھ پر یہ ہے کہ جب کسیکو مین کسی شخص مسلمان پر حسد کرتے دیکھتا ہون اوسکے ساتھ ملاطفت کرتا ہون اور اوسکو مثالین سناتا ہون کہ شاید وہ خفت عقل سے توبہ کرے یہ بیماری حسد کی کثرت سے غالب لوگون مین ہوگئی ہے آدمی اپنے ہمسایہ کے کھانے پینے پہننے بیاہ کرنے گھر بنانے پر یا اوسکے سارے امور پر حسد کرتا ہے کسی کو کھاتے پیتے آرام سے بیٹھے دیکھہ نہین سکتا ہے یہ بات اوس سے غائب ہے کہ یہ حسد ایمان کو ناتوان کر دیتا ہے اللہ کی مقت کو بڑھاتا ہے حاسد وجہ حسد مین تامل کرے کہ کس بات پر حسد کرتا ہے وہ حسد قسم محسود پر ہے یا قسم حاسد پر اگر قسم محسود پر ہے جو اللہ نے اوسکی قسمت اس آیۂ کریمہ مین رکھی ہے نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیاۃ الدنیا تو یہ اس حسد سے اوسپر ظالم ہوا کیونکہ وہ محسود ایک مرد ہے جو اپنے مولی کی نعمتون مین متقلب ہے اللہ نے اوسپر تفضل کیا اور بغیر اوسکے تفعل کے اوسکے لئے یہ نعمتین مقدر فرمائین اور کسی اور کا حصہ اوسمین نہ رکھا پھر وجہ حسد کی کیا ہے اور اگر یہ حسد اسلئے ہے کہ حاسد کی قسمت اللہ نے محسود کو دیدی ہے تو یہ بات کسی طرح درست و صحیح نہین ہے تیری قسمت ہرگز غیر کو نہین دیجا سکتی ہے اور نہ تیرے پاس سے منتقل ہوکر اوسکے پاس جا سکتی ہے بلکہ تو بسبب اس حسد کے غایت درجہ کا جاہل اور نہایت مرتبہ کا ظالم اپنے بھائی پر ہے انتہی مین کہتا ہون حسد منجملہ مہلکات کے ہے اسکا بیان جیسا کہ احیاء العلوم وغیرہ کتب سلوک مین ہے اور جگہہ نہین ملتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ حسد نیکیون کو ایسا کھا جاتا ہے جیسے کہ آگ لکڑیون کو کھا لیتی ہے سب سے زیادہ حسد زمرۂ اہل علم و فقر مین ہوتا ہے یعنی اون لوگون مین جو اپنے ظاہر و باطن مین مخلص نہین ہین ورنہ علما و اہل اللہ کی تو شان یہ ہوتی ہے کہ وہ اورون کو حسد سے باز رکھتے ہین چہ جائیکہ خود حاسد ہون میرا حال اس شہر مین عجیب و غریب ہوا کہ مین محسود علما بھی ٹھیرا اور محسود امرا بھی ولیکن الحمد خدا کا شکر ہے کہ اوسنے مجھکو حاسد نہ بنایا

اور سوال مین مشغول نہین ہوتا عملاً بالحدیث یقول اللہ عز وجل من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین وفی الحدیث انہ صلعم کان اذا حزبہ امر فزع الی الصلوۃ ویقول ارحنا یا بلال انتھی قرآن پاک مین ارشاد کیا ہے واستعینوا بالصبر والصلوۃ ایسے شخص کا مددگار اللہ تعالی ہوتا ہے اور اوس کی حاجت روا ہوجاتی ہے ؎

کام رہنے کا نہین جب اپنا	بندہ پرور ہے خداوند اپنا

دیگر ایک سنت الٰہی مجھپر یہ ہے کہ مین مامورات شرعیہ مین سے اہم فالاہم کو مقدم کرتا ہون بچپن سے ابتک یہی حال ہے ولہذا کبھی بے علم پر بغیر عمل کے اعتماد نکیا اور نہ قبل فرض کے کسی نفل پر مین معتمد ہوا اہل حق نے کہا ہے من اشتغل بالنوافل عن الفرائض فھو احمق ومثالہ مثال من دعا ملک الی حضرتہ فقال لہ اصبر حتی افرغ من خدمۃ غلام ملک شیخ جیلی رح نے فرمایا ہے ایک فریضہ جسکا مقدم کرنا اشتغال بالعلم والکسب پر واجب ہے ترک حرام وعدم شرک خفی باللہ ہے بندہ کبھی کسی خلق کو جلب نفع ودفع ضرر مین شریک خالق نکرے مگر بقدر نسبت تکالیف کے طرف اونکے بغیر وقوف کے ہمراہ خلق کے دوسرے ترک اعتراض ہے اقدام پر اور اجابت خلق کرنا طرف معصیت کے اور اعراض کرنا امر وطاعت خدا سے عملاً بقولہ صلعم لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ اللہ فالحمد للہ الذی ھدانا لذلک ٭

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ مین پیٹ بھر کھانا رزق حلال سے دوست نہین رکھتا ہون چہ جای رزق حرام وشبہات کے وذلک من اکبر نعم اللہ علی کیونکہ اکل حرام واکل حلال زائد مقدار حاجت پر جالب نوم ہوتے ہین اور نوم برادر مرگ ہے جمیع مصالح سے غفلت مین لاتی ہے وقد قالوا الخیر کل الخیر فی الیقظۃ والشر کل الشر فی النوم والغفلۃ ؎

جز خوردن وخواب چون نداری کارے	گوش تو ازین در از تر باستی

دیگر ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مجکو بعد پر حضرت حقتعالی سے صبر نہین ہوتا جب کبھی غفلت ہوتی ہے تو مین طرف اوسکے طیران کرتا ہون کوئی شئے مجکو اعون تر اس طیران پران دو جناح سے نہین ہے ایک ترک کرنا لذات وشہوات محرمہ ومباحہ اور جمیع راحات کا دوسرے احتمال کرنا اذی ومکارہ ورکوب عزائم وشدائد وخروج کا خلق وہوی وارادہ وتمنای دنیا وآخرت سے کیونکہ یہی چیزین اصحاب حضرت کو حضرت سے خارج کردیتی ہین نفس استعمالہا خارج الحضرۃ منعتہ الدخول ٭

دیگر ایک انعام الٰہی میرے بارہ مین یہ ہے کہ حاجت حالت راہنہ سے جو دنیا میرے پاس زیادہ ہوتی ہے تو مین اوسکو نذر کردیتا ہون اور اوسکے روک رکھنے کو مکروہ جانتا ہون مینے سالہا سال اسپر مداومت کی ہے

شان نفس کی یہ ہے کہ جب وہ بلامین ہوتا ہے تو سوای دور ہونے اوس بلا کے اور کچہہ تمنا نہین کرتا اور ہر نعیم و شہوت
ولذت کو بہول جاتا ہے اور جب عافیت و شفا مین ہوتا ہے پہر وہ اوسکو طرف رعونت و اَشَر و بَطَر و اعراض عن الطاعۃ
وانہماک فی المعاصی کے رجوع کرتا ہے اور جس بلامین گرفتار تہا اوسکو بہول جاتا ہے ؎

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ اوسنے مجکو اس سے بچایا کہ مین لوگون سے سوال کرنیکا محتاج ہون طول عمر سے ابتک
مجکو کبہی محتاج کتابت قصہ یا طلب وظیفہ وغیرہا کا نہین کیا بلکہ ہمیشہ مجکو بغیر سوال کے بقدر سد ضرورت دیا اہل حق نے
کہا ہے ماسال احد الناس الا لجہلہ باللہ وضعف ایمانہ و یقینہ وقلۃ صبرہ وما تعفف
متعفف الا لوفور علمہ باللہ وقوۃ ایمانہ و یقینہ و تزاید معرفتہ بربہ جل وعلی وکثرۃ
حیائہ منہ انتہی پہر اگر انسان کو بے سوال کیے نہ بنے تو اللہ ہی سے مانگے جسطرح حدیث مین آیا ہے واذا سالت
فاسال اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ اور فرمایا ہے من لم یسال اللہ یغضب علیہ پہر اگر اوسکا
سوال قبول نہو تو مکدر نہو بلکہ راجی رہے کیا معلوم کہ اگر سوال مجاب ہوتا تو ترک اوامر کرتا یا مناہی مین پڑتا یہ عدم استجابت
بہی ایک رحمت ہے کیونکہ خوف و رجا واسطے مومن کے دو بازو ہین جنسے ایمان پورا ہوتا ہے حالانکہ سوال عارف
کا اللہ سے نہین ہوتا مگر اوسی چیز مین جسکو وہ مامور بہ جانتا ہے سو وہ اس سوال سے قرب و ادب مین زیادہ ہوجاتا ہے
جیسے سوال زیادت علم و صلوۃ و صوم و نحو ذالک کا فافہم انتہی الحمد للہ کہ اللہ نے مجہہ ضعیف یتیم کو کبہی کبہی محتاج
سوال رزق کا کسی مخلوق سے نہین کیا اور تمام عمر ذلت سوال سے محفوظ رکہا اور ہمیشہ خود ہی متکفل میرے رزق
کا بقدر سد ضرورت کے رہا یہانتک کہ پہر مجکو اتنا رزق دیا جسکا مین ہرگز کسیطرح بہی مستحق نہ تہا وللہ المنۃ

دیگر ایک منت الٓہی مجہپر یہ ہے کہ مین دوام نعمت پر اپنے بارہ مین مطمئن نہین ہون کیونکہ مجکو کوئی استحقاق اوس
نعمت کا نہین ہے مین مشاہدہ تحویل و تغییر نعم کا اپنے غیر مین رات دن کیا کرتا ہون کوئی صاحب نعمت کبہی
تنغص عیش سے خالی نہین رہتا ہے عاجلاً یا آجلاً امراض و اوجاع و مصائب نفس و مال و ولد و اہل و اصحاب مین
ہوتے رہتے ہین یہ امور بحمدہ تعالی مجسے بہت کم جدا رہتے ہین شیخ جیلی رح نے فرمایا ہے ابتلا تین طرح پر
ہوتی ہے ایک عقوبت بمقابلہ جرم و معصیت دوسرے تکفیر و تمحیص تیسرے ارتفاع درجات و بلوغ منازل عالیات
انمین ہر ایک حال کے لئے ایک علامت ہے پہلے حال کی علامت عدم صبر ہے وقت وجود بلا کے اور کثرت
جزع و شکوی ہے طرف خلق کے دوسرے حال کی علامت صبر جمیل ہے بغیر شکوی و اظہار جزع و ضجر کے سامنے
دوستون اور ہمسایون کے اور عدم ثقل طاعات کا بدن پر تیسرے حال کی علامت وجود رضا و موافقت و طمانینت
نفس و خفت اعمال صالحہ ہے دل اور بدن پر انتہی فاعمل علی التخلق بذلک واللہ یتولی ہداک ؎

دیگر ایک انعام خدا کا مجہپر یہ ہے کہ جب مین کسی امر کا امور دنیا سے محتاج ہوتا ہون تو ذکر و نماز کی طرف فزع کرتا ہون

مینے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسکے پاس تیس ہزار دینار تھے اور وہ ایک مُولیٔ پر بخل کرتا تہا دوسرے شخص کو دیکھا کہ اوسکے پاس ایک لاکھہ دینار تھے اور سنے سامنے قاضی کے کچہہ انصاف پر حلف سخلظ کیا حالانکہ اوسکی آمدنی ہر روزہ دس انصاف تہی اور اب وہ شخص سن شیخوخت مین ہے اوسکے اولاد بہی نہین ہے یہ لوگ اگر بیٹھہ کر جو کچہہ جمع کیا ہے بقیہ عمر مین کہاتے تو اونکو کفایت کرتا بلکہ بچ رہتا اور اگر راضی بقضا وقانع بعطا رہتے اور اللہ کی طاعت مین مشغول ہوتے تو یہ قیام اونکا اسباب مین شاغل اونکے رب سے نہوتا اور اگر فرضا وہ اسباب کو ترک کردیتے تو بہی اللہ ضرور ہی اونکو دنیا بقدر کفایت کے بغیر تعب وعنا کے دیتا پہر بعد موت کے وہ جوار مولی جل وعلا مین پہنچکر امید سے زیادہ پاتے کما درج علیہ السلف الصالح جعلنا اللہ تبارک وتعالی منہم اللہم آمین ❊

دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مینے کبہی کوئی منصب مناصب دنیا سے طلب نکیا مین ہمیشہ محب زہد ہون دنیا مین بغیر اسکے کہ مینے ہاتہہ پر کسی شیخ کے سلوک کیا ہو بحمد اللہ تعالی مجکو کوئی علاقہ دارین مین ایسا نہین ہے جو اشتغال یا الرب سے باز رکہے واللہ جو کوئی مجہسے کچہہ مانگتا ہے اور وہ چیز میرے پاس ہوتی ہے تو مین اوسکو دیدیتا ہون مگر یہ کہ شرع اوس سے منع کرے عارفین نے کہا من اراد الآخرۃ فعلیہ بالزہد فی الدنیا ومن اراد اللہ فعلیہ بالزہد فی نعیم الآخرۃ فیترک الدنیا للآخرۃ ویترک الآخرۃ لربہ عزوجل ویشتغل بہ وحدہ خالصًا مخلصًا لا یطلب علی عبادتہ وخدمتہ عوضا فی الدارین ٥

محب اللہ لا یہوی خلافہ ‌ ‌ ولو اُعطی علی ذالک الخلافۃ

دل مین بندہ کے جب تک کوئی شہوت شہوات دنیا سے یا کوئی لذت لذات دنیا سے باقی ہوتی ہے تب تک وہ آخرت سے محجوب رہتا ہے اسی طرح جب تک کوئی شہوت شہوات آخرت سے اوسکے دلمین باقی ہوتی ہے تب تک وہ رب عزوجل سے محجوب ہوتا ہے انتہے الحمد للہ کہ مین بہی اپنے دلمین طمع دنیا کی بمقدار کفایت وقدر حاجت سے زیادہ نہین پاتا فقر سے فقط اسلیے گریز ہے کہ ذُلّ سوال کا خیال آتا ہے لکن اللہ نے مجکو بہت سی دنیا دی ہے جسکا کچہہ شمار نہین ہے ٥

مرا بر مسند جم می نشانند ‌ ‌ الٰہی بر سر آن کو نشینم

مین اللہ سے یہ چاہتا ہون کہ میرے دل سے ہر شہوت دنیا وآخرت کو نکالدے اور محبت جنت کی فقط اسلیے دے کہ وہان مشاہدہ حق کا نصیب ہوگا نہ اسلیے کہ وہان اکل ولبس ونکاح ہوگا کہ یہ اشیاء تو خود اوسنے بالاصالۃ اپنے بندون کے لیے پیدا کئے ہین پہر اشتغال بالحاصل مین بجز تضییع وقت کے اور کیا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ❊

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین دعوی نفس کو بابت ترک حظوظ نفسانیہ کے دنیا وآخرت مین مسلم نہین رکہتا ہون اسلیے کہ اسکے طے مین غوائل ہین کمتر لوگ اوسپر متنبہ ہوتے ہین شیخ جبلی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے

تب کہین خروج اوسکا میرے دل سے متحقق ہوا اور مین اوسکے آنیسے منقبض ہونے لگا اور فرحت و تشدید ستی پر خوشی حاصل ہوئی ہے ۵

ازحادثات درصف آن صوفیان گریز	کز بود غم خورند و زنا بود شادمان

دیگر ایک منت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ جب کوئی بلا مجھپر آتی ہے اور اجابت دعا مین توقف ہوتا ہے میرے حق مین یا میرے غیر کے تو مین طرف تفتیش نفس کے شتابی کرتا ہون کہ نفس سے کون گناہ ہوا یا کون امر ترک ہوا یا قدر سے نزاع ہوا کہ جو یہ بلا اوتری کیونکہ غالب یہی ہے کہ ابتلا بندہ کی طرف سے اللہ کے بمقابلہ جرم کے ہوتی ہے وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر پہر جبکہ وہ بلا منکشف نہین ہوتی ہے تو مین طرف تضرع واکثار اعتذار و اعتراف کے مبادرت کرتا ہون اور کہتا ہون اللھم انی اعترف بین یدیک بانی لا اعلم احدا علی وجه الارض اکثر عصیانا ولا مخالفة ولا اسوء حالا ولا اقل حیاء منی انتہے یہ تخلق بغایت نفیس ہے اسپر عمل کرنا چاہیے ۵

باب فی بیان جملة من الاخلاق

ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ جب کبھی نفس میر التقدیر الٰہی سے کسی امر مین سرکشی کرتا ہے تو فوراً مین اوسکو طرف رضا بالقضا کے پہیر لاتا ہون تاکہ اللہ مجھسے راضی ہوجائے اسلئے کہ مین بہی اللہ کے قضا و قدر پر اللہ سے راضی ہون آدمی اللہ کی رضامندی اسی طرح سمجہتا ہے کہ اسکا جی بہی اللہ سے راضی رہے جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے من رضی بقضاء اللہ وافنی فعله فی فعله واختیاره فی اختیاره تعالی حصلت له الراحة الکبری والجنة المعجلة فی الدنیا فان اهل الجنة هکذا یکونون فیها وهذا هو باب اللہ الاکبر الذی هو سبب الرضا عن العبد ومادام العبد یری نفسه تطلب غیر مرادہ ربها فالحق تعالی غیر راض عنها لکن اس خُلق کے فاعل بہت کم ہین آدمی اگر ذرا تامل کرے تو جان لے کہ فقیر تارک اکثر النعم ہوتا ہے دنیا مین بہ نسبت ملوک کے اسلئے کہ وہ قلیل پر صابر ہے اور جو کچہ اوسکے ہاتہہ مین ہے اوسکو زیادہ سمجہتا ہے اور بادشاہ کے پاس جو کچہ ہے وہ اوسکو قلیل جانتا ہے اور اس فکر مین رہتا ہے کہ کوئی اور مملکت ہاتہہ آجائے سو وہ مدام تعب و غم و ہم و قتال و حرب و ضرب مین مبتلا رہتا ہے ۵

قناعت تونگر کند مرد را	خبر کن حریص جہان گرد را

کسی نے شیخ جبلی رحمہ سے پوچھا تہا کہ بدترین خلق کون ہے کہا من اشتغل بالدنیا عن الاخرة ثم لم ینل ما طلب فهذا شر خلق اللہ واجهلهم واحمقهم واخسهم عقلا و بصیرة انتہی شعرانی رحمہ فرماتے ہین

جو کچھہ واقع ہوتا ہے وہ موجب اوسکے سرور کا ہوتا ہے اسلئے کہ اسکی اور اللہ کی مراد موافق یکدیگر ہوگئی ہے خواہ وہ سوال امور دنیا مین ہو یا امور آخرت مین اس مقام والے کی علامت یہ ہے کہ بندہ عطا و منع دونو نمین شکر گذار ہوتا ہے اپنے باطن سے اللہ پر متغیر نہین ہوتا لکن یہ دعوی بدون تحقیق کے ساتھہ اس خلق کے نکرے والیک بسوال اللہ الا امور التی لابد لک منہا وعاقبتہا حمیدۃ علی الدوام لاید خلہا مکر ولا استدراج ابداً کسوالک المغفرۃ للذنوب السالفۃ وسوالک الحفظ فی المستقبل والتوفیق لحسن المعاملۃ ثم ختام ذلک بخاتمۃ الخیر وھی ان تموت وانت حسن الظن باللہ عزوجل فان ذلک محط رحال الاولین والآخرین فعلیک بالاکثار من سوال اللہ تعالی انتھی اللہم انی سائل منک لی کل ذلک ✤

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ جب اللہ مجکو مضلات فتن سے محفوظ رکہتا ہے تو مین اوسکے شکر بجالانے مین شتابی کرتا ہون نہ عجب اوس شخص پر جو کہ اون فتن مین گرفتار ہوگیا ہے کیونکہ اترانیسے عمل حبط ہوجاتا ہے اور مقت خدا آتا ہے اسی جگہہ سے بعض فقرا اپنے اعمال صالحہ کو مخفی رکہا کرتے تہے کہ کہین نفس طرف مدح خلق کے مائل نہو جائے اور ہلاک ہوجائین اور اونکو معلوم ہہی نہو عجب یون ہوتا ہے کہ بندہ اپنے نفس کو فاعل اوس امر کا دیکہے جسپر وہ اتراتا ہے یا آپکو اللہ کا مشارک اوس کام مین جانے حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے ان الشرک لظلم عظیم اولیا کے دلونپر یہ بات مکشوف ہوئی ہے کہ عجب ظلم ہے اسلئے اونہون نے عجب کرنا ترک کردیا ہے رہتے اور لوگ سو اون پر کشف اسکا دن قیامت کے ہوگا ✤

دیگر ایک سنت آلہی مجہپر یہ ہے کہ جو اعمال مین حال بدایت امر مین کیا کرتا تہا اونپر مداومت رکہتا ہون اور جو شدائد حال کہولت مین مجہپر پہنچتے ہین اونپر مین صبر کرتا ہون کسی نے جنید رح سے کہا تہا نرا لک تد من امساک السبحۃ وقد وصلت الی مقام لاتحتاج الی من یذکرک بربک من الخلق فرمایا شئی وصلت بہ الی حضرۃ ربی لااقطعہ انتہی یعنے ہم دیکہتے ہین کہ تم ہمیشہ ہاتہہ مین تسبیح رکہتے ہو حالانکہ اب تمکو حاجت کسیکی یاد دہی کی نہین ہے کہا مین اسیکے ذریعہ سے رب تک پہنچا ہون اب اسکو چہوڑ نہین سکتا سبحان اللہ ایک وہ لوگ تہے اور ایک ہم لوگ ہین جو مصداق اس شعر کے ہین ؎

سبحہ بر دست تو ہمی گوید	دل بگردان مرا چہ گردانی

حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلعم عقد اصابع پر تسبیح کرتے تہے اور فرماتے کہ یہ دن قیامت کے ناطق ہونگے مین بحمدہ تعالی کثرت اعمال صالحہ کو دوست رکہتا ہون گو نفس قلت پر راضی ہو کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے وقل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ سو ہمسے اللہ نے کثرت اعمال کو طلب کیا ہے پس عقلمند کو معلوم کرنا چاہئے کہ گو نفس کم پر راضی ہو مگر اللہ کمتر پر راضی نہین ہوتا ہے قال تعالی واللہ یعلم وانتم لاتعلمون ومن

ولا يسمى صالحاً الا من وصل الى هذا المقام وصار بالله لا بنفسه وهو اذا الصالح هو من تولى الله
تعالى اموره ولم يبق عنده في نفسه طلب لجلب مصالح ولا دفع لمفاسد بل هو كالطفل الرضيع
مع الظئر او الميت مع الغاسل فتتولى القدرة تربيته وتجلب له مصالحه وترفع عنه مضاره من
غير ان يكون له اختيار او تدبير انتهى فهذه هي صفات الصالح التارك المحفوظ على الحقيقة
فاعمل على التخلق بذلك ؞

دیگر ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ جب دل لوگون کے مجہپر سخت ہوجاتے ہین اور اونکی زبانین میری مذمت مین کہلجاتی
ہین تو مین اپنے رب کے ساتہہ نیک گمان کرتا ہون اور کہتا ہون کہ اگر ارادہ اللہ کا میرے ساتہہ تقرب کا نہوتا تو یہ بندے
اوسکے مجہپر چہانکرتے انتہی مین کہتا ہون اللہ نے فرمایا ہے عسی ان تکرہوا شیئاً وہو خیر لکم ؞

دیگر ایک سنت اللہ تعالی کی مجہپر یہ ہے کہ جب مین بوڑہا ہوا تو مینے نفس سے بابت میل الی الشہوات کے منازعت کی اور اللہ
نے مجاہدۂ نفس پر میری اعانت فرمائی یہ اسلئے کہ وہ میرے لئے ثواب دائم و نعیم متجدد جنت مین لکہے ورنہ اکثر لوگ جو معمر ہوجاتے
ہین تو آگ اونکے نفس کی بجہہ جاتی ہے وکفی اللہ المؤمنین القتال اوسوقت ثواب مجاہدہ کا اون سے فوت ہوجاتا ہے یہ رجوع
ہے جہاد اصغر سے طرف جہاد اکبر کے کیونکہ جہاد نفس دائم مستمر ہوتا ہے وعلیہ ینزل قولہ تعالی واعبد ربک
حتی یاتیک الیقین مراد یقین سے موت ہے اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ مرتے دم تک عبادت کیے جاوین
عبادت مجاہدہ ہے اسلئے کہ بنیاد اوسکی مخالفت نفس پر ہے جی ہرگز عبادت کرنیکو نہین چاہتا ہے اگر اللہ کا لطف
نہو طفل بمکتب نمی رود و لے برندش یہی ساعات مجاہدہ کے واسطے مومن کے سبب نعیم مقیم کے ہوتے ہین
اور ساعات ترک مجاہدہ کے واسطے کافر و عاصی کے سبب تعذیب کے ٹہیرتے ہین ہر قسم پر مناسب اوسکے حال کے
نعیم یا عذاب مضاعف ہوا کرتا ہے وہذا ہو معنی حدیث الدنیا مزرعة الآخرة وکل میسر لما خلق
له فافهم ذلك واعمل على التخلق به والله يتولى هداك ؞

دیگر ایک سنت حق سبحانہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین کسی چیز کا سوال امور دنیا و آخرت سے نہین کرتا مگر ہمراہ تفویض و رد
علم کے طرف منعم حقیقی کے عملاً بعموم قولہ تعالی وعسی ان تکرہوا شیئاً وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا
شیئاً وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون ولہذا مین اس طرحپر دعا کرتا ہون اللہم اعطنی کذا وکذا ان کان
فیہ خیراً لی واصرف عنی کذا وکذا ان کان فیہ شراً لی پہر جو چیز بعد اس تفویض کے واقع ہوتی ہے اوسکا انجام
محمود ہوتا ہے عطا ہو یا منع یہ میزان بندہ پر واجب ہے جب تک کہ اوسکا ارادہ و اختیار اللہ کے ساتہہ ہے پہر جبکہ اوسکا
ارادہ و اختیار نہین رہتا اور دل واسطے محبت عز و جل کے خالی ہوجاتا ہے تو اوسکا اختیار اللہ کے اختیار مین
اور اوسکا ارادہ اللہ کے ارادہ مین مغمور ہوجاتا ہے اور وہ سوال کرنے مین فرمان بردار خدا کا ٹہیرتا ہے اب

بغیر اسکے کہ ہمراہ اون وسائط کے وقوف کرون ؎

کہ نیم بندۂ دیگر نہ خدای دگرست	از خدا خواہم وز غیر نخواہم بخدا

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ مین اپنے نفس پر وقوع نفس کا کبائر مین مستبعد نہین جانتا چہ جای صغائر گو سیرا
نفس اس زمانہ مبارک مین مقتدی تہا کیون نہو کیونکہ سید عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ کی وصیت ہے ایاك ان تستبعد
وقوعك فی اکبر الکبائر ولو توالت علیك المراقبة اناء اللیل واطراف النهار لان باب العصمة
مسدود علی غیر الانبیاء علیهم الصلوة والسلام فلا امان لنا مما دمنا فی هذه الدار وقد اغوی
ابلیس خلقا کثیرا حین ظنوا بانفسهم الخیر ووقعوا فی اکبر الفواحش وبعضهم اوقعه فی عمل الزغل
وشنقوه او نفوه انتهی علی خواص رح فرماتے تھے ابلیس کے لئے کوئی حیلہ فقرا کے واقع کرنیکا معاصی مین اس سے
بڑا نہین ہے کہ وہ اپنے انفس کے ساتھہ گمان خیر وصلاح کا کرتے ہین ابلیس اونکو اسطرح پچھاڑتا ہے کہ اونکو شعور
بھی نہین ہوتا اسلئے کہ وہ امان مین ہوکر اوس سے حذر نہین کرتے انتہی قرآن عظیم مین فرمایا ہے ولا یامن مکر اللہ
الا القوم الخاسرون سید احمد بن رفاعی نے فرمایا ہے من لم یحاسب نفسه فی کل نفس وینهها بالسوء
فلا یکتب فی دیوان الرجال انتهی سارے سلف صالح حالت خوف ہی پر رہے یہانتک کہ مر گئے بعض رجال
رسالۂ قشیری نے وصیت کی تہی کہ جب مین اس گہر سے یعنی دنیا سے دین اسلام پر نکل جاؤن اور مرون تو مشایعت
میرے جنازے کی دف ومزمار سے کرنا یعنی حلال سے جب وہ مر گئے تو اسی طرح کیا شعرانی کہتے ہین ولا اعتراض
علی مثل ذلك فان الموت علی الاسلام اعظم سرور عند العاقل من تزویج ولده او ختانه و
قد راینا العلماء والصالحین یعطوا الزامر وغیره الفلوس علی ذلك وبالجملة فکل شئ دخل
به المحزون بیت الوالی جائز وقوعه من سیدی الشیخ فلیکن علی حذر علی خواص کہتے تہے فقیر کو
صحیح نہین ہے کہ وقوع سے معاصی ظاہرہ وباطنہ مین محفوظ ہو مگر یہ کہ حضرت احسان اوسکا معرہ ہو جائے
رات دن مین کسی دم وہ وہان سے جدا نہو جیسے انبیاء وملائکہ ورنہ وہ معرض وقوع ہے جبکہ کسی وقت بھی اوس سے
باہر ہوگا معلوم ہوا کہ کوئی نفس بھی محفوظ نہین ہوتا ہے مگر جب تک کہ اللہ کی عبادت اس طرح پر کرتا ہے کہ گویا اللہ کو
دیکھہ رہا ہے یا اس امر کا معتقد ہے کہ اللہ اوسکو دیکھتا ہے اور وہ اللہ کے سامنے ہے اور جب یہ مشہد اوس سے
غائب ہوگا تو وہ حضرت سے باہر ہوکر معترض ہر بدی وبرائی کا بنیگا اور ابلیس اپنا لشکر سوار وپیادہ کا لیکر اوس پر چڑہائی
کریگا انتہی روایت مین آیا ہے کہ جب اللہ اپنے قضا وقدر کو نافذ کرنا چاہتا ہے تو عقول ذوی العقول کو سلب کر لیتا
ہے جب قضا وقدر اونمین نافذ ہو چکتی ہے تب اونکی عقلون کو پھر اونپر پھیر دیتا ہے تاکہ وہ عبرت پکڑین ف
شیخ رضی اللہ عنہ نے فتوحات مکیہ مین فرمایا ہے اسباب مانعہ واسطے عبد کے وقوع فی المعاصی سے چار ہین

ذاق ذلك علو ان الحق تبارك وتعالى اشفق عليه من نفسه وان المنازل فى الجنة لا تشيد ولا ترفع الا بالاعمال فى الدنيا لانها مزرعة الآخرة اعمال اکابر انبیاء و اولیاء کے بعد ادائے اوامر و اجتناب نواہی کے بہ صبر رضا و موافقت حال بلامین تھے غالب اعمال اونکے قلبی ہوتے تھے اونکے اصحاب مین متبع اونکے اس خلق مین کمتر ہوتے اسلئے کہ مرقات ان اعمال کی بہت عالی ہے پھر بعض اکابر نے ختم اپنے امر کا اعمال جسمانیہ پر بہ نسبت قلبیہ کے زیادہ کیا تاکہ علو مقام ہو جیسے ہمارے حضرت صلعم و خلفاء اربعہ کہ اونکے پاؤن ورم کر جاتے تاکہ خلف اونکی اقتدا کرین یہ مبالغہ تھا نصح امت مین حدیث شریف مین آیا ہے اشد الناس بلاء الانبياء ثم الامثل فالامثل ولله الحمد والمنة ٭

دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین دیکھتا ہون کہ میرے نفس کی صفات ہمراہ میرے باقی ہین یہانتک کہ مین مردون اور مجھپر استصحاب حفظ کا ارتکاب فواحش سے اور پرہیز کرنا اونسے تا حین لقاء الٰہی واجب ہے یہ آیت حق مین یوسف علیہ السلام کے آئی ہے كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصين اسکی موید ہے اور اگر حکم طبع کا غیر معصوم سے زائل ہو جائے تو وہ مثل معصوم کے ملائکہ مین جا ملے اور نظام عالم منخرم اور حکمت باطل ہو جائے اسلئے کمال ولی یہ ہے کہ حکم طبع کا اوسمین باقی رہے تاکہ وہ استیفاء حظوظ ماذون فیہا کا جو اوسکی قسمت مین ہے کر لے حضرت نے فرمایا ہے حبب الى من دنياكم الطيب والنساء وجعلت قرة عيني فى الصلوٰة اب اسکو خوب سمجھکر اس تخلق پر عامل ہونا چاہئے ٭

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ جو کوئی میرے پاس دعاوی کاذبہ کرتا ہے مجکو باطن مین اوسپر نہایت غصہ آتا ہے اور ظاہر مین اوسکے ساتھ مباسطت کرتا ہون پھر چپکے سے اوسکو اوس دروغ پر آگاہ کر دیتا ہون اگر دیکھتا ہون کہ اوسکا نفس متحمل اس اعلام کا ہوگا وهذا خلق جمع بين غيرة الله ونصح لذلك العبد وقل من يجمع بين هذين الشيئين پھر اگر مجکو اپنے ہمنشین کے معاصی باطنہ پر اطلاع ہوتی ہے تو مین اوسکو رسوا نہین کرتا بلکہ ذکر اونکا معرض وقائع سائح بن رائح مین کرتا ہون اور اوسکے کان مین کہدیتا ہون پھر اگر کوئی اوسپر وہ عیب لگاتا ہے تو اوسکی طرف سے جواب دیتا ہون اور کہتا ہون ما رأيت عليه الا خيرا وهذا الكلام الذى قيل عنه انما هو من اشاعة الحسد ة عنه اور یہ بات کچھ مقام علماء و صلحاء مین قادح نہین ہے ٭

دیگر ایک انعام خدا کا مجھپر یہ ہے کہ مین جس حاجت کا محتاج ہوتا ہون اللہ کے دروازے سے مانگتا ہون کسی اور بندہ کے در پر اوسکا طالب نہین ہوتا دروازۂ غیر کو یون دیکھتا ہون جیسے کہ ایک نہر سے پانی جاری ہے فضیلت صاحب نہر کے لئے ہے جسنے پانی جاری کیا ہے نہ نہر کے لئے لیکن شکر وسائط کا محض واسطے امتثال امر خدا کے بجالاتا ہون

فاسق کے لئے کھڑے ہوجاتے ہین اور کوئی شخص انکار کرتا ہے تو کہتے ہین الضرورات تبیح المحظورات سو تیسرا تعظیم کرنا اس جنس سے نہین ہے اسلئے کہ مین اونکی تعظیم واسطے ایفا حق کے کرتا ہون علی خواص فرماتے تھے ینبغی لنا ان نعظم الولاة ونکرمهم ادبا مع الله عز وجل الذی ولاهم رقابنا وحکمهم فینا انتهی شیخ نے آخر فتوحات مین بذیل وصایا لکہا ہے کہ فقیر کو چاہئے کہ ہر والی کی جو اوسکے پاس آئے تعظیم کرے اسلئے کہ اوسنے اپنے کبریا نفس عظمت کو خلع کرکے اور آپکو فقیر سے حقیر جانکر اوسکا قصد کیا ہے حالانکہ یہ فقیر اوسکی رعیت ہے تو فقیر پر اکرام کرنا اوس والی کا واجب ہے انتہی رہا یہ اعتراض کہ وہ والی ظالم ہے اوسکا اکرام کرنا نچاہئے سو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر وہ ظالم ہے تو ہم کیا ظالم اپنے نفس کے ارتکاب معاصی سے نہین ہین اور ہم غیر پر بدگمانی کرتے ہین یہ ظلم ہمارا اوس غیر پر ہے گو یہ سوء ظن کسی وقت مین اوقات سے کیون نہو تو اگر ایک ظالم نے دوسرے ظالم کے لئے قیام کیا تو کچھ مزیت اس شیخ کو اوس والی پر نہوئی اگر انصاف کرے خصوصاً جبکہ اوس امیر کی اس فقیر پر کوئی منت بہی ہو جیسے ہدیہ یا وظیفہ یا مساعدت کسی کام پر علی خواص رح تعظیم ولاة کی بطریقہ شرعی کرتے تھے اور کہتے تھے شارع نے جو تواضع کرنیسے واسطے اغنیاء کے منع کیا ہے یہ جب ہے کہ ہمکو اونکی دنیا مین کچھ طمع ہو یا ہم یہ بات جانلین کہ ہماری تعظیم سے اونکی طغیانی وغفلت اللہ سے بڑھیگی اور جبکہ ہم اوس چیز سے جو اونکے ہاتھ مین ہے تعفف کرین اور ایسے اسباب برتین جس سے اونکے دل ہماری طرف مائل ہون اور وہ ہمکو دوست رکھین اور ہماری سفارش حق مین مظلوم کے سنین تو اس بات مین کوئی حرج ہمپر نہین ہے والاعمال بالنیات انتہی اونکی عادت تہی کہ جب کوئی اکابر مین سے اونکی زیارت کو آتا تو اپنے گہر کے دروازے سے باہر تک اوسکی مشایعت کرتے اور کہتے حصل لنا سرور برؤیتکم الیوم اور اگر وہ کوئی ہدیہ بہیجتا تو پہیر دیتے اور کہتے یہ اوسکو بہیجو جسکو اسکی حاجت ہے اسلئے کہ مین اسکا محتاج نہین ہون پہر کہتے اذا عظم صاحب ولایة هذا ادبنا مع ولاة امورنا فی هذه الدار سیعلمنا الله تبارک و تعالی الادب مع اکابر الدار الآخرة اذا انتقلنا الیه ان شاء الله تعالی +

دیگر ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ مین کسی والی امر سے بسبب اوس کلام کے جو بعض حاسدین میری طرف سے اون کے حق مین نقل کرتے ہین نہین ڈرتا ہون مگر اوس صورت مین کہ اونکی طرف کا خوف راجع ہو طرف خوف خدا عز وجل کے جیسے یہ خوف کہ کہین اللہ اونکو مجہپر بسبب میرے گناہون کے مسلط نکردے سو یہ خوف کچھ کمال مقام مومن مین قادح نہین ہے حالانکہ موسی علیہ السلام سے خوف کرنا اونکا خلق سے واقع ہوا ہے سو اس خوف کا حمل کرنا اس حال پر جزا واجب ہے اسلئے کہ اکابر کو شہود امور کا نہین ہوتا ہے مگر طرف سے اللہ کے اصالۃً اور اگر خلق کی طرف سے ہوتا ہے تو وہ بحکم شریعت ہے اور نیز ہر مومن مین ایک جزء خوف کا طرف سے خلق کے ہوا کرتا ہے اور مومن پر واجب ہے کہ ضرر کو اپنی جان سے روکے قال تعالی ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة اور وجہ میرے نہ ڈرنے کی ظالمون سے یہی ہے کہ

اونکے لئے کوئی پانچوان سبب نہین ہے ایک یہ کہ وہ معصیت تقدیر مین اس بندے کے نہین ہے دوسرے دوام
حیا کا اللہ تعالی سے اس امر کے کشف وشہود پر کہ اللہ تبارک وتعالی اوسکو دیکھہ رہا ہے تیسرے دوام خوف مواخذہ
آلہی کا بصورت عصیان وایمان کا صحیح ہونا اس امر پر کہ ان پہ پکڑ دہکڑ ضرور ہوگی چوتھے رجا اللہ کی مغفرت وثواب کا
بصورت ترک گناہ کے سو جب تک یہ شہود رہیگا تب تک گناہ نہوگا انتہے وھو کلام نفیس ما اظنہ طرق سمعا
یا اخی ابداً بندہ سے معصیت بعد تاویل یا تزئین کے ہوا کرتی ہے اگر یہ بات اوسکو متحقق رہی کہ اللہ اوس سے
مواخذہ کریگا تو کبھی وہ اللہ کی معصیت نکرے مین کہتا ہون کبائر باطن ستاٹھ ہین اور کبائر ظاہر چار سو ایک
کتاب زواجر اور اوسکے تراجم اردو مین بیان اونکا لکھا گیا ہے مسلمان کو واجب ہے کہ اونکا علم حاصل کرے
اور اپنے نفس کو اوس میزان مین تولے جن کبائر کو اوسنے آجتک نہین کیا ہے یا کیا ہے اور اوسنے توبہ نصوح کرلی
اوسپر اللہ کا شکر دل سے بجالائے اور جن کبائر مین آپکو مبتلا پائے یا نفس سے میل خاطر طرف اونکے احساس کرے
اوسنے بچنے اور توبہ کرنیکے لئے مجاہدہ اختیار کرے اگر نیت صحیح ہوگی تو اللہ تعالی مدد کریگا بڑا اثر حفظ مین معاصی
خوف مقام کا روبروی رب علام کے ہے واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة
هي المأوى ایک جنت کیسی بلکہ خائف کے لئے وعدہ دو جنتون کا ہے ولمن خاف مقام ربه جنتان پہر شہود
حق ہے یہ مستلزم ہے حیا کو حیا مانع ہوتی ہے گناہ سے وفقنی علی ذالک ؀

دیگر ایک انعام آلہی مجھپر یہ ہے کہ مین ہمیشہ شدائد مین سوے اللہ وحدہ پر اعتماد کرتا ہون بلا شرکت غیر جیسے یا
آشنا یا مرید معتقد وغیرہم وھذا من اکبر نعم اللہ علی میرا حال درمیان حاسدین کے ایسا ہے جیسے کوئی پہلوان
کٹہ اوپن پہنکر ایک اونچی رسی پر چڑہتا ہے اور لوگ تاک مین ہین کہ ذرا پاؤن پہسلا تو زمین پر آگر یگا شیخ محی الدین
نے فرمایا ہے حكم العارف اذا تناول الشهوة مع الغفلة عن ربه جل وعلى حكم القمر اذا
کسف لوگ اس دار دنیا مین اوسپر حسد کرتے ہین جو نزدیک حکام کے جاہ وآبرو رکہتا ہے یا بہت سے لوگ معتقد
اوسکی صلاح کے ہوتے ہین اور چاہتے ہین کہ اوسکو لغزش ہوجائے یہ اسلئے کہ اونکی نظر ظاہر دنیا پر ہے وہ
اگر انصاف کرتے اور امور آخرت پر نظر ڈالتے تو حسد اونکا مجھپر بابت مجالست رب عز وجل ومجالست رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتا ولو لحظة فی النهار کیونکہ یہ امر لائق تر ہے ساتھہ حسد کے اس وجہ سے کہ
کوئی نعمت دارین مین اس سے اعظم تر نہین ہے اللهم حققنا بهذا الخلق ؀

دیگر ایک انعام خدا کا مجھپر یہ ہے کہ مین والیان زمانہ کی ظاہراً وباطناً تعظیم کرتا ہون قاضی ہو یا والی یا محتسب
یا کاشف یا شیخ عرب کیونکہ اللہ نے انکی قدر کو درمیان لوگون کے پھیر بلند کیا ہے اور ادب کرنا ساتھہ اونکے شعار
وعرفا نجسب اونکے استقامت واعوجاج کے مطلوب ہے اس خلق کے فاعل بہت کم لوگ ہین بعض لوگ کسی

ہین مین اونکو اس بات پر آمادہ کرتا ہون کہ وہ ترک امر بمعروف و نہی عن المنکر نکرین مگر اوسی صورت مین کہ عاجز ہون یا نزدیک اونکے کوئی منکر ندیکھین ابراہیم متبولی رح اپنے اصحاب سے فرماتے تہے کہ تم مین جو کوئی نصف ثانی کو قرن عاشر سے پائے وہ ازالۂ منکرات ولاۃ مین تشدید نکرے اسلئے کہ اوس زمانے مین ترادف علامات ساعت کا ہوگا جسکی خبر شارع نے دی ہے اور جو کوئی منع وقوع مین اونکی اصلا تشدید کریگا وہ گویا کہ خلف وعدۂ شارع مین ساعی ہوگا شعرانی کہتے ہین ولا یخفی ما فیہ قال وعلی ذلک یحمل حدیث الطبرانی مرفوعًا اذا رایتم شحا مطاعًا وھوًی متبعًا ودنیا موثرۃ واعجاب کل ذی رأی برأیہ فعلیکم بخویصۃ انفسکم ودعوا عنکم امر العامۃ انتھی پہر کہا ہے کہ لکن قواعد شریعت شاہد وجوب امر بمعروف و نہی عن المنکر ہین مطلقًا گو یہ امر علامات ساعت سے ہو مگر یہ کہ انسان اپنی جان پر ایسے ضرر شدید سے جسکے تحمل کی عادت نہین ہے ڈرے شیخ ابن عربی نے فرمایا ہے کہ لو کشف لولی ان فلانا یزنی بفلانۃ او یشرب الخمر مثلا وجب علیہ النھی لان نور الکشف لا یطفی نور الشریعۃ الی قولہ لان اللہ تعبدنا بازالۃ المنکرات ولو شھدنا کشفا انھا بارادتہ وخلقہ تعالی انتھی اسکے بعد شعرانی فرماتے ہین بندہ کو یہ بات نہین زیبا ہے کہ ہمراہ حدیث سابق کے وقوف کرکے یہ کہے کہ جن علامات کی شارع نے خبر دی تہی جبکہ وہ علامات پائی اور کسی شخص پر وجوب امر بمعروف و نہی عن المنکر کا باقی نہین رہا ہان ترک اسکا اوسوقت ہے کہ نفس آمر و ناہی پر خوف ضرر شدید کا ہو جیسے قتل یا نفی بلد یا اخراج وظائف معاش و نحو ذلک اور شاید مراد شارع کی خویصۂ انفس سے یہی ہوگی کہ ایسی حالت مین اندیشہ ضرر لا یطاق کا ہے اور کوئی معین میسر نہین سو یہ احتمال کچہہ بعید نہین ہے اور حدیث مین تصریح اسقاط اصل امر کے نہین ہے بلکہ حکم عدم تشدید کا ہے کیونکہ امر شارع کو اختیاراً ترک نہین کیا جاتا مگر اوسیوقت کہ منسوخ ہوا اور حضرت کے امر کا کوئی ناسخ بعد آپکے تا قیام ساعت نہین ہے یہانتک کہ عیسی علیہ السلام بہی وقت نزول کے آپ ہی کی شریعت کے ساتہہ حکم کرینگے کما ورد فتامل ذلک وحرّرہ واللہ یتولی ھداک انتھی مین یہ کہتا ہون یہ بیان جناب شعرانی علیہ الرحمۃ کا سراپا انصاف ہے لکن بحث مذکور امر و نہی ولاۃ مین ہے نہ عمومًا اور جو قید واسطے سکوت کے فرمائی ہے وہ بالیقین اس زمانے مین موجود ہے شعرانی رح سنہ ہزار ہجری مین تہے اوسوقت اونکے ملک مین ولاۃ اہل اسلام ہوتے تہے اب ولاۃ غیر مسلمین ہین اور اونکے ازالۂ منکرات و امر بمعروف مین مضرات شدیدہ مشاہد و متیقن ہین ایسی حالت نازک مین بجز اسکے چارہ نہین ہے کہ جہان تک امکان امر و نہی کا حق مین مسلمین کے خصوصًا اپنے قبائل و عشائر و اہل محلہ و اہل بلد کے ہو اوسمین کوتاہی نکرے اور جو محل اوسکا دائرۂ امکان سے باہر ہے یا امر و نہی سے اور زیادہ مفسدہ متوقع ہے وہان ہمراہ کراہت قلب و نفرت طبع کے سکوت اختیار کرے اور نفس خاص کے اصلاح و تدبیر مین رہے اور واسطے عدم ملاحظۂ منکرات کے عزلت اختیار کرے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم ❖

مین جانتا ہون کہ وہ مسلط نہین ہوتے ہین مگر اوسی شخص پر جو دوستدار دنیا کا ہے اپنے دل سے اور مین اپنے جی سے یہ
بات جانتا ہون کہ وہ محب دنیا نہین ہے میرے دل مین بحمدہ تعالی یہی محبت خدا ورسول و محبت اولیا و صلحا رکی ہے
وساکن البیت یحمیہ من کل ظالم غرضکہ جو دنیا کا محب نہین ہوتا ہے اوسپر کوئی ظالم تسلط نہین کرتا ہے
خواہ وہ دنیا سے بالکل خالی دست ہو یا اوسکے پاس مال ہو لکن اوسکے ہاتہہ مین ہو اوسکے دل مین جب ایسے شخص
کو کوئی ظالم ستانا چاہتا ہے تو اللہ اوسکو قدرت اوسکے ستانے پر نہین دیتا اسی جگہہ سے علماء عاملین ازالۂ
منکرات ولاۃ پر پیشقدمی کرتے تہے اسلئے کہ وہ علماء دنیا مین بڑے زاہد تہے اگر اونکو محبت دنیا کی ہوتی اور
طالب مناصب ہوتے تو کوئی اونمین کسی والی کی مخاصمت پر قادر نہوتا اور نہ قدرت آلہیہ اونکی مساعدت
اس امر پر کرتی سخاوی نے مناقب امام نووی شارح مسلم مین لکہا ہے کہ نائب شام نے چاہا تہا کہ کتابخانۂ
جامع اموی بلاد عجم کو بہیجدے نووی رح نے اس امر پر اوسکو سخت و درشت کہا نائب شام نے چاہا کہ اونکو پکڑ کر
سزا دے اوسکا فرش پوست سباع کا تہا نووی نے اوسکی طرف اشارہ کیا اللہ کی قدرت سے ایک درندہ کہڑا ہو گیا
اور نائب کے پکڑنے کو دانت نکالے وہ مع اپنی جماعت کے بہاگ کہڑا ہوا پہر شیخ سے مصالحت کی اور قدم چومے
اسیطرح نائب شام نے ایک وکالت خانہ بنایا تہا اور اوسکی دیوار طریق مسلمین مین تہی شیخ تقی الدین حصنی نے
اوسکو ڈہا دیا نائب شام نے آدمی بہیجے کہ جاکر اونکو قتل کرو قاتل جب پاس اونکے آیا دیکہا کہ ایک بڑا درندہ برابر
فیل کے پاس دوش شیخ کے بیٹہا ہے ڈر کر واپس گیا نائب شام کو قدرت نہوئی کہ وہ کچہہ اونکا کر سکتا فہکذا
کان العلماء العاملون وکان الشیخ ابراھیم المتبولی رح یقول کل من لا یقدر رہ اللہ علی حمایۃ
نفسہ من الولاۃ فلیس لہ ان یتعرض لازالۃ منکر ثم خوفا ان یقتلوہ او ینفوہ انتھی مین کہتا
ہون غازان شاہ جسکی تلوار بات سے پہلے چلتی تہی جب گذر اوسکا دمشق پر ہوا اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح سے
اوسنے اپنی مجلس مین دعا چاہی تو ہاتہہ اوٹہا کر یہہ دعا کی کہ اے اللہ اگر یہہ تیرا غلام غازان واسطے اعلاء کلمۃ اللہ
کے قتال و جدال کرتا ہے تو تو اسکی مدد کر اور اگر واسطے سلطنت و ملک گیری کی چڑہائی کرتا ہے تو تو اس ظالم
کو ہمارے سر پر سے اوٹہا لے غازان شاہ سے سوا آمین آمین کہنے کے کچہہ نہ بنا سارے علماء حاضرین
مجلس خوف سے ڈر گئے اور تعجب کیا کہ یہہ کس طرح اوسکے ہاتہہ سے قتل نہو لگے اوسنے ایک رسالہ اردلی خاص کا
ہمراہ اونکے کیا کہ حضرت شیخ کو اونکے گہر تک بحفظ و امان پہنچا آوے ع ہیبت حق است این از خلق نیست ؞ من
کان للہ کان اللہ لہ وللہ در القائل کن للہ والا فلا تکن اللھم حققنا بالدین واحفظنا من
شر الانس والجن الشیاطین اللھم آمین ؞
و دیگر ایک سنت اللہ تعالی کی مجہپر یہہ ہے کہ جو علماء نزدیک امرا کے جاتے ہین اور اونکو نصیحت و امر و نہی نہین

کہا کہ اس کلام کی ترکیب مین کچھ فصاحت نہین ہے بلکہ رکیک ہے پھر مینے دیکہا کہ حافظ منذری نے ترغیب ترہیب مین کہا ہے فی اسنادہ من لا یوثق بہ کچھہ نہ پوچھو کہ مجکو کسقدر خوشی اوسوقت حاصل ہوئی لما وافقنی الحفاظ علی ما ظننت من طریقہم الظاہرۃ انتہی مین کہتا ہون اسطرحکی موافقت بعض احادیث مین مجکو بہی ساتہہ اہل حدیث کے واقع ہوئی ہے وللہ الحمد والمنۃ +

دیگر ایک انعام آلہی مجہپر یہ ہے کہ مین اکل صدقات خاصہ کو مکروہ رکہتا ہون مگر کسی ضرورت شرعیہ سے کہ اوسمین کوئی سنت ظاہر ہووے بخلاف عامہ جیسے موقوفات فقرا و مساکین کہ اونکا اکل مکروہ نہین رکہتا مگر بشرط حاجت ہان جو روٹی خانقاہ صوفیہ پر موقوف ہوتی ہے اوسکو نہین کہاتا اسلئے کہ شروط صوفیہ غالبًا مجتمع نہین ہوتے رہی دراہم زکاۃ مفروضہ سو مجکو یاد نہین آتا کہ مینے کبہی کہائی ہون یا پہنے ہون کیونکہ مین اولاد محمد بن حنفیہ مین ہون اور شریف ہون مجہپر صدقات حرام ہین اور اس تقدیر پر کہ مین شریف نہون تب بہی مجکو اوساخ ناس سے تعفف ہے انتہی محرر سطور نے بہی اپنی یاد مین کبہی مال صدقہ یا زکوۃ کا کسی سے نہین لیا اسلئے کہ اولاد حسین بن علی مین ہون یہ ذکر زمانہ فقر و حاجت کا ہے اور اب تو خدا نے مجکو اتنا دیا ہے جسکی زکوۃ سال تمام مین آلاف الوف تک دیتا ہون ولللہ الحمد والمنۃ +

دیگر ایک انعام آلہی مجہپر یہ ہے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو درمیان اپنے اور حق سبحانہ و تعالی کے ہر حاجت مطلوب مین ایک وسیلہ ٹہیرایا ہے اسلئے کہ حضرت صلعم بارگاہ آلہی کے ایک کبیر ہین ہمارا سوال کرنا رب جل و علا سے بلا واسطہ آنحضرت صلعم بے ادبی ہے شیخ جیلی نے فرمایا ہے ایاك ان تحذف واسطۃ رسول اللہ صلعم وتکلم اللہ تعالی بلا واسطۃ فانك تکون اذ ذاك مبتدعا لا متبعا والکامل لا یطأ مکانا لا یری فیہ قدم الاتباع لنبیہ صلعم ابدا انتہی مین کہتا ہون یہ واسطہ یون ہوتا ہے کہ جو سوال و دعا کرے اوسکے اول و آخر درود پڑہ لے یا یون کہے اللہم انی اسألك بجاہ نبیك صلعم فافہم ذلك واعمل علی التخلق بہ واللہ یتولی ہداك +

دیگر ایک سنت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین نوم کو حدث اکبر یا اصغر پر جو ظاہر بدن پر ہو یا باطن جسد مین جیسے کینہ یا مکر یا فریب یا غل یا حسد یا نقص کسی مسلمان بگیر طریق شرعی سخت مکروہ رکہتا ہون یہ سبب مراعات ادب ہے اوس درگاہ کی جسکے پاس روح بعد خواب کے جاتی ہے کیونکہ جب ارواح جسم سے طرف آسمان کے مرتفع ہوتی ہین تو اونکو اذن سجدہ کا سامنے اللہ تعالے کے نہین ہوتا ہے مگر اوسی وقت کہ طہارت ظاہر و باطن پر خواب مین گئی ہون اگر طاہر نہین ہوتی ہین تو سجدہ کرنیسے روک دیجاتی ہین اور بارگاہ آلہی مین گہسنے نہین پاتین خارج بارگاہ کہڑی رہتی ہین سجدہ کرنے پر قدرت نہین پاتین اور اگر خارج حضرت سجدہ بہی کرتی ہین تو نماز اونکی عالم ارواح مین باطل

دیگر ایک نعمت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین رفع صوت بالذکر کو محبۃً فی اللہ عزوجل دوست رکہتا ہون واسطے تنبیہ غافلان
کے نہ اور کسی علت کے لئے فلعل احداً من المارین یسمع صوتنا فیذکر اللہ تعالیٰ ولو مرۃ واحدۃ
محبۃً منہ تعالیٰ ومحبۃً فی حصول الخیر للمارین الغافلین فانا احب اذا قلت لا الہ الا اللہ ان
یسمع بہا اہل المشرق والمغرب من انس وجن ومسلمین وکفار وقد بلغ الکتمان حدہ
لکونی الآن فی معترک المنایا وما بقیت نفسی بحمد اللہ تبارک وتعالیٰ تطلب مقاماً عند الخلق
ولا شیئاً سوی اللہ انتہی اللہم حققنا بذلک ٭

دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین شرفاء کی بہت تعظیم کرتا ہون گو لوگ اونکے نسب مین طعن کرین اور مین
اس تعظیم کو سمجھا اونکے حقوق کے اپنے اوپر جانتا ہون اسی طرح اولاد علماء و اولیاء کا اکرام و اجلال کرتا ہون
اگرچہ وہ غیر قدم استقامت پر بطریقۂ شرعی کیون نہون وہذا خلق غریب فی ہذا الزمان قل من یعمل
بہ من الناس منجملہ ادب کے ہمراہ شرفا کے ایک یہ ہے کہ ہم کسی فرش یا مرتبہ یا صُفّہ پر نہ بیٹھین اور شریف کی نشست
برخلاف اوسکے ہو اور ہم کسی عورت کو جسکو اونہون نے طلاق دی ہے یا بیوہ ہوگئی ہے نکاح مین نہ لائین اور کسی
شریفہ سے بیاہ نکرین جبتک کہ اپنے نفس سے قدرت قیام کی اوس کے حق واجب پر معلوم نکرلین اور مطابق
اوسکی رضا کے کام کرین اور اوسپر کسی اور عورت یا کنیز کو نلائین اور اوسکو طعام ولباس کی تکلیف و تنگی ندین اور جس
خواہش مباح کی وہ سائل ہو اوسکو اوس سے منع نکرین اور جب وہ کہڑی ہو تو اوسکی جوتی سیدہی کرکے رکہدین اور
جب وہ ہمارے پاس آئے تو ہم اوسکی تعظیم کے لئے کہڑے ہوجائین اسلئے کہ وہ ایک پارۂ گوشت رسول خدا صلعم
ہے اسی طرح اگر کوئی شریف ہم سے کچھ مانگے تو ہم اوسکو منع نکرین اگرچہ ہمارے پاس ایک ہی دن کا قوت ہو یا
عمامہ یا جوخۂ نفیسہ اسلئے کہ یہ دینا جانب رسول اللہ صلعم مین برابر ایک ذرۂ خاک کے ہے ہمنے حقوق شرفاء کا ایضاح کتاب
البحر المورود مین کیا ہے وانا لا نفتح مجلس ذکر فیہ شریف فافہم ذلک واعمل علی التخلق بہ انتہی
مراد شرفاء سے اسجگہ سادات بنی فاطمہ علیہا السلام ہین ٭

دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین آواز شریف کو پہچانتا ہون اور غیر کی آواز سے اوسکو تمیز کرلیتا ہون اگرچہ
پس پردہ سے کیون نسنون اسیطرح کلام مدرج کو حدیث نبوی سے امتیاز کرلیتا ہون اور مساطیر زور کی معرفت
اور تمیز اونکا غیر سے کرلیتا ہون فاری الحرف میتاً لا روح فیہ عکس الحرف الذی وضع بحق
اسی طرح شہادت زور کو نطق بالکلمہ سے پہچان لیتا ہون پھر مینے اپنے دل سے توجہ طرف اللہ کے کی اللہ نے سنہ ۹۵۰
مین مجھسے ان سب معارف کو اد با مع الشریعۃ محجوب کردیا مین بجا تہا خطیب نے یہ حدیث روایت کی اللیل والنہار مطیتان
فاحسنوا السیر علیہما واعلموا ان احدا لا یموت حتی یری حسن عملہ وسوء عملہ مینے اپنے جی مین

ثنا کرتا ہون اسلئے کہ مین جانتا ہون کہ اللہ کی تقدیرات اوسکے عباد پر عین حکمت ہین والہذا کسی شئے پر افعال خدا سے کبہی سخط ہونا جائز نہین ہے اور جو شخص ساخط ہو وہ جاہل ہے اگر بندہ کو کشف اون واردات آلہیہ کا ہو جو اوسکو برے لگتے ہین اور جو کچہہ اللہ نے اوسکے لئے صبر کرنے پر اون واردات کے مہیا کر رکھا ہے تو بندہ سوال اونکے وقوع کا کرے جو کچہہ وجود مین واقع ہوتا ہے سب بارادۂ آلہیہ وسبق علم کے ہوتا ہے اوسکا متغیر ہونا صحیح نہین یہ جو حدیث مین آیا ہے کہ اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل سو معلوم ہے کہ انبیاء واولیاء محبین خدا ہوتے ہین اور اللہ اپنے محبوبین کے ساتہہ نہین کرتا مگر وہی کام جس سے وہ مقرب خدا ہون جو شئے حضرت حق سے وارد ہوتی ہے اسمین متعرف متعطف ہوتا ہے تاکہ اپنے دربار کے لوگون کو مقدار وصل وہجر اور مقدار نعمت وبلا کا پہچنوائے پس جو کوئی دار کو بعین استبصار تامل کرتا ہے وہ اوسکو وایا پاتا ہے یہ حکم اون بلایا مین ہے جو جسد ومال وولد ونحوہم مین ہوتے ہین رہے بلایا دین مین سو یہ اللہ کے غضب کو بندہ پر بتاتے ہین فافہم وایاک والغلط وقد قلت فی ہذا المعنی ؎

یا رب لا احصی علیک ثناءا ۔ فی کل امر سرنی او ساءا
انت الحکیم وعلی فعلک حکمۃ ۔ قد عمت السراء والضراءا
بکلیہما متعرف متعطف ۔ فالداء اذن قد اشبہ الادواءا

دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین کسی بیماری کی دوا نہین کرتا ہون مگر جبکہ وہ اتنی سخت ہو جائے کہ مجکو التفات وکمال اقبال سے اللہ پر مشغول کر دے سو جب تک کہ مجکو حضور نسبی پر اپنی عبادات مین قدرت باقی رہتی ہے تب مین دوا نہین کرتا پہر اگر دوا کرتا ہون تو رعایت حق غیر کرتا ہون تاکہ اپنی حظ نفس سے باہر ہو جاؤن وہ حظ محبت عافیت بالطبع ہے نہ یہ کہ حق تعالی مالک میرے جسم کا ہے اسلئے کہ عادت میری یون ہے کہ مین اسلئے دوا کرتا ہون کہ میری ذات کنیز الہی ہے نہ اسلئے کہ میرا نفس ہے اگر یہ ذات مملوک خدا نہوتی تو ہرگز دوا اوسکی نکیجاتی ففرق بین من یتداوی قیاما بواجب حق ربہ عز وجل وبین من یتداوی قیاما بواجب حق نفسہ وما یعقلہا الا العالمون انتہی مین کہتا ہون نظر بادلہ صحیحہ سنت مطہرہ یہ بات ثابت ہے کہ تداوی جائز ہے اور ترک تداوی افضل واللہ اعلم ❊

دیگر ایک انعام خدا کا مجہپر یہ ہے کہ جب میرا بدن یا کپڑا ناپاک ہوتا ہے کسی بیماری وغیرہ سے تو مین مناجات وخطاب حق جل وعلا کو سخت مکروہ رکہتا ہون واسطے حضرت مناجات حق کے فمن خاطب اللہ فی حال تقذر بدنہ وثیابہ فہو خارج عن ادب الاکابر بلکہ ایسی حالت مین اخوان سے کہتا ہون کہ کچہہ امور دنیا کا ذکر کرو اور مجکو مراقبۂ حق سے اس حالت قذرہ مین باز رکہو تاکہ مین یہ خیال نکرون کہ مین اسدم سامنے اپنے رب کے ہون تعظیما

ہوتی ہے اور مشاکل مقام صاحب خود گنہگار ہوتے ہین علی خواص فرماتے تھے کہ خبردار جو تو حدث ظاہر یا باطن پر بحبت و شہوات
دنیا سے سویا کیا لگتا ہے کہ اللہ تعالی اوس رات تیری روح کو پکڑ لے اور تو اللہ سے ملے اور وہ تجھپر غضبناک ہو مطابق
اوس گناہ کے جسپر تو سویا ہے وقد قال تعالی افامن الذین مکروا السیئات ان یخسف اللہ بہم
الارض الآیۃ اس امر کے لئے کمتر لوگ متنبہ ہوتے ہین یہانتک کہ اوس سے توبہ کرین بلکہ اکثر لوگ محبت دنیا کو گناہ
ہی نہین جانتے یہ قول مسیح علیہ السلام کو بھول گئے ہین حب الدنیا راس کل خطیئۃ سو محب دنیا سے
ایک خطا بھی خارج نہین ہوتی انتہے اسیطرح انسان کو مراعات توبہ کے سارے ذنوب و شہوات سے بھی چاہئے
جبکہ خواب سے جاگے کیا معلوم کہین ناگہان مر جائے اور ملک الموت مہلت نہ دے کہ توبہ کر سکے مالک بن دینار اپنے
اصحاب کو جمع کرکے فرماتے تھے تعالوا نستغفر من الذنب الذی لا یہتدی احد للتوبۃ منہ وھو
محبۃ الدنیا انتہے فواظب یا اخی علی التوبۃ من ذلک و واظب علی النوم علی طھارۃ الظاھر والباطن
کما ذکرنا لک ولا تترخص تندم فی الآخرۃ حاصل یہ ہے کہ متصل خواب کے باوضو ہو کر اوراد و ادعیہ ماثورہ و اذکار مسنونہ
پڑھکر اور سارے گناہوں سے تائب ہو کر سوئے اور جب بیدار ہو تب بھی اس تخلق کی مراعات کرے +

دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین سونا ثلث آخر شب مین معاصی ظاہرہ سے بھی زیادہ تر مکروہ رکھتا ہون اسیطرح
خواب کو ہر دو شب عیدین اور شب جمعہ اور شب نصف شعبان اور شبہای قدر و نحو ذلک مین مکروہ جانتا ہون مگر
بطور غلبہ نہ بطور اختیار اور کبھی بیٹھے بیٹھے سو جاتا ہون بسبب حرص کے بیداری پر سو یہ سونا راس المال فقیر کو ناقص
نہین کرتا بخلاف نوم اختیاری سو اکب آلہیہ کا نصب اول نصف ثانی مین اور کبھی اول ثلث سے ہوتا ہے اسکو ارباب
قلوب پہچانتے ہین مگر شب جمعہ کہ اس شب مین نصب اونکا غروب شمس سے تا خروج امام نماز صبح سے ہوا کرتا ہے
کما ورد فی حدیث رواہ الامام سنید فی تفسیرہ اسلئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس شب مین غروب سے
تا نماز فجر مسئلت رب سے غافل نہو اسلئے کہ بادشاہ کے پاس ہر وقت جرأت سوال کی نہین ہوتی ہے جب بندون کے
دل سے حجاب اوٹھہ جاتے ہین اور اونسے یہ بات کہی جاتی ہے ھل من سائل ھل من مبتلی ھل من
مستغفر و نحو ذلک تب اونکو اذن سوال کرنیکا ہوتا ہے اسوقت جو اللہ اونکو اذن دیتا ہے تو اسی لئے کہ
اونکی دعا قبول کرنا چاہتا ہی کما صرح بہ فی الحدیث سو اسوقت مین دعا سے وہی شخص محروم رہتا ہے جو غافل ہے احمد بن
سفاعی رح نے فرمایا ہی ما من لیلۃ الا وینزل فیھا نثار من السماء فیفرق علی المستیقظین ویحرم النائمون +

باب ۴ بیان مین دوسری قسم اخلاق کے

ایک انعام الہی مجھپر یہ ہے کہ جب مجھپر کوئی ایسی چیز نازل ہوتی ہے جو عادۃً بری لگتی ہے تو مین اللہ پر بہت سی

کلام اولیا رہے کہ اونسے بہی زبان ودل کو روکنا چاہیئے وهذا الباب قلیل من الفقرا ءمن یعرفه بل غالبهم
یسارع الی الانکار امّا لقلة العلم واما لغیر ذلك ایکبار ایک شخص جامع ازہر سے میرے پاس آیا کہ مین فلانے
عالم کا ہرگز کبہی معتقد نہونگا مینے کہا کیون کہا وہ کہتا ہے کہ مین اعلم جمیع علماء مصر بلکہ اعلم جمیع بنی آدم ہون جو روے
زمین پر اسوقت موجود ہین مینے کہا محتمل ہے کہ مراد اوسکی یہ ہو کہ انا اعلم بنزلاتی ومخالفتی او بما فی بیتی من
الامتعة او اعلمهم ببدن زوجتی ونحو ذلك کہا وہ یہ بہی کہتا ہے سبحان من شرف هذه البقاع
بمشینا فیها مینے کہا درست کہتا ہے نوع انسانی تراب سے اشرف ہے اسلئے کہ خلاصۂ وجود ہے جو چیز کم درجہ ہے
وہ اوس سے شرف حاصل کرتی ہے کہا وہ کہتا ہے انا افضل علماء مصر الآن مینے کہا محتمل ہے کہ مراد اوسکی
یہ ہو کہ انا افضل منهم عند نفسی الخبیثة وهی مخطئة فی تلك الدعوی والحال انهم افضل منی قطعا انتهی
علی خواص نے فرمایا ہے لا یسوغ الانکار شرعا الا اذا لم یقبل ذلك الامر التاویل انتهی ایک شخص نے امام ابو حنیفه
رضی اللہ عنہ پر رد کیا تھا ایک کراسہ اس باب مین لکہہ کر میرے پاس لایا مینے اوسکو طرد کیا اوسکی بات کو نہ سنا وہ
میرے پاس سے چلا گیا اپنے گہر کی سیڑہی سے گر پڑا کمر ٹوٹ گئی ابتک وہ پڑے پڑے اپنے نفس پر بول وبراز
کرتا ہے نسئال اللہ العافیة اوسنے بارہا مجکو اپنی عیادت کے لئے بلایا مین ادباً مع الامام ابی حنیفه رضی اللہ
عنه نزدیک اوسکے نگیا کہ جو اونکے حق مین بے ادب ہے مین اوسکا دوستدار نہین ہون یہ تاویل حق مین ائمۂ
ماضین کی ہے رہے احیاء سو اونکے حق مین بہی کوئی کلام کسی سے قبول نہین کرتا جب تک کہ ساتہہ اونکے اجتماع
ومفاوضہ نہو کیونکہ حساد اکثر کلام باطل یا محرف خلاف مراد قائل نقل کیا کرتے ہین تاکہ جو لوگ اپنے زمین مین مشہور
ہین اور تعصب رکہتے ہین اونپر شن غارہ کرین تاکہ نور اوس عالم یا ولی کا اوسکے شہر مین بجہہ جاوے کے ویابی اللہ الا
ان یتم نوره اس امر کی کثرت نقل بسبب قلت ورع کے درمیان اقران کے بہت ہے انتهی الحمد للہ کہ مسلک اس
خاکسار بمقدار کا بہی زمانہ طلب علم سے یہی چلا آیا ہے کہ کسی امام مجتہد یا ولی متعبد کے حق مین کوئی کلام خلاف
شیوۂ ادب کے زبان قلم یا قلم زبان سے نہین نکلتا ہے اور ہر عالم وعابد کے کلام کی تاویل محمل حسن پر حتی الامکان
کیجاتی ہے اور اگر مسائل دین مین کسی مسئلہ کو دوسرے مسئلہ پر ترجیح دیجاتی ہے تو اوسمین خیال عدم تنقیص
قائل مرجوح کا نصب العین رہتا ہے قول ماؤل پر تکفیر کرنا ایک کا دوسرے کو ایسا ہے جیسے اسلام سے خروج کرنا
عیاذاً باللہ ہان کفر تصریح پر تکفیر کا کچہہ ڈر نہین ہے اس زمانۂ آفت نشانہ مین ایک بلای عظیم مدعیان عمل بالحدیث
مین یہ بہی عام ہوگئی ہے کہ وہ بے تکلف کمال جرأت ونہایت تہور سے الفاظ گستاخانہ کا استعمال واطلاق حق مین
ائمۂ کرام مجتہدین وعلماء دین کے تحریراً وتقریراً کرتے ہین مقلدین مذاہب کی تو کچہہ بہی حقیقت نزدیک اون کے
نہین ہے وہ تو گویا معاذ اللہ نزدیک اونکے سرے ہی سے مسلمان نہین ہین حالانکہ یہ خصال شرعاً انسان کے لئے

بجنابه عز وجل لا لعلة اخری اسی جگہ سے اکابر اپنے کپڑون کو واسطے جمعہ وجماعات کے بخور کرتے تھے اور سجادات نفیسہ بیخمرہ واسطے نماز کے بچھاتے تھے تعظیمًا لحضرۃ خطاب اللہ تعالیٰ +

دیگر ایک نعمت خدا کی جو میرے پر ہے کہ جب مین فاکہہ یا شیرینی وغیرہا کھاتا ہون تو اللہ کے ساتھ حاضر رہتا ہون اسی طرح وقت نکاح ولباس کے کوئی کام اللہ سے غافل ہوکر نہین کرتا بلکہ جو کام کرتا ہون ساتھ حضور دل ونیت صالحہ کے کرتا ہون تاکہ نفس طاعت خدا مین میری موافقت کرے کیونکہ زبان حال نفس یون کہتی ہے کن معی فی بعض اغراضی والا اعرض عنك یہ خلق آجکے دن لوگون مین کمیاب ہے بلکہ ہر آدمی جب اپنی شہوت کو دیکھتا ہے تو دل اوسکا طرف اوس شہوت کے جھکتا ہے اور اپنے رب کو بھول جاتا ہے فعلم ان کل من راعی ماذکرنا من الادب والحضور فلا حجابه عن اللہ عز وجل فافهم ذلك واعمل علی التخلق به واللہ الحمد +

دیگر ایک سنت خدا کی جو میرے پر ہے کہ مین یتیم کی مراعات وکرامت بعد موت والد یتیم کے بہ نسبت اوس وقت کے کہ رعایت اوس یتیم کی بسبب اوسکے باپ کے کرتا تھا زیادہ کرتا ہون اسیطرح جس خاوند کی موجودگی مین اوسکی بی بی سے چشم پوشی کرتا تھا وقت غائب ہونے شوہر کے اوس سے زیادہ اوسکی بی بی سے غض بصر کرتا ہون خصوصًا جبکہ اوسکا شوہر مجاور مکہ یا مدینہ ہو یا سید و شریف ہو یا وہ بی بی شریفہ ہو یا اولاد اولیاء سے ہو اسلئے کہ زوج اوسکا حاضر بارگاہ خدا و درگاہ رسول صلعم ہے اور شریفہ ایک پارۂ گوشت ہے رسول خدا صلعم سے اور دختر ولی کی اپنے باپ سے ملحق ہے فمن تعرض بحرمه او حرم الاولیاء فقد تعرض لعقوبات اللہ عز وجل یہ خلق اقران واخوان زمان مین کمیاب ہے ایضاح اسکا یہ ہے کہ بندہ پر زیادت تعظیم واکرام ہر شخص کی جو کفالت محضہ حقتعالیٰ مین ہو بہ نسبت اوس شخص کے جو کفالت حق مین مخلوط بکفالت خلق عادۃً ہو واجب تر ہے *

دیگر ایک سنت اللہ پاک کی جو میرے پر ہے کہ مجکو کثرت اغنیا وامراء وغیرہم سے اپنے حق مین نفرت ہے اگر کوئی شخص مدح میری سامنے کسی امیر کی کرتا ہے اور اقران پر مجکو ترجیح دیتا ہے تو مین طرف اللہ کے توجہ کرتا ہون کہ کسی میرے دشمن کو کھڑا کردے کہ وہ میری تنقیص کرے یا یہ سوال کرتا ہون کہ اوسکے اعتقاد باطن کو میری طرف سے پھیر دے وہ کسی طرح پھر بھی میری طرف التفات نکرے وذلك فتحًا الباب الراحة لنفسی وسدًا الباب تنقیص احد من اخوانی برفعتی فوقه وهذا الخلق لم اجد له فاعلا من اقرانی فاعمل علی التخلق به واللہ یتولی هداك +

دیگر ایک انعام اللہ کا جو میرے پر ہے کہ مین کلام ائمہ مجتہدین ومشائخ صوفیہ کے لیئے کثیر التوجہ ہون اونکے کلام کو احسن وجوہ ومحامل حسنہ پر محمول کرتا ہون اسی طرح کلام کو اونکے اتباع کے اگرچہ یہ بات جان لون کہ وہ اوس مشہد تک نہین پہنچے ہین کل ذلك سدًا الباب الوقیعة فیهم وللتحقیق موضع آخر یہی قول میرا دربارۂ

تجویز کی کیا ہے اور جن لوگوں نے اجتہاد مستنسب کے ساتھہ تستر کیا وہ اسلئے کہ زمانہ دشمن اہل علم ہوتا ہے اور علماء دنیا تعصب کرتے ہین ورنہ تاج مکلل مین مینے ایک جہان علماء مجتہدین کا ذکر کیا ہے جو رتبۂ اجتہاد مطلق کو پہنچ گئے تھے اور مقلد کسی مذہب فرعی کے نہ تھے گو اونھین کیسینے اس دعوی سے سکوت کیا تھا یا کوئی اونمین مدعی اس رتبہ کا اپنے لئے ہوا تھا بلکہ ائمہ و علماء مین غالبًا بالغ مبلغ اجتہاد گزرے ہین اسمین کوئی استبعاد نہین ہے یہ تعجب وہ شخص کرتا ہے جو مدارک علم و مدارج علماء و مراتب فضل سے جاہل ہے ولہذا اکثر انکار حصول درجۂ اجتہاد کا حق مین مجتہدین متاخرین کے انھین اہل تقلید سے صادر ہوتا ہے ورنہ اہل علم کو ایسی بات کہنے سے عار آتی ہے اصحاب کتب صحاح ستہ وغیرہ ائمہ حدیث مجتہد مطلق تھے گو وہ اس امر کا دعوی نہین کرتے تھے ھضمًا لنفسہم وسدًا لباب الاحتقار فی حق السلف واللہ اعلم +

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ جب کوئی فقیر جسکا رزق اللہ نے میرے ہاتھہ پر رکھا ہے میرا کفران نعمت و انکار احسان کرتا ہے تو مین وہ برّ اوس سے منقطع نہین کرتا اور نہ اوسکی تعلیم علم و ادب سے بطریق شرعی باز رہتا ہون یہ اسلئے کہ مجھے معلوم ہے کہ جو کوئی اپنے محسن کا شکرگذار نہین ہوتا ہے تو اوس محسن کو پاس اللہ کے اجر وافر ملتا ہے اور جسکا شکر ادا کیا جاتا ہے تو وہ شکر کبھی بمقابلۂ احسان مین ہوجاتا ہے فاحسن یا اخی من کفر بنعمتک التی کنت واسطة له فیها ولو کرهت نفسك ذلك فان فیه من ریاضة النفس ما لا یخفی وقد عاتب اللہ تعالی ابا بکر الصدیق لما قطع نفقة مسطح وشفع تعالی فیه عند ابی بکر بقوله عز وجل و لیعفوا ولیصفحوا انتهی +

دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ جو اعمال خیر اللہ تعالی میرے جوارح پر ظاہر کرتا ہے مین ثواب اونکا اللہ سے طلب نہین کرتا مگر باب منت و فضل سے اسلئے کہ مین جانتا ہون کہ ساری نعمتین دنیا و آخرت کی اللہ نے ہمارے ہی لئے پیدا کی ہین اسلئے طلب کرنا اس ثواب کا بمقابلۂ طاعت مین بوجہ فاقہ و حاجت داخل ادب ہے اور طلب نکرنا اوسکا قلت ادب ہے کیونکہ اسمین بے نیازی فضل رب سے ثابت ہوتی ہے بعض کتب الٰہیہ مین آیا ہے ومن اظلم ممن عبدنی لجنة او نار لو لم اخلق جنة ولا نارا الم اکن اهلا لان اطاع انتهی علی خواص نے فرمایا ہے ہم ایسون کو سوال ثواب کا عبادت پر طلب کرنا زیبا نہین ہے بلکہ لائق یہ ہے کہ ہم سوال عفو کا اوس جنایت سے کرین جو اس عبادت مین ہمسے ہوئی ہے جیسے سوء ادب و عدم خشوع اسلئے کہ جس نماز مین خشوع نہین ہوتا ہے اوسکو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر منھہ پر نمازی کے مارتے ہین شارع نے بعد نماز کے تین بار استغفر اللہ کہنا اسی لئے مشروع فرمایا ہے کہ مصلی اپنے نقص صلوۃ و عدم خشوع و کثرت غفلت و حدیث نفس وغیر ذلک پر متنبہ ہو تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کھڑا ہونا سامنے اللہ کے ایسا ہے جیسے ایک غلام مجرم نے

موجب ہلاک کے دارین مین ہین مانا کہ تقلید مذہب عموماً و خصوصاً ایک امر غیر ثابت بدلیل و برہان ہے اور تعصب کرنا
واسطے اوسکے سراپا نقصان و خسران لکن جو شخص اللہ و رسول پر ایمان لایا ہے اور نماز و روزہ کرتا ہے اور منکر ضروریات
دین حق کا نہین ہے وہ کسی طرح استحقاق تکفیر یا تضلیل کا نہین رکہتا نہایت یہ ہے کہ بسبب جہل یا قلت علم
یا فقدان فہم کے مقلد ہوا ہے اتنی بات سے وہ دائرہ ایمان و اسلام سے خارج نہین ہوسکتا ہے اوسکے لئے امید
نجات و مغفرت کی لگی ہوئی ہے میرا طریقہ وقت حصول علوم کتاب و سنت سے واسطے اپنے اور غیر کے یہی ہے
کہ اتباع دلیل کا چاہیئے تقلید کا مین منکر و دشمن ہون لکن کسی مقلد کی غیبت و عیب جوئی کرنیکو روا نہین رکہتا خصوصاً
بے ادبی کو خدمت مین ائمہ اربعہ مجتہدین و جمیع سلف صالحین و صوفیہ متبعین کی شقاوت جانتا ہون اللہ اپنے
کسی بندہ کو حسن ظن پر مواخذہ نکریگا اور جو کوئی کسی اللہ کے ولی کا دشمن ہے خواہ وہ ولی عالم کتاب و سنت
ہو یا عارف باللہ وہ اللہ کا محارب و عدو ہے شعرانی رح نے فرمایا ہے ۹۵۷ھ مین ایک شخص نے جو اللہ کا ڈر نرکہتا
تہا مجہپر یہ تزویر کی کہ مین مدعی اجتہاد مطلق ہون مثل ائمہ اربعہ کے حالانکہ مینے طرف سے ائمہ کے جواب دیا ہے وہ
بہی صدر سے نہین بلکہ اونکی دلیل معلوم کرکے شیخ نجم الدین نے میرے حسّاد کو پچاس جواب دلئے اور کہا بتقدیر ثبوت
ذلك عنه فليس في ذلك محظور لان من شرط القاضي ان يكون مجتهدا انتہے شوکانی رح نے بہی
اپنی مؤلفات مین قاضی کے لئے مجتہد ہونا شرط کہا ہے فقط پہر جب یہ خبر شیخ ناصر الدین طبلاوی کو پہنچے کہا ان ثبت
ان فلانا ادعی ذلك فانا اول من يقلده انتہے مراد اس تقلید سے اقتدا ہے علم و عمل مین نہ تقلید عرفی نسبت
شیخ جلال الدین سیوطی کے بہی یہ بات مشہور ہوئی تہی کہ وہ مدعی اجتہاد مطلق ہین لکن اونہون نے یہ دعوی نہین
کیا تہا بلکہ دعوی اجتہاد منتسب کا کیا تہا کیونکہ مجتہد مطلق ائمہ اربعہ تہے اور یہ دعوی بعد ائمہ اربعہ کے کسی نے
نہین کیا مگر ابن جریر طبری نے سوا اوسکو لوگون نے نہ مانا رہا اجتہاد منتسب سو مزنی و قفال و امام الحرمین و ابن
دقیق العید وغیرہم اسی طرح کے مجتہد تہے فكل هولاء مجتهدون منتسبون لا مستقلون هكذا
رایت بخط السیوطی رح حالانکہ اجتہاد نزدیک اہل طریق کے مریدین کو حاصل ہوجاتا ہے چہ جای عارفین
کی ابن عربی نے کتاب الجنائز فتوحات مین لکہا ہے کہ اذا بلغ المريد مقام الاجتهاد فهل يقيد تحت
حكم استاذه او يخالفه قد قال بكل منهما جماعة والذى اراه انه يقيد تحت حكم شيخه
حتى يرقيه الى علم اليقين او عين اليقين او حق اليقين انتہے اور یہ رتبہ بالیقین فوق مرتبہ اجتہاد ہے
کیونکہ غایت اجتہاد کی فروع مین ظن ہے اسکے بعد شعرانی رح نے کچہہ بیان توفیق مسائل مختلفہ ائمہ مذاہب کا
کیا ہے حاجت اوسکے ذکر کی اسجگہہ نہین ہے مین کہتا ہون یہ دعوی کہ اجتہاد مطلق ائمہ اربعہ پر ختم ہو گیا دعوے
بے دلیل ہے تعلق اجتہاد کا مرتبہ علم سے ہے سو اکثر خلف بہ نسبت سلف کے اعلم تر گذرے ہین پہر وجہ اس

بچ سکتا ہے جو احسان خلق کو اللہ کی طرف کا احسان جانتا ہے ایسے شخص کو ظلمہ سے لینا مضر نہین ہوتا مگر جبکہ یہ جان لے کہ وہ مال حرام کا ہے انتہٰی الحمد للہ تعالیٰ کہ مجکو بہی کبہی اتفاق ایسے ہدایا کے اکل کا نہین ہوا ہے نصف عمر تک اپنے عمل دست یعنی نوکری چاکری سے کماکر کہایا اور اب اٹھارہ سال سے محض بفضل خدا ریاست سے جاگیر کثیر ملتی ہے یہ سب اللہ کا احسان ہے ہ

بشادان آنچنان روزی رساند	کہ دانا اندران حیران بماند

دیگر ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ مین اگر کوئی چیز فروخت کرتا ہون تو قیمت سے زیادہ نہین لیتا بلکہ ثمن مین کچہہ مسامحت کرتا ہون اور اگر کوئی شئے خرید کرتا ہون تو قیمت زیادہ دیتا ہون علی خواص وجلال الدین محلی رحمہما اللہ تعالیٰ کی عادت یہی تہی اور بنا اجرت معجلہ کو قبول کرتا ہون اگرچہ مستاجر دل کی خوشی سے کیون ندے غزالی رح نے کہا ہے سلف نفع مال تجارت مقدار عشر سے زیادہ نہ لیتے تہے ✤

دیگر ایک منت اللہ کی یہ ہے کہ مین جملہ شدائد واہوال کو جو میرے یا غیر کے حق مین ہوتے ہین اللہ کی رحمت سمجہتا ہون اسلئے کہ وہ مثل تاسیس وادمان کے ہین واسطے تحمل اون شدائد واہوال کے جو ہمارے سامنے دن قیامت کو آوینگے انسان کو اوسی شئے کا ہول زیادہ ہوتا ہے جو جدید وارد ہوتی ہے اور اوسکی عادت نہین ہوتی اور جسکو مزہ سختی اوٹہانیکا ہوتا ہے اوسپر اہوال قیامت آسان ہونگے ✤

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین جسکی سفارش کرتا ہون اوسکا طعام نہین کہاتا اور نہ اوسکا ہدیہ قبول کرتا ہون یہ خلق اس زمانے مین غریب ہوگیا ہے روایت عائشہ مین ایسے ہدیہ کو کبیرہ کہا ہے ✤

دیگر ایک انعام خدا کا مجہپر یہ ہے کہ مین ایسے ہدیہ کو نہین لیتا جسکی خبر صاحب ہدیہ نے قبل احضار ہدیہ کے مجہکو دی ہے اسلئے کہ نفس اوسکے لئے استشراف کرتا ہے وقد نہی النبی صلعم عن اخذ کل ما استشرفت لہ النفس وھذا خلق لم ار لہ فی عصری ھذا فاعلا شیخ ابو الحسن شاذلی رح بہی ایسے ہدیہ کو قبول نکرتے تہے اور کہتے تہے نحن لا ناکل شیئًا اعلمنا بہ قبل ان یحضر عندنا فالحمد للہ الذی جعل لنا بھذا الشیخ اسوۃ ✤

دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین کسی نقد وطعام وثوب وغیرہا کا جو میرے ہاتہہ مین ہے مستحقین سے بخل ودریغ نہین کرتا ہون صغر سن سے مجہے یہی عادت ہے قبل اسکے کہ مین ذم محبت دنیا کو پہچانون اور قبل اسکے کہ دینا کسی شئے کا براہ نفاق وریا جانون وھو خلق غریب لا یوجد الیوم الا فی افراد من المشائخ مجکو شیخ خضر نے بیتیمانہ پالا تہا پانسو دینار کی وصیت میرے لئے کر گئے مینے نہ لئے اونکی بی بی نے سو دینار مجکو دئے مینے فقرا کو تقسیم کردئے آپ نہ لئے بعض اکابر نے مجکو تین ہزار دینار دینا چاہا کہ مین اونکی دختر سے نکاح کرلون مینے قبول نہ کیا شیخ شمس الدین

حریم سیّد مین فسق کیا ہو اوسکو واسطے عقوبت کے سامنے لائین اور اوسکے دل پر ہرگز یہ خطرہ نگذرے گا کہ اوسکو خلعت دیجا
وہ تو اپنے رب سے یہی سوال عفو و ترک عقوبت کا کریگا اور جب سُنے گا کہ آقای نامدار نے مجکو عفو کیا اور عقوبت میرے ترک
کر دی اور جلانا میرا آگ مین موقوف رکہا اور میرے سر پر خُود گرم نرکہا تو پہر اوسکے برد جگر کا کیا پوچہنا ہے *

دیگر ایک انعام الٰہی مجہپر یہ ہے کہ مین تقدیر سہو و نسیان سے اپنے اوپر مکدر نہین ہوتا ہون یہانتک کہ اگر کوئی نماز بہول
چوک سے بے طہارت پڑہ لی ہے تو اللہ کا شکر کرتا ہون کہ بہلا سامنے کہڑا ہونا تو نصیب ہوا پہر اوس سہو و نسیان
دوبارہ شکر کرتا ہون کہ اوسکے سبب سے پہر دوبارہ سامنے کہڑا ہونا ہمراہ طہارت کے ہوگا یا بسبب سجدۂ سہو کے طول مناجات
ہوگا اگر مین پہلی بار متطہر ہو کر نماز پڑہ لیتا تو شاید پہر اوسی وقت بار دیگر سامنے حق سبحانہ کے کہڑا نہ ہوتا فافہم فلا
واللہ یتولی ہداك *

دیگر ایک منت اللہ تعالیٰ کی مجہپر یہ ہے کہ میرا نفس طالب مقام کا نزدیک خلق کے نہین ہے کیونکہ جو کوئی نزدیک خلق
کے مقام طلب کرتا ہے اوسکے لئے نزدیک خلق اور اللہ دونون کے مقام معدوم ہو جاتا ہے اور جو کوئی اللہ کے
پاس طالب مقام کا ہوتا ہے اوسکو نزدیک اللہ اور خلق دونون کے مقام حاصل ہوتا ہے *

دیگر ایک منت اللہ پاک کی مجہپر یہ ہے کہ مین کوئی وظیفہ روزی کا بیت المال مسلمین سے نہین لیتا ہون اور
مسموح اگرچہ وُلاۃ مجکو دینا چاہین کیونکہ مین جانتا ہون کہ مال بیت المال کا واسطے مصالح عسکر اسلام و علماء و غا[زیون]
کے ہے جو سفر بر و بحر کرتے ہین اور مین نہ قدرت سفر کی رکہتا ہون اور نہ علماء عاملین مین ہون وہٰذا ہو کان مذهب
جمہور العلماء والصالحین سلفاً و خلفاً فبہداہم اقتدہ ایک جماعت مشائخ طریق و علماء اسلام
کہا ہے کہ عطایای وُلاۃ سے احتیاط کرنا چاہیئے یہ لوگ نان و نمک پر قناعت کرتے تہے اقتداءً برسول اللہ
صلعم و عملاً بوصیتہ فی قولہ صلعم لیکن بلغۃ احدکم من الدنیا کزاد الراکب مالک بن دینار
روٹی کو ساگ سرکہ نمک سے کہاتے اور کہتے من رضی بہذا من الدنیا لم یحتج الی الناس ولا الی الوقوف
علی ابواب الوُلاۃ فضیل بن عیاض نے فرمایا ہے لان آکل الدنیا بالطبل والمزمار احب الی من ان
آکلہا بدینی انتہی *

دیگر ایک انعام خدا کا مجہپر یہ ہے کہ مین اکل ہدایای ظلمہ و اعوان ظلمہ و عمال و مشائخ عرب و شیوخ بلاد سے محفوظ
رہتا ہون اس زمانہ مین ایسے لوگ بہت کم ہین جو اس سے حمایت کرین ورنہ جسکو دیکہو وہ طرف وُلاۃ کے رکون
کرتا ہے اگرچہ وہ مہلک حرث و نسل ہو حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار حکم
رکون و میل قلب پر وعدہ مس نار کا دیا ہے پہر جو آدمی اونکا طعام کہاتا ہے اوس سے کب اس حکم کی بجا آوری
ہوسکے گی حدیث مین آیا ہے جبلت القلوب علی حب من احسن الیہا اس ابتلاء سے وہی شخص

استراحت پاتا ہے اور لوگ اوس سے مستریح ہوتے ہین کیونکہ دنیا جسکے ہاتھہ مین ہوتی ہے نہ دل مین اوسکی شان یہ ہے کہ فوت
ہونیسے دنیا کے فرحناک و مسرور ہوتا ہے اس خوف سے کہ کہین وہ دنیا اوسکو اللہ عز وجل سے مشغول نکر دے
اس خلق کے لوگ ہمارے اقران مین بہت کم ہین یہی وجہ ہے کہ اونکے آپس مین شحناء بغضاء حسد بہت واقع ہوتا ہے
کیونکہ اونکے دلونمین محبت دنیا کی ساکن ہوتی ہے اگر وہ لوگ اللہ کے دوستدار ہوتے تو کبھی اوسکے دشمن کو اپنے
دل مین سکونت کرنے نہ دیتے کیونکہ اللہ غیور ہے لا یحب ان یری فی قلب عبده المؤمن محبة لسواه
الا باذنه اس مقام والے کی یہ علامت ہے کہ اوس سے کوئی شخص کچھہ نہین مانگتا لکن وہ اوسکو اوس شئے سے
نہین روکتا مگر عذر شرعی سے نہ بخل کی راہ سے کیونکہ بخل ثمرہ ہے سکون محبت مال کا دل مین فافہم بیان سے
معلوم ہوا کہ مذموم وہی محبت دنیا ہے جو بحکم طبع ہو نہ بحکم تحبب خدا کسی غرض صحیح سے کہ یہ مذموم نہین ہے بلکہ شرعاً محبوب
ہے فان اکابر الاولیاء یحبون المال حبا جما لینفقوه فی مرضاة اللہ عز وجل لا لیبخلوا به علی احد
من عباده الا لحکمة لانهم محفوظون من آفات المال انتہی ایک شخص نے ایک صوفی مالدار کو لکہا تہا کہ تمہارے
پاس مال بہت ہے مال روز قیامت کے سانپ ہوگا صحبت سانپ کی اچھی نہین ہوتی ہے اونہون نے جواب لکہا کہ صحبت مار
کسے رانیان کند کہ افسون مار نداند بعض اہل اللہ نے کہا ہے مین مال کو اسلئے محبوب رکہتا ہون کہ اللہ کے خطاب سے
لذت اوٹہاؤن اقرضوا اللہ قرضاً حسناً کیونکہ یہ خطاب ہے اہل ثروت و کثرت اموال کو نہ فقرا کو جو ایک شب کے کہانے
کے بہی مالک نہین ہین اسی پر حال ایوب علیہ السلام کا محمول ہے کہ وہ اپنے کپڑے مین سونا سمیٹنے لگے جبکہ آسمان
سے سونا برسا اللہ نے اونکو وحی کی الم اکن اغنیتک عن مثل هذا کما بلی یا رب ولکن لا غنی بی عن برکاتک
انتہی اسی طرح حضرت عباسؓ کو اتفاق ہوا کہ جب حضرت صلعم نے اونکو فرمایا کہ تم اپنے کپڑے مین سونا لے لو اونہون نے اتنا
سونا لیا جسکو اوٹہا نہ سکے فان مثل العباس انما فعل ذلک محبة فی الانفاق لا محبة فی الامساک ✤
و دیگر ایک انعام منہ الکامیہ پر یہ ہے کہ جو فعل مذموم مجھسے ہوجاتا ہے مین اوسکو طرف اپنے نفس کے منسوب کرتا ہون قبل
اسکے کہ طرف ابلیس کے منسوب کرون بادی الرأی مین اور جو برائی میرے اخوان میرے ساتھہ کرتے ہین اوسکو مین
طرف ابلیس کے اضافت کرتا ہون قبل اوسکے منسوب کرنیکے طرف اونکے بادی الرأی مین ولہذا مین اونپر غصہ کم کرتا ہون
اور اونکی ایذا دہی پر جو برابر پہاڑون کے ہوتی ہے متحمل ہوتا ہون اور مواخذہ نہین کرتا علی خواص نے فرمایا ہے
اضافة المذمومات الی النفوس والشیطان اولی من اضافتها الی الحق تعالی بحکم الخلق والتقدیر
فان ذلک تحصیل الحاصل و احکام التکلیف انما هی دائرة مع نسب المکلفین لانه الباب الذی
یواخذون منه غرضکہ وقوف کرنا ہمراہ اضافت مذمومات کے طرف اللہ تعالی کے اور مضاف نکرنا اونکا طرف خلق
کے گرنا ہے اعلی طبقات سوء ادب مین ہمراہ حق سبحانہ وتعالی کے ایسا شخص اپنے دین مین ہلاک ہوجاتا ہے اور

قاضی اسکندریہ لنے ذمیت چار ہزار دینار کی میرے لڑکے کی بیٹے وہ مال پھیر دیا نہ لیا اسلئے کہ قاضی کا مال تھا ؎

بی نیازی ہمیتے دار دکریمان واقف اند || ما ہم از دست رد خود چیز یا بخشیدہ ایم

دیگر ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ اگر مین بی بی پر دوسری بی بی یا کنیز لایا تو بی بی سے طالب صبر کا جزع ما سنوا بلکہ اوسکو معذور رکہا کیونکہ مین جانتا ہون کہ غالب نسوان کو اسکی طاقت نہین ہوتی ہے ایک بار مینے اپنی بی بی ام عبد الرحمن سے بطور مزاح کے کہا کہ مین تمہاری اس سوت کے سبب سے پہلے جنت مین جاؤنگا کیونکہ یہ تمہارا بچھونا بچھاتی ہے ابریق پانی سے بھر کر تمہارے پاس لاتی ہے اور تمہارے آنیکا میرے پاس انتظار کرتی ہے بی بی نے خدا کی قسم کہائی کہ اگر وہ جنت مین گئی اور وہان سوت کو دیکھا تو بلا توریہ جنت سے باہر ابد الآباد تک اقامت کریگی فاعلم ذلک واللہ یتولی ھداک مجکو بھی اتفاق دو نکاح کا ہوا رشک سوت کا سوت پر ایک امر جبلی ہوتا ہے پھر کسیکو زیادہ اور کسیکو کم ہمراہ صحت ایمان کے اللہ سے امید عفو کی ہے لکن یہ وہ زمانہ ہے کہ جسمین زوجۂ صالحہ کا ملنا محال ہے اگر انسان قوت ایمان کے ساتھ ایک ہی بی بی پر قانع ہو تو غنیمت ہے ورنہ دو زوجہ کے ہونے مین دوہرا عذاب اسی دنیا مین ہے آخرت کا خوف بوجہ عدم تسویۂ حقوق ازواج علیحدہ ہے وباللہ التوفیق ✤

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مجھپر غلبہ ہے حیا کا اللہ سے اور اوسکے بندون سے یہانتک کہ مین سر طیلسان ڈالکر منہہ چھپا کر نکلتا ہون تا کہ کسی کے منہہ پر نظر نہ پڑے اور نہ کوئی مجکو دیکھے اگرچہ رؤیت مومنین شفا ہے ابو بکر و عمر و عمر بن عبد العزیز و بایزید بسطامی و انس بن مالک رضی اللہ عنہم چادر کا مقنع ڈالتے تھے پھر مجکو کبھی بازار مین سوار ہوکر نکلنے سے شرم آتی ہے شیخ محمد مغربی سے بھی اسی طرح منقول ہے وللفقراء فی ذلک مشاہد صحیحۃ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب بیت الخلا مین جانا چاہتے ردا سے متقنع ہولیتے ملائکہ کرام کا تبین سے شرماتے اسمین شک نہین کہ اللہ پاک احق تر ہے ساتھہ استحیاء کے شیخ ابو العباس حریثی اگر تنہا نہاتے تو بھی تہبند باندہے رہتے جسطرح مردہ کو ثوب مہلہل مین نہلاتے ہین اور کہتے تھے فقیر مثل زن پردہ نشین کے ہے اوسکے ہاتھہ پاؤن بازو کا کہلنا سامنے اخوان کے زیبا نہین مگر ضرورت یا حاجت سے وعلی ذلک اکابر الدولۃ مع من ھو اکبر منھم فانصح یا اخی ذلک واعمل علی التخلق بھذہ الاخلاق المحمدیۃ واللہ تبارک وتعالی یتولی ھداک ✤

باب ۵ فی جملۃ اخری من الاخلاق

ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ جو چیز محاب دنیا سے میرے شکم مین مقیم ہوتی ہے مین اوسکو مکروہ رکھتا ہون مگر سہواً یا غفلۃً خواہ وہ محبوب زوجہ ہو یا ولد یا مال یا اور کچھہ اس مقام کو جو کوئی چکھتا ہے وہ مزاحمت مردم سے

پہر جب وہ پیٹہہ پہیر کر چلا فرمایا اسیپر صلے یعنی بقیۃ الصلوات حضرت پر غلبہ رحمت کا تہا اسلئے لوگون کو زبردستی
ایمان پر لاتے اللہ نے فرمایا ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلہم جمیعا افانت تکرہ الناس حتی
یکونوا مومنین وقال تعالی ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ وقال تعالی ولو شاء
لجمعہم علی الہدی اب جو لوگ داعی طرف اسلام کے بعد حضرت کے ہین وہ حضرت ہی کی سنت وسیرت پر چلتے
ہین کسی پر غلبہ رحمت کا ہوتا ہے تو وہ سعت اطلاق کو دیکہکر دعوت الی الحق کرتا ہے اور ہر طالب پر عہد لیتا ہے
اور کوئی اخذ عہد سے توقف کرتا ہے یہانتک کہ قدرت مرید کی وفای عہد پر معلوم کرے وہی طریقۃ الجنید
واتباعہ الی عصرنا ہذا شیخ یاقوت عرشی کسی سے عہد نہ لیتے تہے اور فرماتے کہ ہمارا یہ طریقہ نہین ہے اگر مین چاہون
تو سارے اہل اسکندریہ کو مرید کرلون لکن اب لوگ اخذ عہد واسطے روٹی کے لیتے ہین انتہی یہی طریقہ علی خواص
کا اور میرا ہے کہ لوگ سوال تلقین ذکر و اخذ عہد کا کرتے ہین لکن جب تک حال مرید کا مکشوف نہین ہوتا کہ وفا بعہد
کریگا تب تک ہم عہد نہین لیتے انتہی ❊

دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین تسہیل رزق عیال کے لئے جو میری قسمت مین بغیر حصول منت خلق
کی ہے کثیر التوجہ ہون طرف اللہ کے اللہ نے اپنے فضل واحسان سے خلق کو میرا مسخر کردیا ہے یہ بات جب سے
جب کہی کہ مجہے معلوم ہوگیا ہے کہ اللہ نے کوئی عمل حرفہ جیسے خیاطت تجارت ضفر خوص یعنی پیشہ سبد سازی
ونحو ذلک میری قسمت مین نہین رکہا ہے مین اکثر مستاجری زمین کی کرتا ہون اور لوگون کو کشتکاری پر مزدوری
دیتا ہون اوس سے قوت میرا اور میرے عیال کا چلتا ہے یعنی کہیتی کراکر اپنا پیٹ بہرتا ہون سارے سلف عمل حرفہ پر
آمادہ کرتے تہے سب سے زیادہ شدید اس بارہ مین سادات شاذلیہ رضی اللہ عنہم مین شیخ ابو الحسن شاذلی اپنے
اصحاب کو سبب وسعی علی المعاملہ وعلی النفس پر حث بلیغ فرماتے اور کہتے تہے من فعل ذلک واقام بفرائض
اللہ عز وجل فقد کملت مجاہدتہ ابو العباس مرسی رح اپنے اصحاب سے کہتے کہ تم کوئی سبب اختیار
کرو جیسے کپڑا سینا یا ٹوکری بنانا یا اور کچہہ سو یہ طریقہ اگرچہ عظیم ہے لکن اسمین ایک طرح کی تحجیر ہے اللہ کے خلق
پر کیونکہ اللہ نے بندہ پر اتنی ہی تحجیر رکہی ہے کہ وہ حلال کہائے کسی طریق سے بہی ہو کچہہ تخصیص کسی حرفہ
خاص کی نہین فرمائی سارے سلف وخلف اسی پر گزرے ہین اللہ نے کسی کے لئے کوئی حرفہ دنیویہ قسمت
کیا ہے اور کسیکے لئے نہین کیا ولہذا مرسی رح آخر عمر مین فرماتے تہے طریقنا المداومۃ علی الذکر وترک الغیبۃ
وسوء الظن بعباد اللہ نہی واطب علی ذلک رزقک اللہ من حیث لا یحتسب اور اکثر یون ارشاد
کرتے تہے کہ ہم کسی شخص سے یہ نہین کہتے ہین کہ اپنا سبب وحرفہ چہوڑ کر ہمارے پاس آ لگے ہم تو وہی کام
کرتے ہین جو حضرت صلعم نے کیا تہا کہ ہر انسان کو اوسکے حرفہ وغیرہا پر بدستور مقرر رکہا لکن اوس پیشہ مین حکم

اوسکو خبر بہی نہین ہوتی کیونکہ وہ اس گناہ پر نادم نہین ہوتا ہے بلکہ یون کہتا ہے هذا مقدر علي قبل ان اخلق فاشكنت انا انتهى ✦

دیگر ایک سنت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین بدگمانی کرنے مین ساتہہ کسی مسلمان کے جلدی نہین کرتا اور اگر اونکے عیوب مجکو متحقق ہوتے ہین تو مین اونکو مستور رکہتا ہون یہ اسلئے کہ ظن اکذب حدیث ہوتا ہے عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ احترسوا من الناس بسوء الظن مراد اوس سے یہ ہے کہ عاملوا الناس كمعاملة من يسيئ بهم الظن في الحذر منهم یہ کچہہ حث سوء ظن پر نہین ہے کیونکہ ہماری شرع مین حث بدگمانی پر نہین آیا ہے اور اگر وارد ہوا ہوگا تو ماول ٹہیرلگا اور اللہ آخرت مین کسی بندہ کو حسن ظن پر ساتہہ عباد کے مواخذہ نکریگا بلکہ بدگمانی پر پکڑیگا بندہ کو حسن ظن جبہی حاصل ہوتا ہے کہ باطن اوسکا رذائل سے نظیف ہو کوئی سریرت سئیہ نرکہتا ہو جسکے سبب سے دنیا و آخرت مین رسوا ہو اور جب تک بد باطن ہے تب تک اوسکو بدگمانی لازم ہے وہ دوسرے کو اپنے نفس و صفات پر قیاس کرتا ہے سو جس کسیکو حق مین مسلمانون کے احسان ظن پسند ہے اوسکو چاہئے کہ وہ اپنے باطن کو رذائل سے پاک کرے ورنہ کوئی رستہ طرف خلاص کے نہین ہے شیخ افضل الدین کہتے ہین تو اگر ایک شخص بالغ کو دیکہے کہ وہ اپنا سودا بیچتا پہرتا ہے اور لوگ نماز جمعہ کی پڑہتے ہین تو حمل اوسکا کسی عذر شرعی پر کریگا تو کسی عالم یا صالح کو دیکہے کہ وہ مال کسی ظالم کا لیتا ہے تو یہ جان کہ وہ اوس مال کو اصحاب ضرورات پر بطریق شرعی صرف کریگا اور خود اوسمین سے کچہہ نکہائیگا نقس علی ذلك ولكن بعد تنظيف الباطن وبالله التوفيق ✦

دیگر ایک انعام خدا کا مجہپر یہ ہے کہ مین مطالبہ اپنے عہد کے وفا کا نہین کرتا مین جانتا ہون کہ جس سے عہد خدا و رسول کا وفا نہوا وہ مجسے شخص کا عہد کیا وفا کریگا کیونکہ اوسکو شہود میرے نقص اور مماثلت کا اپنے ساتہہ ہے شیخ ابن عربی نے فرمایا ہے عوام سے عہد لینا اس بات کا کہ وہ کبہی گناہ نکرین کچہہ ادب نہین ہے بلکہ ادب یہ ہے کہ اس بات کا عہد اونسے لے کہ جب کبہی اونسے کوئی گناہ ہو جائے تو فی الفور وہ توبہ کرڈالین معصیت پر اصرار نکرین کیونکہ جب اللہ کے علم مین یہ بات ٹہیر چکی ہوگی کہ وہ گناہ کرینگے تو اب ایسے عہد لینے مین اونپر دو گناہ لازم آتے ہین ایک گناہ من حیث الشرع دوسرا گناہ من حیث نقض العہد اگر یہ معاہدہ اونسے نہوتا تو صرف ایک ہی معصیت اونپر رہتی انتہے وهو كلام في غاية التحقيق حضرت صلعم نے جو رجال ونساء سے ترک معاصی پر بیعت لی تہی وہ ماجرا اونکے اوائل اسلام مین تہا ہمکو یہ بات نہین پہنچی ہے کہ آپ نے اس طرحکی بیعت اونسے بعد اونکے رسوخ کے اسلام مین لی ہو مراد حضرت کی اوس بیعت سے تقبیح ذنوب کی اونکی آنکہو نمین تہی تاکہ منقاد احکام اسلام کے رہین بعد اوس شرک کے جسمین وہ پہلے گرفتار تہے دیکہو حدیث مین آیا ہے کہ حضرت وفود عرب کو مبایعت کرتے اور آواز نرم سے فرماتے فیما استطعتم ایک شخص سے فقط نماز صبح و عصر کے پڑہنے پر بیعت لی تہی

فضل و منت ذو الجلال بسر ہو جائین یہانتک کہ اب اٹھارہ سال سے بفحوای یبسط الرزق لمن یشاء کشایش بحساب
مجھپر اور میرے اہل و عیال پر طرفسے رزق و مال کے بلا منت احدی طاری و ساری و جاری ہے جو ہم سب عبید و اماء الٰہی
کے لئے کافی وافی صافی شافی ہے وعجزنا عن الشکر له سبحانه و تعالیٰ یقوم مقام الشکر ان شاء اللہ تعالیٰ
لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ۵

ولو کان لی فی کل منبت شعرة	لسان لما استوفیت واجب حمدہ

اللہم توفیقا لطاعتک وحرزا من سخطک آمین ❊

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ جو چیز مجکو سامنے اللہ کے سرنگون کرے اور میرے لئے موجب شرمساری ہو اور
اللہ کا فضل مجھپر دکھلائے مین اوس چیز سے محبت رکھتا ہون اور جو شئے موجب رفع راس و مورث عجب و کبر ہو مین
اوس سے بھاگتا ہون علی خواص رح نے فرمایا ہے لا یکمل رؤیة العبد المنة للہ تعالیٰ الا ان رای
سدا لا و لحمتہ ذنوبا فیجب ان یتمیز بالنقص المطلق لیکون للحق تعالیٰ الفضل والکمال المطلق انتہی
بندہ کو زیبا نہین ہے کہ اللہ سے سوال کسی شئے کا کمالات مین سے کرے مگر اوسکے ساتھہ یہ سوال بھی کرے کہ مجکو
اوس کمال کی آفات سے بچائیو واللہ الموفق ❊

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ جب مجکو نماز و مناجات مین مزہ نہین ملتا ہے تو مین اسکو بھی ایک منت اللہ کی
خیال کرتا ہون اخی افضل الدین نے سامنے علی خواص رح کے اپنی قساوت قلب کی شکایت کی فرمایا اشکر اللہ الذی
الملعک علی مساویک وحجب عنک کمالاتک خوف العجب فان الکامل یشکر اللہ تعالیٰ علی کل
حال فان کشف له عن کمالاتہ شکر وان سترھا عنہ شکر انتہی یہ خلق ہمارے اخوان مین غریب ہے بلکہ جب کسیکو
اونمین سے لذت قراءت یا نماز کی نہین ملتی ہے تو اونکا سینہ تنگ ہوتا ہے حالانکہ باعث اوسکو اس قیام پر لذت ہے اگر
لذت نہوتی تو وہ قیام ساتھہ تلاوت و صلوٰۃ کے کیون کرتا شیخ ابن عربی نے فرمایا ہے خطاب العبد لربہ لا لذة فیہ
لان الھیبة تمنعہ من اللذة وایضا فان الانسان لا یانس الا بجنسہ والحق تعالیٰ لیس بینہ وبین عبادہ
مجانسة بوجہ من الوجوہ انتہی مین کہتا ہون کہ یہ عبارت یہ بھی سمجھاتی ہے کہ شیخ ابن عربی قائل اتحاد عینی نہین ہین
اوس مراد پر جو کہ لوگ اونکے ظاہر بعض الفاظ سے سمجھتے یا نکالتے ہین پھر یہ کہا ہے کہ اگر تو کسیکے کلام مین یہ دیکھے کہ غلام
اپنے سید سے مانوس ہوتا ہے تو تو جان لے کہ وہ محقق نہین ہے اگر وہ نظر تحقیق کرتا تو انس بندہ کا ساتھہ لذت تقرب
ونحوہ کے پاتا جسکی منت اللہ نے اوسپر رکھی ہے نہ انس باللہ عز وجل وھذا الحکم لنا فی الدنیا والآخرة فانہ صلعم
لم یفصح لنا عن سبب اللذة اذا وقعت لنا الرؤیة بل قال فما اعطوا لذة مثل لذة نظرھم الی
ربھم ولذة النظر غیر الانس فافہم انتہی وبالجملة فکل یتکلم عن ذوقہ فافہم ذلک واعمل

عدم غش کا دیا تھا علی خواص نے فرمایا ہے کہ ترک حرفہ واسطے ہر فقیر کے نہیں ہے یہ تو واسطے رجال کاملین کے ہے جنکی
شان یہ ہے کہ لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ وہ لوگ تجارت وبیع وشرا ومعاوضات ومحاسبات مین
لگے رہتے ہین لکن اللہ کے ذکر سے غافل نہین ہوتے اور جسکو حرفہ اوسکا اللہ سے غافل کرے اوسکے حق
مین ترک تجارت اولیٰ تر ہے قال تعالیٰ نحن قسمنا بینہم معیشتہم فی الحیاۃ الدنیا ورفعنا بعضہم
فوق بعض درجات لیتخذ بعضہم بعضا سخریا ورحمۃ ربک خیر مما یجمعون اسکے بعد شعرانی رح فرماتے
ہین ان غایۃ العبد ان یاکل ویلبس من مال سیدہ ویسکن فی دارہ وسداہ ولحمتہ من فضلہ دنیا
وآخری فافہم ذلک واعمل علی التخلق بہ واللہ تعالیٰ یتولی ھداک یہ عبارت دلیل ہے اس بات پر
کہ رزق بے حرفہ کے بھی ملتا ہے اور مرد متقی کو اللہ ایسی جگہہ سے رزق پہونچاتا ہے جدہر اوسکا گمان وخیال
بھی نہین جاتا ہ

	شاہ مارا دہ دہد منت نہد		رازق مارا رزق بے منت دہد	

محرر سطور عفا اللہ عنہ کے آباو اجداد کرام سادات عظام اہل اجتہاد وذکر تھے اونکا رزق بھی مجاہدہ فی اللہ وفی سبیلہ
تھا زمانہ سید جلال الدین بخاری تک پھر اونکی اولاد مین امارت آئی دو ایک طبقے صاحب دولت وثروت گزرے
والد مرحوم نے علم وکمال کو دولت ومال پر اختیار کیا ایثارا للحق علی الخلق اونکی تمام عمر شغل علم وعبادت و
تکبیر وذکر مین گزری کسی مخلوق کے در پر طلب رزق کے لئے نہین گئے اور نہ کوئی سبب وحرفہ اختیار کیا
املاک جو املاک طرف سے سلاطین ہند کے کچھہ باقی ساقی تھی وہ بھی عمداً قصداً بسبب تغیر حکومت سابق وتسلط
حکومت جدید کے ترک کر دی بیٹے مع ایک خواہر وبرادر کلان ودو خواہر خرد کے کنار مادر مہربان مین یتیمانہ طور
پر پرورش پائی ہمارا رزق اگرچہ ظاہر مین کچھہ آمدنی زمین وباغ وغیرہ کی تھی لکن درحقیقت اللہ تعالیٰ پر توکل تھا
گھر مین فاقہ بھی ہو جاتا تھا کبھی ایک وقت دن یا شام مین روٹی میسر آتی دوسرے وقت نہ آتی لکن اللہ نے
ذلت سوال سے بچایا اور حرفہ کا خود کچھہ سلیقہ نہ تھا اسلئے کبھی کسب حرفہ کیا نہ تھا ہان ہزارہا اہل حرفہ ارادتمند والد
مرحوم تھے کہ ابتک کچھہ بقیہ اونکا موجود ہے بیٹے بعد بلوغ کے بحکم فامشوا فی مناکبہا وکلوا من رزقہ
سفر واسطے طلب معاش کے کیا اور بلدہ بھوپال مین نوکری ریاست کی اختیار کی اپنے عمل ید سے جو کچھہ قلیل
کثیر کمایا اوس سے اپنا اور گھر والون کا قوت کیا لکن اس طرح کہ مقدار مقدر مین اوقات بسر کی نہ کسی شخص
سے ساری عمر سوال کیا نہ کسی سے کچھہ قرض ودام لیا نہ آقا سے سائل اضافہ ماہوار ہوا نہ کسی رشتہ دار قریب وبعید
کا ممنون احسان بنا نہ کسی دوست آشنا ومریدین والد مرحوم وغیرہم سے کوئی حاجت اپنی ظاہر کی غرضکہ بحمدہ
تعالیٰ بڑی وضعداری وآبرو کے ساتھہ عمر بسر ہوئی اور امید ہے کہ بقیۃ الانفاس بھی مع اہل وعیال اسی طرح زیر سایہ

تم اللہ کی عبادت اللہ کے لئے کرو یہ نہ کہو کہ عملا یفتح ۔ اللہ یتفضل لنا ایقلہ علیہ ۔ اسنے ہمپر وہ بات کھولدی جس سے ہم غافل تھے ہمنے اللہ کی عبادت اللہ کے لئے کرنا شروع کیا دوسرے دن ہمپر فتح باب ہوگیا معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی عبادات کو وسیلہ کسی غرض کی تحصیل کا اغراض مین سے ٹھیراتا ہے تو اوسپر رستہ دراز ہوجاتا ہے اور کبھی وہ اثناء راہ سے واپس آتا ہے جسطرح کہ غالب حال مریدین کا اس زمانہ مین ہے *

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین اپنے شیخ کی دختر کو اپنے نکاح مین نہین لاتا ایک جماعت نے دختران مشائخ سے بیاہ کیا انجام اونکا ہلاک ہوا قواعد سلف سے ایک یہ قاعدہ ہے کہ السلامۃ مقدمۃ علی الغنیمۃ فالعاقل لا یتزوج ابنۃ شیخہ الا ان کان یقوم بواجب حقہا فافہم ذلک *

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ اگر کوئی متضمخ بمعصیت میرے پاس آبیٹھتا ہے تو مین کبھی اوسکے وہم مین یہ بات نہین آنے دیتا کہ مجکو اوسکے حال پر کچھ بھی اطلاع ہے بلکہ اوس سے مین یہ کہتا ہون حلت البرکۃ علینا واضاء مجلسنا بنورک پھر مین اوس سے موانست و ملاطفت کرتا ہون یہانتک کہ وہ میرے پاس سے چلا جاتا ہے پھر کوئی اونمین عود کرتا ہے اور کوئی نہین کرتا ہے یہی طریقہ مشائخ شاذلیہ کا بھی تھا شیخ تاج الدین کے پاس اگر کوئی آتا اور یہ دیکھتے کہ اوسکا دل سیاہ ہوگیا ہے تو اوس سے کہتے کہ تمہارے آنیسے ہمکو برکت حاصل ہوئی اور ملاطفہ کرتے اور اللہ سے اوسکے لئے سائل توبہ کے ہوتے انتہے فتخلق یا اخی باخلاق اللہ تبارک و تعالی فانہ یحب العیب ویسترہ فافہم ذلک ٥

پس پردہ بیند عملہاے بد ۔۔۔ ہمان پردہ پوشد بآلای خود

خدا می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و میخروشد قال تعالی واذا مروا باللغو مروا کراما ٥

اگر من ناجوان مردم بکردار ۔۔۔ تو برمن چون جوان مردان گذر کن

دیگر ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین اطعام طعام و سقی ماء و اغاثہ ملہوف کو دوست رکہتا ہون میرے پاس جو کوئی آتا ہے مین اوسپر اکل و شرب کو عرض کرتا ہون اور بطریق شرعی فریادرسی مستغیث کی کرتا ہون کسی نے خضر علیہ السلام سے کہا تھا مجکو طریق وصول کا طرف اللہ کے زیادہ نماز و روزہ پر بتاؤ اونہون نے یہی تین خصلتین بتائین انتہے مین کہتا ہون کہ حدیث مین فضیلت بھوکے کے کہلانے اور ننگے کے پہنانے اور پیاسے کو پانی پلانے اور مظلوم کی نصرت کرنے کی بہت آئی ہے یہ سارے خصال مقرب و موصل الی اللہ ہین مگر ہمراہ مال حلال و صدق مقال و صحت نیت کے واللہ اعلم *

دیگر ایک انعام خدا کا مجھپر یہ ہے کہ مین سائل کو محروم نہین کرتا اگرچہ اوسکو کسب پر قوی دیکھتا ہون کیونکہ کبھی وہ اسلئے مانگتا ہے کہ بیوہ عورتون اور یتیمون اور اندھون کو دیوے جو محتاج ہوتے ہین احسن ظنک بالمسلمین فان اللہ تعالی

علی التخلق بہ واللہ تبارک وتعالی یتولی ھداک ✦

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ مین ہر عبادت مین جو بجا لاتا ہون اگرچہ خشوع مین غایت درجہ تک کیون نہ پہنچا ہون شہود عدم کمال اخلاص کا کرتا ہون شیخ ابو الحسن شاذلی رح نے فرمایا ہے اذا کان لا یسلم من النفاق من یعمل علی الوفاق فکیف یسلم من النفاق من یعمل علی الخلاف حدیث مین آیا ہے کل عمل لیس علیہ امرنا فھو رد اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مواخذہ اکابر کا نماز مین بہ نسبت مواخذہ اصاغر کے اکثر ہوتا ہے اسلئے کہ اصاغر اپنی عبادت کو کامل نہین دیکھتے بخلاف اکابر کے کہ وہ اوسکے کمال کو دیکھتے ہین بسبب کثرت خشوع کے اسی جگہہ سے علی خواص فرماتے تھے لا نقل الا عن کمال فرض احمد زاہد کہتے تھے لیس لا مثالنا نوافل لنقص فرائضنا عن الکمال انما النوافل لمن کملت فرائضہ فافہم ذلک واعمل علی التخلق بہ ✦

دیگر ایک منت اللہ تعالی کی مجھپر یہ ہے کہ مین جب کسی ننگے بھوکے مبتلا کو دیکھتا ہون تو واسطے اوسکے طرف رقت وتوجہ کے شتابی نہین کرتا ہون جب مجھکو شہود وجہ حکمت خدا کا اوسمین ہوتا ہے تب رقت کرتا ہون کیونکہ اللہ کا رحم بندون پر والدہ سے بھی زیادہ تر ہے یاقوت عرشی کا گذر کچھہ مساکین پر ہوا تہا جو لوگون سے بھیک مانگتے تھے اونکو رقت آئی ایک ہاتف نے کہا اللہ ارحم بہم منک ولو شاء لا شبعہم فتب من ذلک بات یہ ہے کہ طریق مین واسطے اہل اللہ کے محن وشدائد کا ہونا ضرور ہے تاکہ اللہ اونکے صبر کو دیکھے کیونکہ وہ اونکے سرائر وضمائر کا عالم ہے شاید یہ مسکین جسکو تو نے بوس وشدت مین دیکھا ہے مقام امتحان مین ہو اب جو تو روٹی کپڑا دیگا یہہ معارضہ ہوگا حکمت الٰہیہ کا اور یہ بے ادبی ہے ساتھہ خدا کے اور اگر اوسکے ساتھہ احسان ہی کرتا ہے تو پھر یون کہے اللہم ان کان احسانی لھذا المسکین یضرہ فی طریق سلوکہ فاصرفنی عنہ وان کان بنفعتہ فاوصل ذلک الیہ بعض عارفین لوگون سے ایک لتہ کپڑے کا ایک ٹکڑا روٹی کا مانگتے کوئی اونکو کچھہ نہ دیتا پھر بعد سالہا سال کے لوگ اونکو بغیر سوال کے دینے لگے اونکے اصحاب نے کہا ماھذا الحال کہا ذھبت ایام المحن واتت ایام المنن فلو اعطانا الدنیا والاخرۃ لم یحجبنا ذلک عنہ انتھی فافہم ذلک ✦

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ مین اپنی ساری عبادات کو مقاصد ٹھیراتا ہون نہ وسائل اور یہ ایک اللہ کی بڑی نعمت ہے مجھپر کیونکہ جو کوئی عبادات کو وسائل ٹھیراتا ہے اوسکو بیٹھنا ساتھ اللہ کے فوت ہو جاتا ہے وقت عمل کے پھر جب اوسکو مقصود اوسکا حاصل نہین ہوتا ہے تو وہ متاسف ہو کر عبادت اللہ کی حرف پر کرتا ہے شیخ ابو الحسن شاذلی نے کہا ہے کہ ہم اور ایک یار ہمارا دونون بدایت امر مین اللہ کی عبادت کرتے تھے اور کہتے تھے غدا یفتح علینا بعد غد یفتح علینا اس حال پر ایک زمانہ تک رہے اور ہم تعب عظیم پر تھے ایک مرد مہیب آیا ہمنے کہا تو کون ہے کہا عبد الملک ہمنے جانا کہ یہ کوئی اللہ کا ولی ہے پوچھا تم کسلئے آئے ہو کہا تم دونون کی خیر خواہی کرنیکو

فیتفضل اللہ علیہ بالنوم لیریحہ عن المعاصی کما انہ یتفضل علی الطائع باکل الحلال لیقیمہ بین یدیہ
لیلا و نہارا انتہی مین کہتا ہون نوم علی الاطلاق مذموم نہین ہے دارمدار عمل کا نیت پر ہے اگر نوم سے یہ نیت ہو کہ طبیعت
راحت پاکر زیادہ عبادت کریگی یا بقدر زمان نوم مین معاصی ظاہر و باطن سے جیسے غیبت و نمیمہ ہے یا جیسے خطرات
و وساوس بچا رہونگا تو یہ نوم اوس بیداری سے جسمین یہ امور سرزد ہوتے ہین بالیقین بہتر ہے ہ

زہی مراتب خوابی کہ بہ ز بیداریست	سحر کرشمۂ وصلش بخواب می دیدم

فافہم ذلک واعمل علی التخلق بہ واللہ الہادی ٭

باب فی جملۃ من الاخلاق

ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین اوس شخص کے طعام سے جو اس زمانے مین معروف بکرم کثیر و منیر بانی مہمانان ہوتا ہے
خواہ مشائخ عرب سے ہو یا اہل قری یا فقہا ارباف وغیرہم سے تعفف کرتا ہون اسلیئے کہ ایسا شخص تہیۂ طعام کے
واسطے ہر وارد کے قدرت نہین رکہتا ہے مگر بتکلف زائد سو جس طعام مین دخل تکلف کا ہوتا ہے اوسکا کہانا شرعا
مذموم ہے علی خواص فرماتے تہے طعام المتکلفین یورث الظلمۃ فی القلب لانہ کطعام البخیل علی حد
سواء لکونہ یطعم الضیف وعندہ ثقل من ذلک اسی طرح مین اکل مال ایتام سے اور ہر شئے سے جسپر
اعتراض شرع کا وارد ہوتا ہے تعفف کرتا ہون واللہ الہادی ٭

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ مین کوئی شئے قربات شرعیہ سے نہین لیتا ہون اگرچہ واقف نے کتاب وقف مین صراحت
میرے نام کی کیون نکی ہو ہان اگر کوئی ضرورت شرعیہ ہوتی ہے جیسے کہ سوا اوسکے کوئی اور چیز پاؤن تو لے لیتا ہون
فقیر کا ورع یہی ہے کہ وہ کوئی شئے معلوم نظر مسجد و امامت و خطابت و وقادت و فراشت و قراءت جزو یا سبع اور
سارے قربات شرعیہ سے نہ لے ہ

کہ می حرام ولی بہ ز مال اوقاف ست	فقیہ مدرسہ دی مست بود فتوی داد

علماء عاملین ایسی بہ گزرے ہین اور اونکے وصایا سائر اقطار ارض مین جاری ہو گئے جیسے شیخ ابو اسحق شیرازی و امام
نووی کہ یہ لوگ معلوم تدریس کو واسطے وقف کے توفیر کرتے اور تدریس محض اللہ کے لیئے کرتے وہذا الخلق لا
اعلم لہ فی مصر من اقرانی الا القلیل فافہم ذلک واعمل علی التخلق بہ واللہ یتولی ہداک ٭

دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ جس کسی پر کوئی حق دنیوی میرا ہوتا ہے جبتک کہ مجکو ایک ٹکڑا اسکی روٹی کا میسر
آتا ہے تب تک مین اوس سے مطالبہ اوس حق کا نہین کرتا ہان اگر وہ بغیر مطالبہ میرے پاس لے آتا ہے تو مین اوسکو
ابتداء اللہ کی عطا سمجھکر قبول کر لیتا ہون اور اگر نہین لاتا تو نہ خود مطالبہ کرتا ہون نہ اپنے وکیل سے مطالبہ کراتا ہون

قط لا یسألك یوم القیامة لم احسنت ظنك بی ابدا فافهم ذلك واعمل علی التخلق به +

دیگر ایک منت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین صبح وشام اپنے دل کا تفقد کرتا ہون کہ اوسمین کوئی صفت ردیہ تو داخل نہین ہوئی ہے یہ ایک بڑی نعمت ہے اللہ کی مجھپر وہ صفات جو دل پر وارد ہوا کرتی ہین اونکی شناخت کر کے اللہ کا شکر بجالانا چاہیئے یا استغفار کرنا علماء عاملین کے دلون پر پانچ امور کا ورود ہوتا ہے علم وحلم وحکمت وخشیت وکرم اولیاء کے دلون پر پانچ چیزین وارد ہوتی ہین صمت وذکر وفکر ونور وزیادت عقل وعمل هذه الصفات تحصل من الجوع ومن قیام اللیل قلوب غافلین پر پانچ چیزین ورود کرتی ہین غفلت سہو ضحک راحت نوم دلہائے منافقین پر پانچ چیزین وارد ہوتی ہین ہوی بغض غباوت وخبث ومکر ونفاق هذه امهات الصفات واما الفروع فهی بعدد الخواطر وهی سبعون الف خاطر فی اللیل والنهار علی شاذلی رح فرماتے تھے تم تفقد کرو اپنے رب کے گھر کا کہ وہ دل ہے اور دیکھو کہ اوسکی صفات وارکان وابواب سے کیا کم ہوگیا ہے اللہ نے معرفت کو اپنی زمین بنایا ہے آسمان اس زمین کا ایمان ہے اور سورج اوسکا شوق اور قمر اوسکا محبت اور دروازہ اوسکا ہمت اور رعد اوسکا خوف اور بادل اوسکا وفا اور سہیل اوسکا حکمت اور بہار اوسکی علم اور بجلی اوسکی رجا اور ابر اوسکا فضل اور باران اوسکا رحمت اور دن اوسکا طاعت اور رات اوسکی معصیت سو جو کوئی ہر وقت ان صفات کا تفقد زائد نہین کرتا ہے وہ مغرور ہے یعنی دہوکے مین پڑا ہے رہے ارکان اوسکے سو وہ چار ہین انس وتوکل ویقین وصدق اسی طرح دروازے اوسکے چار ہین علم وحلم ویقین وعزت اور اللہ نے دل پر ایک قفل لگا دیا ہے جو مفتوح نہوگا مگر دن قیامت کے وبالجملة فمن لم یکن بوابا لقلبه یعرف ما یدخل وما یخرج فهو فی خسران فافهم ذلك واعمل علی التخلق به والله الهادی +

دیگر ایک نعمت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین اگر دن یا رات مین سوجاتا ہون تو مجکو ندامت ہوتی ہے کیونکہ ساری خیر وخوبی بیداری وہوشیاری مین ہے جو شخص سونے کو دوست رکھتا ہے وہ دوستدار نقص ہے اموات مین ملنا چاہتا ہے اور عمل حسنات سے غافل ہونا ایسے شخص سے مصالح دنیا وآخرت فوت ہوجاتے ہین کیونکہ خواب برادر مرگ ہے ولهذا اللہ پر نوم ہرگز جائز نہین ہے کیونکہ نقص ہے اسیلیے ملائکہ بسبب قرب حضرت حق کے نوم سے منفی ہین اسیطرح انبیاء علیهم السلام کی آنکھین سوتی ہین اور دل نہین سوتے اسیطرح اہل جنت جو کہ فیح اماکن واطہر قصور مین معاصی سے ہونگے نوم اون سے منفی ہوگی کیونکہ خواب کرنا نقص ہے جمیع خیر سہر مین ہے اور جمیع شر نوم مین ولهذا عارفین نے بیداری کو ایک رکن ولایت کا ٹھیرایا ہے علی شاذلی رح نے فرمایا ہے وقد جربنا فما راینا شیئا یطرد النوم مثل اکل الحلال وترك الحرام والشبهات فمن اکل الحرام والشبهات کثر نومه وذلك من رحمة الله به لان اکل الحرام یحرك الاعضاء للمعاصی فیطلب کل عضو منه ان یعصی

اخوان سے مین اگر خطبہ پڑہتا ہون یا نماز پڑہاتا ہون یا وعظ کرتا ہون یا درس دیتا ہون اور کوئی شخص آجاتا ہے اور
چاہتا ہے کہ وہ میری جگہہ پر ہو اور وہ اوس کام کا اہل بہی ہوتا ہے تو مین بانشراح صدر اوس کام کو ترک کر دیتا
ہون اور آپنے نفس کو اخلاص مین متہم ٹہیراتا ہون کیونکہ مقصود صادقین کا اقامت شعائر دین من حیث ہو ہو ہوتا ہے
نہ اس شرط سے کہ وہ خود ہی اسکے فاعل ہون مگر بطریق شرعی اور جب ہمنے اوس کام کو واسطے طالب کے بطریق
شرعی ترک نکیا تو ہم محب ریاست ٹہیرے ہمارے لئے کچہہ نصیب قدم صدق سے نہوا بلکہ ہم تو دوستدار دنیا کے
ہوئے جسکی نسبت ہم یہ زعم کرتے تہے کہ ہمنے اوسکو چہوڑ دیا ہے وهذا امر لم اجد له فی مصرنا علا غیری
الا القلیل فاعلم ذلك ٭

دیگر ایک سنت اللہ کی مجہہ پر یہ ہے کہ جسقدر مقامات طریق مین مجکو ترقی ہوتی ہے اوتنا ہی مین ابلیس سے حذر
کرتا ہون کیونکہ مین جانتا ہون کہ وہ تاک مین لگا ہے کمین گاہ مین بیٹہا ہے اوس لعنہ اللہ کو حرص ہے اغوا خلق
پر وہ نہ اعوج کو چہوڑے نہ مستقیم کو اعوج تو خود منجملہ اوسکے لشکر کے ہے اور مستقیم کا وہ ملازم رہتا ہے وقت کا انتظار
کیا کرتا ہے کہ اوسمین اوسکو بہکا دے غفلت یا سہو یا تاویل یا تزئین سے اگر اللہ تعالی کی حفاظت واسطے اکابر کے
نہو تو کوئی طاقت اوسکے کید کے رد کرنے پر نہین رکہتا ہے والهذا اللہ نے ہمارے لئے استعاذہ کرنا ساتہہ اپنے نام
اوسکے کید و شر سے مشروع کیا ہے نہ کسی ملک یا نبی کے نام سے کیونکہ اللہ کو معلوم ہے کہ خلق ایسے امر سے عاجز ہے
علی خواص فرماتے تہے اللہ نے اکابر کو وسوسۂ ابلیس سے معصوم نہین کیا بلکہ اوس وسوسہ پر عمل کرنیسے عصمت مین
رکہا ہے ابلیس اونکی طرف القا کرتا ہے اور وہ نہین جانتے قال تعالی وما ارسلنا من قبلك من رسول
ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته فینسخ الله ما یلقی الشیطان ثم یحکم الله آیاته انتهی
بات یہ ہے کہ بندہ کو جتنا قرب حضرت الہیہ سے ہوتا جاتا ہے اوتنی ہی عداوت ابلیس کے ساتہہ اوسکی سخت و زیادہ ہوتی جاتی
ہے اور وہ بہ نسبت غیر کے اوسکا زیادہ ملازم رہتا ہے کیونکہ اوس لعین کو معلوم ہے کہ لوگ کثرت سے گمراہ جب ہی
ہوتے ہین کہ اونکے ائمہ گمراہ ہوجائین پہر جب اکابر داخل دربار الہی ہوتے ہین تو ابلیس دروازۂ حضرت الہیہ پر کہڑا
رہتا ہے اونکے نکلنے کا انتظار کیا کرتا ہے جہان کوئی بے اذن کے اوسمین سے باہر آیا یہ اوسپر سوار ہوجاتا ہے جس طرح
گدہے پر سوار ہوتے ہین پہر وہ اللہ کے اذن سے جس طرف چاہتا ہے اوسکی باگ پہیرتا ہے مراد ہماری دربار
شہود ہے بندہ کا اس بات کو کہ وہ سامنے حق تبارک وتعالی کے کہڑا ہے اور حق سبحانہ اوسکو دیکہہ رہا ہے اور مراد
ہماری خارج حضرت سے حجاب ہے بندہ کا اس مشہد سے سو جب انسان کو اس شہود سے غفلت حاصل ہوتی ہے
تو وہ حضرت سے ایک لمح بصر مین خارج ہوجاتا ہے ابلیس اوسپر سوار ہوتا ہے جیسے انسان راکب حمار ہوتا ہے اور
جب بندہ کو یہ استحضار ہوتا ہے کہ اللہ پاک مجہے دیکہہ رہا ہے تو ابلیس اوسکی پشت پر سے لمح بصر سے بہی جلدتر

یہ کام بانشراح صدر کرتا ہون بسبب استہانت دنیا کے نہ کسی اور علت کی وجہ سے جیسے حظ نفس وغیرہ لٰکن جلی غرض ح
مطالبہ اپنے حق کا لوگون سے کرتے تھے اِس نیت سے کہ مدیون منت سے آزاد ہوجائے اور دَین اوسکے نظر مین
قبیح معلوم ہو اوسی قرض مین تساہل نکرے ولکل رجال مشہد پھر اگر کوئی میرا قرضدار وقت مطالبہ کے تعلل
سستی کا کرتا ہے تو مین اوسکو جھٹلاتا نہین ہون اور نہ اوس سے قسم لیتا ہون بلکہ تا وقت میسرہ مسامحت کرتا ہون
واسطے اللہ کے اور اوسکے رسول کے کیونکہ وہ حضرتؐ کی امت مین ہے نہ واسطے طلب ثواب کے وھذا الخلق
لم اسر لہ فاعلا مع انہ من اخلاق رسول اللہ صلعم المشھورۃ حضرت قبل نبوت کے مع ایک مرد کے
بکریان خدیجہ علیہا السلام کی چراتے تھے وہ حضرتؐ سے کہتا کہ تم مزدوری میری خدیجہ سے طلب کرو آپ فرماتے
مجھے شرم آتی ہے فافھم و تخلق بذلک *

دیگر ایک سنت اللہ کی یہ ہے کہ جو نقود و ثیاب و طعام وغیر ذلک میرے پاس ہے مین اپنے نفس کو مستحق تر اوسکا
دیگر برادران اسلام سے نہین جانتا مگر یہ کہ مین محتاج تر ہون طرف اوسکے کہ اس صورت مین اپنی جان کو مقدم
کرتا ہون عملاً بحدیث ابدء بنفسک ثم بمن تعول و بحدیث الاقربون اولی بالمعروف انسان کے
لئے اوسکے نفس سے زیادہ کوئی اقرب تر نہین ہے بلکہ سب سے زیادہ جار قریب یہی اوسکا نفس ہے وھذا الخلق
لا یصح التخلق بہ الا بعد احکام مقام الزھد فی الدنیا و بعد تخلقہ بالرحمۃ علی جمیع خلق اللہ تعالی ان محک
صدق اس مقام کے احکام کا یہ ہے کہ جب اوسکے پاس دنیا آئے تو منقبض الخاطر ہو اور جب ہاتھ اوسکا تنگ
ہو اور طعام شب بھی نپائے تو خوشدل ہو اور ایک بال برابر تغیر نہ آئے و باللہ التوفیق *

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ اگر کوئی چیز مجھسے ضائع ہوجاتی ہے یا چور لیجاتا ہے یا مین کسی جگہہ اوسکو بھول
جاتا ہون یا گر جاتی ہے اگرچہ ایک اردب ذھب کیون نہو تو مین کچھہ التفات طرف اوسکے نہین کرتا اور نہ اوسکی تلاش
کرتا ہون کل ذلک ھوانا بالدنیا و تنشیطا لھمم الاخوان مگر یہ کہ وہ مال ضائع شدہ حلال ہو اور مین سوا اوسکے
کچھہ نپاؤن یا مال غیر ہو تو اوسکی تلاش کرتا ہون جسطرح کہ عقد عائشہ رضی اللہ عنہا گم ہوگیا تھا قصۂ نزول آیت
تیمم مین اور اوسکی جستجو کی گئی تھی پھر مین ذمہ اوسکے پانیوالے کا بری کردیتا ہون تاکہ وہ اکل حرام مین نہ پڑے اور
آخرت مین اوس سے مواخذہ نہو کیونکہ جانا کسی کا جنت مین ممکن نہوگا مگر بعد اعطاء حقوق کے سو جب مینے اوسکو
دنیا و آخرت مین بری الذمہ کردیا تو مینے طول انتظار سے اوسکو راحت دی وھذا خلق لم اسر لہ فاعلا من
اقرانی فافھم و اعمل علی التخلق بہ *

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ مین صغر سن سے کسی شئے پر جسمین کوئی ریاست دنیویہ ہوتی ہے یا انجام اوسکا
دنیا ہے مزاحمت نہین کرتا خصوصاً اوس صورت مین کہ کوئی مجھسے زیادہ علم و ورع مین موجود ہوتا ہے یا متحمل اذی کا اسے

کے ہے جو کسی علت کی وجہ سے مجھے مکروہ رکھتے ہین سوای حسد کے رہا حاسد سو اوسکو کوئی چیز مجھسے راضی نہین کر سکتی
مگر زوال میری نعمت کا سو یہ اللہ کے اختیار مین ہے نہ میرے اختیار مین بندہ کی کیا قدرت ہے کہ وہ قسمت خدا کو پہیر دے

آنچہ نصیب ست بہم می رسد	گر نہ ستانی بہ ستم می رسد

بلکہ ادب یہ ہے کہ رد نکرے اللہ کا شکر بجالائے کیونکہ ملوک دنیا کی نعمتون کا پہیر دینا انکے ساتھہ بے ادبی کرنا ہوتا ہے
تو ساتھہ حق جل وعلا کے بالاولی سوء ادب ہوگا انتہے محرر سطور کا بھی یہی حال ہے کہ اپنی طرف سے در پے آزار کسیکے
نہین ہوتا اور نہ مجکو کوئی کسی علت کی وجہ سے مکروہ رکہتا ہے وجہ عداوت و بغض و شحناء و حقد کے ساتھہ میرے
یہی حسد ہے میری نعمتون پر جو حق تعالی نے بلا استحقاق و بلا منت ابناء دہر محض اپنے فضل و کرم سے مجکو دی ہین
اس نعمت کے زوال کے لئے وہ کون سی تدبیر اور کونسی فکر ہے جو میرے حسّاد نے میرے لئے پنہان و آشکارا
نہین کی لکن عادت اللہ یون جاری ہے کہ جو شخص نعمت کو طرف سے اللہ کے جانتا ہے تو اوسکو حاسد کے حسد سے
کچھہ ضرر زوال نعم کا نہین پہنچتا وللہ الحمد اسکے بعد شعرانی رح نے فرمایا ہے انا اعلمك میزانا تعرف به
من یکرهك حسدا ومن یکرهك لغیر ذلك وهو ان كل من رایته یکرهك ویحط علیك فی مجالس
المستهزئین ولا یقدر علی تصویر دعوی صحیحة علیك لا عند الحاکم من الخلق ولا بین یدی الله
تبارك وتعالی فی الدار الاخرة فاعلم انه حسودك خالص فلا تتعب نفسك فی زیارته یقصد
انه یحبك فان ذلك لا یکون وسمعت سیدی علی الخواص یقول ان تقبل رجل عدوك
وتتواضع له طلبا لزوال ما عنده من الحسد فانك تذل نفسك فی غیر محل وتکبر نفسه
بغیر حق انتهی فافهم ذلك والله یتولی هداك انتہی مین کہتا ہون کہ اللہ نے مجھے بھی اسدم تک توضع
کر نیسے سامنے میرے حسّاد کے محفوظ رکہا ہے بلکہ ایسا ہوا کہ صدقا یا کذبا خود حسّاد میری طرف ملتجی ہوئے لکن
مین جانتا ہون کہ وہ ہرگز دل سے کبھی مجھسے راضی نہونگے مگر اوسیوقت کہ میری نعمت زائل ہو جائے سو یہ
میرے بس مین نہین ہے اللہ تعالی کے بس مین ہے جسنے مجھے بے بس بیکس کو بلا کسی لیاقت و حقیت کے محض اپنے خزانہ غیب سے
دی ہے اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منك الجد
یہ داء عضال حسد دو گروہ مین خوب ہوتی ہے ایک اہل دولت و مال دوسرے اصحاب علم و کمال سو مجھپر دونون
راہ سے حسد ہوا اور اچھی طرح ہوا اور کمال درجہ کی کشش و کوشش طرف سے حاسدین کے ظاہرا و باطنا وجود مین
آئی لکن اللہ کے کرم وجود نے مجھے محفوظ و محسود رکہا نہ حاسد و سطور و قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق
ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد - اللهم انی
اعوذ بك من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء +

اوترآتا ہے شان اس لعین کی ساتہہ خلق کے ہمیشہ اسی طرحپر ہے اور لوگ مکث مین دربار کے اور خروج مین بارگاہ
عالیجاہ سے متفاوت ہوتے ہین باعتبار قلت وکثرت کے بحسب علو وخفض درجہ بعض لوگ داخل حضرت نہین ہوتے
مگر نماز فرض مین فقط اور کوئی فقط نوافل مین داخل ہوتا ہے اور کوئی ہر عبادت مشروعہ مین اور کوئی اول عبادت
سے تا آخر عبادت توقف کرتا ہے اور کوئی اثناء عبادت مین خارج ہوکر پہر داخل ہوتا ہے اور کوئی ایسا خارج ہوتا ہے
کہ تا انقضاء عبادت مع الغفلہ پہر داخل نہین ہوتا اور کوئی رات دن مین برابر ایک درجہ کے یا اقل یا اکثر موافق
اپنے مقام کے داخل ہوتا ہے اور کوئی اکثر نہار مین داخل ہوتا ہے پہر باقی نہار مین غافل رہتا ہے کوئی اسیطرح
رات مین حاضر ہوتا ہے ومنہم ومنہم وھکذا والملہم من کان حاضرا مع اللہ تبارک وتعالی فی لیلہ ونہارہ
الا فی الاوقات التی یسامح الحق تعالی فیہا البشر فانہم قالوا ان مراقبۃ الحق تبارک وتعالی مع
الانفاس لیست من مقدور البشر بخلاف الملائکۃ سیوطی رح نے کتاب الخصائص مین لکہا ہے انہ
صلعم کان مکلفا بخطاب الحق تبارک وتعالی والخلق معًا فی آن واحد لا یشغلہ احد الخطابین
عن الآخر واما غیرہ صلعم فان خاطب الحق تعالی حجب عن الخلق وان خاطب الخلق حجب
عن الحق جل وعلا انتہے لکن اس خلق کے لوگ کہ بقدر ترقی مقام کے ابلیس سے حذر کرتے رہین بہت تہوڑے
ہین بلکہ جبان کسی شخص کو کہا یاسیدی الشیخ وہ گمان کرنے لگتا ہے کہ شیطان اوس سے جدا ہوگیا ہے اب مجہپہ
سلطنت ابلیس کی اوسپر باقی نہین رہی ہمنے سُنا ہے کہ بعض نے کہا لا نعرف ابلیس اصلا ما ثم الا اللہ
مینے کہا فہل زال ابلیس من الوجود فی مشہدک ام انت حجبت عنہ کہا حجبت عنہ مینے کہا
فاذن ھو مسلط علیک لوگ کہتے ہین ان من اکذب الناس الصالحون اسکے یہ معنے ہین کہ اونکو
یہ گمان ہے کہ کوئی شخص جہوٹ نہین بولتا نہ یہ کہ وہ تعمد کذب کرتے ہون حاشاھم من ذلک فافہم +
دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ اگر کوئی برادر مسلمان کسی امیر یا کبیر کا مصاحب ہوتا ہے تو مین مدح اوسکے
سامنے اوس امیر یا کبیر کی پس پشت اوس مسلمان کے بہت کرتا ہون تاکہ اوسکا اعتقاد حق مین اوس کے
اچہا ہو پہر مین خوش ہوتا ہون کہ اوس امیر یا کبیر کا اعتقاد میری طرف سے پہر کر اوسکی طرف ہو جائے بلکہ انکار اوسکا
مجہپر موجب زیادت فرحت کا ہوتا ہے واسطے میرے بہ نسبت اوسکے اعتقاد کے میرے حق مین وھذا الخلق
عزیز فی الفقراء من اھل العصر ولم ارہ فاعلا غیری الا قلیلا والحمد للہ +
دیگر ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ میرا سینہ کشادہ ہوتا ہے اوس شخص کی تقدیم زیارت سے جو مجہکو مکروہ رکہتا ہے
اور مجہپر انکار کرتا ہے بہ نسبت زیارت اوس شخص کے جو مجہکو چاہتا ہے اور میرا معتقد ہے اور جو ریاضت
نفس کی اسمین ہے وہ مخفی نہین ہے یہ معاملہ کہ مین پہلے اپنے کارہ سے ملتا ہون حق مین اون اہل کرامت

اکل والبس وانکح وانفق من مال سیدی فسواء اعطانی شیئا او منعنی فھو عندی سواء لعدم شھودی الملک معہ ما عدا نسبۃ العطا الی لاجل الشکر علیہ فقط فافھم ذلک واعمل علی التخلق بہ ترشد

دیگر ایک منت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین واسطے فساق مسلمین کے خفض جناح کرتا ہون جیسے حشاشین وسقامین وظلمہ وغیرہم اور کسیکو اپنے نفس مین حقیر نہین جانتا مگر حیثیت سے اوس فعل مذموم کے جس وقت کہ وہ ساتھہ اوسکے متلبس ہوتا ہے فقط پھر جب وہ اوس فعل سے جدا ہوکر اور وضو کرکے مثلاً نماز پڑہتا ہے مین سمجہتا ہون کہ وہ تائب ہوا ہے اور پشیمان ہوا ہے ودلیل ذلک قولہ تعالی فان تابوا واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ فاخوانکم فی الدین مینے شیخ ابو السعود جارحی رضی اللہ عنہ کو دیکہا کہ ایک حشاش کے سامنے تواضع کرتے تہے پوچہا تو کہا ربما کان احسن حالا منی واصفی قلبا واخشع للہ منی انتھی علی خواص فرماتے تہے فاسقون کے ساتھہ تواضع کرنا بجا ہے مگر اون لوگون کو جو منجملہ علمار عاملین کے داعی الی اللہ ہون کیونکہ اپنے انفس پر فتنہ کی مخالطت سے امن مین ہین بخلاف عامہ کہ وہ اکثر طرف محبت اہل معاصی کے مائل ہوجاتے ہین اور جس بلا مین وہ فساق گرفتار ہوتے ہین یہ بہی اوسی آفت مین جا گرتے ہین حاصل یہ کہ عالم عامل کا نرمی سے بات کرنا ساتھہ فاسق کے بقصد صحیح ہوتا ہے تاکہ وہ اوسکی محبت کی طرف مائل ہوکر نصیحت پذیر ہوجائے ایک فقیہ نے ایک شخص کو حمام مین ران کہولے ہوئے دیکہہ کر ایک لات مارکر کہا اپنی ران چہپا اسے قلیل الدین اوس شخص کے نفس نے حرکت کی اندار اوتار کر پہینکدی اور کہا اب مین عریان ہی بیٹہونگا اگر یہ فقیہ شفقت ورحمت وعدم احتقار کے ساتھہ اوس سے یون فرماتے کہ بہائی تم صاحب مروت ہو تمہارا عذر ہر شخص نہین جان سکیگا کہ تمنے کس لئے ران اپنی برہنہ کی ہے مجہے غیرت آتی ہے کہ تمہاری ران کوئی شخص کہلی ہوئی دیکہے اور تمکو علم نہو تو امید تہی کہ وہ شخص جزاک اللہ عنی خیرا کہتا اور اپنی ران چہپا لیتا اسی لئے محققین نے کہا ہے کہ واسطے دعوت الی طریق اللہ کے معرفت طرق سیاست کے قبل انہ عاشرط ہے وقد قال تعالی ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ قال الشعرانی وکثیرا ما اقول فی سجودی اللھم ان حلمک علی یرجح علی حلمک علی الاولین والآخرین واجد لذلک حلاوۃ عظیمۃ فافھم واللہ تعالی یتولی ھداک والحمد للہ رب العلمین *

دیگر ایک انعام اللہ تعالی کا مجہپر یہ ہے کہ مین اپنے سارے اخوان کو کثرت سے نصیحت کرتا ہون مجہے یاد نہین آتا کہ مینے کسی امر مذموم کو کسی بہائی پر ملبس کیا ہو اور اگر سکوت کیا ہوگا تو بطریق شرعی نکتہ اسمین یہ ہے کہ میری صحبت اونکے ساتھہ کسی علت دنیویہ کے لئے نہ ٹہیرے بلکہ اللہ کے لئے ہو مین اللہ کی مرضی کو اونکی مرضی پر مقدم رکہون اور جو دنیا اونکے ہاتہہ مین ہے اوس سے تعفف کرون بالجملہ اگر میرے اصحاب میری ساری نصیحت پر

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین جو اپنے دشمن کی زیارت مین پیشقدمی کرتا ہون تو قصد میرا اصالۃً اوس سے
یہ ہوتا ہے کہ مین اوسکو نفع دینی پہنچاؤن اوسکی عداوت میرے ساتھہ سبک ہوجا لئے اور جو گناہ تنقیص کی وجہ سے
اوسکو ہوتا ہے وہ جاتا رہے نہ اسلئے کہ مجکو اوسکی تنقیص سے مجالس مین نفرت آتی ہے کیونکہ فقرا ایسے امور کا بہت
تحمل کرتے ہین بات یہ ہے کہ کراہت کرنا مسلمانون سے ناحق نار وا ایک نقص سبب کارہ کے دین کا پہر قلت و
کثرت اس نقص کی بحسب قلت و کثرت کراہت کے ہوتی ہے مثلاً اگر ایک شخص عشر اہل بلد کو مبغوض رکہتا ہے تو
اوسکے عشر دین کا نقص ہے اور اگر ربع اہل بلد کو مبغوض رکہتا ہے تو ربع دین کا نقص ہے اسی طرح نصف و ثلث
و ارباع و اقل و اکثر کو سمجہنا چاہیے جو شخص ایک بات کو سمجہ لیگا وہ کسی مسلمان کو ناحق مکروہ نرکہیگا بلکہ اپنے دین
کی صیانت کریگا کہ کچہہ اوسمین سے نقص پذیر نہو لکن ارادتمند اس خلق کا اور متخلق ہونا ساتہہ اس مقام کے
محتاج مجاہدہ طویلہ کا ہی ہاتہہ پر کسی شیخ صادق کے جسکے پاس نہ شحناء ہے نہ کراہت وھذا اعز من الکبریت
الاحمر وقد خبّرت کثیرا من مشائخ العصر فلم اجد احدًا منھم یسلم من الشحناء الا القلیل وکل ذلک
من قلۃ ریاضۃ نفوس المدعین للطریق ومبادرتھم للجلوس للمشیخۃ قبل خمود نار شہوتھم
ورزوال رعوناتھا؛
دیگر ایک انعام آلہی مجھپر یہ ہے کہ جو چیز اللہ نے مجکو دی ہے مین اوسکو اپنی ملک نہین جانتا ہون بلکہ اوسکو اللہ کی طرف سے
جانکر لے لیتا ہون پہر فوراً اوس سے طرف مالک حقیقی جل وعلا کے نکل آتا ہون اور اول مرتبہ مین لے لینا اور نہ
پہیرنا براہ ادب ہے ساتہہ حق تعالی کے کیونکہ جو کچہہ اللہ وجود مین لایا ہے وہ اوس سے بے نیاز ہے اسلئے مین
اوسکو واسطے ادای شکر کے قبول کر لیتا ہون اور بقدر تحقق قبول کے اوسکو باقی رکہتا ہون اگر یہ نسبت عطا کے
میرے لئے نہو تو پہر نعمت طعام و شراب وغیرہا پر کس طرح شکر بجالایا جائے نووی نے منہاج مین فرمایا ہے
لا یملک العبد بتملیک سیدہ فی الاظہر انتہی اور یہ مقام کہ عبد مع اللہ کسی شئے کا مالک نہین ہوتا ہے
ذوق اول دخول طریق ہے کوئی مقام عزیز نہین ہے اور محک صدق اس مقام مین ذوقاً یہ ہے کہ اگر اسکے
پاس ہزار دینار ہون اور ایک تو شکخانہ امتعہ کا ہو اور وہ اسکے گہر سے چوری جائے تو ایک بال اسکا متغیر نہو
اسلئے کہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ اللہ کے غلامون نے اپنا ما یحتاج اپنے سیّد کے مال مین سے لیلیا ہے کوئی میری چیز
نہین لی ہے کہ مین اوسکا افسوس کرون اسی طرح اگر کوئی شخص ایک تلوار اسکو مارے تو یہ ضارب پر متغیر نہو
تب کہین ایسے شخص کو یہ بات کہنا پہنچتا ہے کہ لا مالک ولا فاعل الا اللہ ذوقاً وشہودًا ولا ینسب
ذلک الی الخلق الا بقدر نسبۃ التکلیف الیھم فقط قال الشعرانی وقد تحققنا بذلک وللہ الحمد
فلست اری لی ملکا مع اللہ تعالی فی الدارین وانما اری نفسی عبدًا غارقًا فی احسان سیّدی

حزن کرنا طاعات فوت شدہ پر محمود ہے واسطے بندہ کے جبتک کہ وہ محجوب ہے اور خلاف مختار خدا اختیار کرتا ہے پہر جب حجاب اوٹھہ جاتا ہے تو کوئی ایسی شئے نہین پاتا جو اوسکی قسمت مین تہی پہر اوس سے فوت ہوگئی ہو اسلئے کہ یہ نہ عقلاً صحیح ہے نہ شرعاً شبلی رح بدایت امر مین کہتے تہے اللہم ان عذبتنی بشیٔ فلا تعذبنی بذل الحجاب جب انکا حال کامل ہوگیا یون کہنے لگے الحمد للہ الذی حجبنی فی الوقت الفلانی عن شہودہ فانہ تعالی ما حجبنی الا رحمۃ بی خوفا ان لا اقوم باداب الشہود کبہی کہتے تہے کہ مین رویت خدا نہین چاہتا پوچہا تو کہا انزہ ذلک الجمال البدیع عن رؤیۃ محدث مثلی انتہی وبکل مقام رجال فافہم *

دیگر ایک سنت اللہ کی یہ ہے کہ جب مین صبح وشام کرتا ہون اور میرے پاس کوئی شئے دنیا سے نہین ہوتی ہے تو میرے صدر کو انشراح ہوتا ہے اور جب کوئی دینار ودرہم صبح یا شام کو ہوتا ہے تو مجکو انقباض خاطر ہوتا ہے برعکس حال محب دنیا کے یہ خلق حضرتؐ کے اخلاق مین سے ہے بیہقی نے روایت کیا ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان اذا امسی عندہ شیئ من الدنیا ولم یجد من یقبلہ من الفقراء والمساکین لایأوی الی بیتہ تلک اللیلۃ بل ینام فی المسجد انتہے مین بحمدہ تعالی ہمیشہ سے اسی حال پر ہون یہانتک کہ سنہ ۹۵ مین اللہ نے مجکو اطلاع دی کہ ہر انسان مین سوای انبیاء کے ایک جزو اضطراب واہتمام کا امر رزق مین ہوتا ہے اوس اضطراب سے وہ ساکن نہین ہوتا جب تک کہ اوسکے پاس کچہہ طعام یا کوئی اور شئے دنیا سے نہین ہوتی ہے جس سے وہ محتاج الیہ کو خرید کرے اوس سال سے مین اپنے پاس کبہی کہانا کبہی کچہہ نقد قریب یکصد نصف ونحو ذلک کے رکہنے لگا مگر نصاب سے کم ایک جماعت سلف کی اسی مذہب پر تہی جیسے سفیان ثوری وسلیمان بن یسار وابو سلیمان دارانی امام شافعی نے فرمایا ہے تو اوس شخص سے مشورہ نکر جسکے گہر مین آٹا نہو یہ اسلئے کہ اوسکی عقل پراگندہ اور اوسکی تدابیر ناقص ہوگی انتہے ابراہیم بن ادہم نے جب ملک چہوڑدیا لوگون نے اونکو ملامت کی کہا لو یعلم الملوک ما نحن فیہ لقاتلونا علیہ بالسیوف فافہم واعمل بذلک واللہ تعالی یتولی ھداک *

دیگر ایک سنت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین اللہ سے راضی رہتا ہون جبکہ وہ کسی معصیت کو مجہپر مقدر کرتا ہے جسطرح کہ حالت تقدیر طاعت مین اوس سے راضی ہوتا ہون لکن من حیث التقدیر نہ من حیث الکسب کیونکہ معاصی قاصد مقدمہ کفر ہوتی ہین یہی معنی ہین اس قول اہل سنت وجماعت کے کہ یجب الرضا بالقضا لا بالمقضی اور اس قول کے نؤمن بالقدر ولا نحتج بہ ایضاح اس رضا کا یہ ہے کہ بندہ جانتا ہے کہ اوسکا سید فعال ما یرید ہے وہ کچہہ بندہ کی غرض پر توقف نہین کرتا اوسکو اختیار ہے کہ کبہی استعمال بندہ کا تقلیب مسک مین کرے اور کبہی تقلیب بل مین مسک مثل طاعات کے ہے اور بل مثل معاصی کے اور میزان شرع کی

عمل کرین تو علماء عاملین زاہدین ہادین مہدیین ہو جائین لیکن یہ بات کسی داعی کو پہلے مجھسے اور بعد میرے حاصل نہین ہوئی اور نہ ہوگی عالم وجود مین ہونا طائفہ عاصی کا علی الدوام جبتک کہ سلطان شریعت قائم ہے ضرور ہے یہ اسلئے کہ اللہ کا فضل وحلم اوسکے خلق پر ظاہر ہوتا رہے داعی کو اپنے خلاف پر صبر کرنیکا اجر ملے کیونکہ اگر وہ سب اسکے مطیع ہو جائین تو اجر صبر فوت ہو جائے اور اگر سب عاصی ہون تو اجر شکر فوت ہو فافہم واعمل بذلک

دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین گھرون پر حکام کے نہین جاتا مگر بضرورت شرعیہ جو میرے عدم تمرد و پر راجح ہو خواہ اوسمین مجکو نفع ہو یا کسی اور مسلمان کو معلوم ہو اکہ اس کام مین نیت صالحہ شرط ہے بعض لوگ تکبر کی وجہ سے نہین جاتی یہ اونکا جہل ہے فاللہ یجعلنا واخواننا لھم تکون سرکاتہم وسکناتہم محررۃ علی الشریعۃ تحریر الذہب اللھم آمین +

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ مین جب کسی امیر سے ملتا ہون تو اوسکو ادب سکہاتا ہون اگر مجھی پر تعیین اوس تعلیم کی ہوتی ہے اس زمانہ مین ناصح امرا کبریت احمر سے بہی زیادہ تر نایاب ہے اکثر لوگ بسبب ہیبت یا خوف شر یا بوجہ بے پروائی امیر کے یا شرم سے نصیحت نہین کرتے عمر بن عبدالعزیز نے کہا ہے تم پاس امرا کے نہ جایا کرو اگرچہ قصد نصیحت ہی سے کیون نہو تمہارا اونسے سلامت رہنا آفت دخول سے اون پر مقدم ہے +

دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ اگر کوئی شئے دنیا کی مجھسے فوت ہو جاتی ہے یا کوئی شخص اوسکو مجھسے روکتا ہے تو مین اوسپر مکدر نہین ہوتا ہون اسلئے کہ مین یقیناً جانتا ہون کہ وہ شئے جو مجھسے فوت ہوگئی میری قسمت مین نہ تھی اور نہ وہ میرا رزق تھا پھر جو چیز حقتعالی نے میری قسمت مین نہین رکھی ہے مین اوسپر کیا رنج کرون اور جسنے وہم سے اوس چیز کو مجھسے روکا ہے اوس سے مین کیون مکدر ہون یہ خلق اس زمانہ مین غریب ہے اکثر لوگ حزن و تکدر کرتے ہین ایسے شخص سے جو اونکے قطع رزق مین ساعی ہوتا ہے یا وظیفہ خارج کراتا ہے یا معارض ہوتا ہے رزق مین بلکہ ایسے شخص کے تا زندگی دشمن ہو جاتے ہین اس وہم پر کہ وہ اونکا رزق تہا جسمین یہ آگہسا و بالجملہ ایسے وہم وخیال مین وہی جاہل پہنستا ہے جو اللہ سے محجوب ہے اگر رنج کرنا ضرور ہے تو پہر مومن اوس ساعت پر محزون ہو جسمین اوسنے اللہ کو یاد نہین کیا ہے کہ یہ حزن محمود ہے یا تدارک اوس ساعت کا نہین کیا کہ اسمین تعظیم ہے جناب الٰہی کی حزن کرنا فوات مجالست خدا و وقوف بین یدی اللہ جل وعلا پر شایان ہے ہر محب کی ساتھ محبوب کے جسکو اس فوات پر حزن نہین ہوتا ہے اوسکو مقام محبت سے کچھہ نصیب نہین ہے ۵

	بی غم عشق تو صد حیف زعمری کہ گزشت	پیش از ین کاش گرفتار غمت می بودم	

عورت اسیر یا نحو ذلک کے گرفتار کر کے سامنے والی کے لاتے ہین فانقصو واعمل علی التخلق
بہتر شد انتھی مین کہتا ہون جیسے شعرانی رح تھے ایسے لوگونکی دو رکعت نماز دوسرونکی لاکھ رکعت نماز سے ہزار
درجہ بہتر ہوتی تھی کیونکہ سارے آداب وارکان ظاہر و باطن کے مع کمال حضور دل و کثرت خشوع ادا ہوتے تھے
جب وہ اپنی نماز کو ایسا لکھتے ہین تو اب مین اپنی نماز کا کچھ حال نہین کہہ سکتا ڈر لگتا ہے کہ کہین ذکر کرنے سے
مجھپر آسمان نہ ٹوٹ پڑے یا مین زمین مین نہ دھنس جاؤن یا میرا منہہ کالا نہو جائے یہ نماز کیا ہی یہ ایک ارتکاب ہے
اکبر کبائر کا اللہ کا محض احسان ہے کہ اوسنے اپنے حلم و عفو سے ابتک چھوڑ رکھا ہے یہی حال بقیہ اعمال فرائض و نفل
کا ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ ؁
دیگر ایک نعمت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین اپنے نفس کو منجملہ علماء زمان کے شمار نہین کرتا ہون بلکہ ہمیشہ علی الدوام
مجھکو اپنا جہل مشہود رہتا ہے یہ خلق اکبر نعم خدا سے مجھپر ہے ورنہ اکثر لوگ اس خلق کا دعوی کرتے ہین اور وہ متفعل
ہین ناصح نفس کو چاہئے کہ اپنے نفس کا امتحان کرے اگر دیکھے کہ نفس اوسکا منشرح ہے ہر اوس چیز پر جو
اوس سے بنام نہاد علما فوت ہوگئی ہے منجملہ وظائف ولفقود کے تو جانے کہ وہ شہود جہل مین اپنے نفس کے
صادق ہے اسلئے کہ جاہل جب سنتا ہے کہ مثلاً بادشاہ نے کچھ مال واسطے علماء کے مقرر کیا ہے تو اوسکے
جی مین یہ خطرہ نہین گزرتا کہ اس مال مین سے کچھ اوسکو بھی دیا جائیگا اسی طرح حال اس مقام کے صاحب کا ہے
انتھی مین کہتا ہون کہ بحمدہ تعالی مینے کبھی اپنے نفس کو عالم باللہ سمجھکر یا فقیہ ٹھیرا کر آج تک کسی کو
فتوی نہین دیا اور نہ کسی استفتاء پر دستخط اسکئے ہان بمحبت اتباع سنت سے فقہ سنت و علوم آخرت مین کتب
عربی و فارسی و اردو کلام ائمہ دین و زمرۂ محدثین و علماء مسلمین و صوفیہ متبعین سے تالیف کئے ہین وہ بھی
اپنے استفادہ کے لئے اولاً اور واسطے افادہ کے ثانیاً اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ اگرچہ ہمنے ایک دفتر
گران کا ان علوم مین سے مطالعہ کیا ہے لکن ہم آپکو بہ نسبت اون مولفین کے بالکل قاصر الفہم
اور جاہل سمجھتے ہین اور ہمکو ہر دم یہ ڈر لگا ہوا ہے کہ کہین یہ تالیف دار آخرت مین ہمپر حجت نہو اسلئے
کہ توفیق عمل کی علم پر بالکل نہین ہے یا کوئی کلمہ یا مضمون خلاف مرضی خدا و رسول ہماری زبان یا قلم
سے نکلا ہو جو ہمارے لئے سبب وبال کا ہوجائے اللہم غفراً علی خواص فرماتے تھے من نظر فی علوم
السلف الصالح حکم علی نفسہ بالجھل ولم یحدث نفسہ قط بانہ من العلماء انتھی ابن السبکی
نے نقل کیا ہے کہ کتب خزانۂ مدرسۂ نظامیہ کے زمان حیات نظام الملک مین جل گئے تھے اونکو نہایت
شاق گزرا لوگون نے کہا ابن الحداد کاتبین کو سب علوم سوختہ لکھوا دینگے چنانچہ اونکے پاس آدمی بھیجا اونھون نے
تین برس کی مدت مین جو کچھ تفسیر و حدیث و فقہ و اصول و نحو ذلک سے جل گیا تھا سب لکھوا دیا اور اصحاب طبقات

ہاتھہ مین بندہ کے ہے ایک لحظہ وہ اوسکو ہاتھہ سے نہین دہرتا جب کوئی طاعت ہوتی ہے الحمد للہ کہتا ہے جب کوئی معصیت ہوجاتی ہے استغفر اللہ کہتا ہے علی خواص فرماتے تھے جو کوئی اللہ کے مقدورات مین تامل کریگا وہ اونکو غایت کمال مین پائیگا اور جان لیگا کہ اللہ نے جو بندہ پر معصیت کو مقدر کیا ہے تو کسی حکمت سے کیا ہے یا تو اوس بندہ کی آزمایش منظور ہے یا اسلئے کہ وہ اپنے اعمال پر عجب مین گرفتار تہا یا اون اعمال کے سبب سے اور مسلمانون پر تکبر کرتا تہا و نحو ذلک قال تعالی وبلوناهم بالحسنات والسيئات لعلهم يرجعون کتاب الحکم تاج الدین بن عطاء اللہ مین آیا ہے معصية اورثت ذلا وانكسارا خير من طاعة اورثت عزا واستكبارا شیخ جیلی نے فرمایا ہے لایقدح فی کمال الولی منازعته للاقدار الالهية اذ من شان الكامل ان ینازع الاقدار بالحق للحق یہ کلام نہایت نفیس ہے اسکے معنی یہ ہین کہ مردود نہین ہے جو راضی بالمعاصی ہو اور قدر کی محبت لائے مردود ہے جو مدافعت اقدار کرے تا آنکہ وہ قدر واقع نہونے پائے پہر اگر واقع ہوجائے تو اوسکا حق استغفار و توبہ و ندم و خوف سے عطا کرے اس سے معلوم ہوا کہ بندہ کا مکروہ جاننا وقوع معاصی کو کچہہ قادح اللہ سے راضی رہنے اور اوسکے اقدار کے تسلیم کرنے مین نہین ہے بلکہ شرعًا مطلوب ہے کیونکہ معاصی موجب سخط خدا ہین اور فرار کرنا مواطن سخط سے مامور بہ ہے فافهم واعمل بذلك

دیگر ایک سنت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین کسی شئے پر اپنی طاعتون سے سوا اللہ کے اعتماد نہین رکہتا کیونکہ جو کوئی اللہ پر اعتماد نہین کرتا ہے اللہ آخر مین اوسکو چہوڑ دیتا ہے واللہ ثم واللہ ثم واللہ مین نماز پڑہکر پہرتا ہون اور اپنے رب سے سخت خجل ہوتا ہون اوس سے بہی زیادہ کہ کوئی برا کام کرکے پشیمان ہوتا ہو اسلئے کہ نماز مین مجہسے سوء ادب و غفلت واقع ہوتی ہے اور مجہکو جرأت نہین ہوتی کہ مین اپنے رکوع یا سجود مین یون کہون اللهم لك سجدت او لك ركعت مگر اوسکے بعد یون کہتا ہون سجودا او ركوعا استحق به الخسف والمسخ لولا عفوك وحلمك وشفقتك على فلك الفضل الذي لم يخسف في الارض ولم يمسخ صورتي انتہے بندہ اگر نظر کرے تو سارا آثار و پودا اپنا گناہ پائے بہ نسبت استحقاق جلال آلہی کے سو جسکا یہ مشہد ہے وہ کب درمیان لوگون کے سر اوٹہا سکتا ہے شیخ اسمعیل بن مقری نے اپنے منظومہ مین فرمایا ہے ؎

ذنوبك في الطاعات وهي كثيرة … اذا عددت تكفيك عن كل زلة

تصلي بلا قلب صلاة بمثلها … يكون الفتى مستوجبا للعقوبة

صلاة اقيمت يعلم الله انها … بفعلك هذا طاعة كالخطيئة

اس سے معلوم ہوا کہ جسکا مشہد طاعات مین یہ ہو تو وہ طلب ثواب سے غائب ہوگا بلکہ اوسکو جرأت طلب ثواب کی ہرگز اللہ پاک سے نہوگی وہ تو مثل اوس مجرم کے ہے جسکو بسبب کسی قتیل یا عمل زنا و فجور کے ساتہہ کسی

اس امر کی واجب ہے کیونکہ غالب مدح مجازفت وکذب سے خالی نہین ہوتی ہے شاعر کے قول پر خوش ہونا ایسا ہے
جیسے کوئی شخص کہے کہ مینے کوئی رائحہ پاکیزہ تر رائحہ خائط فلان سے نہین دیکھا جبکہ وہ داخل خلا ہوتا ہے اور وہ شخص یہ
بات سنکر خوش ہو حالانکہ اوسکی بدبو سے واقف ہے فھو الی السخریتہ اقرب امام شافعی نے فرمایا ہے من
مدحک بما لیس فیک فکذلک لا یدان یذمک بما لیس فیک علی خواص فرماتے تہے لیس فی حل
من یمدحنی فی غیبتی او حضوری فان مثلی لو نطقت کل ذرۃ من جمیع الکائنات بھجوہ لکان
ذلک قلیلا انتہی مین بہی اپنی حقیقت ایسی ہی جانتا ہون اور مجہے معلوم ہے کہ جس کسینے میری مدح کی ہے
وہ جاہ ظاہری دیکہہ کر کی ہے نہ کسی اعتقاد علم وعمل کی وجہ سے اور مینے اگر اوسکو پسند کیا ہے تو اسلئے کہ بلاغت
نظم وفصاحت الفاظ اچہے معلوم ہوئے نہ اسلئے کہ مین ممدوح ہون اور مجہہ مین وہ اوصاف سفتہ ہی موجود ہین
یہی حال تقاریظ کتب ورسائل کا ہے وھا انا اتوب الی اللہ من جمیع ذلک شیخ عبد القادر وشطوطی نے
فرمایا ہے لا ینبغی للعبد ان یفرح بما آتاہ اللہ من العلوم والمعارف والجاہ الا بعد مجاوزۃ
الصراط وما ذا ینفع المدح لمن یسقط یوم القیامۃ من الصراط فی النار انتہی فافہم واعمل علی التخلق
بہ ترشد واللہ یتولی ھداک +

دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ جس شخص سے مین ناخوش ہوتا ہون اگر کوئی شخص اوسکی تعریف کرتا ہے تو مین بہی
اوسکی مدح مین شریک ہو کر ذکر خیر اوسکا کرنے لگتا ہون اور بشاشت وطلاقت وجہ ظاہر کرتا ہون تاکہ کوئی مجکو یہ
نکہے کہ مین منفعل ہون وفی ذلک من حسن السیاسۃ ما لا یخفی علی عارف دوسرے اسمین سد باب
غیبت وتنبیہہ بہی ہے اس زمان مین جو مخالط مردم ہو اوسکو عقل وافر وسیاست عظیمہ درکار ہے ورنہ دشمن جو
نقائص چاہیگا بیان کریگا ولھذا التخلق حلاوۃ یجدھا الانسان فی نفسہ اشد من حلاوۃ العسل
فافہم ذلک ترشد +

دیگر ایک نعمت الٰہی مجہپر یہ ہے کہ جو لوگ سواکب الہیہ مین حاضر ہوتے ہین جیسے قوام لیل یا موذنین یا ذاکرین
خدا یا سیقاتی مین اونسے بغض وعداوت نہین رکہتا نہ اونکو ستاتا ہون کیونکہ عنایت ربانیہ کبہی اونکو گہیر لیتی ہے
تو ذنوب ماضیہ ومستقبلہ اونکے معاف ہو جاتے ہین اور وہ اللہ کے دوست ٹہیر جاتے ہین سو جسکو اللہ چاہے
اوسکو کون مکروہ ومبغوض کہے اور ستائے اور اوس سے عداوت کرے +

دیگر ایک انعام خدا کا مجہپر یہ ہے کہ جو کوئی میرے شیخ اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کو دوست رکہتا ہے مین اوسکو
دوست رکہتا ہون اور جو کوئی اونکو دشمن رکہتا ہے مین اوسکو دشمن رکہتا ہون یہ قیام ہے ساتہہ حق واجب
اون دونون کے اور اگر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ مین اونکے اعداء کے ساتہہ اظہار محبت کرتا ہون تو اس لئے

نے نقل کیا ہے کہ حافظ ابن شاہین نے تین سو تیس مولف تصنیف کئے ہین از انجملہ تفسیر قرآن کریم ایک ہزار مجلد
مین ہے اور مسند ایک ہزار چھہ سو جلد مین اور جب آخر عمر مین حساب صرفہ سیاہی دوات کا حبّار سے سمجھا تو ایکہزار آٹھہ سو
رطل وزن شمار مین آیا بعض نے حکایت کیا ہے کہ شیخ عبد الغفار قوصی نے مذہب شافعی مین ہزار مجلد تالیف
کئے ہین اور جلال الدین سیوطی نے نقل کیا ہے کہ شیخ ابو الحسن اشعری رضی اللہ عنہ نے چھہ سو مجلد مین ایک تفسیر
تالیف کی ہے وہ خزانہ نظامیہ بغداد مین موجود تھی اور امام محمد بن جریر جو مدعی اجتہاد مطلق تھے بعد امام شافعی
کے اونکو برابر بار ہشتاد شتر علم محفوظ تھا ابن السبکی نے کہا ہے کہ محمد بن انباری ہر جمعہ کو دس ہزار ورق حفظ
کر لیتے تھے امام واحدی کو کتب علم سے برابر بار یکصد و بست شتر کے محفوظ تھا ایک عجیب بات یہ ہے کہ محمد بن سینا کو ایک
شخص نے عدم حفظ قران پر ملامت کی تھی اونہون نے ایک رات مین سارا قرآن یاد کر لیا حالانکہ اس سے پہلے سوائے
فاتحہ و قل ہو اللہ احد و معوذتین کے کوئی سورت اونکو یاد نہ تھی وہ جو چیز سنتے فی الفور یاد کر لیتے اسی طرح امام شافعی نے
فرمایا ہے ما سمعت شیئا قط و نسیتہ بعد ذلک اسی طرح علیؑ بن ابی طالب نے کہا تھا کہ اگر مین چاہون
تو تمکو ایک معنی بار مین اسّی اونٹ کا بار کرا دون لیث بن سعد کہتے تھے لو کتبت ما فی صدری ما وسعہ
مرکب انتھے اب تو اپنے علم کو مقابلہ مین ان علوم کے جو علماء مذکورین کو دئے گئے تھے دیکھہ اور جنکا ذکر ہے
اس جگہہ نہین کیا ہے اگر تو اونکے علم کو پائے تو ایک قطرہ بحر محیط سے جانے اور اپنے نفس پر حکم جہل کا
کرے ایک امام بخاری تھے جنکی نوک زبان پر چھہ لاکھہ حدیثین تھین اونمین سے اونہون نے یہ کتاب صحیح
جمع کی علی خواص نے فرمایا ہے من اراد ان یعرف مرتبتہ فی العلم فلیرد کل قول علمہ الی قائلہ
ولینظر فی نفسہ فما بقی معہ بعد ذلک فھو علمہ الذی یبعث علیہ یوم القیامۃ و یثیبہ
علیہ و یاجرہ و ما زاد علی ذلک فلہ ثواب حملہ یہ بھی کہا ہے کہ بندہ مقام کمال کو نہین پہنچتا ہے
مگر جبکہ مذاہب مجتہدین روبرو اوسکے آنکھہ کے ہون اور شیخ ابراہیم متبولی نے کہا ہے کہ نزدیک ہمارے مرد
طریق مین کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ اوسکو قدرت استخراج جمیع احکام قرآن کی جس حرف سے منجملہ حروف
ہجا کے چاہے حاصل نہو انتہے فافہم ذلک واعمل علی التخلق بہ ترشد ٭

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھہ پر یہ ہے کہ جو کوئی مدح میری مجالس مین نظماً یا نثراً کرتا ہے میری طبیعت کو اوس مدح سے
سخت نفرت پیدا ہوتی ہے مجکو ڈر رہتا ہے کہ کہین رؤیت نفس اوس مدح پر لاحق نہو اور مین ہمراہ ہالکین
کے ہلاک ہو جاؤن پھر مین بعد اسکے اللہ کا شکر کرتا ہون کہ اوسنے بعض السنہ کو میری مدح کے لئے مطلق
کیا ہے حالانکہ مین مستحق اوسکا نہین ہون پھر مین اپنے نفس کی تفتیش کرتا ہون تو کبھی اوسکے اندر جب
مدح کو کامل پاتا ہون اوس مدح سے ایک طرح کا اوسکو زہو و عجب حاصل ہوتا ہے اسکے فقیر مراعات

نہین ہے خواہ بواسطہ لے یا بلا واسطہ اور یہ جو بعض علماء حنفیہ نے کہا ہے کہ ان الحرام لا یتعدی ذمتین سو اسکے معنی
مینے شیخ شہاب الدین شلبی حنفی سے پوچھے تھے کہا ہذا محمول علی من لم یعلم بذلک اما من رأی المکاس
مثلاً یاخذ من احد شیئاً من المکس ثم یعطیہ لآخر ثم اخذناہ من ذلک الآخر فہو حرام فافہم +
دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ جو فقیر اس زمانے مین دنیا کو دین کے نام سے کہاتا ہے مین اوسکا طعام نہین کہاتا
خصوصاً جبکہ وہ کوئی مولد کبیر کرتا ہے کیونکہ اوسمین وہ حلال وحرام کو نہین دیکھتا لوگ اگر اوسکے ساتھہ اعتقاد وصلاح
نرکہتے تو کبہی اوسکو کچہہ نہ دیتے ومعلوم ان من یاکل الدنیا بدینہ اقبح ممن یاکلہا بدنیاہ فضیل بن عیاض
مکہ مین اونٹ پر پانی چشمہ سے لاکر لوگون کے گہر لیجاتے اس مزدوری سے اپنا اور عیال کا قوت کرتے کسینے کہا فلان
شخص نے حرفہ ترک کر دیا اللہ نے اوسکو ضائع نہین کیا وہ اپنے رب کی عبادت پر متوجہ ہے فرمایا یہ ایسا شخص ہے
کہ کبہی اپنے دین کی وجہ سے روٹی سالن کہاتا ہے پہر فرمایا لان اکل الدنیا بالطبل والمزمار احب الی
من ان اکلہا بدینی انتہی علی خواص کو جب کوئی فقیر طرف طعام کے بلاتا جب تک معلوم نکر لیتے کہ وہ کوئی کسب
شرعی رکہتا ہے جیسے تجارت یا زراعت یا صنعت تب تک اجابت نکرتے ایکبار طعام محل مولد ایک شیخ کا کہالیا تہا
قے کر ڈالی فافہم واعمل بذلک والحمد للہ الذی جعلنی اکرہ طعام المعتقدین +
دیگر ایک انعام الہی مجھپر یہ ہے کہ مین طعام نذور واعراس واشعر طعام تعزا وجمع وتمام شہر نہین کہاتا مجھے یاد نہین کہ کبہی
مینے ایسا کہانا کہایا ہو مگر ایکبار سہر میتے اوسکو قے کر دیا وجہ اسکی یہ ہے کہ ایسا طعام غالباً شبہ سے سالم نہین ہوتا ہے اور
نذر کے بارہ مین حضرت نے فرمایا ہے ان النذر لا یقدم شیئاً ولا یؤخرہ وانما یستخرج بہ من البخیل او
کہا وسرجا اور یہ بات معلوم ہے کہ طعام بخیل دوا ہے نہ دوا خصوصاً جبکہ کسی عورت نے اپنی کمائی سے تیار کیا ہو وقد نقلت
وصایا الاشیاخ رضی اللہ عنہم بالنہی عن الاکل من کسب النساء فی سائر الاقطار وقالوا من رضی
لنفسہ بالاکل من کسب امرأۃ فارفضوا امرہ فانہ لا یجی منہ شئ فی الطریق مین کہتا ہون مراد اس
کسب سے رزق حلال ہے نہ مہر البغی کہ وہ قطعاً حرام ہوتا ہے رہا حضرت صلعم کا گہر مین بعض عورتون کے مع اصحاب
کے جاکر کہانا سو جو کچہہ دنیا مین ہے وہ سب آپ ہی کی بالاصالت ملک تہی ساری خلق آپ ہی کے رزق مین
سے کہاتی ہے انتہی یعنی مخلوق کو حضرت کے طفیل مین رزق ملتا ہے نہ یہ کہ حضرت رازق یا مالک ہین ساری دنیا
کے کیونکہ سارا ملک اللہ کا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر
علاوہ اسکے حضرت ایسی چیز کے تناول سے معصوم ہین جو آپکے دین مین نقصان لاتی رہے اطعمہ واسمعہ عرس
سو غالباً تکلف سے خالی نہین ہوتے فوق عادت وفوق طاقت اوسمین کہانا پکایا جاتا ہے اور شارع نے ہمکو اکل
طعام متکلفین ومتباہیین ومتفاخرین سے منع فرمایا ہے ماں باپ وغیرہ عروس کے گہر کا سامان بیچکر یا قرض لیکر

کہ وہ اس محبت کی وجہ سے میری طرف مائل ہو تو مین اوسکو ادب اونکے حق مین سکھادون کچھ اونکی خیانت کی راہ
سے بہ اظہار نہین کرتا امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رح اور سعید بن جبیر رح اسی قدم پر تھے چنانچہ خلیفہ نے امام صاحب
کو فتوی دینے سے منع کر دیا تھا ایک شب اونکے بیٹے نے اونسے مسئلہ پوچھا کہ اگر مسوڑون مین سے خون نکلے
تو وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہین کچھہ جواب ندیا اور فرمایا اپنے چچا حماد سے پوچھہ کیونکہ امام نے مجکو فتوی دینے
سے روکدیا ہے مین اوسکی خیانت پس پشت اوسکے نکرونگا سعید بن جبیر کو حجاج نے قید کر دیا تھا اونکی اولاد
روتی تھی داروغہ قید خانہ نے کہا تم اپنی اولاد کے پاس جاؤ مین اس امر کو مخفی رکھونگا کہا معاذ اللہ کہ مین خلاف
اپنے ولی امر کے کچھہ کرون اوسنے کہا حجاج ظالم ہے اوسکی اطاعت تمپر لازم نہین ہے کچھہ نہ سنا اور یہ کہا کہ اگر
حجاج کو یہ بات معلوم ہو جائیگی تو وہ تجکو ستائیگا اور مین نہین چاہتا کہ کوئی مسلمان بھائی میرے سبب سے ستایا جائے
شعرانی کہتے ہین ولم ار لهذا الخلق فاعلا فی عصری من اقرانی الا النادر انتهی مین کہتا ہون شعرانی بظاہر
منسوب طرف امام شافعی کے تھے مگر اونکے مقام و ادب کو دیکھنا چاہیئے کہ عدوِ امام اعظم کے عدو تھے یہی بات
ہر مسلمان پر واجب ہے کہ جو شخص کسی امام کا ائمہ اربعہ مجتہدین یا ائمہ محدثین مین سے دشمن ہو یہ بھی اونکو دوست
نرکھے بلکہ دشمن جانے اسلئے کہ سب ائمہ و سلف مقام ادب و حفظ مرتبہ مین ایک حکم رکھتے ہین اور سب ہمارے
پیشوا تھے ہمنے حق و باطل کو اونہین کے طفیل سے تمیز کیا ہے ہم تک دین اسلام اونہین کی سعی و جہد سے پہنچا ہے
رضی اللہ عنہم اجمعین وعفا عنا جمیع ہفواتنا وانہ ارحم الراحمین اللہم آمین *

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین طلبۂ علم مالکیہ کا بہت ادب کرتا ہون اسلئے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ کو میرے
امام پر شیخت حاصل ہے سو جسطرح ہمارے امام اپنے شیخ اور اونکے اتباع کا ادب کرتے تھے جیسے اشہب اور
ابن القاسم وغیرہما کا اسی طرح اونکے مقلدین مذہب کو چاہیئے کہ وہ اتباع امام مالک کا ادب کرین نووی رح نے
بعض مالکیہ کے ساتھہ بحث کی تھی مالکی نے اُنپر غصہ کیا خفا ہوا انسے کہا تو فرمایا ان امامہ شیخ امامی فالادب
معہ کالادب مع امامہ انتہی ولم ار لهذا الخلق فاعلا فی مصر من اقرانی الا القلیل فافہم واعمل
علی التخلق بہ ترشد واللہ الہادی *

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین اون لوگون کا کھانا نہین کھاتا ہون جو اپنے مکاسب مین متہور ہین خواہ
وہ مجکو بلاکر کھلائین یا میرے گھر بھیجدین اور اگر سہوًا کھالیتا ہون تو قے ہو جاتی ہے قبل اسکے کہ عروق مین منتشر
ہو علامت متہورین فی المکاسب کی یہ ہے کہ وہ طرح طرح کے اطعمہ طیار کرتے ہین اگر تورع کرتے تو نان خشک
پر بھی قادر ہوتے جیسے تجار فریاتین جو ظالمون کے ہاتھہ سامان فروخت کرتے ہین اور مکاسین اور رشوت خوار
کہ قیمت ان اشیاء کی اونکے اموال سے لیتے ہین حالانکہ مذہب متورعین مین کچھہ فرق درمیان حرام و شبہہ کے

اس خطرہ سے معلوم نہو وہ کیون وہان اقامت کرے شیخ ابن العربی نے کہا شیخ سلیمان ذہیلی پچاس برس مکہ مین رہے
اونکے دل پر کبہی خطرہ سوء نہوا قرآن کریم مین فرمایا ہے ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم
فقط ارادۂ ظلم پر وعید عذاب الیم فرمائی ہے اگرچہ وہ ظلم عمل مین نہ آیا ہو یہ مستثنی ہے اوس حدیث سے نزدیک بعض
اہل علم کے ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسہا ما لم تعمل بہ جسطرح کہ کتب اصول مین مقرر ہے
اسی وجہ سے حضرت عبد اللہ بن عباس مکہ مین نرہے طائف مین جا بسے حالانکہ اونکا مرتبہ اولیاء سے کہین
بڑہکر تہا وہ بہ نسبت اولیاء کے وقوع فی المعاصی سے محفوظ تر تہے امام مالک وشعبی مجاورت مکہ کو مکروہ کہتے
ہین اور فرماتے ہین ما للنا ولبلد تضاعف فیہا السیئات کما تضاعف الحسنات ویؤاخذ
الانسان فیہا بما بالخاطر انتہی دوسرا ادب یہ ہے کہ وہان مدت اقامت تک رزق حلال کہائے خواہ کوئی
حرفۂ شرعیہ کرے جسطرح فضیل بن عیاض وسفیان بن عیینہ وابراہیم بن ادہم کرتے تہے یا اللہ کی طرف متوجہ
ہو کہ وہ اوسکے لئے حلال درمیان سے فرث حرام ودم شبہات کے استخراج کرے ویرزقہ من حیث لا
یحتسب کطعام الانبیاء والاولیاء کیونکہ جو حلال نہین کہاتا ہے اوسکا دل سخت وغلیظ وتاریک ہو کر
دخول حضرت الٰہیہ سے محجوب ہو جاتا ہے وہ ایک لحظہ اوس بارگاہ عالیجاہ مین ٹہیر نہین سکتا پہر زیادہ دیر تک
توقف کرنے کا کیا ذکر ہے اس طرحکے اور بہت آداب ہین جنکو شعرانی رح نے اس جگہ ذکر کیا ہے سو جسکو
ان آداب کے بجالانے پر قدرت ہو وہ مجاورت کرے والا فلا شعرانی رح کہتے ہین مینے اہل مصر کو سنا کہ حق
مین ایک شخص مقیم مکہ کے اونہون نے کہا تہا ہنیئاً لفلان ترک الدنیا واستراح جب مین سنہ ۹۵۳ مین
حج کو گیا حرم مین بیٹہا تہا کہ اوس شخص نے ایک شخص سے جو مدینۂ رسول صلعم مین تہا استغاثہ کیا مینے اوس سے
کہا اگر اہل مصر جان لین کہ تو اس امر مین پڑا ہے ہرگز تمنا نکرین کہ وہ تیری جگہہ پر ہون تو یہان حرم شریف مین
ایک شخص سے منجملہ جیران رسول خدا صلعم کے استغاثہ کرتا ہے تجہے اللہ ورسول سے شرم نہین آتی تو نے
کیا حاصل کیا وکذلک وقع لی مع شخص آخر فی الحجر تحت المیزاب فصار یستغیث بالشریف
عبد الرحیم البیرونی فقلت لہ قم واخرج من الحرم کیف تستغیث اولاد رسول اللہ صلعم
فی حضرۃ اللہ تعالی واللہ ان البہائم احسن حالا منک انتہی یہ حکایات دلیل ہین اس بات پر کہ بد عقیدہ
لوگ حرم شریف مین بہی اپنے شرک سے نہین چوکتے پس جبکہ سنہ ۹۵۳ ہجری مین یہ عموم شرک وعدم نہی عن المنکر
موجود تہی تو اب ہم اپنے عہد شرک مہد کو کیا روئین کہ اوس حال پر ساڑہے تین سو برس سے کچہہ زیادہ زمانہ
گذر چکا ہے اور ہم ساحل ساعت پر آلگے ہین ہمراہ ابو العباس عمری رح کے چودہ اولیاء نے حج کیا تہا
پہر اونہون نے اذن مجاورت مکہ مکرمہ کا چاہا فرمایا ان قدرتم علی ادبہا فجاوروا پہر کچہہ آداب بیان کرکے کسیکو

کہانا طیار کراتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اس عرس مین زیر بار ہو گئے یہ طعام ریا نہین ہے تو پہر کیا ہے اور لوگ
کہتے ہین کہ فلان شخص کا کہانا بہت عمدہ طیار ہوا تہا اسی طرح طعام عزا و جمع و تمام شہر مین مفاخرت داخل ہوگی
ہے اور فطیر و عجمیہ و سنبوسک و حلوا وغیرہ طیار کرتے ہین اس ڈر سے کہ لوگ عتاب کرین +

دیگر ایک سنت اللہ کی مجہہ پر یہ ہے کہ مین طعام صنایعی نہین کہاتا ہون خصوصًا جبکہ وہ بوڑہا ہو کیونکہ وہ بڑی
مشقت و محنت سے کسب کرتا ہے مگر یہ کہ مین مکافات اوسکی قیمت سے کرون اسی طرح جو شخص کہ قرضدار ہے
اور باوجود قدرت کے ادائی قرض مین دیر کرتا ہے یا قدرت وفای قرض کی نہین رکہتا ہے اوسکا طعام بہی
نہین کہاتا کیونکہ طعام اول مین حق غیر ہے اور طعام ثانی مین اجحاف ہے بلکہ اگر طیب خاطر سے بہی بُلا لے
توبہی مین قبول نہین کرتا اسلئے کہ وہ اس مسئلہ سے جاہل ہے +

دیگر ایک سنت اللہ کی مجہہ پر یہ ہے کہ مین تنہا کہانے کو مکروہ رکہتا ہون جسطرح تنہا نماز پڑہنے کو بلا ضرورت مکروہ
جانتا ہون تنہا اکل و تنہا نماز سے میرا سینہ تنگ ہو جاتا ہے حالانکہ شارع نے ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم ہمراہ
جماعت کے کہائین جس طرح کہ نماز جماعت کا حکم فرمایا ہے اسمین ایتلاف قلوب و کثرت رزق و مدد و
امتثال امر شارع ہے صلعم +

دیگر ایک انعام خدا کا مجہہ پر یہ ہے کہ مین خادم کے ساتہہ مباسطت رکہتا ہون اگر اوسکو کہتا ہون کہ آ میرے
ساتہہ کہا تو وہ ہیبت نہین کرتا میرے ہمراہ کہا لیتا ہے ورنہ اکثر خدام ہمراہ سادات کے نہین کہاتے اسلئے
کہ وہ اپنے سید مین رائحہ کبر کا پاتے ہین اگر شہود رحمت ولینت کرین تو کیون اونکے ساتہہ نہ کہائین عمر بن
عبد العزیز نے ایک دن ایک جوان کو بلایا کہ آ میرے ساتہہ کہا اوسنے انکار کیا یہ بیٹہہ کر رونے لگے اور کہا لولا
انہ علم منی الکبر ما أبی ان یاکل معی +

دیگر ایک انعام اللہ کا مجہہ پر یہ ہے کہ جب مین حج کو جایا کرتا ہون تو مجاورت مکہ سے بچتا ہون اسلئے کہ مین قیام
کرنیکے ساتہہ آداب مجاورت کے عاجز ہون مکہ ایک خاص درگاہ ہے اللہ تعالی کی زمین پر اس ادب کا لحاظ
اکثر علماء و فقراء نہین کرتے عوام و جہال کا کیا ذکر ہے بلکہ مجاورت مکہ کو ایک بڑی نعمت جانتے ہین اور تفتیش
آداب نہین کرتے ومن جالس الملوک بلا ادب جرّہ ذلک الی العطب ٥

حافظا علم و ادب ورز کہ در مجلس شاہ
ہر کرا نیست ادب لایق صحبت نبود

مثلًا ایک یہ ادب ہے کہ دل پر مجاور کے تا زمانہ مجاورت مکہ خطرہ کسی معصیت کا نگزرے اگرچہ اپنی منزل مین ہو
چہ جای مسجد الحرام کے پہر طواف و نماز کے اندر اور بہی یہ خطرہ بدتر ہوتا ہے کیونکہ یہ شخص اللہ جل و علا کے
دربار مین حاضر ہے جو سارے جہان سے اشرف تر ہے مگر تربت رسول صلعم سو جس شخص کو اپنی سلامتی

دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مخفی صدقہ دینے پر میرا سینہ کشادہ تر ہوتا ہے بہ نسبت جہر بالصدقہ کے مگر یہ کہ صدقہ فرض ہو یا واسطے کسی غرض صحیح شرعی کے ہو یہ اسلئے کہ صدقہ سر صدقہ علانیہ پر بیشتر گنا ہوتا ہے لیکن مجکو کچھ یہ مضاعفت اس اسرار پر باعث نہین ہوتی ہے کیونکہ مین اللہ کے ہوتے ہوئے کسی شئے کا دارین مین مالک نہین ہون بلکہ امتثال امر شرع کرتا ہون اور شارع نے اعلان زکوۃ فرض پر حث کیا ہے مثل نماز کے کقولہ تعالیٰ اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ اور حضرتؐ کے پاس جب مال آتا مسجد مین جمع کر کے سب فقراء مہاجرین و انصار کو دیتے خواہ طعام ہوتا یا زر وسیم ہمارے شیخ الاسلام زکریا صدقہ مین اتنا اسرار کرتے کہ لوگ اونکو بخیل خیال کرتے حالانکہ مین دس برس تک اونکے پاس اوٹھا بیٹھا علماء مصر مین اونسے زیادہ کوئی صدقہ دینے والا نہ تھا جب کسی کو کچھ دیا چاہتے کہتے آؤ مصافحہ کرین کہ سنت ہے اور اوسکے کف دست مین چپکے سے رکھدیتے اور اگر کوئی شخص بیٹھا ہوتا تو اوس سے کہتے کہ تم پھر ہمارے پاس آنا ہمکو تمسے کچھ کام ہے وھذا الامر لا یثبت فیہ الا من صدق مع اللہ تعالیٰ وعاملہ مخلصا علی خواص فرماتے تھے ایک صورت صدقہ سر کی یہ ہے کہ تو کسی شخص سے کچھ چیز خرید کرے اور قیمت سے زیادہ کچھ اوسکو دے یا کسی کے واسطہ سے خرید کرے اور وکیل سے کہدے کہ قیمت سے زیادہ کچھ دیدینا ولیس فی مسائل الاخفاء اخفی من ھذا ولا اھمن اعطی صدقتہ لعامل السلطان فان الفقیر لا یعلم من ھو المتصدق علیہ علیناً ابدا فافہم واعمل بذلک ترشد +

باب فی جملۃ اخری من الاخلاق

ایک نعمت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ جب مین سفر حجاز و نحوہ سے پھر کر آتا ہون اور کسی کو کوئی ہدیہ دیتا ہون تو میرا نفس شغف طلب مکافات کی اوس ہدیہ و تحفہ وارمغان ورہ آورد پر نہین کرتا اور اگر معلوم کر لیتا ہون کہ وہ اہتمام عوض مین ہے تو اوسکو اطلاع دیدیتا ہون کہ مینے عزم کر لیا ہے کہ مین اسپر مکافات نہ لونگا تاکہ دل اوسکا تعب سے راحت مین ہو جائے ورنہ بعض لوگ حلف کرتے ہین کہ ہم طالب مکافات نہین ہین حالانکہ یہ حلف اونکا ریا و سمعہ سے ہوتا ہے اسلئے مین کہتا ہون اللہ نے فرمایا ہے ولا تمنن تستکثر یہ صریح نہی ہے اس بات سے کہ منت کہکر زیادہ لے اور کسیکو واسطے استکثار کے کچھ دے وما توفیقی الا باللہ +

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ جو شخص میرے اخوان مین سے متقی ہو کر متغیر و متبدل ہو جاتا ہے اور بعد صلاح کے فاسق شریر بنجاتا ہے مجکو اوسپر بہت رحمت و شفقت آتی ہے کیونکہ وہ بسبب اس لغزش کے زیادہ تر ہمارا محتاج ہے فالاعوج اولی بالرحمۃ من المستقیم لاسیما ان صار یحط فی اخوانہ

قدرت مجاورت کی نہوئی واللہ الہادی +

دیگر ایک انعام آلہی مجھپر یہ ہے کہ مین تنگئ دنیا پر بہت سا شکر کرتا ہون جسطرح کہ اوسکی وسعت پر شکر گذار ہوتا ہون بلکہ یہ شکر اولی تر ہے اسلئے کہ جب دنیا مجھسے روک لیجاتی ہے تو مین مقتدی انبیاء و اصفیاء کا ہوتا ہون اور جب دنیا کی کشایش ہوتی ہے تو پیرو قارون و ثعلبہ کا ٹہیرتا ہون فالتاسّی بالانبیاء والاصفیاء فی الفقر اسلم عندی من توسعۃ الدنیا وانفاقہا واقل حسابا وقد قال السلف الصالح یا طالب الدنیا لتبرّ بہا غیرک ترکک لہا ابر انتہی وقال الجنید رح خلو الید ارفق للعبد عند اللہ من توسعۃ الدنیا علیہ ولو نوی بہ التصدق انتہی وقال الفضیل بن عیاض اذا احب اللہ عبدا حماہ من الدنیا واذا ابغض عبدا وسّع علیہ دنیاہ وشغلہ بہا عند پہر اگر بے سوال تحویل کئے ہوئے نہ بنے اور کوئی غرض سجملہ اغراض شرعیہ کے ہو تو یون کہے اللہم وسع علینا الدنیا ان کان لنا فی ذلک مصلحۃ او ضیقہا علینا ان کان فی ذلک مصلحۃ جسطرح کہ طلب موت وحیاۃ مین کہا جاتا ہے اسکے بعد اگر دنیا آئیگی تو انشاء اللہ تعالی اوسمین خیر ہوگی کیونکہ ہمنے تفویض امر کی طرف اللہ تعالی کے دونون حال مین کردی ہے اور آپنے اختیار کو اللہ کے اختیار مین فنا کردیا ہے صالحین کا تجربہ ہے کہ جسکے پاس دنیا زیادہ ہوتی ہے اوسکی غفلت بہی اللہ سے زیادہ ہوتی ہے ہان جسکے حق مین توسع دنیا مذکر رب ہوا اور وہ اللہ کا شکر بجالائے تو یہ توسع واسطے اوسکے اولی و اعلی ہوگا لکن یہ مقام خطر کا ہے اس جگہہ سوا انبیاء و کمّل اولیاء کے کوئی دوسرا ٹہیر نہین سکتا ہے

بادہ نوشیدن و ہشیار نشستن سہل ست	گر بدولت رسی و مست نگردی مردی

ولذلک اختار العقلاء کلہم التقلل من الدنیا والزہد فیہا اتباعا لرسول اللہ صلعم وثم مقام رفیع و مقام ارفع والسلامۃ مقدمۃ علی الغنیمۃ فافہم واعمل علی التخلق بہ ترشد +

دیگر ایک انعام خدا کا مجھپر یہ ہے کہ مین جسکے ساتھہ کچہہ سلوک و احسان کرتا ہون وہ میری نظر مین تہوڑا نظر آتا ہے اور شہود اپنے فضل کا اوسپر نہین کرتا مثلاً اگر کسی کو مین ایک ہزار دینار زر دون تو وہ زر اور ایک مشت خاک اوسکو دینا نزدیک میرے برابر ہے مین دیگر سپر التفات نہین کرتا کیونکہ میری نظر اوس معنی پر ہے جو حدیث مین آئے ہین کہ دنیا نزدیک اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے بہی نہین ہے ورنہ کسی کافر کو ایک گہونٹ پانی کا اوسمین سے نہ دیتا تو یہ پر پشہ جو سارے اہل ارض پر تفریق کیا گیا ہے کیا چیز ہے کہ مین اوسمین سے کچہہ دیکر منت رکہون یا اوسکا ذکر کرون یا اوسکی طرف ملتفت ہون اور اوسکو عطا سمجہون وہذا خلق غریب فی ہذا الزمان لا یوجد الا فی الفقراء الصادقین کیونکہ فقیر صادق قدم ملوک پر ہوتا ہے شہامت نفس و کرامت ذات مین اوسکا مقام اس سے جلیل تر ہے کہ وہ طرف عطا کے التفات کرے فاعمل بذلک واللہ یتولی ہداک +

ہمارے پاس اِس گمان پر تہی کہ ہم مین کرم وتدبر ہے اور ہم اوسکے سامنے کچہہ ہڈی وغیرہ ڈالدینگے اور وہ ہمارے سامنے اوسکو کہائیگی تب کہین وہ کچہہ خطف کرتی ہے اوسکو فہم امور کا ہے لکن نطق سے عاجز ہے بعض محققین نے کہا ہے ان البہائم ما سمیت بہائم الا لابہام امرہا علینا لا لابہام الامور علیہا تامل للعنکبوت والنحل فانہا تطلعک علی ان للحیوانات تدبیرا و رویۃ بالہام من اللہ تعالی وان لم تکن کلفۃ انتہی علی خواص اپنی عیال کو وصیت کرتے کہ بلی کو کہانا دیا کرو خصوصًا نہار رمضان مین اسلئے کہ لوگ دن کو نہین کہاتے ہین تو اوسکو بہی کہانے کو کچہہ نہین ملتا اوسکی مصلحت ضائع جاتی ہے بلکہ مینے اونکو دیکہا کہ وہ چونٹیون کو آٹا یا ریزہ ہائے نان اونکے سوراخون کے دروازے پر ڈالتے تہے اور کہتے تہے ہم انکو نکلنے سے واسطے سعی کے قوت پر مع رفقہ کے بے نیاز کرتے ہین کیونکہ یہ اسی ارادہ سے نکلتے ہین کہ بے کچہہ لئے نہ پہرین اور اپنے نفس کو واسطے وقوع حافر یا نعل کے عرض کرتے ہین کبہی دب کر مرجاتے ہین کبہی انکے ہاتہہ پاؤن ٹوٹ جاتے ہین یا اضلاع مین چوٹ لگتی ہے تو ایک زمانہ دراز تک بیمار رہتے ہین اور اوس قدر دکہہ کہینچتے ہین کہ اگر ہم مین کسی کا ہات یا پہلو ٹوٹ جائے تو وہ اوس قدر مقاسات الم نہین کرتا ہے گو سات ماہ یا زیادہ تک صاحب فراش ہو ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ امام غزالی رح کو بعد موت کے دیکہا پوچہا کہ اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا بسبب میرے صبر کرنے کے کتابت سے جبکہ کوئی مکہی قلم پر بیٹہہ کر سیاہی پیتی جب تک کہ وہ پیکر خود نہ اوڑجاتی تب تک مین لکہنے سے باز رہتا قال الشعرانی ما احتقرت شیئا من الاحسان الی الدواب والحیوانات التی لم یامر الشارع صلعم بقتلہا انتہی علی خواص فرماتے تہے کہ اگر تمہارے پاس کچہہ شکر وشہد ہو تو اوس کو دروازہ کے سوراخ سوریچہ پر گرادیا کرو یا اونکی راہ مین رکہدیا کرو تاکہ آسانی سے اونکو رزق ہاتہہ آئے جو کوئی کسی حیوان پر رستہ پہنچنے کا طرف اوسکے رزق کے مشکل کرتا ہے اللہ اوسپر طریق اوسکے رزق کا دشوار کردیتا ہے جزاءً وفاقًا عدل الہی کا یہی حکم ہے ثم اعلم ان اولی الناس بالعمل بہذا الخلق حملۃ القرآن والعلم لان الناس یقتدون بہم فی ذلک ولا ینبغی لہم ان یترکوا الاحسان الی الدواب والخلق الا بطریق شرعی بعض محدثین نے تربیت گربہ کو مستحب کہا ہے یہ مستدعی ہے اس بات کو کہ اوسکو کہانا پینا دیا جائے اوسپر تحمل نکرین کیونکہ احسان کرنا مستحب ہوتا ہے فافہم ذلک واعمل علی التخلق بہ ترشد وباللہ التوفیق ٭

دیگر ایک انعام خدا کا مجہپر یہ ہے کہ مین وقت اکل وشرب کے ہمراہ خدا کے حاضر دل رہتا ہون میرا شہود یہ ہوتا ہے کہ یہ اللہ کا فضل ہے مجہپر مین ایک ذرہ کا مستحق نہ تہا بلکہ جو حق واجب اس رزق کا ہے مین اوسکو بجا نہین لاسکتا ہون پہر اگر کبہی مین اس مشہد سے غافل ہو کر کہاتا یا پیتا ہون تو اسقدر استغفار کرتا ہون کہ میرے گمان پر یہ بات غالب ہوجاتی ہے کہ اللہ نے اپنے فضل سے میری استغفار قبول فرمالی اور ایک بار کی استغفر اللہ کہنے پر

الذین فارقہم اور فی شیخہ الذی فارقہ فانہ تجیب مداواتہ والا ذہب دینہ بالکلیۃ انتہی
غرضنکہ فقیر وہ ہے جو دل سے کام کرے نہ ہاتھ وزبان سے شیخ جیلی نے فرمایا ہے کل الطیور تقول ولا
تفعل والبازی یفعل ولا یقول ولذالک کانت اکف الملوک سدّتہ یجلس علیہا انتہی +
دیگر ایک نعمت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین کفران نعمت پر کسی شخص سے قطع برّ واحسان نہین کرتا کیونکہ مین
عبد ہون مجھکو کچھہ فضل کسی پر نہین ہے مین تو اللہ کے امر مین مستعمل ہون کچھہ خود عامل نہین ہون علی خواص
فرماتے تھے اعظم الناس اجرامن یحسن الی من لا یشکرہ اوالی من یو خریدہ من الاعداء انتہی ۵

بدی را بدی سہل باشد جزا	اگر مردی احسن الی من اسا

اور یہ بھی فرماتے تھے من اراد النصرۃ علی اعدائہ فلیحسن الیہم ولیتامل الذی یعاقب ولدہ
او تلمیذہ مثلا بقطع الاحسان الیہ نفسہ یجد الحق تبارک وتعالی یرزقہ لیلا ونہارا
مع کونہ مخالفالہ فیجب علی العبدان یعامل عبید سیدہ کما یعاملہ سیدہ من الحلم
والعفو والصفح وعدم المعاجلۃ بالعقوبۃ ثم ان الاثر الواقع لمن یعاقب ولدہ مثلا بقطع
رزقہ انما ہو من حیث قصدہ ہو والا فالعبد لا یقدر ان یرد ما اقسم اللہ تعالی لغیرہ ابدا
انتہی فافہم واعمل بہ

چہ جرم دید خداوند سابق الانعام	کہ بندہ در نظر خویش خوار میدارد
خدائی راست مسلم بزرگی والطاف	کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد

قرآن کریم مین فرمایا ہے ادفع بالتی ہی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم لکن چونکہ
یہ مقام سخت مشکل ہے اور ہر کسی کا کام نہین کہ اس منزل مین قدم رکھے اسلئے بعد اس ارشاد کے یون فرمایا
وما یلقاہا الا الذین صبروا وما یلقاہا الا ذو حظ عظیم سو جو شخص دشمن کی ایذا پر صبر کرے اور عوض عداوت
کی سوالات بجالائے وہ بڑا بختاور صاحب نصیب ہے بنص کتاب عزیز اللہم وفقنا وارحمنا +
دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین بلّی کتے کو اوس گوشت مرغ مین سے جو سامنے میرے ہوتا ہے دیکر
خوشدل ہوتا ہون جب دیکھتا ہون کہ وہ اپنا سر اونچا نیچا کرتے ہین اور مین کھانا کھاتا ہون بلکہ کبھی پوری مرغی
دیدیتا ہون جبکہ اونکو بھوکا پاتا ہون اور اگر وہ کچھہ اچک لیجاتے ہین تو اوسکو نہین چھوڑتا اور نہ کسیکو چھوڑا
دیتا ہون بلی جو ہمارے سامنے سے مثلا مرغی کو اوچک لیتی ہے تو اسی لئے کہ اوسکو ہمارے بخل وشح کا
تجربہ ہو چکا ہے وہ دیکھتی ہے کہ ایک شخص ہم مین کاڑی کو بہاں تک نوچتا ہے کہ اوسپر کچھہ گوشت پوست
باقی نہین چھوڑتا تو جب وہ ہمارے احسان کرنیسے اپنے ساتھہ مایوس ہو جاتی ہے حالانکہ اوسکی اقامت

جو اپنے دلون سے ساتھہ اللہ کے حاضر رہتے ہین پہچانتے ہین وہ شخص بعد چند روز کے بغیر میری بد دعا کر نیکے اندھا ہو گیا قدرت آلہی کو اوسپر غیرت آئی*

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ اگر مین حرام یا شبہ کا مال کھاتا ہون تو خواب یا بیداری مین مجکو تنبیہ کردیجاتی ہی اسکے تین علامتین ہوتی ہین ایک یہ کہ شرع کو اوس طعام پر اعتراض ہو اس جہت سے کہ اوسپر ہاتہہ کسی غیر کا تھا دوسرے یہ کہ اپنے دل مین ظلمت اور اپنے پیٹ مین گرانی پاتا ہون گویا شکم مین ایک پتہر رکھا ہے تیسرے یہ کہ خواب سے جاگ ایک ساعت تک مخبط العقل رہتا ہون مثل سود خوار کے اور اکثر مین ایسے طعام کو قی کردیتا ہون انمین سے اگر ایک علامت چوک جاتی ہے تو دو علامت دیگر نہین چوکتی اللہ نے ابتک مجکو طعام فلاحین و مکاسین و ظلمہ سے بچایا ہے ایک علامت شبہ کی یہہ ہے کہ دل اوس طعام کے کہانیسے نفرت کرے **لقوله صلعم** استفت قلبك ولو افتاك المفتون لقمۂ حرام و شبہہ کو قلوب خلائق مین بحسب اختلاف طبقات و مراتب اثر عظیم ہوتا ہے عوام مین یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ اعمال مذمومہ مین جنکی عادت اونکو نہ تہی گرفتار ہوجاتے ہین طلبہ علم و طریق مین یہ اثر ہوتا ہے کہ اونکے دل مین قسوت اور طبیعت مین ثقل آجاتا ہے متوسطین مین یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ مصالح دارین کے نفع سے غفلت مین پڑجاتے ہین کاملین مین یہ اثر ہوتا ہے کہ اونکو کثرت سے غم گہیرتے ہین جنمین کچہہ منفعت نہین ہوتی ہے مکملین مین یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ دخول حضرت آلہی سے ممنوع ہوجاتے ہین یہانتک کہ نماز مین بہی دل اونکا حاضر نہین ہوتا واللہ الموفق*

دیگر ایک نعمت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین طعام شبہ مہمان کو نہین کہلاتا اگرچہ وہ مجہسے طلب کیون نکرے کیونکہ مومن ادیان و ابدان لبشر پر موتمن ہے اور جو شخص طالب طعمہ بسفر ہو وہ عقل مین مثل طفل کے ہے اسی طرح مین واسطے مہمان کے کچہہ تکلف نہین کرتا و لہذا کسی مہمان سے مین ملول نہین ہوتا ہون اگرچہ ہزار نفر آجائین اور جو شخص لوگون کے لئے تکلف کرتا ہے وہ اونکی ملاقات کو مکروہ رکہتا ہے ایک قوم نے مہمانون کے لئے تکلف کیا تہا انجام کار اونکا افلاس و ضیق معیشت ہوا اور کیون نہوتا کہ اونہون نے واسطے غیر خدا کے ریا و سمعہ سے کہلایا اگر اللہ کے لئے مہمانی کرتے تو مفلس نہوتے اللہ اونکے ہاتہہ پر ارزاق خلائق کو مرتے دم تک جاری رکہتا اور کئی گنا بذل سے زیادہ دیتا واللہ الہادی*

دیگر ایک انعام آلہی مجہپر یہ ہے کہ جب مین ولیمۂ عرس یا ختان یا سلامت من المرض و نحو ذلک کرتا ہون تو اپنی جان پہچان کے لوگون کو اوسکی خبر نہین کرتا اس ڈر سے کہ کہین کوئی میری مدد خرچ اوس تقریب مین نکرے اور اوسکی نیت صالحہ نہو بلکہ اگر کوئی خبر کرنا چاہتا ہے تو اوسکو باز رکہتا ہون جب کہانا ہوچکتا ہے تب کسیکو معلوم ہوجائے تو ہوجائے وھذا الخلق غریب عزیز قل من یتنبہ له من الفقراء*

بس نہین کرتا اسلئے کہ ہمسے لوگون کو استغفار مین حضور نہین ہوتا مگر بعد ستر بار یا زیادہ استغفار کرنے کے علی خواص
نے فرمایا ہے طعام مثل نماز کے ہے نماز اسی لئے مشروع ہوئی ہے کہ بندہ ہمراہ اپنے رب کے دل سے حاضر ہو
سو یہی حکم مشروعیت اکل و شرب مین ہے کہ بندہ ہمراہ اوسکے جسنے اسکو طعام و شراب دیا ہے حاضر ہو واعلم
وما اطلب احد علی الحضور مع اللہ تعالی حال اکلہ وشربہ الا اورثہ اللہ القناعۃ والزھد
فی الدنیا وکفاہ شر نفسہ شیخ افضل الدین فرماتے ہین ان شکر المتلبسین بالنعمۃ اعظم من شکر
من یرجوھا قبل ان یتلبس بھا انتھی اب اس خلق پر عامل ہونا چاہیے جو کوئی اسپر مواظب ہوگا تو یہ
خلق اوسکی عادت ہوجائیگی گو دیر سے ہو پھر بے تکلف حاضر رہا کریگا ہمنے کوئی چیز اس سے زیادہ لذیذ تر نہین
دیکھی کہ وقت اکل کے دل ہمراہ خدا کے حاضر ہو اور نہ اقل اللذۃ تر اس سے کہ وقت اکل کے غافل ہو علی خواص
نے کہا ہے ما ادمن احد الحضور مع اللہ الا قل اکلہ وصار تکفیہ اللقمۃ واللقمتان انتھی فاعمل
علی التخلق بہ ترشد انشاء اللہ تعالی +

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ اگر مین کسی کی ملاقات کو جاتا ہون اور وہ مجھکو اذن داخل ہونیکا نہین دیتا
ہے عالم ہو یا صالح یا امیر یا اور کوئی تو مین متکدر نہین ہوتا اگرچہ پس باب سے یہ سُنون کہ بشر من جاویا فلان
سے کہدو کہ وہ شخص یہان نہین ہے یا اسوقت کام مین ہے خالی نہین ہے یا دروازہ بند کرلو کہ وہ اندر نہ آنے پائے
یا مانند اسکے یہ خلق غریب ہے کم لوگ اسکے ساتھہ متخلق ہوتے ہین ورنہ اکثر لوگ متکدر ہوجاتے ہین حالانکہ یہ ایک
جہل عظیم ہے ساتھہ قرآن کے کیونکہ اللہ تعالی نے جو اصدق القائلین ہے یون فرمایا ہے وان قیل لکم ارجعوا
فارجعوا ھو ازکی لکم سو جس چیز کی نسبت اللہ تعالی نے یہ شہادت دی ہو کہ وہ ازکی ہے واسطے عبد کے
تو پھر اوس سے متکدر ہونا کب لائق ہے ولہذا یہ خلق اوسی شخص کو حاصل ہوتا ہے جسنے ہاتھہ پر کسی شیخ
صادق کے ریاضت کی ہے یہانتک کہ رعونت اوسکی جاتی رہی ہے یا جذبۂ الٰہیہ اوسکو حاصل ہوا ہے ورنہ اکثر
لوگون کو تکدر خاطر بسبب عدم فتح باب لازم حال ہوتا ہے پھر وہ مجالس مین اوسکی ہجو کرتا ہے بلکہ بعض جاہل
یون کہنے لگتے ہین کہ تم ایسے شخص کے لئے دروازے کا نہ کھولنا کب اوسکو زیبا تہا گویا آنے والے کا ایک حق
صاحب خانہ پر ثابت کرتے ہین اور اوسکو یہ بات سُنکر اور زیادہ غبط آتا ہے بسبب حماقت کے کاش یہ لوگ
اوس سے یہ بات کہتے کہ تیرا خفا ہونا صاحب خانہ پر حمق ہے اسلئے کہ اللہ نے اختیار اس امر کا صاحب دار
کو دیا ہے نہ تجھکو اگر تجھکو اختیار دیا ہوتا تو صاحب دار کو اس کہنے سے کہ پھر جا نہی فرماتا ایک بار ایک شخص جو مدعی
علم تہا آیا مینے دوا پی تہی لوگون نے اوس سے کہا کہ اوسنے دوا پی ہے کچھہ نہ سُنا اور دروازے کو اس زور سے
کھڑکھڑایا کہ مین سخت مشوش ہوا کیونکہ دق الباب فقیر پر مثل ضرب تیغ کے ہوتا ہے اس بات کو ارباب جمعیت

اوسکو غالباً تکدّر نقص طاعات سے لازم حال رہتا ہے اور یہ بات اوس سے غائب ہوجاتی ہے کہ طاعت فوت شدہ
اوسکے مقسوم مین سرے ہی سے نہ تھی اور جس چیز کو حق سبحانہ نے واسطے بندہ کے قسمت نہین کیا ہے اوسپر حزن کرنا
زیبا نہین ہے مگر بطریق شرعی غرضکہ معتمد علی فضل اللہ ہرگز نقص طاعات سے متکدر نہین ہوتا ہے مگر یہ کہ طالب
زیادت طاعات ہو واسطے کہ اللہ کی مجالست ہاتھہ آئے کہ یہ شرعاً مطلوب ہے جبکہ نفس قادر ہو محافظت ادب مع اللہ
پر وہ یہ طلب کرے ابراہیم بن ادہم رح ایک رات بے ورد کے سو گئے صبحکو نہایت محزون و مہموم اوٹھے دوسری
شب مین اونسے کہا گیا یا ابراھیم کن لی عبداً تسترح فان انمناك نم وانت راض وان اقمناك قم وانت
شاکر ولیس لك فی الوسط شئ ابراہیم کہتے ہین فصرت عبداً له فاسترحت انتھی شیخ افضل الدین
ساری رات قراءت کرتے پھر کہتے واللہ ان النائم احسن حالا منی لقلة ادبی فی صلاتی انتھی علی خواص نے
فرمایا ہے من شان الحق تبارك وتعالی ان یری عبدہ مقدار الوصل بتقدیرہ علیہ الھجر
واللہ الموفق ✤

دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ جو کلام واعظ یا خطیب کا مین سنتا ہون اوسکو بالاصالۃ اپنے حق مین زبان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اخذ کرتا ہون اسلیئے کہ وہ نائب ہین رسول صلعم کے ورنہ اکثر لوگون کی بصر
نائب پر مقصور ہوتی ہے ایسے لوگ تھوڑے ہین جنکی نظر حضرتؐ تک پہنچے کہ گویا حضرتؐ ہی سے سنتے ہین خدا
کا شکر ہے کہ اوسنے مجکو ان لوگون مین نہ کیا جو کہ کلام واعظ و خطیب کو حق مین اپنے غیر کے اخذ کرتے ہین
اسطرح کہ غالب لوگون کا یہی حال ہوتا ہے کہتے ہین آج واعظ نے ظالمون منافقون ریاکارون کی خوب ہی
خبر لی اور اپنے نفوس کے بارہ مین ایک کلمہ بھی اوس وعظ کا خیال نہین کرتے گویا کہ نزدیک اوس خطیب کے
حاضر ہی نہین ہوسکے ہین شیخ افضل الدین رح جو بات زجر کی خطیب سے یا کسی اور سے سنتے اوسکو اپنے ہی حق
مین سمجھتے یکبار ایک تاجر کو سنا کہ وہ اپنے غلام سے کہتا تھا تعصینی وانا اطعمك واکسوك ولا اواخذك علی
سوء ادبك یہ بیہوش ہوکر گر پڑے یہی سبب ہے وجوب یا استحباب انصات مین واسطے خطیب کے فاعلم ذلك
وافھم واعمل علی التخلق بہ ترشد ✤

دیگر ایک انعام الہی مجھپر یہ ہے کہ جتنے فضائل و کرامات میرے ہاتھہ پر واقع ہوتے ہین مین اونکو اپنا فعل نہین
سمجھتا ہون بلکہ صرف اللہ پاک کا فعل شہود کرتا ہون مثل سائر افعال اپنے کے بجز نسبت شرعیہ کے کیونکہ ظہور
اوسکا میرے جوارح پر ہوا ہے خواہ اللہ کرامات کو میرے ہاتھہ پر جاری کرے یا نکرے دونون حالتین میرے نزدیک
برابر و یکسان ہین علی خواص فرماتے تھے العارف باللہ تعالی لا یزرح ادیا السلب الا تمکینا لانہ مع اللہ
تعالی بما احب لا مع نفسہ بما یحب سو جس شخص کا مقام یہ مشہد ہوتا ہے وہ استدراج سے امن مین

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین کسی کافر کے اشارہ سے دوا دارو نہین کرتا کیونکہ شرعاً قول اوسکا لائق اعتماد
کے نہین ہے وقل من یسلم من ذلک فی ہذا الزمان علی خواص فرماتے تھے ضمن تداوی مین باشارہ کافر
ایک نکتہ ہے جو اکثر علما پر مخفی ہے پہر غیر کا کیا ذکر ہے وہ یہ ہے کہ اگر اتفاقاً مطابق اشارہ اوس یہودی کے مثلاً
شفا ہوگئی تو یہ بیمار پہر اوسکو اپنے دل سے دوست رکہنے لگتا ہے اوسکا دشمن نہین رہتا حالانکہ اللہ نے فرمایا
ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ شیخ محی الدین
بن عربی نے فرمایا ہے اللہ نے لفظ عدوکم کہا اور لفظ عدوی پر اکتفا نہ کیا یہ اسلئے کہ اکثر لوگ مودت کفار سے
بسبب تنہا اوسکے عدو خدا ہونیکے منزجر نہین ہوتے ہین اسلئے عدوکم فرمایا تاکہ ہمارے لئے کوئی عذر مودت
کافرین باقی نہ رہے انتہی فاعمل علی التخلق بہ واللہ یتولی ہداک ویبارک فیما ابلاک الحمد للہ کہ مجہے
یاد نہین آتا ہے کہ مینے اپنے مرض مین صغر سن سے آجتک کسی غیر مسلم کا علاج کیا ہو قطع نظر اسکے کہ ادویہ غیر مسلمین
مین شبہہ حرمت یا نجاست کا ہوتا ہے ؎

دیگر ایک منت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ جو بلایا ومحن مجہپر آتے ہین شہود میرا اونمین یہ ہے کہ وہ کچہہ اسلئے نہین نازل
ہوئی کہ اللہ کو مجہسے بغض ہے بلکہ یہ ایک طرح کی محبت ہے اللہ کے ساتہہ مری جس طرح کہ احادیث مین آیا ہے
سوای معاصی کے کہ اللہ اونمین اوسی شخص کو مبتلا کرتا ہے جسکو مکروہ رکہتا ہے صاحب اس مشہد کا سارے
آلام کو اللہ کی طرف سے ایک تادیب ومصلحت جانتا ہے جیسے آدمی واسطے صحت کے دوا ہی تلخ پیتا ہے
کیونکہ صاحب بلا تین حال سے خالی نہین ہوتا ہے یا تو کفارہ خطایا ہے یا رفع درجات ہے یا عقوبت گناہ گزشتہ
ہے وباللہ التوفیق ؎

دیگر ایک انعام الٰہی مجہپر یہ ہے کہ مین مدت مرض اور اوقات تحمل مصائب زمان مین ہاتہہ سے اخوان کے
اور دن مرجانے کسی ولد کے ونحو ذلک نماز پڑہنے سے اول وقت نماز مین غفلت نہین کرتا وہذا من اکبر
نعم اللہ تعالی علی ورنہ بہت سے لوگ تو ایسے دن مین سرے سے نماز ہی ترک کر دیتے ہین یا بے وقت
پڑہتے ہین مین شدت مرض مین ہوتا ہون کہ وقت نماز کا آتا ہے مجہسے الم خفیف ہوجاتا ہے اور جب تک نماز سے
سلام پہیرون تب تک ہوشیار رہتا ہون حضرت نماز مین کہڑے ہونیسے راحت پاتے تہے اور فرماتے ارحنا
یا بلال وعلامۃ صحۃ ہذا المقام ان لا یعرف طبیب یشخص لہ مرضا فافہم ذلک ؎

دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین اپنے رب سے راضی رہتا ہون جبکہ وہ میری قسمت مین تہوڑی ہی طاعت
مقدر کرتا ہے جسطرح کہ مین رزق لیسیر پر اوس سے راضی رہتا ہون علی حد سواء اس مقام مین وہی شخص ثابت
قدم رہتا ہے جو متحقق ہے ساتہہ کمال اعتماد کے اللہ کے فضل پر نہ اعمال پر اسلئے کہ جو کوئی اپنے عمل پر معتمد ہوتا ہے

محمد حنفی رضی اللہ عنہم کو یہ لوگ اکل و تمتع کرتے تھے اونکے رأس المال مین کچھ کمی نہوتی تھی و دلیل اسپر یہ ہے کہ اونکے
علوم و معارف بڑہتے رہتے تھے حالانکہ وہ کچھ مطالعہ کرار لیس پر زیادہ سرنگون نہ تھے بلکہ کوئی اونمین
ہمراہ اپنی زوجہ کے سبت نرم و نفیس فرش پر صباح تک سوتا رہتا تھا پہر جب اوٹھتا تو اوسکے دل سے چشمے
حکمت کے جاری ہوتے اونکی زبان حال حاسدین سے یون کہتی تھی موتوا بغیظکم سوا گران لوگون کی کرامات
نظیر عمل مین ہوتی تو چاہیے تھا کہ جب وہ سوتے اور عمل مین قصور کرتے تو اونکی کرامات باطل ہوجاتی بلکہ یہ لوگ جس
حال مین ہین وہ حال اونکو بے طلب و بے ذل طریقہ کے حاصل ہوا ہے غرضکہ صاحب اس مقام کا اپنے نفس
مین بندہ ذلیل اور لوگونکی آنکہہ مین سید جلیل ہوتا ہے وکم من صاحب مرقعۃ ہو اکبر نفسًا من صاحب ثیاب
الخز و رفیع الکتان وکم من صاحب مرقعۃ لبسہا بنفسہ لم یتبرک احد بہا فاحفظ یا اخی
لسانک وقلبک عن الانکار علی من خالف عوائد العلماء والصوفیۃ فی ملابسہ ونحوہا ولا تنکر علیہ
الا ما حرمت الشریعۃ تحریمہ اوکراہتہ واعلم ذلک واعمل بہ ترشد ۔

دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین حدث پر بیٹھنا اندر مسجد کے رات یا دن مین مکروہ رکھتا ہون اسلئے کہ روایت وارد
مین آیا ہے کہ جب تک کوئی تم مین سے اندر مسجد کے طہارت پر بیٹھتا ہے تب تک فرشتے اوسپر صلوۃ بہیجتے ہین
اور صلوۃ یعنی استغفار کرنا اونکا ہمارے لئے بلاشک مقبول ہے اسلئے کہ وہ گناہون سے معصوم ہین پہر جس
کسی کا مشہد یہ ہے کہ وہ ساری زمین کو مسجد دیکھتا ہے اوسکے نزدیک کچھ فرق درمیان اماکن کے نہین ہوتا ہے
مگر جسکو شارع نے خاص کردیا ہے جیسے مسجد اس خلق پر عمل کرنیکی قدرت اوسیکو ہوتی ہے جسکو اللہ تعالی غفلت سے بچاتا ہے
اور وہ مدام مراقب اپنے رب کا رہتا ہے کیونکہ مسجد خاص دربار و درگاہ خداوندی ہے سو جب کہ یہ حکم حدث اصغر مین ہے
تو پہر اوسکا کیا ذکر ہے جو مسجد مین بیٹھکر معصیت آلہی کرتا ہے جیسے غیبت یا اور فواحش پہر جو عاقل مسجد مین بیٹھے
اوسکو ضرور ہے کہ وہ اللہ تعالی کی رویت سے شرم اسلئے اگرچہ طاعت مین ہو چہ جای اسکے کہ کسی معصیت مین
ہو جیسے نمیمہ و سوء ظن وکبر و عجب و حسد و حقد و غل و ریا و سمعہ اکثر ایسے عاصی کو اللہ اپنی درگاہ سے مطرود و مردود
کردیا کرتا ہے جسطرح کہ ابلیس کے لئے واقع ہوا پہر وہ کبہی کسی خیر مین فلاح مند نہین ہوتا ہے کوئی شخص اگر
تامل کرے تو عاصی فی المسجد کو مثل اوس شخص کے پائے کہ جسپر ایک جبار شدید البطش داخل ہوا اوسنے دیکہا
کہ وہ اوسکے عیال مین فسق کر رہا ہے اب یہ جبار اوسکو قتل کر ڈالیگا یا اوسکی ناک اور کان کاٹے گا یا اوس کو
اپنے گہر سے نکال دیگا پہر وہ مرتے دم تک اوسکے گہر مین آنے نہ پائیگا یا تمام عمر اوسکی صورت نہ دیکہیگا فواللہ لقد خلقنا
لامر عظیم ولولا ان رحمتہ تعالی سبقت غضبہ لاہلکنا من اول معصیۃ تقع منا فی بیتہ واللہ سبحانہ
یتولی ہداک ۔

رہتا ہے استدراج اوسی شخص کے لئے واقع ہوتا ہے جو فعل کو اپنے نفس کے لئے شہوداً دیکھتا ہے اور رب کے لئے ایمانا
اسلئے بعض اوقات مین رب اوس سے متواری ہوجاتا ہے ایکبار مجھسے یہ کرامت ہوئی کہ مین تہجد کے لئے اوٹھا
پانی بقدر غسل وجہ بھی نہ تھا مینے کہا اے رب توجانتا ہے کہ مراد میری اس وضو سے اسوقت بھی تعظیم تیری جناب
کی ہے کہ مین حدث پر تیرا ہمنشین نہون اوسی دم برتن مین اتنا پانی بڑھ گیا کہ بعد وضو کے بھی بچ رہا اور بعض
اوقات مین واسطے افزائش آب کے متوجہ الی اللہ ہوتا ہون ایک قطرہ بھی زیادہ نہین ہوتا لکن ذرہ برابر
یقین نہین گھٹتا کیونکہ فعل دونون حال مین طرف اللہ کے ہے نہ طرف میرے اسی طرح بعض اوقات مین موسم
سرد کے رات کو نماز کے لئے اوٹھتا ہون اور آب سرد کا استعمال نہین کرسکتا کہتا ہون اللہم خفف عنی
برحہ کا وہ گرم پانی کی طرح ہوجاتا ہے اور کبھی باوجود توجہ الی اللہ کے اوسی طرح ٹھنڈا رہتا ہے جزاءً وفاقاً
بحکم العدل الالٰہی علی عمل ترکتہ فالحمد للہ الذی جعلنی ممن یدور مع الحق تبارک وتعالیٰ حیث
دار لا مع حظ نفسی ۱۳۱۹ھ مین ایکبار میرے جی کو شوق عظیم وقوع کرامت کا ہوا مینے اون ایام مین طرف اللہ پاک
کے توجہ کی تیسری شب مین مسجد شیخ احمد اباریقی مین درمیان روضہ مقیاس نیل کے سو رہا تھا مجھسے کہا گیا
لو اطلعک اللہ تبارک وتعالیٰ علی ملکوت السموات والارض وعلی عدد الرمال واوراق الاشجار
وعلی النبات واثمارہ والحیوانات واعمارھا وعلی مایقع لاھل الجنۃ والنار حال وجودھم فی الدنیا
والبرزخ والجنۃ والنار وانزل المطر بدعائک واحیی المیت علی یدیک واجری علی یدیک جمیع
ما اکرم اللہ تبارک وتعالیٰ بہ عبادہ المؤمنین لیس من عبودیۃ فی شیءٍ فاستقم علی طاعۃ ربک
عزوجل وقد بلغت الغایۃ فی الکرامۃ انتہیٰ یہ کلام تمام نہوا تھا کہ بحمدہ تعالیٰ کوئی مقام وحال پاس میرے
باقی نرہا ساری خواہش کرامت کی یکبارگی دل سے جاتی رہی مینے شرح مین اس ہاتف کے ایک رسالہ دو جزو
کا لکھا ہے اور وہ اول تصنیف ہے علم قوم مین فاعلم ذلک وافھم واعمل علی التخلق بہ ترشد
واللہ یتولی ھداک ✦

دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ اگر مین کسی عالم یا صالح کو دیکھتا ہون کہ وہ لباس ابناء دنیا کا پہنتا ہے حریرات
وغیرہا سے اور نفائس خیل وبغال پر سوار ہوتا ہے اور منعمات وسراری سے نکاح کرتا ہے تو مین مبادرت طرف
انکار کے اوسپر نہین کرتا کیونکہ یہ حال شرعاً جائز ہے پس منکر اوسکا جاہل مخطئی ہوگا یا حاسد ممقوت ان ملابس
ومراکب ومناکح کا صاحب اپنے سید کے مال مین اوسکے اذن سے تنعم کرتا ہے اب جو کوئی اوسپر حسد کریگا وہ شقی
محروم ہوگا اللہ کے غلام متواضع ذلیل کبھی صورت مین اغنیاء متکبرین کے ہوتے ہین اللہ اونکے لئے خیر دارین
فراہم کردیتا ہے جیسے شیخ عبدالقادر جیلانی اور شیخ علی بن وفا اور شیخ مدین اور شیخ ابوالحسن بکری اور شیخ

مقام سے زیادہ یا میری تحقیر میرے مرتبہ سے کمتر کریگا مثلاً اہل دنیا پر سلام بشاشت سے کرے یا میرے سلام کا جواب
عبوست سے دے علمانے حضور ولیمہ عرس مین یہ شرط کی ہے کہ وہان کوئی ایسا شخص نہو جسکے پاس بیٹھنا لائق نہین
ہے یا اوس سے ایذا ہو غرضکہ بے ضرورت مواضع جمعیات مین جانا اچھا نہین مگر اوس صورت مین کہ جمیع آفات سے
سلامت رہے یا اللہ اوسکو اتنی قوت دے کہ وہ لوگون کو اپنے پاس سے جدا کرسکے جب چاہے شیخ ابو الحسن شاذلی رح
اسکندریہ مین گئے ایک مدت تک رہے کسی نے اونکی طرف التفات نہ کیا اتفاقاً شہر مین ایک فیل اور ایک زرافہ
آیا لوگ اوسکے دیکھنے کو گئے اونہون نے کہا سبحان اللہ ابن آدم فیل و زرافہ سے اکمل تر ہے معہذا لک اوسکی طرف
کوئی ملتفت نہوا پہر جو دیکھا تو یہ نکتہ معلوم ہوا کہ وجہ اوسکی یہ ہے کہ زرافہ و فیل دیکھنے مین کم آتا ہے و لہذا اہل
مکہ تعظیم کعبہ مین قاصر ہوتے ہین اونکو کعبہ دیکھکر رونا نہین آتا بخلاف آفاقی کہ اوسکو کعبہ دیکھکر رونا آتا ہے ٥

بکعبہ رفتم و شوق درت فزود انجا	بگریہ آمدم و جائی گریہ بود آن جا

والله الهادی ٭

دیگر ایک سنت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین بے نماز وتر کے نہین سوتا واسطے تعظیم امتثال امر شارع و مسارعت حصول
مقام محبت الٰہی کے نہ کسی اور وجہ سے حدیث مین آیا ہے ان اللہ وتر یحب الوتر اور فرمایا ہے اوتروا یا
اهل القرآن و لہذا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے وتر کو واجب کہا ہے سو جو کوئی وتر پڑہ کر سوتا ہے اوسکا عمل امر
محبوب خدا پر ختم ہوتا ہے اگر وہ اوس رات مین مرجائیگا تو اون لوگون کے دین پر مریگا جنکو اللہ دوست رکہتا ہے
پہر کبہی بعد موت کے کوئی برائی نہ دیکہیگا کیونکہ اللہ جسکو دوست رکہتا ہے اوسکو عذاب نہین کرتا بلکہ اوس سے راضی ہوتا
اور بخشدیتا ہے بدلیل قوله تعالی وقالت الیهود والنصاری نحن ابناء الله واحباؤه قل فلم یعذبکم
یعنی اگر تم اس بات مین سچے ہوتے کہ تم اللہ کے احباء ہو تو وہ تمکو عذاب نکرتا و باللہ التوفیق ٭

دیگر ایک انعام الٰہی مجہپر یہ ہے کہ جو شخص مجہسے مجادلہ کرتا ہے مین اوس سے مجادلہ نہین کرتا خصوصاً وقت ثوران نفس
کے اسلئے کہ مین جانتا ہون کہ وہ مجہسے مجادلہ نہین کرتا ہے مگر اسلئے کہ اوسکے نفس مین وہ امر حق ہے سو ایسے شخص
سے اعراض کرنا ادب ہے یہانتک کہ اوسکا نفس رقیق ہو جائے پہر جب وہ رقیق ہو جاتا ہے تو اوس سے مجادلہ
احسن کرتا ہون بغیر طلب مغالبہ کے امام شافعی نے فرمایا ہے ما جادلنی احد الا وددت ان یکون الحق
علی یدیه دونی انتهی معلوم ہوا کہ جب تک نفس اپنے صاحب پر قائم برعونات ہوتا ہے تب تک ابلیس اوسپر
سوار رہتا ہے اوس شخص کی زبان سے میری بات کا جواب دیتا ہے اسمین کچہ شک نہین کہ وہ مجہسے حیا مین
اقل ہوتا ہے کیونکہ کسی طرحپر وہ رعایت شرع کی نہین کرتا ہے والله الموفق ٭

دیگر ایک انعام الٰہی مجہپر یہ ہے کہ جس امر مین کوئی امر و نہی شرع نہین ہوتی ہے مین اوسمین اپنے اصحاب سے بہت مشورہ

دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین خروج ریح کو مجسے اور غیر سے مسجد مین مکروہ رکہتا ہون واسطے تعظیم جناب حق کے اور واسطے اس خروج کے خارج مسجد ہو جاتا ہون ہان جسپر مراعات اس ادب کی بسبب مشقت ظاہر کے جیسے سلس الریح وغیرہ ہے مشکل ہو تو وہ معذور ہے معنا محققین نے کہا ہے اذا صدقت المحبۃ تاکدت شروط الادب وھذا اولی من قول بعضہم اذا تاکدت المحبۃ سقطت شروط الادب ✦

دیگر ایک منت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین حاضر و غائب نہایت تعظیم و تبجیل اپنے اخوان کی کرتا ہون اور کسی کے منہ پر جو اوسکو برا لگے نہین کہتا اسمین مجکو اللہ کی رضا اور اخوان کی رضا اور عدم تنفیر اونکی میری نصیحت سے مقصود ہوتی ہے لکن شیخ ابو سعود جارحی اپنے اصحاب پر اونکے سامنے اور پیچھے جرح کرتے تھے اور کہتے تھے میری صحبت مین وہ شخص بیٹھے کہ مین اوسکی آبرو مین جو چاہون بحسب مصالح کہون اور وہ برا نہ مانے ورنہ مجسے دور رہے اسی طرح علی خواص نے فرمایا ہے کہ لابد لکل داع الی طریق اھل اللہ تعالی من مدح المستقیم وذم الاعوج ترغیبا او تحذیرا ولیس ذالک من باب الغیبۃ فی شئ ✦

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ مین اپنے سارے اقران کی ملاقات کرنیکو دوست رکہتا ہون مگر حسود کی شفقت کی راہ سے اوسکی زیارت نہین کرتا اسلئے کہ مین جانتا ہون کہ غالبا یہ زیارت اوسکے غم کو زیادہ کریگی خصوصا جبکہ مین جامہ فاخر و لباس معطر پہنکر پاس اوسکے جاؤنگا یہ بھی ایک اللہ کا احسان ہے کہ مین کسی شخص کو اپنے اصحاب مین سے تکلیف اپنی زیارت و عیادت کے وقت بیماری کی نہین دیتا بلکہ اونکو اپنے مرض کی خبر بھی ہونے نہین دیتا کہ مبادا وہ متحمل کسی مہم یا شئے کے میرے لئے ہون اور اگر کوئی از خود آگیا تو یہ اوسکی مجھپر مہربانی ابتداءً میرے رغم الف پر ہوئی کیونکہ مین اوسکے مکافات سے عاجز ہون ؎

براہ دوستی ہرکس کہ بی منت قدم ساید	بہرگامی کہ بردارد زپای زمین چشمے

غرضکہ اگر کوئی میری عیادت کو نہین آتا ہے تو مین اوس سے متنفر نہین ہوتا ایک شخص نے ایک بیمار کی عیادت کی تھی جب یہ بیمار ہوا اور وہ نہ آیا تب تو اسنے آفاق مین اوسکی آبروریزی کرنی شروع کی اور قسم کھائی کہ اب مین کبھی اوسکی عیادت کو نہ جاؤنگا اور یہ شعر پڑھا ؎

من جاءالیک فرح الیہ	ومن قلاک فصد عنہ

ولکن اگر یہ شخص واسطے اللہ کے اوسکی عیادت کرتا تو ہرگز اپنی عیادت پر واسطے اوسکے پشیمان نہوتا و باللہ التوفیق ✦

دیگر ایک نعمت اللہ تعالی کی مجھپر یہ ہے کہ مین ایسے محافل مین جنکے حضور کے لئے شارع نے ندب نہین کیا ہے حاضر ہونے کو مکروہ رکہتا ہون خصوصا جبکہ قرائن سے معلوم کرلیتا ہون کہ وہان کوئی شخص میری تعظیم میرے

لم یکن علیہ من وزر اولادہ شئ بالاجماع فافہم ذلک ❖

دیگر ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ مین جسکی زیارت وملاقات کو جاتا ہون اوسکے پاس زیادہ نہین ٹہیرتا علی خواص کہتے تہے تو جب کسی سے ملے تو ذکر اپنی محاسن کا اوس سے نکر مگر کسی غرض شرعی کے لئے سلف نے جو کثرت زیارت اخوان کو ترک کر دیا تہا سو اسی خوف سے کہ کہین تزین یکدیگر مین نہ پڑ جائین بشر حافی کبہی مشتاق بعض اخوان کے ہوتے لکن ملنے کو نہ جاتے کہتے اخاف ان اتزین لہ ویتزین لی اذا اجتمعت بہ انتہی شیخ الاسلام زکریا نے فرمایا ہے کان السلف الصالح یحبون المراسلۃ بالسلام ویقولون ہی احب الینا من اللقاء لانہ ربما زکی کل انسان نفسہ عند اخیہ فیخلو قلب کل منا من النور ویقع کل منا فی ذنب ابلیس الذی ہو الفخر علی غیرہ انتہی ایک بار مجسے فرمایا اسے ولد اکثار زیارت مردم سے دور رہ مگر واسطے کسی مصلحت کے پہر دو شعر پڑہے ؎

لقاء الناس لیس یفید شیئا	سوی الہذیان من قیل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لاخذ العلم او اصلاح حال

دیگر ایک سنت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین عیوب اون مسلمانون کے جو کہ متجاہر بالمعاصی نہین ہین بہت مستور رکہتا ہون اور اس بات کو سمجہہ واجبات کے اپنے اوپر جانتا ہون یہی حال ہر شخص کے ساتہہ جو اپنے گناہ لوگون کی نظر سے چہپاتا ہے یہی ہے مگر یہ کہ کوئی مصلحت شرعیہ اوسکی عدم تستر پر مترتب ہو یہ خلق اس زمانے مین سخت غریب ہو گیا ہے کوئی شخص کسی شخص کے عیب کو مستور نہین رکہتا اسی وجہ سے کثرت کشف سوات خلائق کی ہو گئی ہے ہم ایسے زمانے مین ہین کہ شارع نے وعدہ ظہور معاصی وفتن وکثرت زنا ولواط وقتل وشرب خمر وغیر ذلک کا اوسمین کیا ہے شیخ احمد زاہد رح کہتے تہے جب تم کسی کو متجاہر بالمعصیۃ دیکہو تو حکم ستر کا دو اگر وہ تمہاری بات نہ سنے تو اوسکو حاکم تک نہ پہنچاؤ اور جو شخص نہین جانتا ہے اوسکو نہ جتلاؤ کیونکہ نفس مجاہرت بالمعصیت ایک دوسری معصیت ہے مگر یہ کہ وہ شخص درمیان خاص وعام کے متجاہر بالمعاصی ہو کہ ایسا شخص خالع ہے ربقہ حیا کا اپنے گلو سے اور مستحق اسکا ہے کہ حکام تک اوسکو پہنچایا جائے اور لوگون کو واسطے حذر کرنے کے اوس سے اعلام کیا جائے خصوصا جبکہ وہ عورتون سے زیادہ لگا لگاؤ رکہتا ہو کہ اوس سے ہمسایون کو تحذیر کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے نصیحۃ للہ ولرسولہ وللمؤمنین پہر جب حاکم تک خبر اوسکی پہنچ گئی تاکہ وہ اوسپر حد یا تعزیر شرعی جاری کرے تو یہ چاہئے کہ قصد ہمارا اس رفع سے تطہیر اوسکی ذنوب سے ہو نہ اپنی تشفی خاطر کہین ایسا نہو کہ اللہ ہمکو بہی اوسی طرحکے گناہ مین واقع ہونیسے عقوبت کرے کیونکہ تشفی ایک طرحکی معایرت ہے اور معائر مبتلا ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے لو عیر احد کم اخاہ برضاع کلبۃ لم یمت حتی یرضع

کیا کرتا ہون اگرچہ مین یہ جانتا ہون کہ مجکو اونسے زیادہ عقل ہے اسلئے کہ اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو فرمایا تھا وشاورھم فی الامر حالانکہ آن حضرت صلعم بالیقین اونسے اعلم تھے پھر فرمایا فاذا عزمت فتوکل
علی اللہ ای لا علی اشارتھم مع غفلتک عنا طبرانی مین مرفوعاً آیا ہے انا فیما لم یوح بہ الی کاحدکم
اسی طرح فقیر کو چاہئے کہ بے اشارہ شیخ کے کسی علم وصلوٰۃ وذکر مین مشغول نہو واللہ الہادی ❊

دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین کسی مسلمان کو واسطے حظ نفس کے تین دن سے زیادہ نہین چھوڑتا اکثر
لوگ اپنے ہجران کو اللہ کے لئے خیال کرتے ہین نہ حظ نفس کے لئے حالانکہ امر برخلاف اسکے ہوتا ہے اسکی میزان
یہ ہے کہ جب تو دیکھے کہ تو اپنے محسن عاصی کو دوست رکھتا ہے اور بسبب عصیان کے اوسکو ترک نہین کرتا پھر
جب وہ تیرے ساتھہ برائی کرتا ہے تو تو اوسکو چھوڑ دیتا ہے تو یہ ہجران تیرا واسطے غیر اللہ کے ہے ❊

دیگر ایک انعام خدا کا مجھپر یہ ہے کہ مین وقت اجتماع کے ساتھہ اپنی زوجہ کے حاضر مع الحق رہتا ہون جسطرح کہ نماز
مین مجکو حضوری ہوتی ہے اسلئے کہ یہ دونون امر عبادت مامور بہا ہین اللہ نے ساری مامورات شرعیہ اسی لئے
مشروع کئے ہین کہ بندہ ہمراہ اپنے رب کے حاضر رہے صراحت حضور کی جماع مین شارع نے اسلئے نہین فرمائی
کہ ذکر تسمیہ پر وقت جماع کے اکتفا کیا اللہ کا نام لینا وسیلہ ہے حضور کا علی مرصفی فرماتے تھے کہ جو وجہ عبودیت
عارف کو وقت جماع کے ذوقاً متحقق ہوتی ہے وہ کسی عبادت مین نہین ہوتی کیونکہ وہ اپنے نفس کو نیچے
حکم شہوت طبعیہ کے مقہور پاتا ہے اور قدرت دفع حکم مذکور کی نہین رکھتا اور سوا اوس امر کے کسی اور شئے کو
یاد نہین کرتا ولہذا شان اکابر کی اکثار جماع ہے کیونکہ اوسمین وہ تحقق عبودیت کو پاتا ہے جسمین سوای ضعف کے
کوئی شائبہ دعوی قوت کا نہین ہوتا ہے مینے ایک شخص مدعی قطبیت کو دیکھا کہ وہ ہر دن تین بار حمام کرتا تھا
مجکو اوسکے حق مین اعتقاد بڑہ گیا اور مین اوسکی زیادہ تعظیم کرنے لگا اہل کشف نے کہا ہے کہ سچا اللہ کی
قدرت سے اوس صورت حال پر ہوتا ہے جس حال پر باپ اوسکا وقت جماع کے ہوتا ہے ھذا من باب
ربط الاسباب بالمسببات اس بارہ مین اگرچہ شارع سے کچھہ نہین آیا لکن کلام اہل کشف پر احتیاط
رکھنا اولی ہے شیخ احمد مغربی حین حمل سے پھر جماع اپنی زوجہ سے نکرتے لوگ جب اونکی تعریف اس کام پر
کرتے تو کہتے وھل ذلک الا خلق البھائم فان البھیمۃ بمجرد ما تحمل لا تمکن الفحل بعلوھا
ابدا انتھی علی خواص کہتے تھے آدمی اپنی اولاد کی صفات مین تامل کرے اگر صفات حسنہ پائے تو یہ خود اوسکے
اخلاق ہین اور اگر صفات سیئہ پائے تو بھی اوسیکے اخلاق ہین اسلئے کہ نطفہ اوسکی پشت سے اونہین صفات
کے ساتھہ نازل ہوا ہے اب ملامت نکرے مگر اپنی جان کو لکن انبیاء اس قاعدہ سے مستثنی ہین ولہذا یہ بات
نہین کہی جائیگی کہ عصاۃ بنی آدم صلب آدم مین تھی کیونکہ آدم ابو البشر اس سے معصوم تھے ولذلک

غیر پر بروجہ شرعی یہی طریقہ شیخ ابو الحسن شاذلی اور اونکے اصحاب کا تھا یعنی طمع نکند و منع نکند و جمع نکند ایام رخا مین ہم اسی طرح کرتے ہین بخلاف ایام ضرورات کے کہ اوس دم اس میزان کا حکم بدل جاتا ہے شاذلی رح نے فرمایا ہے
احل الحلال مالم یخطر لک علی بال ولا سألت فیه احداً من النساء والرجال فافهم واعمل علی التخاوت بہ +

دیگر ایک منت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین ایک سوت کی مدح و شکر گزاری سامنے دوسری سوت کے نہین کرتا ہون کیونکہ اس سے ہر ایک کی آتش غضب بھڑکتی ہے اور وہ خیال کرتی ہے کہ ایسے ہی امور سبب میل خاطر زوج کے طرف اوس سوت کے ہین لہذا وہ اپنی سوت پر حمق و غیظ مین بڑہجاتی ہے اسی طرح دونون کو ایک گہر مین جمع نہین کرتا اور نہ ایک کو پاس دوسرے کے لیجاتا ہون کہ اوسکے سامنے وہ کہانا پکائے بلکہ اگر ایک اظہار رضا کر کے پاس دوسرے کے جانا چاہے تب بہی منظور نہین کرتا کیونکہ حکم ضرتین کا حکم دنیا و آخرت کا ہے کہ اگر ایک راضی ہوتی ہے تو دوسری خفا ہوجاتی ہے شیخ عبد العزیز دیرینی نے خوب کہا ہے ؎

تزوجت اثنتین لفرط جهلی — وقد حاز البلاء زوج اثنتین
فقلت اعیش بینهما خروفا — انعم بین اکرم نعجتین
فجاء الحال عکس الحال دوما — عذاب دائم ببلیتین
رضی هذی یحرک سخط هذی — فلا اخلو من احدی السخطتین
لهذی لیلة ولتلک اخری — نقار دائم فی اللیلتین
اذا ما شئت ان تحیی سعیداً — من الخیرات مملو الیدین
فعش عزباً فان لم تستطع — فواحدة تکفی عسکرین

باب فی جملة من الاخلاق

ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ جو شخص طرف شرف کے منسوب ہوتا ہے یا انصار مین سے ہوتا ہے اور وہ مجکو کیسے ہی ایذا دے تو مین اوسکو دشمن نہین رکہتا ہون اسلئے کہ اولاد رسول یا اولاد انصار کو اپنے حظ النفس کے لیئے دشمن رکہنا عداوت ہے ساتہ رسول خدا صلعم کے اور عداوت ہے ساتہ اپنے ایمان کے اور حکم بعداوت رسول خدا و عداوت ایمان کا مخفی نہین ہے قرآن عظیم مین فرمایا ہے قل لا اسألکم علیه اجراً الا المودة فی القربی والمودة هی نبات الجنة ودوامه اور حدیث مین فرمایا ہے اللہ اللہ فی اهل بیتی اور حق مین حسن و حسین علیہم السلام کے ارشاد کیا ہے من احبهما فقد احبنی ومن ابغضهما فقد ابغضنی اور بخاری وغیرہ

من تلك الكلبة انتهى فافهم ذلك ترشد *

دیگر ایک نعمت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین ستر عورت عدو اپنے کو بانشراح صدر و مطاوعت نفس دوست رکھتا ہون اور کشف اوسکا مکروہ جانتا ہون یہ خلق غریب پایا نہین جاتا مگر افراد مرحوم مین ورنہ غالب لوگون پر یہی اظہار کرنا شماتت عدو کا ہوتا ہے اور کشف و اشاعت کرنا عورت عدو کا خاص و عام مین تعریضاً و تصریحاً بخلاف میرے کہ مین بحمد اللہ اپنے دشمن کا عیب بہ نسبت اپنے دوست کے زیادہ چھپایا کرتا ہون کیونکہ مجکو دوست سے یہ امید ہے کہ اگر مین توبہ و استغفار کرونگا تو وہ مجکو معاف کردیگا اور دشمن کا یہ حال نہین ہے وہ ہرگز دنیا و آخرت مین مجکو بری الذمہ نکریگا اسی جگہہ سے یہ کہا ہے ما کل ما یعلم یقال *

دیگر ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بعض حاسدین سے کوئی کلام غلط نقل کرتا ہے جو خلاف نقل کے ہے تو مین اوسکے انکار کرنے مین شتابی نہین کرتا بلکہ غایت درجہ کا تثبت کرتا ہون خصوصاً جبکہ وہ غلط مفضی طرف تکفیر یا تعزیر کے ہو وھذا الامر قلیل من یثبت فیہ بعض لوگون نے ذکر کیا کہ شیخ عبد المجید سیاہولی نے درود پڑہنے والون سے کہا تھا کہ تم اللہم صل علی سیدنا محمد افضل مخلوقاتک نہ کہا کرو کیونکہ یہ الفاظ حدیث مین نہین آئے ہین لوگون نے انکی تکفیر مین اور بعض نے اونکے متکبر ہونے مین اور بعض نے اونکی تعزیر مین جلدی کی اور فتوی دیا مینے اونکو خط لکھکر اطلاع دی کہ حاسدین یون کہتے ہین تم حقیقت حال سے مطلع کرو اونہون نے لکہا وبعد فما نسب الی العبد من نھیہ المصلین عن قولہم افضل مخلوقاتک لم یقع منی وانما صورۃ ذلک انہ قدم الی سوال مضمونہ ھل الافضل الصلوۃ علی رسول اللہ صلعم بما ورد من الکیفیات ام الصلوۃ علیہ بالکیفیات التی فیھا زیادۃ التفخیم والتعظیم فاجبت الافضل الصلوۃ علیہ صلعم بما ورد فان الوقوف علی حد السنۃ اولی من تعدی السنۃ وھذا الذی قلناہ لا ینافی اعتقادنا التفضیل الذی اجمع علیہ الامۃ نقل نقل عن الشیخ عز الدین بن عبد السلام الاجماع علی ان نبینا محمدا صلعم افضل الخلق اجمعین فالمخلوقات افضل منہ فکیف لی ان اخرق الاجماع ولکن اقول کما قال یعقوب علیہ السلام فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون انتہی مینے وہ جواب خط متعصبین کو دکہایا کسینے کان نہ رکہا فایاک یا اخی والتعصب علی احد الا بعد اجتماعک علیہ وسماعک منہ ما یخالف ظاہر الشرع واعلامک لہ بمخالفتہ فی ذلک ظاہر الشریعۃ او کلام الجمہور مثلا واللہ الموفق

دیگر ایک انعام الہی مجھپر یہ ہے کہ مین نہ سوال کرتا ہون نہ حلال کو رد کرتا ہون جو کچھہ میرے پاس بغیر میرے سوال حال وقال کے آتا ہے اوسکو جمع نہین کرتا بلکہ محتاج پر صرف کرتا ہون خواہ اپنے نفس پر یا اپنے

سے متکلم نہین ہوتا بلکہ مین مع اپنی جماعت کے اوسکے پاس جاکر افتتاح مجلس ذکر اوسکی طرفسے چاہتا ہون اور اوسکے دست و پا کو مع جماعت کے بوسہ دیتا ہون تاکہ دل ذاکرین کے پراگندہ نہون و کل شیخ تکدر من جلوس ذکر الله عز و جل تجاہ مجلسہ فھو دلیل علی انہ طالب بذلك الریاسۃ والصیت عند الناس وذلك الی الاثم اقرب انتھی ✣

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین مجلس ذکر و علم مین اخوان سے متمیز ہوکر بیٹھنے کو مکروہ رکھتا ہون ولہذا کسی سجادہ و مصلے پر نہین بیٹھتا مگر کسی عذر شرعی سے پہر اوس عذر پر لوگون کو مطلع کردیتا ہون اس ڈر سے کہ مبادا وہ بدگمانی مین نہ پڑین اور اپنے دین مین ہلاک ہوجائین عذر یہ کہ وقت ہو یا مین لاغر و رہون یا فلاحین وغیرہم کو جواب اونکے سوال کا دیتا ہون ✣

دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین کسی مرید کے گہر کا کہانا نہین کہاتا جب تک کہ اوسکو متمکن اپنی محبت مین نہین پاتا خواہ وہ طعام ولیمہ ہو یا اور کچھہ ✣

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ جب خادم یا از وجہ مخالفت کسی اصحاب میرے کی کرلیتے ہین یا معاصی و قاذورات و نشوز مین پڑتے ہین تو مین اپنے یارون سے کہتا ہون کہ تم اپنے نفس مین نظر کرو اور سلف صالح کی راہ پر چلو ابو یزید بسطامی جب اپنے اصحاب مین کچھہ نقص دیکھتے کہتے بشومی وقعوا الی ما وقعوا فیہ شیخ عبد الحلیم سے جب کوئی کہتا کہ فلان مجاور متعاطی غیر حلال ہے تم اوسکو نصیحت کرو فرماتے ھل رأیتم قط نجاسۃ تطھر بنجاسۃ انتھی دلیل قوم کی اس باب مین یہ آیت شریف ہے وما اصابکم من مصیبۃ فیما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر وقولہ صلعم انما ھی اعمالکم ترد علیکم شیخ ابو النجا اپنے اصحاب سے کہتے تھے اعلموا ان جمیع الوجود یقابلکم بحسب ما برز منکم من الاعمال فانظروا کیف تکونون فان الظل تابع للشخص فی العوج والاستقامۃ لکن یہ قاعدہ اکثریہ ہے نہ کلیہ اسلئے کہ کبھی ابتلا بندہ کی طرفسے اللہ کے ابتدائً ہوتی ہے واسطے آزمایش صبر کے واللہ ھو العالم بما یکون قبل ان یکون ✣

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ جو جماعت ذکر یا قران یا علم مین مشغول ہوتی ہے مین اونکو ساکت نہین کرتا جب تک کہ حق جل و علا سے اذن نہ لون مین اپنے دل و زبان سے بآہستگی یون کہتا ہون دستور یا اللہ اسکت عبادك وانقلھم الی غیر ذلك من الخیرات فانھم ضجروا وملوا من الشئ الفلانی وھذا الامر وان لم تصرح بہ الشریعۃ فھی تقبلہ ولا تردہ وکل ما کان فعلہ ادبا مع الخلق ففعلہ مع الحق تبارك وتعالی اولی ✣

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ مجکو میرے شیخ محمد شناوی نے اذن دیا کہ مین بیٹھہ کر تلقین ذکر و ترتیب

مین مرفوعاً آیا ہے حب الانصار من الایمان وفی روایۃ الایمان حب الانصار وما ثبت حکمہ للاصل ثبت حکمہ للفرع وان تفاوت المقام الا ما اخرجہ النص والحمد للہ علی ذلک علی خواص فرماتے تہے ادب یہ ہے کہ اگر شریف ہم پر ظلم کرے تو ہم اوسکو منجملہ مقادیر الٰہیہ کے عباد پر جانکر راضی رہین اگر رضا پر قدرت نہو تو صبر کرین اگر صبر نہو سکے تو اللہ سے سوال مدد کا صبر پر کرین کیونکہ پہر بعد صبر کے نہین ہے مگر مقادیر پر اور یہ جائز نہین ہے انتہٰی ❖

دیگر ایک منت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین حرمت مشائخ کو زندہ ہون یا مردہ محفوظ رکہتا ہون اگرچہ مین فرضاً اونکے مقام سے تجاوز کر جاؤن ہرگز اپنے نفس کو اونسے فوق نہین دیکہتا بلکہ اپنے نفس کو صالح اونکی خدمت کا بہی نہین جانتا بلکہ جسکو سنتا ہون کہ وہ آپکو کسی اپنے شیخ پر رفیع بتاتا ہے تو اوسکو دل و زبان سے زجر و تنبیہ کرتا ہون فلیحذر العارف الفقیر من مثل ذلک

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین مشائخ عصر کے ساتہہ کسی شئے پر انواع صفات مشیخت سے مزاحمت نہین کرتا جیسے تلقین ذکر اور اخذ عہد و ارخاء عذبہ خصوصاً جبکہ وہ اقدم الہجرۃ ہوتے ہین طریق مین مجہسے یا عمر مین زیادہ ہوتے ہین اسی طرح مین فتح مجلس ذکر جہر نہین کرتا اگر اوس جگہہ کوئی اکبر السن مجہسے ہوتا ہے یا کوئی شریف وہان تشریف رکہتا ہے اگرچہ بچہ ہی کیون نہو اسلیئے کہ کبیر السن کے حق مین حدیث کبر کبر آئی ہے اور شریف بضعہ رسول ہے والمجزو من الحرمۃ والتعظیم ما للاصل اسی طرح اگر کوئی مرید بیعت اپنے شیخ کی توڑکر آتا ہے اور میرا مرید ہونا چاہتا ہے تو مین اوسکو مرید نہین کرتا اور نہ اس بات پر اظہار بشاشت کرتا ہون وفاءً بحق شیخہ الذی نکث عہدہ اسی طرح مین کسی شخص سے اس بات پر تعرض نہین کرتا کہ وہ میری ہی صحبت کا متقید رہے اور میرے ہی پاس نماز جمعہ آکر پڑہا کرے یا کسی کو میری صحبت مین لاوے مگر بطریق شرعی نہ بطور حظ نفس ولکن اس زمانے مین ایسے لوگ پیدا ہوئے ہین جو سوا اپنے دوسرے کے معتقد ہونیسے لوگون کو ناحق روکتے ہین اور ابناء دنیا کا لنسب و حیل سے شکار کرتے ہین اور سوا اپنے باقی مشائخ کی تحقیر کرتے ہین وذلک خروج عن سیاج اہل الطریق ❖

دیگر ایک منت الٰہی مجہپر یہ ہے کہ مین کسی شئے مین بغیر قلب شیخ اپنے کے نہین پڑتا اسمین مرید کو مدام ترقی ہوتی رہتی ہے بخلاف اوس شخص کے جو شیخ سے بے ادب ہوتا ہے کہ اوسکی ترقی منقطع ہوجاتی ہے

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم گشت از فضل رب

اسی طرح اگر کوئی مرید میرا کسی میرے اقران کی زیارت کرتا ہے تو مین اوسپر متغیر الخاطر نہین ہوتا یا اگر کوئی شیخ مجلس ذکر اوس جامع مین مقرر کرتا ہے جہان مین ذکر کرتا ہون تو میرا سینہ کشادہ ہوجاتا ہے مین اوس شیخ

غیرت آلہی نکاح نہین کرتا کہ کسی مین ہلاک نہو جاؤن شیخ شہاب الدین کعکی نے مجکو وصیت کی تہی کہ مین اونکے بعد اونکی زوجہ سے نکاح کرلون مین راضی نہوا اگرچہ بی بی نے بہی سوال کیا اور کہا مین راضی ہون لکن مینے کہا کہ اگرچہ تم راضی ہو مگر مین راضی نہین ہوتا جو شخص نساء اولیاء یا نساء ملوک و امراء سے نکاح کرتا تھا شیخ علی خواص اوس سے سخت متکدر ہوتے اور کہتے اکابر کے ساتھہ مراعات ادب درکار ہے فایاك یا اخی ان تتزوج امرأة ولي الا ان کنت تعلم ان حالہ لا تؤثر فیك والحمد للہ ✤

دیگر ایک سنت اللہ کی مجپر یہ ہے کہ میر النفس اس بات کو محبوب کہتا ہے کہ مین محافل مین حلقہ سے ایک طرف کو بیٹہون نہ جای صدر پر پہر مین اس بیٹہنے مین کچہہ فضل واسطے اپنے جالس صدر حلقہ پر نہین دیکہتا اس راہ سے کہ مینے خاکساری اختیار کی ہے اور اگر صدر حلقہ مین ہوتا ہون اور کوئی شیخ میرے اقران مین سے آجاتا ہے اور مجکو لوگ موخر کرکے اوسکو مقدم کرتے ہین تو مین بحمد تعالی کچہہ متاثر نہین ہوتا یہ خلق اس زمانے مین غریب ہے کیونکہ اکثر لوگ جای صدر سے اوٹہا دینے پر اور طرف حلقہ مین بٹہانے سے متکدر ہوتے ہین حالانکہ شان اہل اللہ کی یہ ہے کہ وہ اپنے نفوس کو ہر جلیس سے کمتر جانتے ہین اور اپنے لئے کوئی مقام عالی نہین دیکہتے پہر اوس سے بہی کمتر درجہ پر نزول کرتے ہین یہانتک کہ اگر کوئی اونکو صف نعال مین بٹہا دیتا ہے تو بہت خوش ہوتے ہین کیونکہ رحمت اپنی نزول مین اونپر پہر اوس جگہہ مین شتابی کرتی ہے جہان کہ وہ اپنے نفوس کو مرضات آلہی مین ذلیل و خوار کرتے ہین

دیکہا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے	ص	جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی	

اللہ تعالی کہتا ہے انا عند المنکسرة قلوبہم من اجلی بخلاف صاحب کبر کہ مقت خدا طرف اوسکے شتابی کرتا ہے سو جیسطرح جنت مین وہ شخص نجائیگا جسکے دل مین ذرہ برابر کبر ہوگا اسی طرح درگاہ آلہی مین وہ شخص داخل نہین ہوتا ہے جسکے دل مین ذرہ برابر کبر ہوتا ہے فان حضرة اللہ تعالی کالجنة علی حد سواء تحصیل اس خلق کی ریاضت سے کرنا چاہئے تاکہ متواضع خالص ہو سلیمان دارانی رح فرماتے تہے لو جھد الناس ان یرفعونی فوق ما اعلم من نفسی من الحقارة ما قدروا انتہی من آنم کہ من دانم فافہم فذلك ترشد ✤

دیگر ایک سنت خدا کی مجپر یہ ہے کہ جب مین کوئی آیت یا حدیث یا کوئی شئے رقائق مین سے سنتا ہون تو میرا فہم طرف الفاظ کے جاتا ہے نہ طرف استخراج احکام و اعراب وغیرہا کے علی خواص فرماتے تہے جو شخص مراعات مین مخارج حروف و ترقیق و تفخیم و ادغام ونحو ذلک کے مشغول ہوتا ہے اوسکا حضور ساتھہ اللہ کے صحیح نہین ہوتا حالانکہ روح نماز کی حضور ہے نفس کو قدرت اشتغال کے ساتھہ دو شئے کے ایک آن مین نہین ہوتی ہے لوگون کا حال وقت تلاوت کے کئی طرح پر ہوتا ہے کسی کا ذہن طرف اعراب کے جاتا ہے کسی کا طرف جناسات کے کسی کا طرف احکام کے کسی کا طرف اعتبار کے کسی کا طرف مخارج حروف کے کسی کا طرف حضور قلب مع الحق عزوجل کے

مریدین روبرو شیخ ابن حجر مکی وغیرہ مشائخ کے کرون لفظ اونکے یہ تہے اشهد واعلی انی اذنت لولدی هذا ان یلقن ویربی المریدین علی طریق القوم ثم انشد هذا البیت ۵

اهیم بلیلی ما حییت وان امت	اوکل بلیلی من یهیم بها بعدی
خدا نا کردہ گر آید اجل پیش ۵	باسید کہ بگزارم جنون را
ہمارا تذکرہ لازم ہے قیس کے مابعد ۵	خبر ضرور ہے جس طرح مبتدا کے لئے

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین اپنے مشائخ علم وطریق کے اولاد واصحاب کی نہایت تعظیم ومحبت کرتا ہون حیات مشائخ مین اور بعد اونکی ممات کے قیاما بواجب حق اشیاخی واولادهم واصحابهم شیخ محمد شناوی کہتے تہے مین جب کسی شخص کو اولاد واصحاب اشیاخ اپنے سے دیکہتا ہون لگتا ہے کہ مارے خوشی کے اوڑ جاؤن گویا مینے شیخ کو دیکہا عصای پیر بجای پیر ع لعلی اراهم او اری من براهم ؛

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین اپنے معلم کے فضل کا اپنے اوپر شہود کرتا ہون اگرچہ ترقی مین غایت درجہ کو پہنچ جاؤن کیونکہ مادۂ ترقی معلم ہی نے مجہے عطا کیا ہے اوسی کے طفیل سے مینے پہچانا جو کچہہ کہ پہچانا ہے فراموشکار فضل معلم لئیم ہوتا ہے جسطرح کہ امام شافعی نے کہا ہے اور محققین نے اوسکو اختیار کیا ہے

دیگر ایک انعام الٰہی مجہپر یہ ہے کہ جب امراء و مباشرین اعمال اپنے وظائف سے معزول ہو جاتے ہین تو مین اونکو وہ کام بتاتا ہون جس سے پہر وہ منصوب ہو جائین کیونکہ مجہے معلوم ہے کہ کوئی شخص اپنے وظیفہ سے معزول نہین ہوتا ہے جب تک کہ شرائط وظیفہ مین اخلال نہین کرتا ہے وہ اخلال یہ ہے کہ جو حق خدا واجب ہے اوسکے ساتہہ قیام بجا نہین لاتا وہ حق یہ ہے کہ معاصی ترک کرے قضاء حوائج رعایا و تفریج کرب برایا بجالائے لیل ونہار کثرت سے استغفار کرے اور بلا ضرورت شرعیہ کسی اور کام مین مشغول نہو کیونکہ استغفارسے اللہ کا غضب بجہہ جاتا ہے وکثیرا ما تزول النعمة عن بعضهم بالذنوب التی کان یستهین بها لکثرة وقوعها کشرب الخمر والزنا واللواط والتعاون فی الناس عند الحکام واخراج الصلوات عن وقتها ونحو ذلك فیعتقد ان الله تعالی غفرها له من زمان والحال انها باقیة علیه وربه علیه غضبان ومن غضب علیه ربه فلا یقدر شافع یشفع فیه الا اذا رأی المحل قابلا للشفاعة کما هو مشاهد فی بیوت الحکام فلیفتش الفقیر نفسه ویتوب من کل ذنب یعلمه الله تعالی ثم بعد ذلك یشفع فربما کان الشیخ نفسه له فیها ذنب لم یتب منه فلا یصلح ان یکون شافعا فی غیره والعاقل من اتی البیوت من ابوابها فافهم فانه نفیس جدا والحمد لله +

دیگر ایک نعمت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین احترام اولیا کا بعد اونکی موت کے کرتا ہون اونکی بی بی سے بچیال

نہ اسلئے کہ اوسپر عقاب ہوتا ہے کیونکہ جو چیز حق نے ہمارے لئے کسی وقت مین مشروع کی ہے وہ گویا ہمارے لئے اذن
صریح ہے داخل ہونیکا حضرت حق مین خواہ فرائض ہون یا نوافل علی خواص فرماتے تھے ایاك ان تبتدع لك
وردًا فان الحق لا یجالس عبدہ الا فیما شرعہ نبیہ صلعم بعض فقرا نے حزب البحر شاذلی رح پر اعتراض
کیا تھا فرمایا واللہ لقد اخذتہ من رسول اللہ صلعم حرفًا بحرف انتہی فان کنت من اھل ھذا المقام
فابتدع لك حزبًا والا ففیما ورد فی الشریعۃ غنیۃ عن ذلك ❊
دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مجھے یاد نہین آتا کہ مین کسی عالم یا صالح کے پاس گیا ہون اور مینے اپنے نفس کو
مثل اوسکے دیکھا ہو بلکہ اپنے نفس کو خاک پا اوسکا جانا اور شہود اوسکے فضل کا علم و عمل مین اپنے اوپر کیا تاکہ وہ اپنی
نظر و کلام سے مجکو کامل بنا لے اسی قدم پر ایک جماعت مشائخ تھی ابو تراب نخشبی کہتے ہین اذا الف القلب الاعراض
عن حضرۃ اللہ تعالی صحبتہ الوقیعۃ فی اولیاء اللہ شیخ جیلی نے فرمایا ہے من وقع فی عرض ولی ابتلاہ
اللہ بموت القلب عبد اللہ عرشی نے کہا ہے من غض من ولی ضرب فی قلبہ بسھم مسموم ولم یمت
حتی تفسد عقیدتہ فیموت علی اسوء حال انتہی ایک شخص نے میرے سامنے شیخ عمر بن الفارض رح
کو برا کہا اور مذمت کی مینے کہا تلك امۃ قد خلت اوسنے کہا انی اتقرب الی اللہ بسبہ فی المجالس
پھر وہ میرے پاس سے طرف نواحی اسکندریہ کے سفر کر گیا اور متہم لفجور ہوا قاضی عسکر نے نصف ریش و ابرو
اوسکی حلق کراکر ایک گدھے پر اولٹا سوار کرایا پھر بعد ایک مدت کے وہ حمام مین گیا وہین مرا اوسکو مثل ایک قرن
پالس کے پایا حالانکہ منجملہ مفتیین کے تھا انتہی مین کہتا ہون مراد ولی سے وہ لوگ ہین جنکی ولایت اونکے
حال و قال و شہادت صلحا سے ثابت ہے اونسے دشمنی رکھنا اللہ سے لڑنا ہے پھر جو لوگ مغلوب الحال
گذرے ہین اور اونکی نسبت اقوال مختلف ہین اونکو بھی برا نہ کہے اونکے کلام کی تاویل کرے اگر نکر سکے خاموش
رہے حسن ظن رکھے احادیث السکاری تطوی ولا تروی ❊

بتواضع گزرانند زخود دستان را	نتوان عربدہ با چشم تو کردن آرے

دیگر ایک انعام الہی مجھپر یہ ہے کہ جن امور کی صلحا خبر دیتے ہین جو عادۃً عقول مین محال معلوم ہوتے ہین
مین اونکی تصدیق کرتا ہون اور جو بات میری عقل مین نہین آتی ہے مین اوسکو منجملہ اوس علم کے جانتا ہون
جسکو مین نہین پہچانتا ولا اکذب الا ما خالف النصوص الصریحۃ او خرق اجماع المسلمین اہل کشف
کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص خبر اہل کشف کا انکار کرتا ہے وہ اوس امر منکر سے محروم ہوجاتا ہے اگرچہ سلوک
مین غایت درجہ کو کیون نہ پہنچ جائے یہ اوسکی عقوبت ہے انکار و تکذیب اولیاء اللہ پر الذین ھم اوتاد فی الارض
بھم یرزق الناس و بھم یمطرون و بھم یدفع اللہ البلایا عن عبادہ وباللہ التوفیق وھو المستعان

فھم علی مراتب بحسب ما ھو الغالب علی کل واحد منھم واعلاھم مرتبۃ من حضر مع اللہ تعالیٰ فی حضرۃ
الاحسان نماز محل استنباط احکام نہین ہوتی ہے استنباط کرنا تو خارج نماز کے ہوا کرتا ہے حدیث مین آیا ہے
ان فی الصلوۃ لشغلا قال تعالیٰ الذین آتیناھم الکتاب یتلونہ حق تلاوتہ ای الذین یتجدد لھم فی کل
قراءۃ معانی اخر جدیدۃ فھذا ھو تلاوۃ القرآن حق تلاوتہ یہ بات کہ ہمراہ انعام و مراعات ادغام و اظہار
و تفخیم و غیرہا کے حضور مع اللہ بہی ہو یہ کام اکابر اولیاء کرام کا ہے نہ عوام کا بلکہ ضعیف کے لئے قرأت سادہ
اولیٰ ہے والسلام ٭

دیگر ایک انعام الٰہی مجہپر یہ ہے کہ مین کسی ملہوف مکروب سے احتجاب نہین کرتا کسی شغل مین کیون نہون اوسکو
چہوڑکر اوسکے کام کرنیکے لئے شتابی کرتا ہون ظاہر امور سے بہی اور توجہ باطن الی اللہ سے بہی پہر اگر وہ کرب اس قسم
کا ہوتا ہے کہ اوسکا استدراک صحیح نہین ہے تو مکروب کو حکم صبر کا کرتا ہون اور تسلی دیتا ہون اور احوال صالحین
دربارۂ شدت اوس سے بیان کرتا ہون کہ دیکہو انہون نے بلایا و محن پر کیسا شکیب کیا تہا فقد مال و ولد پر
کس طرح وہ صابر رہے تہے و نحو ذلک اذ التسلی بما یحصل بالتاسی بھم فیخف الضرورۃ قال
تعالیٰ ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا و اوذوا حتی اتاھم نصرنا و قال تعالیٰ
فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل اور جن اشیاخ نے احتجاب کیا تہا اوسکو محل اونکے تکبر پر نکرنا چاہیئے بلکہ
محامل حسنہ پر اونکو اوتارے جیسے شدت اشتغال باللہ و عدم التفات الی غیر اللہ و غیر ذلک شیخ یوسف عجمی رح کے
دروازہ زاویہ کو جب کوئی کہٹکہٹاتا تو فرماتے دروازہ نہ کہولو الا ان کان معہ فتوح للفقراء و الا فھی زیارت
فشارات ایک دن ایک فقیر نے کہا تم یہ کیا کرتے ہو تم تو دنیا کو چہوڑ بیٹہے ہو کہا یا ولدی اعز ما عند الفقیر
وقتہ و اعز ما عند ابناء الدنیا دنیاھم فان بذلوا لنا اعز ما عندھم بذلنا لھم اعز ما عندنا انتھی اذا
علمت ذلک فلا تحتجب الا بوجہ الشرعی و لا تخرج الا بوجہ شرعی واللہ یتولی ھداک ٭

دیگر ایک نعمت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین اصحاب حضرت آلٰہیہ کا ادب کرتا ہون موقف مین اونپر مقدم نہین ہوتا
اسلئے کہ وہ بطور امام کے ہین اونسے پہلے احرام نماز نہین باندہتا اسلئے کہ مجہے شرم آتی ہے کہ مین اونکے
کہڑے ہونیسے پہلے سامنے اللہ کے جا کہڑا ہون علی خواص رح جب تک موذن سے حی علی الصلوۃ نہ سنتے
دخول مسجد پر جرأت نکرتے پہر جب کسی کو مسجد مین جاتے دیکہتے تو اوسکے ساتہہ ہولیتے ورنہ دروازہ پر کہڑے
رہتے کہتے مثلی لا ینبغی لہ ان یدخل المسجد بین یدی اللہ الا تبعا للناس ٭

دیگر ایک سنت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین ساری طاعات سے محبت رکہتا ہون اسلئے کہ اونمین مجالست حقتعالیٰ
ہے نہ اسلئے کہ ثواب ملتا ہے اور سارے معاصی سے بغض رکہتا ہون اسلئے کہ اونمین حجاب ہے حقتعالیٰ سے

بلکہ ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ جو کوئی مجھکو ہدیہ بھیجتا ہے مین اوسکے مکافات کرنے مین تہاون نہین کرتا اور جب یہ
تا ہون کہ وہ میرے ہدیہ کو پہیر دیگا تو مین اوسکے ہدیہ کو قبول نہین کرتا علی خواص نے فرمایا ہے جو شخص ادّمکافات
تو اوس سے یہ کہہ کہ جو شخص مجھسے زیادہ حاجتمند ہے اوسکو دے کہ اسمین تجکو زیادہ اجر ملیگا بہ نسبت مجھسے شخص
ہ دینے کے وانا واللہ احب لك كثرة الاجر یہ ذکر اوس ہدیہ کا ہے جو مال حلال ہو جیسے تجار متورعین کا ہدیہ
جو متورع نہین ہین جیسے قضاۃ وغیرہم کہ کہلم کہلا رشوت وغیرہ لیتے ہین اونکا ہدیہ تو کسی حال مین بہی لائق
ل کے نہین ہوتا ہے وقد صار هذا الخلق غريبا فی هذا الزمان فقل من يتخلق به لتعودهم
خذ من الناس دون العطا ٭
بلکہ ایک انعام خدا کا مجھپر یہ ہے کہ مین تحمل سے من اخوان کے گریز کرتا ہون گو وہ مجھپر سنت نرکین یہانتک کہ مین اوسدن
عمل اونکے صحائف اعمال مین اہدا کرتا ہون تاکہ بسبب میرے اونسے خیر فوت نہو قال تعالی فان لم
يصبها وابل فطل یہ بات باب حسن ظن باللہ سے ہے ورنہ بندہ کو اپنے قبول عمل پر کب یقین ہے کہ وہ اوسکا ثواب
سرے کو ہدیہ کرے فاعلم ذلك ٭
بلکہ ایک منت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین اپنے ہمسایہ کی ایذا پر تحمل کرتا ہون اور چاہتا ہون کہ وہ بلا کسی اوپر آتی
انپر بشرطیکہ اللہ میری مدد کرتا ہے رضا و صبر پر ٭

ہمسایہ شنید نالہ ام گفت	خاقانی را دگر شب آمد

هذا الخلق غريب لم أر له فاعلا غيری ويتأكد فعله علی من يقدر عليه من العلماء والصالحين
نهم اولی من وفی بحق الجار فالله يوفقنا واياهم ٭
بلکہ ایک انعام الہی مجھپر یہ ہے کہ مین حملۂ قرآن کے ساتھہ کثیر المحبۃ والاکرام ہون اسلیئے کہ وہ حامل شریعت مطہرہ
ہین نہ اسلیئے کہ وہ میرے معاشر و صاحب مجالس ہین مین انکی محبت مین اونکے کمال عمل مین علم پر متوقف نہین
ہوتا کیونکہ کوئی عالم قدیم یا حدیث ضرور اونسے علم مین زیادہ موجود ہوتا ہے حسن بصری نے کہا ہے لو ان الانسان
وقف عن سماع الوعظ وقال لا اسمع ذلك الا ممن اتعظ بذلك قبلی لفاته خير كثير ٭
بلکہ ایک منت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ اگر مین تقریر کسی شئے کی کلام صوفیہ سے کرتا ہون اور کوئی طالب علم آجاتا ہے کہ
وہ اس علم کو نہین جانتا تو مین اوس تقریر کو مستور رکہتا ہون اس ڈر سے کہ کہین حاضرین پر جہل اوسکا نمایان نہو
شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ کہتے ہین وقعہ منصورہ مین جو بحر صغیر مین ہوا تھا ایک خیمہ مین شیخ عز الدین بن عبد السلام
شیخ تقی الدین بن دقیق العید و شیخ مکین الدین اسمر جمع ہوئے رسالہ قشیری پڑہا جاتا تہا ہر شخص کو جو بات ظاہر
تی وہ کہتا اتنے مین شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ آ گئے انہون نے چاہا کہ وہ کچھہ تقریر اصطلاح صوفیہ پر کرین شیخ

باب ۹ فی جملۃ من الاخلاق

ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ مین اہل حرف نافعہ کا اکرام کرتا ہون کسی کو حقیر نہین جانتا مگر بطریق شرعی مراد
حقیر جاننے سے اونکے افعال کا محقر جاننا ہے نہ اونکے ذوات کا کیونکہ جہل و ذم منوط ہوتا ہے ساتھہ وجہ نسبت
فعل کے طرف عبد کے بحیثیت تکلیف نہ اس حیثیت سے کہ وہ مخلوق حقتعالی ہے حضرت صلعم نے حق مین لہسن
ثوم کے فرمایا تھا کہ مین اوسکی بو کو ناپسند کرتا ہون یعنی اوسکی صفت کو نہ اوسکی ذات کو علی خواص کہتے تھے ان
پیشہ ورون پر انتقال مملکت و تار و پود سلطنت کے ہین جنہین لوگون کے منافع ہین یہ لوگ فقیر متعبد پر مقدم ہین
اگر ایک وجہ سے ناقص ہین تو دوسری وجہ سے کامل ہین ایک دن واسطے ایک قنواتی کے کہڑے ہو گئے کہا یہ
فضل مین سے ہے اور قیام واسطے اہل فضل کے مطلوب ہے اگر حمام گرم کرنے والا اور آگ جلانے والا نہو دیگ پکانے
کے نہو تو بہت سے لوگون سے نماز صبح کی فوت ہو جائے خصوصاً ایام سرما مین کیونکہ ہر شخص اپنے گہر مین پانی گرم نہین
کر سکتا ہے اور نہ آب سرد سے نہا سکتا ہے کہتے تھے ان الذی یاکل من کسبہ ولو صکرو ھا کالحجام والقنواتی احسن
من المتعبد الذی یاکل بدینہ و یطعم الناس بصلاحہ *

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ مدت مرض کی مجھپر خفیف و قصیر ہو جاتی ہے بسبب میری کثرت ضجیج کے طرف اللہ کے
ہان اگر مین اس شہود سے محجوب ہو جاتا ہون تو پہر کچہہ حرج مجھپر تصبر و تجلد سے نہین ہوتا قشیری نے ایک بزرگ
سے نقل کیا ہے کہ اونکو حبس بول ہو گیا تہا وہ مکتب مین جا کر اطفال سے کہتے ادعوا لعمکم الکذاب مراد اس
کہنے سے ستر حال و قیام بادب عبودیت تہا کسینے حکیم ترمذی سے حقیقت خلق کا سوال کیا تہا کہا ضعف
ظاہر و دعوی عریضۃ اللہ نے فرمایا ہے ولقد اخذناھم بالعذاب فما استکانوا لربہم وما یتضرعون
معلوم ہوا کہ ایک مقام صبر ہے اور ایک مقام عدم صبر ہے جبکہ فعل رب سے راضی ہو اسلئے نہ مطلقاً تجلد افضل ہے
اور نہ مطلقاً عدم صبر بلکہ خواص عباد سے دونون مقام فوت نہین ہوتے اجر صبر و اجر رضا ملتا ہے کبھی جرعۂ تلخی
نوش کرتے ہین اور کبھی جرعۂ شہد لکن آخر اسی تجرع مرارت ہے بدلیل قولہ صلعم انی اوعک کما
یوعک رجلان منکم *

	تب دوش ہمین صحبت گرمی عجبی داشت		دوشینہ تنم ز آتش ہجر تو تبی داشت	

ایوب علیہ السلام کو دیکہو کہ اوائل حال مین تصبر و تجلد کیا چنانچہ اللہ نے اونکی مدح فرمائی انا وجدناہ صابرا
نعم العبد انہ اواب پہر آخر مین کہا رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین فافہم ذلک
فانہ نفیس جدا *

نہون نے کہایا پہر قبور کہود کر مردون کو کہایا کئی سال تک یہی حال رہا بادشاہ نے سارا سامان اپنا کیا کپڑے یا گہوڑے
یا اسباب خانہ فروخت کردیا شہر مین پیادہ چلتے گدہا نہ ملتا کہ اوسپر سوار ہوتے ایک آدمی اپنے ایک دوست کے پاس
گیا دیکہا کہ وہ اپنے ولد کو ذبح کرکے کہا رہا ہے اپنی جان پر ڈر کر بہاگا کہ کہین اوسکو بہی وہ پکڑ کر نہ کہا جائین اسیطرح
قحط ایام سلطان شعبان مین واقع ہوا تہا فلا تستبعد یا اخی وقوع مثل ذلک فی ھذا الزمان فاننا نتحقق
نظر من ذلک فالحمد للہ الذی عافانا من مثل ذلک ۔

استخارہ حرکات و سکنات

بلکہ ایک انعام خدا کا مجہپر یہ ہے کہ مین ہر دن مصطلح قوم پر استخارہ کیا کرتا ہون اس قصد سے کہ اللہ تعالی ساری حرکات
و سکنات میرے آج کے دن یا آجکی رات یا اس جمعہ یا ماہ یا سال مین صالح محمود کرے شیخ ابن عربی و ابو العباس مرسی
اسی طرح کیا کرتے تہے صورت اس استخارہ کی جسطرح کہ آخر کتاب فتوحات مکیہ مین بذیل وصایا لکہی ہے یہ ہے کہ
جب آفتاب ایک نیزہ بلند ہو تب دو رکعت نماز پڑہے یا بعد مغرب کے یا ہر جمعہ کو یا ہر ماہ یا ہر سال مین پہلی رکعت
مین بعد فاتحہ کے یہ آیت پڑہی وربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لھم الخیرۃ سبحان اللہ و تعالی عما
یشرکون و قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور یہ آیت پڑہی وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ
اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان تکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ و رسولہ فقد ضل
ضلالا مبینا و قل ھو اللہ احد پہر بعد سلام کے دعای ماثورہ استخارہ پڑہے اور جس جگہہ حکم حاجت کے
نام لینے کا ہے وہان یون کہے اللھم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرک او اسکن فیہ فی حقی وحق اھلی
وولدی واخوانی وجمیع من شاء اللہ فی ساعتی ھذہ الی مثلھا من الیوم الآخر الی اللیلۃ الاخری
خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری وعاجلہ وآجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی وان کنت تعلم
ان جمیع ما اتحرک فیہ او اسکن فی حقی الخ شر لی الی آخرہ اشیاخ طریقت نے کہا ہے جو کوئی یہ استخارہ ہر دن
ہر رات کیا کریگا تو ہر حرکت اوسکی اور سکون اوسکا اور غیر کی حرکت اوسکے حق مین بلاشک انشاء اللہ تعالی خیر ہوگی
قالوا وقد جربنا ذلک و رأینا علیہ کل خیر لما فیہ من الادب مع اللہ تعالی والتفویض الیہ پہر
جب یہ استخارہ کر چکے تو جو فعل یا ترک کرنا چاہتا ہے اوسکو ساتھہ انشراح صدر کے کرے اگر اوسمین خیر ہوگی تو
اللہ تعالی اوسکے اسباب اوسپر سہل و آسان کر دیگا اور انجام اوسکا بہتر ہوگا اور اگر اوسمین کچہہ شر ہوگا تو اوسکا
دل تنگی کریگا اور اسباب اوسکے تحصیل کے اوسپر مشکل ہو جاینگے اب وہ جان لیگا کہ اللہ نے اوسکے لئے ترک کرنا
اوس امر کا واسطے اوسکے اختیار کیا ہے اب اوسکے فقد سے متالم نہو بلکہ اللہ کی حمد کرے کیونکہ وہ مصالح عبد سے
زیادہ دانا ہے فاعمل یا اخی بذلک ولو فی کل اسبوع او شھر او سنۃ او سنتین او اکثر و تقول
فی الدعاء اللھم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرک فیہ او اسکن من یومی ھذا الی مثلہ من الاسبوع الآخر

نے فرمایا انتم بحمد اللہ مشائخ الاسلام وکبراء الوقت وقد تکلمتم فما بقی لکلام مثلی محل انہوں نے کہا نہیں ضرور کچھ فرمائیے بعد حمد وثنا
کے کلام شروع کیا شیخ عزالدین نے خیمہ سے نکلکر خوب چلاکر کہا ھلموا الی ھذا الکلام القریب العھد من اللہ فاسمعوہ انتہی ۵

اے نفس خرم باد صبا — از بر یار آمدہ مرحبا

وھذا الادب قلیل من یفعلہ من الفقراء ❊

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ میں واسطے امامت نماز فرائض ونوافل وجنازہ کے پیش قدمی نہیں کرتا اس ڈر سے کہ اونکو میرے حق میں گمان خیر ہو اور میں برخلاف اوسکے ہوں وربما انہم لو اطلعوا علی ذلاتی التی نعلتہا طول عمری لکانوا لا یصلون قط خلفی وفی الحدیث اجعلوا ائمتکم خیارکم لانہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم او کما قال حالانکہ میں اوس جماعت سے جو مجھے آگے کرتی ہے کسیطرح بہتر نہیں ہوں سیوطی جب تنہا نماز پڑھتے کسی کو اپنے پیچھے نماز پڑھنے ندیتے اور نہ نماز جنازہ پڑھاتے مگر جبکہ کشف سے جان لیتے کہ اللہ اونکی شفاعت حق میں اوس میت کے پذیرا کریگا ورنہ کہدیتے کہ جاؤ اور خود حاضر نہوتے معروف کرخی کو چاہا تھا کہ نماز جنازہ پڑھائیں کہا مجھے تین برس سے یہ گمان ہے کہ اللہ میری طرف نظر سخط وغضب سے دیکھتا ہے بھلا میں سامنے خدا کے غیر کی شفاعت کرنے کو کس منہہ سے کھڑا ہوں غرضکہ میں تقدم کو نماز جنازہ پر مکروہ رکھتا ہوں رہی دعا واسطے میت کے سو وہ میرے ماموم ہونے میں بھی حاصل ہے فافہم فذلک ترشد ❊

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ جب مجھسے بتقدیر الٰہی کوئی خیر ہوتی ہے تو میں طرف اوسکے شکر کے مبادرت کرتا ہوں اور جب کوئی معصیت ہوتی ہے تو استغفار میں جلدی کرتا ہوں یہ استغفار نقص طاعت سے نہیں ہوتی مگر بعد شکر کے اور نہ معصیت سے میں راضی ہوتا ہوں مگر بعد استغفار کے لان ذلک ھو الجانب الذی کلفت بہ من حیث الکسب وکذلک القول فی النعم والنقم علی خواص رح اپنے اصحاب کو نیت قیام لیل پر بہت آمادہ کرتے اور کہتے کہ ناوی کے لئے اجر برابر قائم اللیل کے لکہا جاتا ہے اور وہ مناقشہ سے سلامت ہے کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی تعلیق اجر کی اس حدیث میں نیت پر کی ہے یہہ نہیں فرمایا لکل امرء ما عمل یہ توسع ہے امت پر فکل عمل لم یقسم لھم مباشرتہ یحوزون ثوابہ بالنیۃ انتہی وبالجملۃ فسدی العبد ومحمتہ نعم کما ان سدلاہ ومحمتہ من جھۃ اخری ذنوب فافہم ذلک ترشد ❊

دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ جب نرخ غلہ کا گران ہوجاتا ہے تو میں اس بات کا شکر کرتا ہوں کہ اس سے زیادہ قحط نہوا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ہمارے سارے گناہ اون لوگوں کے گناہوں سے بہت اعظم تر ہیں جو ہمسے سابق الزمان تھے ۴۵۰ھ میں بزمانہ مستنصر ایسا قحط پڑا تھا کہ آدمی جب کلاب ودواب کہا چکے تو اپنی اولاد کو

علی الاحوال قبل وقوعها ۰
دیگر ایک نعمت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین اپنے ورد مین موافقت ملائکہ عمار سموات کی کرتا ہون مین نہین جانتا کہ میرے
اقران مین کسی شخص کا بھی وردِ شب تسبیح پر ملاء اعلی کے مشتمل ہو صورت ترتیب ورد کی یہ ہے کہ مین ہمیشہ یون کہتا ہون
سبحان من سبقت رحمتہ غضبہ کیونکہ طبرانی مین آیا ہے کہ ان صلوۃ الحق تعالی سبقت رحمتی غضبی
اسلئے مین یہ کلمہ ہزار بار کہتا ہون پہر کہتا ہون سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ہزار بار پہر کہتا ہون
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم استغفر اللہ
العظیم ہزار بار کیونکہ روایت مین آیا ہے کہ یہ دونون صیغے اللہ کو محبوب ہین پہر کہتا ہون اشہد ان لا الہ الا اللہ و
اشہد ان محمدا رسول اللہ ہزار بار پہر کہتا ہون اللہم لک الحمد کما ینبغی لجلال وجہک ولعظیم سلطانک
ہزار بار کیونکہ یون آیا ہے کہ اس کلمہ کو دو فرشتون پر عرض کیا گیا تہا اونہون نے مقدار اسکے ثواب کا نہ جانا تب اللہ نے
فرمایا اکتبوها کما قال عبدی وعلی جزاؤها پہر کہتا ہون جزی اللہ سیدنا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عنا خیرا بما ھو اھلہ ہزار بار کیونکہ اس طرح آیا ہے کہ جو کوئی اسکو ایکبار کہیگا وہ ستر کاتب کو ہزار صبح تک تعب مین
ڈالیگا پہر کہتا ہون سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ سبحان اللہ وبحمدہ رضا نفسہ سبحان اللہ و
بحمدہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ وبحمدہ مداد کلماتہ کیونکہ وارد ہوا ہے کہ ہر بار کہنا اسکا برابر تسبیح طول نہار
کے ہے پہر ہزار بار یون کہتا ہون سبحان من اظہر الجمیل وستر القبیح کیونکہ یہ تسبیح ہے ملائکہ ستور کی پہر ہزار بار یہ
کہتا ہون سبحان العلی الدیان سبحان الشدید الارکان سبحان من یذھب اللیل ویاتی بالنہار سبحان
من لا یشغلہ شان عن شان سبحان الحنان المنان سبحان اللہ فی کل مکان یہ اوس فرشتہ کی تسبیح ہے
جو نصف آگ کا اور نصف برف کا ہے پہر ہزار بار یون کہتا ہون الحمد للہ بجمیع محامدہ کلہا ما علمت منہا
وما لم اعلم وعلی جمیع نعمہ کلہا ما علمت منہا وما لم اعلم عدد خلقہ کلہم ما علمت منہم وما لم
اعلم کیونکہ اثر مین آیا ہے کہ ایک شخص نے یہ کلمات دن عرفہ کے کہے تہے سال دیگر مین جب وہ حج کو آیا تو پہر یہی تحمید
کرنے لگا ہاتف نے اوسکو پکار کر کہا یا فلان من العام الماضی الی الآن نکتب لک فی ثواب ھذہ التحمیدۃ
فما فرغنا پہر یہ کہتا ہون اللہم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وسلم ہزار بار کیونکہ یہ درود
ان فرشتون کی ہے جو خلف بحار محیط ہتے ہین رات دن اس صلوۃ سے تہکتے نہین ہین ذکرہ الثعلبی فی کتاب
العرائس پہر کہتا ہون سبحانک اللہم وبحمدک علی عفوک بعد قدرتک سبحانک اللہم وبحمدک
علی حلمک بعد علمک ہزار بار کیونکہ یون آیا ہے کہ شق اول تسبیح ہے نصف حملہ عرش کی اور شق آخر
تسبیح ہے نصف آخر کی پہر ہزار بار یون کہتا ہون یا لا الہ الا انت یا حی یا قیوم اسلئے کہ یہ واسطے حیات قلب

او من الشهر الآخر او من السنة الاخرى وهكذا والله يتولى هداك وهو يتولى الصالحين *
دیگر ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ مین خواب مین بکثرت اموات سے ملا اور اونکا حال دریافت کیا کہ وہ قبور مین کس
کیفیت پر ہین اور یہ منامات اس کثرت سے ہونے لگے کہ گویا بمنزلۂ بیداری کے تہے گو حال حیات مین مجکو اونکا
حال معلوم نہ تہا لکن بعد ممات کے وہ حال مجہسے مجہول نرہا وهذا من اكبر نعم الله على لكى اتهيأ لدخول
البرزخ بفعل الحسنات وترك السيئات والندم على ما فات من الطاعات وان كنت لا اعتماد الا
على عفو الله فان لقاء العبد المطيع عادة لسيده ليس هو كلقاء العبد الآبق المخالف وقد عمل
الصحابة والتابعون رضى الله عنهم بما يرونه فى المنام من الاعتبارات كما هو مشهور فى كتب
الاحاديث مینے ایک بار خواب مین دیکہا کہ مین زیر زمین اوترا ہون مینے اہل قبور کو احوال شدیدہ مین پایا
نسئال الله العافية کسی کو ایک کتا کاٹ رہا تہا اور کسی کو گرگ اور کسی کو بچہوا اور کسی کو بلی اور کسی کو اژدہا
اور کسی کو بچہوا اور کسی کو بہیڑ اور کسیکو لپسوا اور کسی کو جون مینے ملائکہ سے جو وہان پر تہے پوچہا کہ اصل ان موذیات
کی کیا ہے جو انکی قبور مین اس تفصیل پر مسلط ہوئی ہین کہا یہ غیبت و چغلخوری و سخریہ و سوء ظن ونحوہا ہین
فاخبرونی باصولها دوسری بار نزول میرا قبور روضہ مین ہوا دیکہا کہ موتی حلقہ حلقہ ریگ سفید پر بیٹہے باتین
کرتے ہین ایک شخص نے مجہسے کہا جب تو پہر کر دنیا مین جالے تو یہ دعا کرنا مینے پوچہا کون دعا کہا اللهم انى
انزلت بك ما يهمنى من امور الدنيا والآخرة کیونکہ بلا کو وہی دور کرتا ہے جو اوسکو بہیجتا ہے انتہے
حسب مین ہر کرب مین یہ دعا کیا کرتا ہون علی خواص فرماتے تہے ان هذه الوقائع التى تقع للانسان
فى المنام جند من جنود الله تقوى الايمان صاحبها بالغيب اذا كان اهلا لذلك وان كان
ذلك نقصا فى حق كامل الايمان الذى لو كشف الغطاء لم يزدد يقينا فان من شرط المؤمن الكامل
ان يكون ما وعده الله به او توعده عليه عنده كالحاضر على حد سواء فافهم ذلك ترشد
دیگر ایک سنت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ میر النفس طرف کسی شئے کے اون مقامات اولیاء سے جنپر بندہ کو کچہ ثواب
نہین ملتا ہے تشوف نہین کرتا جیسے اطلاع اوقات حوادث زمان مستقبل پر بطریق کشف کے مثل انقراض
دولت بعض ملوک ونحو ذلك مما وردت به الاخبار ترمذی مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے حضرت
نے خطبہ پڑہا اوس خطبہ مین ذکر ما كان وما يكون کا تا قیام ساعت فرمایا جسکو یاد رہا رہا اور جو بہول گیا وہ بہول گیا
فان وقع لاحد من الاولياء مكاشفة بشئ من حوادث الزمان المستقبلة سلمناله ذلك
ما لم يعارض شيئا من شرعه صلعم ولعل ما كوشف به ذلك الولى من جملة ما نسيه الناس
لقوله ونسيه من نسيه انتهى وصاحب هذا المقام لا احد اتعب قلبا ولا جسما منه لاطلاعه

حق تعالی سے کسی شئے مین عبادات سے استغفار کرتا ہون اور حجاب کو اس مشہد سے دوست ترکہتا ہون اجلالا للہ
تعالی عن مجالسۃ مثلی اور اکثر عبادات کو اسلئے دوست رکہتا ہون کہ اللہ اونکو میرے لئے دوست رکہتا ہے تاکہ مجھکو
ثواب دے ورنہ مین یقیناً جانتا ہون کہ مین اللہ کے ہوتے ہوئے دارین مین کسی شئے کا مالک نہین ہون واعظم احوال
العبد مع ربہ عزوجل ان یطلع الحق علی قلبہ فلا یری فیہ محبۃ لشئ یشغلہ عنہ فافہم
ذالک ترشد ٭
دیگر ایک منت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین کسی شریف پر بددعا نہین کرتا پہر اسکا کیا ذکر ہے کہ اوسکی شکایت کسی حاکم
سے کرون اور جب دو شریف باہم خصومت کرتے ہین تو مین کسی ایک کی بہی اون دونون مین سے مدد نہین کرتا بلکہ درمیان
اونکے طالب صلح ہوتا ہون لا غیر والحمد للہ ٥

مرو بجنگ چو اول بصلح آمدہ ۔ دمی بلطف نشین تا ز خویش بر خیزم

دیگر ایک منت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ جب ابناء دنیا مجہپر جفا کرتے ہین جیسے امرا و اغنیا یا وہ لوگ جنہین کوئی نفع دنیا
و آخرت کا نہین ہے تو مجھکو فرح و سرور حاصل ہوتا ہے عمر میری مباسطت سے اون لوگون کے جنکا کلام اکثر لغو
و ہذیانات ہوتا ہے تنگ آ گئی ہے بڑے مسرت کا دن نزدیک میرے وہ ہوتا ہے کہ اوسدن کوئی شخص اونمین سے
نزدیک میرے نہین آتا اور جب کسی شخص کے پاس لوگ کثرت سے آتے جاتے ہین تو اونکے حقوق بہی اوسپر بہت ہوتے
ہین حالانکہ ہمسے لوگون کو یہ ڈر بہی لگا ہوا ہے کہ کہین ہم اعجاب بنفسہ مین نہ پہنس جائین ہمسے احمقون کے لئے
یہ اعجاب سم قاتل ہے اللہ کی طرف سے حجاب ہو جاتا ہے کیونکہ اقبال ہمارا حقتعالی پر اور خلق پر معاً سخت مشکل ہے
قال تعالی ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ جو شخص مدعی محبت وحدت نفس کا ہو
وہ اپنا امتحان اس میزان مین کرے اگر نفس کو مشتاق اوس شخص کی رؤیت کا پائے جسکی رویت اللہ کو یاد نہین دلاتی
ہے تو جان لے کہ وہ اپنے دعوی مین کاذب ہے ومن تامل حال اکثر المتزاورین الیوم من الفقراء وغیرہم
ربما وجد زیارتہم معلولۃ فاللہ یتولی ھداک وھو یتولی الصالحین ٭
دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین سماع غنا کا آلات مطربہ پر بچپن سے مکروہ رکہتا ہون عملا بنھی الشارع صلعم
عن ذلک پہر جب مین طریق محبت فقرا مین داخل ہوا تو اور بہی نفرت مجھکو بڑہ گئی مینے اپنے نفس کو متہم کیا کہ مبادا
وہ سماع سے متاثر ہو کر اللہ سے غافل ہو جائے اور ذکر و نماز سے باز رہے باآنکہ جب شارع سے کوئی شئی ثابت ہو
تو وہ کچہہ متوقف معرفت علت پر نہین ہوتی ہے یہ اسلم تر ہے اس سے کہ علت تحریم کی غفلت ذکر و نماز سے
ٹہیرائی جائے اور جسکو غفلت نہ ہو سکے لئے لاباس بہ کہا جائے وعلی ذلک جماعۃ من الصحابۃ والتابعین
وتابعی التابعین والفقہاء والصوفیۃ ذکرھم الشیخ ابو المواھب الشاذلی فی کتاب لہ فی ذلک

کے مجرب ہے انتفے مین کہتا ہون یہ سب تیرہ۱۳ ورد مختصر ہوئے جو رات کو پڑہے جاتے ہین مگر ہر ورد ہزار بار ہے اس
حساب سے تیرہ ہزار بار ہوا اگر ہزار بار نہ پڑہے تو ہر ورد کو تین تین ہی بار پڑہ لے کہ اجر مزید سے محروم تو نہو علی خواص نے کہا ہی بندہ کو چاہیے
کہ جب اوسکی عمر تنگ ہو یا اوس سے قیام کرنا وقت اول نصب موکب الٰہی کے فوت ہو تو جوامع کلم کو آیات و اخبار سے لیکر
صلوٰۃ و تسبیح کرے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو خبر اونکے فضل کی نہین دی مگر اسی لیے کہ ہم بہت سا اہتمام اونکا کرین
آیا ہے کہ آیۃ الکرسی برابر ہزار آیت کے ہے اور آخر سورہ حشر برابر ہزار آیت کے اور قل ہو اللہ ثلث قرآن ہے اور
قل یا ایہا الکافرون نصف قرآن ہے تو وقت ضیق عمر کے مراعات ہدایت کے ساتھہ انکے لائق تر ہے سو جسنے مثلاً
آیۃ الکرسی و آخر سورہ حشر کو پڑہا اوسنے گویا ہزار آیتین پڑہین یہ برابر ستر حزب کے ہوا کیونکہ مینے جو آیات کو اول بقرہ سے
تا نصف سورۂ انفال گنا تو ہزار آیتین ہوئین اور جسنے قل ہو اللہ احد کو ہر رکعت مین تین بار پڑہا تو گویا اوسنے سارا
قرآن پڑہا اسی پر باقی ورد کو قیاس کر لے مقادیر ثواب قیاس کی راہ سے ادراک مین نہین آتے ہین اسلئے جسطرح
شارع نے خبر دی ہے ہم اونکو اوسی طرح کہین اور جو وعدہ ثواب کا اونپر دیا ہے ہم اوسپر ایمان لائین اللہ کو
پہنچتا ہے کہ وہ ثواب جزیل ایسے عمل پر دے جسمین بہ نسبت غیر کے تعب اقل قلیل ہو و للہ الحمد ✽

دیگر ایک نعمت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین اپنے اعمال کے تطور پر بصور حسنہ و قبیحہ بحسب طاعت و معاصی ایمان رکھتا
ہون گویا اونکا شہود بطور احساس کے کرتا ہون اور اکثر یہ شہود یون ہوتا ہے کہ جب وہ ایک حالت پر ظاہر ہو کر
متغیر ہو جاتے ہین اور خیر سے طرف شر کے اور بالعکس صعود کرتے ہین تو مین شاکر یا مستغفر ہوتا ہون علی خواص
فرماتے تھے بندہ کا ایمان جب کامل ہوتا ہے کہ وہ ہر حرف قرآن وغیرہ کو جسکو کہتا ہے ایک فرشتہ دیکہے اپنی صورت
حال پر اخلاص و ریا و حسن و قبح سے اور یہ شہود خالی نہو موافقت احکام خمسۂ دین سے مثلاً مندوب مقارب واجب کے
حسن ہین اور مکروہ مقارب حرام ہے قبیح ہین پس ملک حسن الصورۃ واسطے ناطق کے استغفار کرتا ہوا اوپر چڑہتا
اور ملک قبیح الشکل ناطق پر لعنت کرتا ہوا صعود کرتا ہے شیخ افضل الدین نے رحمت کو ایک جماعت ذاکرین خدا پر
اوترتے دیکہا مینے سکینہ و حیا کو مثل سفیدی کی طرح قبر امام شافعی پر نازل ہوتے دیکہا شیخ احمد سروی نے دیکہا
کہ ملائکہ اقلام نور سے ہر حرف درود کا حضرت پر ایک صحیفہ مین لکہہ رہے ہین ولکن یہ مشہد نہین ہوتا مگر اوس شخص
کو جسکا نفس کدورات بشریت سے صاف و پاک ہو جاتا ہے اور اوسکا باطن مثل ملائکہ کے ہوتا ہے و من لم یکن

کذالک فہو محجوب عن مثل ذالک ✽

دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین اعمال صالحہ سے محبت رکھتا ہون بوجہ رغبت کے مجالست حقتعالیٰ مین اسلیے
کہ اللہ نے ہمکو یہ خبر نہین دی کہ وہ کسی کے پاس بیٹہتا ہے مگر اوسکے پاس جو اوسکا ذکر کرتا ہے گویا اللہ یہ فرماتا ہے
کہ جو کوئی طالب میری مجالست کا میری شرع کے سوا ہو گا تو یہ بات نہین ہو سکتی ہے پہر کبہی مین طلب مجالست

عالم و فقیر پہ بابت عدم عیادت ظالم کے کچھ اعتراض نہین آتا گو بعد شفا کے بہی نہ پوچھے اسلیئے کہ عیادت نزدیک ہمارے
واسطے شکستہ دلون کے مشروع ہے جسکی عیادت مین امید ثواب ہے شافعی نے فرمایا ہے اذا المریکن فی اخیک
نفع لک ولا للعالم فلا علیک من مقاطعتہ انتہی سو غیر نافع کا یہ حکم ہے تو مقاطعت موذی و ترک عیادت
و زیارت اوسکی بالاولی جائز ہے وانا بحمد اللہ لیس لی حاجۃ عند احد من ہولاء الولاۃ فی الدنیا ابدا
فاعلم ذلک واعمل علی التخلق بہ ترشد +
دیگر ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ مین کجروی و نشوز و گریز اتباع و زوجہ و خادم اپنے پر صبر کرتا ہون و ذلک لعلمی
بان الوجود یعاملنی علی صورۃ ما عاملت بہ ربی فاللوم علی لا علیہم فی الاصل لانہم کظل الشاخص
علی حد سواء فان کان الشاخص مستقیما فالظل مستقیم او اعوج فالظل اعوج ومن طلب استقامۃ
الظل مع عوج الشاخص فقد رام المحال انتہی +
دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ اگر میری بی بی یا کنیز بیمار ہوتی ہے تو مین اوسکی قاذ ردات اوٹھاکر پہینک
آتا ہون جبکہ وہ چلنے یا طشت پر بیٹھنے سے عاجز ہوتی ہے جسطرح کہ یہی معاملہ وہ میرے ساتہہ کرتی ہے
وہل جزاء الاحسان الا الاحسان اور اگر وہ بیمار ہوتی ہے تو مین باوجود احتیاج کے اوسپر دوسری عورت نہین
لاتا تاکہ دو مرض حسی و معنوی کو اوسپر جمع نکرون فاعلم ذلک واعمل بہ +
دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین خلوت کو ساتہہ اجنبیہ کے مکروہ رکہتا ہون ہر بال میرا اوس سے نفرت
کرتا ہے مجکو اپنے نفس پر یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہین اوسکی طرف میل خاطر نکرے حدیث شریف مین آیا ہے ما خلا
رجل بامرأۃ الا کان الشیطان ثالثہما شیخ ابو القاسم نصر آبادی شیخ خراسان سے کسینے پوچہا تہا کہ ایک
شخص کہتا ہے ما علی لوم فی مجالستی للنسوان لعدم میلی الیہن شیخ نے کہا ما دامت الاشباح
باقیۃ فان الامر والنہی باق والتحریم باق مخاطب بہ کل مکلف ولن یجتری علی الشبہات الا من
تعرض للمخالفات ایک مرد نے ایک زن اجنبیہ سے بات کی تہی اوسکو لذت ملی ایک ماہ تک لذت عبادت سے
محروم رہا فساق جو دین مین مشہور ہوتے ہین اونسے ایسے کام ہوا کرتے ہین اللہ نے صحابہ کو جو خیار امت تہے
حق مین ازواج حضرت کے جو امہات المومنین تہین یہ خطاب فرمایا ہے واذا سألتموہن فاسألوہن من وراء حجاب ذلکم
اطہر لقلوبکم وقلوبہن پہر کسطرح کوئی احمق یہ دعوی کرسکتا ہے کہ رویت اجانب نساء مریدین کی مثلا
اوسکو ضرر نہین کرتی ہذا من رقۃ الدین بعض سلف نے سفیان ثوری کو رابعہ عدویہ کے پاس بیٹہنے پر عیب لگایا
تہا حالانکہ دونون کے دل کا حفظ اونکو مشہود تہا اور بعد اوسکا معاصی سے معلوم تہا فاعمل علی التخلق بہ ترشد +
دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین ہر صبح و شام اپنے ہر جارحہ کے جوارح ظاہر و باطن مین سے تفتیش کرتا ہون

وبالجملة فقد استقر ظاهر المذاهب الاربعة على الفتوى بالتحريم فى نحو العود فليس لمقلد ان يخالفهم شیخ افضل الدین سماع آلات مطربہ سے بہت منع کرتے اور کہتے تھے ایک جماعت اِس طرف گئی ہے کہ علت تحریم کی عدم سماع اوسکا حق تعالی سے ہے سو یہ مذہب فاسد ہے فافہم ذلك وایاك وسماع ما ذکر انتہی مین کہتا ہون نفس غنا بدون آلات مطربہ کے جبکہ کسی منکر پر مشتمل نہو بلکہ مذکر حق و مرغب صدق ہو اگرچہ شرعًا جائز معلوم ہوتا ہے لکن بحکم المومنون وقافون عند الشبہات احتیاط اولی ہے پہر جنکو اللہ نے ذوق شوق اپنی محبت و یاد کا دیا ہے وہ محتاج قول مغنی کے نہین ہین اونکو بغیر غنا کے وہ ذوق دامنگیر حال رہتا ہے جو سماع قوّال سے حاصل نہین ہوتا ۵

ومن یک وجده وجدًا صحیحًا ۔۔ فلم یحتج الی قول المغنی
له من ذاته طرب قدیم ۔۔ وسکر دائم من غیر دن

کسانیکہ یزدان پرستی کنند ۔۔ ۵ ۔۔ برآواز دولاب مستی کنند

دیگر ایک سنت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ جتنی طوائف طرف طریق فقر کے منسوب ہین عمومًا مین سب کی نسبت حسن ظن رکہتا ہون اور کسی طائفہ پر حکم خروج کا شریعت سے بحکم اشاعت نہین کرتا کہ شاید وہ شخص نعت استقامت پر ہو مگر یہ کہ وہ مخالفت سنت کی کرتا ہو یا بیّنہ عادلہ اوسپر قائم ہو کیونکہ ہر گروہ کے اندر جیّد وردی لوگ ہوتے ہین ایک شخص کے سبب سے سارے طائفہ پر حکم کرنا جور و تہور ہے فالامر یحتاج الی التفصیل ۵

برآستانۂ میخانہ گر سرے بینی ۔۔ مزن بپای کہ معلوم نیست نیت او
بیار بادہ کہ دوشم سروش عالم غیب ۔۔ نوید داد کہ عام ست فیض رحمت او

دیگر ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ جسکے ساتہہ مین ایک لقمۂ نمک کہاتا ہون کسی وقت مین بہی اوقات سے تو پہر اوسکی خیانت پس پشت اوسکے نہین کرتا یہ خلق اس زمان مین گوگرد سرخ سے بہی زیادہ تر عزیز الوجود ہے کیونکہ اب تو اگر کوئی شخص دسترخوان کسی کے ساتہہ کہاتا ہے تو حفظ اوسکے مقام کا نہین کرتا بل تجعل فیه العجر والبجر اذا وقع بینہ وبینہ نفس بخلاف میرے کہ مین بحمد اللہ ذکر دشمن کا نہین کرتا مگر بخیر حفظا للعیش فاعرف زمانك یا اخی ولا ترکن الی احدٍ حتی تجربّه وقد کان هذا الخلق فی اللصوص الی ایام السلطان قایتبائی رح

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ جب ظالم لوگ بیمار ہوتے ہین تو مین اونکی عیادت بہت کم کرتا ہون اسلئے کہ غالبًا اونکا مرض عقوبت ذنوب گزشتہ ہوتا ہے ہمکو تحمل کرنا اوسنے کچہہ ضرور نہین ہے عیادت مین ایک ایناس بہی ساتہہ اونکے ہوتا ہے سو ایناس ظلمہ و فسقہ کا جو بادہ خوار زانی آخذ اموال بالباطل ہین لایق نہین سو

پڑو ہاہی اسلام سے نہین دیتا مگر یہ کہ کلام اوسکا خلاف صریح سنت محمدیہ یا قواعد علماء وسنت ہو کہ ایسے شخص پر رد کرنا
واجب ہے کیونکہ یہ دلیل ہے اوسکے عدم کمال پر اگر وہ کامل ہوتا تو ظاہر شریعت پر غیرت کہاتا اسلیئے کہ شارع نے بعد
اپنے اوسکو اپنی شریعت پر امین کیا ہے فتوحات مکیہ مین فرمایا ہے اجماع المحققین علی ان من شرط الکامل
ان لایکون عنده شطح من ظاهر الشريعة ابدا بل يرى ان من الواجب عليه ان يحق الحق ويبطل الباطل
ويعمل على الخروج من خلاف العلماء ما امكن انتهى شعرانی کہتے ہین جو کوئی اس عبارت کو تامل وفہم
کریگا وہ جان لیگا کہ جمیع مواضع جنمین شطح ہے وہ مدسوس ہین کتب شیخ رضی اللہ عنہ مین خصوصاً فتوحات مکیہ
مین کہ اونہون نے اوسکو بحالِ کمال یقین مین لکہا تہا اور اوسکی تالیف سے تین برس پہلے فارغ ہو لئے تہے بالجملہ
مطالعہ کرنا کتب توحید خاص کا حلال نہین ہے مگر عالم کامل یا سالک طریق قوم کو ورنہ اوسپر خوف دخول شبہ کا
ہے جس سے ہوشیار بہی بچ نہین سکتا پہر اوسکا کیا ذکر ہے جو ہوشیار نہین ہے لکن شان نفس کی کثرت فضول و
خوض ہے مالا یعنی مین بعض علماء سلف نے ایک کتاب مین وہ کلمات جمع کیئے ہین جو عوام کہتے ہین اور نوبت کفر کی
پہنچتی ہے جیسے یا من یرانا ولا نراه اور جیسے یا ساکن هذه القبة الخضراء اور جیسے سبحان من كان
العلام مكانه اور جیسے یا دليل الحائرين يا من ليس له دليل يا دليل الدليل یا جیسے یا من لا يوصف
ولا يعرف یا جیسے یا من هو فی عرشه يرانا یا جیسے اطلاق خمار وساقی وراہب دیر وصاحب دیر وقسیس ولیلی
ولبنی وسعدی واسماء وعد وہند وکنز اکبر ونحو ذلک یا جیسے انا فی امتنان رکھا اللہ غریب کصالح فی
ثمود شعری وابونواس کے شعر مین ایسی تشبیہات بہت آئی ہین یا جیسے فلان حجة الله في ارضه على
عباده کیونکہ یہ شان رسل کی ہے لاغیر یا جیسے ما في الوجود الا الله یا ان الله في قلوب العارفين
یا جیسے ما يسمع الله من ساكت یا جیسے هذا زمان سوء یا جیسے قول بعض خطباء سبحان من لم يزل
معبودا عند من لم يعلم كونه معبودا بالقوة یا جیسے يا قديم الزمان یا جیسے كل ما يفعله الله خير
ایک شخص نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تہا لا تقاتل اعداءك حتى يطلع لك القمر فرمایا هو قمرهم ايضا
یا جیسے فلان يطلع على الغيب ولکشف واطلاع على الغيب کیونکہ اولیاء کے پاس سواے ظن صادق کے
اور کچہہ نہین ہے اسی کو وہ الہام وفتح وکشف کہتے ہین یا جیسے نام رکہنا کسی کتاب کا کتاب الاسرار
والمعارف یا مفاتح الغيب یا آیات بینات امام عمر بن محمد اشبیلی اشعری نے کتاب لحن العوام مین
فرمایا ہے وليحذر من العمل بمواضع من كتاب الاحياء للغزالي وغير ذلك من تواليفه فانها
اما مدسوسة عليه او وضعها اوائل عمره ثم رجع عنها كما ذكره في كتابه المنقذ من الضلال
وكذلك يحذر من مواضع في كتاب قوت القلوب لابي طالب المكي نحو قوله الله قوت العالم

کہ کس جارحہ نے آجکے دن یا آجکی رات کیا کام طاعت یا معصیت کا کیا ہے تاکہ اللہ کا شکر یا استغفار کرون جسطرح
کہ صرف بلایا پر اونسے شکر بجالاتا ہون ابراہیم متبولی رح جب مصر مین آتے پہلے بیمارستان مین جاتے سب بیارون
مین طواف کرتے تاکہ اللہ کا شکر کرین کہ اللہ نے اون بلایا و امراض کو اونسے پہیر دیا حالانکہ وہ اپنے نزدیک اونکے مستحق
تہے اور کہتے جو شخص یہ بات دیکہنا چاہے کہ مقدار اون بلایا و محن و امراض و معاصی و جرائم کا جو اللہ نے اوس سے
پہیر دیئے ہین معلوم کرے تو وہ مواظبت کرے دخول خانہ والی و حبس و یلم و بیمارستان پہ پہر جملہ ابتلایات کو جنمین غیر اوسکے
مبتلا ہین دیکہے کر اللہ کی حمد اون آفات کے صرف پر اپنی ذات سے بجالائے فکم استحقت العین القلع او العمی بنظرہا
الی ما لا یحل لہا وکم استحقت الاذن الطرش وطلوع الخراجات فیہا حتی تدود بسماعہا ما لا یحل لہ
وکم استحق اللسان من القطع او طلوع الدما مل فیہ وتشققہ حتی لا یصیر صاحبہ یقدر علی بلع الماء
بکلامہ فی اعراض الناس وکم استحق الفم من طلوع الاکلۃ فیہ حتی یصیر کالطاقۃ من تقبیل ما لا
یحل لہ وکم استحقت البطن من المغص والقولنج والنفاخ وتقریح المصارین وجرح الکلا والاستسقاء
وغیر ذلک بادخال الحرام والشبہات فیہا وکم استحق الفرج من طلوع الاکلۃ فیہ والقروح وحبس
البول وتربیۃ الحصی فیہ بمباشرتہ ما لا یحل لہ وکم وکم وکم فلیتامل الانسان فی اعضائہ کلہا
وما صرف اللہ عنہا ولینظر کیف حالہ اذا طلع فی وجہہ الحب الفرنجی فاکل انفہ وفمہ وصار القیح
والصدید یقطر منہ کیف حالہ مع امرأتہ التی کان یحبہا اذا نفرت منہ وقذرتہ مع ارتکاب
الدیون وقلۃ من یفتقدہ بشیء یاکلہ ہو وعیالہ او لیتامل حالہ اذا طلع فی ذکرہ اکلۃ فسقط کلہ
او طلع فی دبرہ باسور او ناصور من خارج السفرۃ وداخلہا حتی انہ یحس بان شخصا یشرح
بسکین فی دبرہ لیلا ونہارا ولا یصل احد الی مداواۃ تلک الخراریج الباطنۃ فیتمنی الموت فلا
یجاب انتہی یعنی جو آفات و امراض جملہ اعضاء بشر مین ہوا کرتے ہین جنسے وہ آرزو موت کی کرتا ہے اور وہ
اسکے حق مین ممکن بلکہ متوقع الحصول ہین اور ہو سکتا ہے کہ ہر جارحہ بسبب اوس گناہ کے جو اوس سے صادر
ہوتا ہے ایک مرض یا چند مرض مین اوس عضو کے مبتلا ہو تو اب اس شخص کو اللہ کا شکر بجالانا چاہئے کہ باوجود
استحقاق ان عقوبات دنیاوی کے اللہ نے اوسکو ان بلایا و محن سے براہ حلم و عفو بچا رکہا ہے یہ شکر نہایت ضرور
الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاہم بہ وصلی اللہ علی نبیہ الامی وآلہ وصحبہ وسلم

باب فی جملۃ من الاخلاق المرضیۃ

ایک انعام اللہ کا بجہپر یہ ہے کہ مین کسی شخص کو اپنے اصحاب مین سے قدرت رد کرنے کی کسی ایک فرقہ

ہمارے ساتھہ برائی کی اوسنے ہمکو خیر آخرت دی جسکے ہم محتاج تھے اگر کشف غطا ہو تو معلوم ہو جاے کہ ہمکو کسی نے کچھہ ندیا اور نہ ہمسے احسان کیا جیسا کہ اس شخص مسئی نے ہمسے احسان کیا پس جسکا مشہد یہ ہوا وسکو لائق ہے کہ وہ بہی مجازات اوسکے ساتھہ احسان و فضل کی کرے پھر صفح یا حرمان کا کیا ذکر ہے قال تعالیٰ ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یوتوا اولی القربی والمساکین والمھاجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا بل احب ان یغفر اللہ لی اور مسطح کو اونکا نفقہ دینے لگے اسلیئے کہ اللہ نے مسطح کی شفاعت پاس اونکے فرمائی فاعلم ذلک واعمل علیہ ؂

دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین اپنی ذات سے کبھی اہتمام عمارت بیت یا مرکب یا بستان و نحو ذلک کا نہین کرتا بلکہ وقت بنیاد رکہنے کے حاضر بہی نہین ہوتا کیونکہ امر دنیا خوار ہے حضرت صلعم دنیا سے گئے اور ایک خشت بہی خشت پر نہین رکہی اسیطرح کبھی اہتمام ملابس کا نہین کرتا اور بازار مین جاکر کسی دوکان پر نہین بیٹھتا کہ خود کپڑا خرید کرون یا دوشنبہ و پنجشنبہ کو بازار مین جاؤن کہ اوسدن کپڑا ارزان ملجاتا ہے اسی طرح اگر احباب واسطے تفرج بساتین کے کہتے ہین ایام فواکہ و ثمار مین تو مین مبادرت طرف اجابت دعوت کے نہین کرتا اور راہ مین تنہا چلنے سے شرماتا ہون شاید مراد شارع کی اس حدیث سے یہی ہے لو تعلمون ما اعلم ما سافر احد کم وحدہ سفر مین جماعت کا ہونا مستحب ہے فرمایا ہے الواحد شیطان والاثنان شیطانان والثلثۃ رکب معہذا اگر سفر مین رات کو چلتا ہون تو کچھہ خوف نہین کرتا کہ چور میرے کپڑے لیکے چہین لیگا وھذا من حیث حیائی من اللہ فھذا مشھد وذاک مشھد اعمل علی ذلک ترشد ؂

دیگر ایک منت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ جن اعراس مین ضبط قوانین شرعیہ نہین ہوتا ہے بلکہ وہ مجالس ملحوظ بچند محرمات ہوتے ہین جیسے ضرب آلات و حکایات سخریات و اختلاط رجال بالنساء وہان مین اپنی زوجات کو نہین جانے دیتا وھذا الامر قد کثر وقوعہ فی الاعراس والموالد وما ھکذا کانت ولائم السلف الصالح رضی اللہ عنہم ؂

دیگر ایک منت الٰہی مجھپر یہ ہے کہ مین شرفاء و اہل بیت کو دوست رکہتا ہون اگرچہ وہ فقط طرف سے مان ہی کے شریف ہون اور اگرچہ غیر قدم استقامت پر ہون اسلیئے کہ وہ بالیقین اللہ و رسول کو دوست رکہتے ہین اور جو کوئی اللہ و رسول کو دوست رکہے اوسکو مبغوض رکہنا یعنی چہ نعیمان جب شراب پیتے اونکو لاکر حد مارتے ایکبار بعض لوگون نے اونپر لعنت کی حضرت نے فرمایا لا تلعنوا فانہ یحب اللہ و رسولہ معلوم ہوا کہ شرفاء پر اقامت حدود سے یہ لازم نہین آتا کہ ہم اونکو مبغوض رکہین بلکہ یہ اقامت اونکے لیئے ہماری محبت ہے کہ ہم اونکو مطہر کرتے ہین شیخ ابن عربی کہتے ہین الذی اقول بہ ذنوب اھل البیت انما ھی ذنوب فی الصورۃ لا فی الحقیقۃ لان اللہ غفرلھم

ومن مواضع فی تفسیر مکی ومن مواضع کثیرة فی کلام ابن میسرة الحنبلی وقد صنف الناس فی الرد
علیه ولیحذر من مطالعة کلام منذر بن سعید البلوطی فانه مخلوط بکلام اهل الاعتزال ومن مطالعة
کتب ابن برجان وکذا مواضع من تفسیر الزمخشری وبعضها کفر صراح وکذلک یحذر من مطالعة کتاب
اخوان الصفا وهو مشتمل علی اثنین وخمسین رسالة وهو تالیف المجریطی وقد ذکروا انه کان من الملحدین
المجانبین لطریق الاسلام وکذلک یحذر من مطالعة کلام ابراهیم النظام وابن الراوندی ومعمر بن المثنی و
من مطالعة قصیدة عبد الکریم الجیلی التی رویها العین المضمومة ومن مطالعة کتاب خلع النعلین
لابن قسی لعلوم راقیة عن الفهم وکذلک تائیة سیدی محمد وفا وکذلک ینبغی ان یحذر من مطالعة
کلام المفید بن رشد لان غالب کلامه فی المعتقد فاسد وکذلک فلیحذر من مطالعة کتب الشیخ
محی الدین بن عربی لعلوم راقیها ولیحذر ایضا من مطالعة کتب عبد الحق بن سبعین لما فیها مما
یوهم الحلول والاتحاد والتشبیه واقوال الملحدین ومنع بعضهم من سماع کلام عمر بن الفارض
فی التائیة والجمهور علی جواز ذلک مع التاویل فهذه عدة نصائح وتحذیرات فاعمل بها وعلیک
بمطالعة کتب الشریعة من حدیث وتفسیر وفقه والاقتداء بائمة الدین من الصحابة والتابعین و
تابع التابعین وایاک والاجتماع بهولاء الجماعة الذین تظاهروا بطریق القوم فی النصف الثانی
من القرن العاشر من غیر احکام قواعد الشریعة فانهم ضلوا واضلوا بمطالعتهم کتب توحید القوم
من غیر معرفة مرادهم انتهی ملخصا منجملہ ان کتب کے نام کتب محمد بن حزم ظاہری رح کا بھی لیا ہے لکن ظاہر یہ ایک
گروہ ہے متبعین سنت کا وجہ تحذیر کی یہ ہوگی کہ اہل فقہ مصطلح واہل رای بسبب انکار قیاس کے اونکو پسند
کرتے ورنہ یہ فرقہ اتباع سنت مین پیشقدم جملہ طوائف اسلام سے ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ تحذیر مطالعہ کتب اقوام مذکورہ
اسلئے کی ہے کہ بعض کتب تو بالکل مخالف ظواہر شریعت حقہ ہین اور بعض نہایت غامض ہین فہم عامہ سے عالی
ہین اونکے مطالعہ کرنے مین خوف فساد عقائد کا ہے اسلئے قصر کرنا کتب حقہ تفسیر و حدیث وفقہ سنت پر موجب حفظ
دین ہے واللہ الموفق ❊

دیگر ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین اپنے غصہ کو جب خفا ہوتا ہون وقت قدرت کے جاری نہین کرتا کمال خلق منہ
یہ ہے کہ وعید مین تخلف کرے یہ تخلق حضرت صلعم کا تھا فرمایا ہے من حلف علی یمین فرأی غیرها خیرا منہ
فلیأت الذی هو خیر ولیکفر عن یمینہ مگر یہ کہ کوئی حد مشروع ہو کہ وہان پھر اخلاف نچاہیے کیونکہ ایعاد بالحد
حد فقط ایک صورت وعید ہے ورنہ حقیقت مین وعد ہے کیونکہ اوسمین تطہیر ہوتی ہے اس حدیث میں
تامل کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ ہمکو حکم دیا ہے خلف وعید کا اور اس خلف کو خیر ٹھیرایا ہے بات یہ ہے کہ حق

علی اهوائنا وشهواتنا ونعظمهم ونوقرهم ولا نجلس فوق سریرهم وهم علی الارض انتهی شیخ ابراهیم متبولی رح
فرماتے تھے من اذی شریفا فقد اذی رسول اللہ صلعم ویجب علی کل صاحب مال اذا رأی
شریفا علیه دین ان یفدیه بماله لانه جزء من رسول اللہ صلعم اور فرماتے تھے لا ینبغی لمن یؤمن باللہ
ویحب رسوله ان یتوقف عن تعظیم الشریف والاحسان الیه حتی یعرف صحة نسبه بل یکفیه تظاهر الشریف
بالشرف وذالك اوجه للمؤمن عند رسول اللہ صلعم من حیث انا عظمناه ووقرناه من غیر توقف
علی صحة النسب امام مالک نے فرمایا ہے جو شخص دعوی شرف کا کاذب ہو کر کرے اوسکو خوب پیٹ کر تشہیر
کرکے مدت تک محبوس رکھنا چاہئے یہانتک کہ وہ توبہ کرے کیونکہ یہ استخفاف ہے اوسکی طرف سے حق مین حضرت صلعم
کے بعض علما نے کہا ہے کہ جو شریف متعاطی محرمات ہو اوسکی تعظیم کرنا نچاہئے لکن معظم علما برخلاف اسکے ہین اور
کہتے ہین کہ تعظیم شریف کی مطلوب ہے اگرچہ اوس سے زنا یا لواطت یا شرب خمر وسحر واکل ربا وسرقہ وکذب اکل
مال یتیم وقذف محصنات وایذای مؤمنین ومومنات واقع ہوئی ہو خصوصاً جبکہ ان امور کا ثبوت نزدیک حاکم کے
نہوا ہو بلکہ حاسدین نے ان امور کی اشاعت کی ہو کما هو الغالب فی الناس الیوم فقل من یثبت عنه شیء
مما یوجب الحد لاستتار اهل هذه المعاصی عن الناس یفعلها فی بیوتهم وهی مغلقة علیهم شعرانی
فرماتے ہین ہمنے نہین دیکھا کہ ہمارے اقران مین کوئی شخص متخلق ساتھہ اس خلق کے ہو مگر تھوڑے لوگ بلکہ بعض کو یون
دیکھا کہ وہ شریف سے کام خدمتگاری کا لیتے ہین اور اوسکو سائیس بناتے ہین اور سواری کے پیچھے دوڑاتے ہین
اور مصلی وغیرہ اپنے ہمراہ لیچلتے ہین وهذا من ادل دلیل علی شدة جهله بالادب مع اللہ ورسوله فکیف
یدعی التقرب من حضرة اللہ وانه یدعو الناس الیها فلا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم ۔ قائم کرنا
حدود کا شرفا پر سو یہ کچھہ منافی اونکی تعظیم وتوقیر کی نہین ہے اس حیثیت سے کہ وہ ذریت رسول ہین اونکی تعظیم کرے
اور اس حیثیت سے کہ حد شرعی مین سب لوگ برابر ہین کسی کی خصوصیت نہین ہے اونپر اقامت حد کرے بدلیل قوله صلعم
وایم اللہ لو ان فاطمة بنت رسول اللہ سرقت لقطعت یدها واللہ اعلم **ف** ایک ادب یہ ہے کہ ہم مین کوئی شخص
کسی شریفہ سے بیاہ نکرے مگر جبکہ اپنے نفس سے اس بات کو پہچان لے کہ مین زیر حکم واشارۂ شریفہ موصوفہ کے ہونگا
اور اوسکی جوتیان سیدھی کرونگا اور جب وہ میرے سامنے آئیگی تو مین اوسکے لئے کھڑا ہو جاؤنگا اور اوسکے اوپر
دوسری عورت نہ لاؤنگا اور رزق کی تنگی نکرونگا اور اگر اجنبی ہوگی تو اوسکی طرف ندیکھونگا اور نہ اوسکے منھہ اور ہاتھہ
اور پاؤن کی طرف نظر کرونگا اور اگر وہ کچھہ مانگے گی تو اوسکو منع نکرونگا مگر بطریق شرعی جمیع امور مین ونحو ذلك فاعلم
ذلك واعمل علی التخلق به ترشد

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر عدم شہود ہے میرا اس امر کو کہ مینے کسی عمل کا اعمال مین سے حق اللہ تعالی کا ادا کیا کوئی حق کسی

ذنوبہم بسابق العنایۃ لقولہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا
ولا رجس ارجس من الذنوب انتھی لکن ہمین تامل ہے پہر کہا ہے وجمیع ما یقع منھم من الاذی لنا
یجب علینا فی الادب معہم ان نجعلہ شبیھا بالمقادیر الالھیۃ فیجب علینا الرضاء او الصبر علیہ
وان اخذوا اموالنا ولم یعطوھا لنا لا ینبغی لنا حبس احد منہم ولا رفعہ الی حاکم لانہ بضعۃ من
رسول اللہ صلعم انتھی حدیث صحیح مین زید بن ارقم سے مرفوعًا آیا ہے انشدکم اللہ فی اھل بیتی تین بار اسیطرح
فرمایا تہا زید نے تفسیر اہلبیت کی آل علیؑ وآل جعفرؑ وآل عقیلؑ وآل عباسؑ کے ساتھہ کی ہے سیوطی نے کہا وھولاء
ھم الاشراف حقیقۃ عند سائر الامصار وتخصیص الشرف بآل علی فقط اصطلاح لاھل مصر انتھی
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے تہے ارقبوا محمدا فی اھل بیتہ صلعم اور کہتے تہے والذی نفسی بیدہ لقرابۃ
محمد صلعم احب الی من قرابتی ایکبار عبد اللہ بن حسن بن حسینؑ پاس عمر بن عبد العزیز کے کسی کام کو آئے کہا آپکو
جب حاجت ہوا کرے آپ آدمی بہیجکر مجکو بلالیا کرین یا رقعہ لکہہ بہیجا کرین مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ تمکو میرے دروازہ پر
دیکہے بلکہ دختر اسامہ بن زید ایکدن پاس عمر بن عبد العزیز کے گئین اونکو اپنی نشست کی جگہہ بٹہایا اور آپ اون کے
سامنے بیٹہے اور سب کام اونکے پورے کردئے یہ حال سلف کا ساتھہ دختر مولی رسول خدا صلعم کے تہا پہر حضرتؐ کی
اولاد وذریت کا کیا ذکر ہے حسن بصری کہتے تہے اگر مجکو کچہہ دخل عصبہ مین ہمراہ قاتلان حسین بن علی کے ہوتا اور
مجکو درمیان جنت ونار کے اختیار دیا جاتا تو مین دخول نار اختیار کرتا اس شرم سے کہ حضرتؐ کی نگاہ جنت مین مجہپر
پڑتی جعفر بن سلیمان نے امام مالک کو مارا تہا بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا کہا مینے اپنے ضارب کو معاف کیا مجھے
خوف ہے کہ اگر مر جاتا اور حضرتؐ سے ملتا تو مجھے شرم آتی کہ میرے سبب سے کوئی شخص اونکی آل کا دوزخ مین جائے
جب منصور خلیفہ ہوئے چاہا کہ عوض امام مالک کا لین امام نے کہا اعوذ باللہ واللہ ما ارتفع منھا سوط عن
جسمی الا وقد جعلتہ فی حل منہ لقرابتہ من رسول اللہ صلعم ابن عباس رضؓ کہتے تہے اگر ابوبکر وعمر رضؓ وعلیؓ
میرے پاس کسی کام کے لئے آوین تو مین پہلے علی کا کام کرونگا لقرباہ من رسول اللہ صلعم اور اگر مین آسمان
سے زمین پر گرون تو یہ مجکو دوست تر ہے اس بات سے کہ مین علی کو اون دونون پر مقدم کرون شیخین رضی اللہ عنہما واسطے
ملاقات ام ایمن کنیز آنحضرتؐ کے جاتے اور کہتے کہ حضرتؐ اون کی ملاقات کو جایا کرتے تہے حلیمہ رضؓ
پاس شیخین کے آئین اونہون نے اپنا کپڑا اونکے لئے بچہا دیا علی خواص فرماتے تہے من حق الشریف علینا ان نفدیہ
بار واحنا السریان لحم رسول اللہ صلعم ودمہ الکریمین فیہ فھو بضعۃ من الرسول صلعم و
للبعض فی الاجلال والتعظیم والتوقیر ما للکل وحرمۃ جزئہ صلعم بعد موتہ کحرمۃ جزئہ حیا علی
حد سواء بعض علماء نے کہا ہے ومن حقوق الشرفاء علینا وان بعدوا فی النسب ان نوثرھم ہوی رضا

وہ میرے ملنے کو نہین آتے تو مین بھی بہت اونکے پاس نہین جاتا اور نہ بالکل اونسے ملنا چھوڑ دیتا ہون کہ یہ دونون
ٹھیک نہین ہین امام شافعی نے فرمایا ہے الانبساط الی الناس مجلبۃ لقرناء السوء والانقباض عنہم مکسبۃ
عداوۃ فکن بین المنقبض والمنبسط ؎

الناس داء دفین لا دواء لہ — العقل قد حار فیہم فہو منذہل
ان جئت منبسطاً سمیت مسخرۃ — او کنت منقبضاً قالوا بہ ثقل
وان تخالطہم قالوا بہ طمع — وان تجانبہم قالوا بہ ملل
وان تعفف یلقوہ بمنقصۃ — وان تزہد قالوا زہدہ حیل

علی خواص کہتے ہین اذا ابتلی احدکم بصحبۃ من لا بد لہ من صحبتہ فسالموہ تارۃ وناصحوہ اخری وادعوا لہ
تارۃ وتجنبوہ اخری واسألوا اللہ فی الخلاص منہ تارۃ فما زال الناس کذلک انتہی وتامل انت نفسک
تجد نفسک تفعل معک ما تکرہ فی الدنیا والآخرۃ مع ان نفسک اقرب الاقربین الیک وکم
مرۃ انت فی فعل وتندم علیہ فالعاقل من عذر غیرہ بما یعذر ہو بنفسہ وللہ الحمد ؎

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ اگر میرے اخوان میرے ادب مین اخلال کرتے ہین تو مین اونکے ساتھ مسامحت کر جاتا
ہون اور اگر میرے غیر کے حق مین ترک ادب کرتے ہین تو اوسکو قلت ادب مع الغیر پر چند روز تک مہجور رکھتا ہون
یہ اسلئے کہ مین اور وہ ایک سید کے غلام اور ایک رتبہ مین ہین اور بشر اپنے اقوال وافعال مین خطا سے خالی نہین ہوتا ہے
کیونکہ وہ زیر مجاری اقدار ہے لیلاً ونہاراً عطار سلمی کا غلام جب کسی کام مین خلاف اونکے کرتا تو اوس سے فرماتے
ما اشبہ فعلک مع مولاک بفعل مولاک مع ربہ عز وجل انتہی فافہم ترشد ؎

دیگر ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین کوئی رویائی صالحہ دیکھتا ہون یا دوسرا میرے لئے دیکھتا ہے تو اوسپر نہین ہو کا
کرتا اسلئے کہ کبھی سبب رویای صالحہ کا ضعف ایمان رائی ہوتا ہے تو اللہ واسطے تقویت ایمان کے اوسکو وہ
خواب دکھا دیتا ہے کامل وہ ہے جو شناخت اپنے کمال یا نقص حال کی شہود اعمال ظاہرہ سے کرتا ہے محتاج رویا
کامل الی حسنہ یا سئیہ سے نہین ہوتا کسی نے مالک بن دینار سے کہا تہا رایتک اللیلۃ تخطر فی الجنۃ فرمایا
اما وجد الشیطان احداً یسخر بہ غیری وغیرک ؎

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ مجکو شہود محاسن عامہ محترفین کا اور اونکی تفضیل کا میرے نفس پر ہے کشفاً ویقیناً
نہ ظناً وتخمیناً خصوصاً جبکہ وہ اپنے حرف مین ناصح اور مؤدی فرض ہون شیخ ابراہیم متبولی اسی قدم پر تہے کہتے تہے
المومن المحترف عندی اکمل من المجاذیب ومن مشائخ الزوایا الذین یاکلون بدینہم ولیس بیدہم
حرفۃ دنیویۃ تعفہم عن صدقات الناس واوساخہم انتہی پہر کہا کہ اللہ نے اہل حرفہ کو سات طرح پر

لق کا وفا کیا ہو نہ کمیت کی راہ سے اور نہ صفا معاملہ کی راہ سے آدمی کو اگر کشف ہو تو وہ دیکھ لے کہ سارا جہان
حقوق خدا و حقوق عباد سے پر ہے اور وہ مطالب ہے ساتھ وفا کل حقوق کے جب یہ جان لیگا تو دل اوسکا خوف
جذر سے بھر جائیگا اور وہ اقامت کرنیسے دنیا مین گریز کریگا کیونکہ وہ بعض حقوق مین تادیۂ اخلاص سے عاجز ہے پھر
سارے حقوق کا کیا ذکر ہے ومن تحقق بهذا المشهد فعيشه دائما منغص لا يتهنأ آدمی کا کوئی حق
خالص ایسا نہین ہے کہ جسمین حق خدا خلط نہو جو کوئی یہ چاہے کہ وہ کسی بندہ کے حق سے بالکل بری الذمہ ہو جا
دیا اوسکا جہل ہے اس راہ سے کہ وہ اللہ کے حق کا تمیز بندہ کے حق سے کرتا ہے فتامل ❊

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ مجکو شہود اپنے کمال کا مقام مین اپنے اسلام و ایمان و احسان کے نہین ہے
کیونکہ شرط اسلام کامل کی یہ ہے کہ مسلمان اوسکے ہاتھ و زبان سے سلامت رہین اور شرط مومن کامل کی یہ ہے کہ
غائب و حاضر وعد و وعید شرعی نزدیک اوسکے ایک حد سوا برابر ہون شرط احسان کی یہ ہے کہ اللہ کی عبادت یون
کرے جیسے کہ اوسکو دیکھتا ہو علی الدوام نہ یہ کہ کسی وقت مین دیکھے اور کسی وقت مین نہ دیکھے و انی لمثلی ان
يكون بهذه الصفة حسن بصری فرماتے تھے واللہ حلف حالف ان اعمال الحسن اعمال من لا يؤمن بيوم الحساب
لقلت له صدقت لا تكفر عن يمينك انتهى مین کہتا ہون حسن رح نے یہ بات براہ کمال اخلاص و نہایت
تواضع کہی تھی اسلئے کہ مقام اونکا دین مین معلوم ہے اور صدیق حسن اس بات کو اپنے حق مین تحقیقاً کہتا ہے مگر
یہ کہ اللہ اوسکو مرنے سے پہلے اور وقت زہوق روح کے اپنے پردۂ دراز رحمت سے چھپا لے اور دنیا سے ایمان
کے ساتھ اوٹھا لے وما ذلك عليه بعزيز ❊

دیگر ایک انعام آلہی مجھپر یہ ہے کہ مجکو یہ شہود ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے نفس پر مجھسے زیادہ تر رحیم ہے یہانتک کہ یہ
شہود نزدیک میرے مقرر ہو چکا ہے بادی الرائی مین حاجت تفکر کی اوسمین نہین ہوتی وقل من يقع له مثل ذلك
والہذا کبھی مجکو اللہ کی رحمت سے کسی وقت مین بھی ناامیدی واقع نہین ہوتی کہ مین اوسکی مداوات کا رجا سے
محتاج ہون كما يقع فيه كثير من الناس اہل علم نے کہا ہے لو وزن خوف المؤمن ورجاؤه لاعتدلا ومالت
العبد جانب بجرم بانتهاء امره اليه مع الحق تعالى ابدا ❊

دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین اپنا اکل و لبس اپنے مال سے خرید کرکے کرتا ہون نہ کسی سے کچھ قرض
لیکر گو مین بھوکا یا ننگا رہون مین اپنے صبر کو برہنگی و گرسنگی پر اولی تر لوگون کے صبر سے مجھپر دیکھتا ہون وهذا
من اكبر نعم الله على ❊

قرض از مرتبۂ مردمی انداخت مرا	بسکہ این راہ گران بود سبک ساخت مرا

دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ نہ تو مین معاشرت مردم پر جھک پڑتا ہون اور نہ بالکل اونسے رک جاتا ہو

ن اونکی میزان اعمال یوم ماضی مین نکرو کہ یہ وزن درست نہ نکلیگا پہر اونکا وزن میزان صحابہ و تابعین مین بہلا کیسے
تا ہے نحسبکم واخوانکم فی ہذا الزمان التوحید وسلامۃ القلب من الشک والنفاق وان تاتوا
بر العبادات بحسب ما تطیقونہ من النیات اقامۃ لشعائر الدین وقولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل
حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انتہی یہ ذکر سنہ ۹۵۰ کا ہے اب اوسپر ساڑہے تین سو برس اور گذر گئے اور
آخر زمان کا ظہور کلی ہوا اسوقت مین اگر کسی کا فقط عقیدۂ توحید مطابق دین خالص کے درست ہوا اور وہ صرف
روزہ حج وزکوۃ پنج بحسب فرضیت مواظبت کرے اور ربا و ریا و شرک ونفاق سے نجات پالئے تو اسکو غنیمت کبری
جے واللہ الموفق *

بلکہ ایک منت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین کسی فعل یا ترک مین عورتون سے مشورہ نہین لیتا ہون اگرچہ میری بی بی ہی
ون نہو کیونکہ وہ بہی ناقص العقل ہے خصوصًا جبکہ وہ مجہے چاہتی ہوگی محبت سے بسبب غلبۂ مراعات ہوائے محبوب کے
شورہ لینا نچاہیئے شیخ افضل الدین فرماتے تہے جو لوگ امور دنیا سے بالکل متجرد ہین اونسے اور جو لوگ بالکل دنیا
ین منہمک ہین اونسے مشورہ نہ لے بلکہ اوس سے مشورہ کرے جو جامع ہو درمیان معرفت دنیا و آخرت کے ایسے
ال کی رائی پر چلے خلاف اوسکے مشورہ کے نکرے اسیطرح بخیل ومعجب سے مشورہ نہ لے جو کوئی عورتون سے مشورہ لیتا
وسپر وہ عتاب کرتے اور کہتے اذا کان غالب الرجال لم یبق لہ رأی سدید فکیف بالنساء یہ اسلیئے کہ مرد کی عقل تو
بسبب اون شہوات کی محبت کے جو اوسکے دل مین نازل ہین چلی گئی رای سدید جب ہو کہ دل ذکر خدا اور محبت اعمال صالحہ
سے آباد ہو رہی عقل عورتون کی سو وہ اصل ہی سے جا چکی ہے کیونکہ شہوات اونکی جبلت مین اصل نشأۃ سے
مرکوز ہین ہان یہ اور بات ہے کہ مرد اپنی بی بی پر کوئی بات واسطے اوسکے مداوات خاطر کے پیش کرے مگر اوسکے اشارہ
پر نہ چلے کہ یہ لاباس بہ ہے انتہی *

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین بچپن سے تعلم علم حرف وعلم رمل و ہندسہ وسیمیا وکیمیا وغیرہ علوم فلاسفہ
کا مکروہ رکہتا ہون اور اپنے اصحاب کو ان علمون کے سیکہنے سے زجر کرتا ہون کیونکہ یہ کام وہ لوگ کرتے ہین جو کہ تخلق
صفات صالحین سے مفلس تہیدست ہین اسلیئے وہ یہ چاہتے ہین کہ اونکو کچہہ تاثیر وجود مین واسطے تشبہ باصحاب
کے ہاتہہ آئی حالانکہ یہ سارے علوم نرے ظنون ہین اگر اہل ان علوم کے راسخہ ادب کا ساتہہ اللہ تعالی کے سو نگہتے
تو جناب حقتعالی کا احترام کرتے اور ہرگز اپنے ابدان وقلوب کو تعب تحصیل مین ان اغراض نفسانیہ کے نڈالتے
اور حروف کی تعظیم کرتے اور اونکو ایسے کام کے اندر استعمال مین نلاتے اسلیئے کہ اللہ تعالی نے حروف کو واسطے
مراتب کلیات عالم کے ایک اسم مقرر کیا ہے ابراہیم متبولی رح فرماتے تہے کہ ان لوگون سے بت پرست اکثر الادب
ہین اللہ نے اونسے حکایت کی ہے کہ اونہون نے کہا تہا ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی اور یہ ان

مکرم کیا ہے وہ وجوہ فقیر کو میسر نہین ہوتی ایک یہ کہ اپنے کسب دست سے کہاتا ہے اور غنی و فقیر و ظالم و محسن و عالم و جاہل
کو کہلاتا ہے دوسرے یہ کہ اکل صدقات و اوساخ مردم و اوقاف سے بچا رہتا ہے تیسرے یہ کہ اپنے نفس کے جہل کو
شہود کرتا ہے اور اپنی بدافعالی یاد کر کے قبح معاصی سے خائف رہتا ہے کسی تاویل مین پڑکر تخفیف ندم کی نہین کرتا
اور نہ خیال کرتا ہے کہ یہ گناہ صغیرہ ہے نماز پنجگانہ سے کفارہ ہو جائیگا بلکہ ہمیشہ مشاہد اپنی زلت کا رہکر کسی فعل کو کفر
گناہ نہین دیکہتا چوتہے یہ کہ ہمیشہ اپنے نفس کی حقارت کا مشاہدہ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ مین اللہ کے نزدیک
سب لوگون سے ادنی درجہ ہون اور اگر اوسکو کسی مجلس ولیمہ وغیرہ مین صدر مجلس پر بٹہادین تو وہ مارے پشیمانی
کے پانی پانی ہو جائے یہ حال برعکس اصحاب النفس غرہ ہے پانچوین یہ کہ علماء و صالحین کی تعظیم کثرت سے بجالاتا ہے
اور جو کچہہ اونسے ظاہر ہوتا ہے اوسکے لئے عقل کی ترازو نہین کہڑی کرتا بلکہ خیال کرتا ہے کہ اونمین کوئی عیب نہین ہے
یہ سب ثمرہ ہے اوسکے حسن ظن کا ساتہہ مسلمین کے چہٹے یہ کہ عبادت ساتہہ ہست خشوع و ذلت وانکسار و کثرت
تضرع و ابتہال کے آسمان کی طرف ہاتہہ اوٹہاکر بجالاتا ہے یہانتک کہ سواد البطین نظر آتا ہے اوسکی عبادت مین
وسوسہ و شک اور دن کی طرح واقع نہین ہوتا ساتوین یہ کہ شبہ عقلیہ و تخئیلات ہوائیہ و اعتقادات فلسفیہ و حجج واہیہ
سے سلامت رہتا ہے بلکہ اوسکا ایمان عین ایمان فطرت اور اوسکا عمل کلام علماء پر محض اقتداءً بروجہ تعظیم ہوتا ہے
کوئی شبہ آکر اوسکو ضعیف نہین کرتا انتہے فایاک اذا تفقہت ان تری نفسک علی احد من العوام الا بطریق شرعی
دیگر ایک سنت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ جب کسی برادر مسلمان سے کوئی خلق ردی بنسبت دوسرے کے ظاہر ہوتا ہے
تو مین باطناً اوسکے لئے اقامت عذر کرلیتا ہون خصوصاً جبکہ وہ شخص علم و ادب مین قدم نہ رکہتا ہو اور عتاب مین جلدی
نہین کرتا کہ شاید یہ خلق اوسکا بمقابلہ فعل خصم کے ہو علی خواص فرماتے تہے اپنے اخوان کو عدم صبر پر اوس اذی
کے جو اس زمانہ مین حاصل ہوتی ہے معذور رکہو کیونکہ احوال فاسد اور مراسم متغیر ہو گئے ہین اکثر لوگون نے بجائے
اعمال کے اقوال پر اکتفا کیا ہے اور بلا ہر شئے کو عام ہو گئی اور لوگون سے کبہی اخلاق ذیاب ظاہر ہوتے ہین اور کبہی
اخلاق ثعالب اور کبہی اخلاق کلاب اور کبہی اخلاق خنازیر اور کبہی اخلاق اسد اور کبہی اخلاق بہائم اور کبہی اخلاق
شیاطین اور کبہی اخلاق فاسقین اور کبہی اخلاق ظالمین رہے اخلاق کمّل مومنین و صالحین سو وہ نادر اگر کسی
بندہ مین نظر آتے ہین اب یہ محجوب کسکی اقتدا کرے حکم تو اغلب کو ہے اگر کوئی عاقل انصاف کرنے پر آئے تو جو اخلاق حیوانات
کے ہمنے ذکر کئے ہین اونکو رات دن اپنے اوپر بتواتر و توالی پائے اور جس طرح اپنے نفس کو معذور رکہتا ہے اسی طرح
اور لوگون کو بہی معذور رکہے شیخ افضل الدین کہتے تہے واللہ مینے اپنے نفس مین سائر اخلاق بہائم و فجرہ و شیاطین
کا مشاہدہ کیا ہے قبل اسکے کہ مینے اپنے غیر مین بعض اون اخلاق کا مشاہدہ کیا ہو اس زمانے مین اگر کوئی سنن
استقامت پر چلنا چاہے تو وہ قاصد محال ہے جب تک کہ عنایت ربانیہ اوسکو نہ گہیر لے تم اپنے اخوان کے اعمال

والسعین فحنئذ یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملہا وتری الناس سکاری وما ہم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید قالوا یا رسول اللہ وایناذ لک الواحد قال ابشروا فان منکم رجلا ومن یاجوج وماجوج الف الحدیث متفق علیہ میری دعا خدا سے یہ ہے کہ اے رب اگر تو نے مجکو اشقیا مین لکھا ہو تو اب میرا نام دفتر اشقیاء سے محو کر کے دفتر سعدا مین لکھہ لے مین تیرا بندہ ہون اگرچہ سارے جہان سے زیادہ عاصی و آثم ہون اور امت مین تیرے رسول مقبول صلعم کے ہون اگرچہ ہیچکارہ محض ہون ٥

ہستم از عاصیان امت تو	گر نرفتم طریق سنت تو

میرا خاتمہ توحید اسلام پر کر تو مجیب الدعوات قاضی الحاجات ارحم الراحمین اکرم الاکرمین ہے ٥

ایمنی از تو مخافت ہم ز تو	ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو

دیگر ایک انعام الٰہی مجہپر یہ ہے کہ مین بیماری سے مسرت کرتا ہون کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ مرض منظف ہے واسطے میرے جسد و روح کے اوس قذر سے جو مخالفات خدا سے مجکو حاصل ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اسکو اسی لئے بیمار کرتا ہے کہ اسکو ہمارے ذنوب سے پاک کردے اور ہم حال مرض مین اظہار عبودیت وکثرت مناجات واستغاثہ وکثرت تضرع وابتہال کرین آدمی حال مرض مین غم اولاد صغار کا نکرے اللہ اسکو مکروہ رکہتا ہے بلکہ وصیت ذریت کی اللہ کو کر جاوے بلسان حال نہ بلسان قال اسلئے کہ ہر شئے واقع علم خدا مین سابق ہو چکی ہے اوسمین تغییر نہین ہو سکتی فاعلم ذلک وائت البیوت من ابوابہا واللہ یتولی ہداک شیخ افضل الدین رح نے مجسے فرمایا تہا یا ولدی لئن تاتی اللہ وانت فقیر من سائر العلوم والمعارف والاحوال الموضوعۃ للزینۃ ومعک الایمان افضل لک من ان تاتیہ بعلوم الاولین والآخرین ولا ایمان لک فاقصر نتہی فعلیک یا اخی بالتوجہ الی اللہ تعالیٰ فی کل امر یصیبک ولا تعول علی احد من اخوانک فی ہذا الزمان فلا ینالک منہ الا سواد الوجہ وان شککت فجرب فانی جربت ہذا الامر قبلک مرارا وہو یتولی الصالحین ٭

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ میری فکر اخبار صفات متشابہ مین سیاحت نہین کرتی ہے اسلئے کہ مین جانتا ہون کہ مطلوب خلق سے ایمان لانا ہے ساتہہ اوس بات کے جسکی خبر اللہ نے اپنے نفس سے زبان پر اپنے رسل کے دی ہے نہ تعقل اوس امر کا کہ یہ ممکن نہین ہے غایت خائضین کی یہ ہے کہ توقف علی الحیرۃ کرین باوجودیکہ تعاطی ہین اوس شئے کے جس سے اللہ نے بطریق اشارہ منع فرمایا ہے بقولہ ویحذرکم اللہ نفسہ یعنی ان تتفکروا فیہا اور حضرت نے فرمایا ہے تفکروا فی آلاء اللہ ولا تتفکروا فی ذاتہ علی خواص فرماتے ہین ولیس الحق الامر من قال الحق آمن بما انزل اللہ علی رسولہ من غیر تاویل فان التاویل قد لا یکون مراد الشرع انتہی وقد بسطنا الکلام علی ذلک فی کتاب الیواقیت والجواہر فراجعہ تظفر بالمراد ٭

اموری سے طالب اغراض نفوس ہوتے ہین علی خواص رحم کتابت حروف اعجمیہ سے حروز مین منع کرتے اور کہتے علیکم باستعمال ما ورد فی السنۃ من ذلک فان فیہ کفایۃ وغنیۃ عن مثل ذلک معلوم ہوا کہ جو تعویذ ایسا ہی کہ اوسمین حرف یا ہندسہ لکھا جاتا ہے نہ کوئی عبارت کسی آیت یا دعای ماثور کی اوسکا استعمال کرنا ممنوع ومکروہ ہے فالحمد للہ الذی حمانا من الاشتغال بذلک وھو حسبنا ونعم الوکیل ⁂

باب فی جملۃ من الاخلاق

ایک سنت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ میرے نفس کو نفرت ہے تلبس سے ساتھہ اون صفات کے جنکو اللہ تعالی مکروہ رکہتا ہے اور محبت ہے اون صفات کی جو اللہ تعالی کو محبوب ہین یہ اسلئے کہ اللہ کی نظر مجہپر ایسے حال مین نہ پڑے کہ مین کسی مکروہ کے ساتھہ متلبس ہون پہر وہ مجکو بنظر غضب دیکہے اور مین دارین مین خاسر ہوجاؤن امام زین العابدین بن حسین علیہما السلام نے فرمایا ہے اللہ تعالی ہر رات دن مین تین سو ساٹھہ بار طرف اپنے بندون کے نظر کرتا ہے امر دین ودنیا مین اونکو مدد دیتا ہے اگر یہ نہو تو سارا عالم طرفۃ العین سے بہی کم مدت مین متلاشی ہوجائے انتہی اسلئے عاقل کو چاہئے کہ ان نظرات کی مراعات رکہے تاکہ اللہ کی نظر اوسپر نہ پڑے مگر اوسی حال مین کہ وہ متلبس بمحبوب الہی ہو تنزہیا لجناب ربہ عز وجل شیخ افضل الدین کہتے ہین کوئی مسلمان کسی حال مین کبہی تلبس سے ساتھہ کسی صفت محبوب حق عز وجل کے خالی نہین ہوتا ہے اسلئے کہ مدام نظر اللہ کی طرف اوسکے رہتی ہے اور اگر کسی معصیت مین گرفتار ہوتا ہے تب بہی متلبس بایمان ہوتا ہے جانتا ہے کہ وہ معصیت ہے اور مین محل نظر الہی ہون اور جو زیادہ ہے وہ عوارض سے ہے انتہی کہتے تہے مینے واسطے حضرت تکوین کے مراقبہ ومشاہدہ کیا اللہ نے مجکو عدد نوع البشر پر اطلاع دی ذریت آدم سے جسقدر سعدا داخل جنت ہونگے اونکی تعداد بتائی مینے کہا کیونکر فرمایا تضرب کلیات العالم فی ثلثمائۃ وستین من النظرۃ الرحمانیۃ تعد علی ذلک مینے پوچہا عدد کلیات کیا ہی کہا عددھا سبعمائۃ الف الف ثلاث مرات ونصف وستۃ عشر الف وستمائۃ وستۃ وستین وسدس یضرب ذلک فی ثلثمائۃ وستین فما یحصل من ذلک فھو عدد السعداء الذین کانوا فی ظھر آدم علیہ السلام لا یزیدون واحدا مینے پوچہا کہ عدد اشقیا کا جو داخل نار ہونگے کیا ہے کہا ذلک لا یحصیہ الا اللہ عز وجل انتھی وھو کلام ما رایتہ قط لغیرہ فافہم واللہ یتولی ھداک انتھی مین کہتا ہون اس سے یہ ثابت ہوا کہ سعدا متناہی ہین اور اشقیا غیر متناہی لکن اگر کوئی محاسب حساب کر سکے تو ایک حدیث صحیح سے اندازہ عدد اشقیا کا بہی ہوسکتا ہے وہ حدیث یہ ہے کہ ابو سعید خدری نے کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا یقول اللہ یا آدم فیقول لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک قال اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ

اکرامًا للقرآن وکتب العلوم والسبحة التی اسبح علیها جس ہاتھ سے مین مس فرج کرتا ہون اوس ہاتھ سے کوئی شئے نہین اوٹھاتا ایکبار میرا پاؤن سبحہ پر پڑ گیا قریب تھا کہ مین ہلاک ہوجاؤن اسلئے مینے سراویل پہننا شروع کیا کہ اسمین ہاتھ طرف ذکر کے نہین پہنچتا ہے زمین سے مستور رہتا ہے وکذلک بلغنا عن بعض الصحابة انه لم یمس ذکرہ بالید التی بایع بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا بحائل الی ان مات رضی اللہ عنه فافهم ذلک واعمل علی التخلق به +

دیگر ایک منت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ جب مین مجلس فقرا مین بیٹھتا ہون تو اپنے نفس کو سب سے زیادہ ترگنہگار دیکھتا ہون اور کہتا ہون اللهم انی اعترفت بین یدیک بانی اکثر هولاء ذنوبا فبجاه انفاسهم الطاهرة اغفرلی فان نبیک صلعم اخبرنا انهم هم القوم الذی لا یشقی بهم جلیسهم اور کبھی اونسے مصافحہ کرکے اپنا ہاتھ اپنے منہہ پر واسطے برکت کے پہیرتا ہون ؎

بلائین ہاتھون نے میرے جو لین تمہاری	بلائین ہاتھونکی لیتا رہا مین ساری رات

فافہم ذلک واعمل علیه ترشد +

باب ۱۲ فی جملة اخری من الاخلاق المحمدیة علی صاحبها والتحیة الصلوٰة

ایک نعمت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مینے جناب حق جل وعلا کو اپنے نفس کے جناب پر اختیار کیا ہے اس بات مین کہ مین مرید کو اس امر کی قدرت نہین دیتا کہ میری محبت اوسکے دل مین راسخ ہو تھوڑے مشائخ ومریدین ایسے ہین جنکو اس امر پر تنبیہ ہے شیخ کو چاہئے کہ مرید کو اپنی محبت کا اس راہ سے امر کرے کہ وہ ایک واسطہ ہے درمیان اوسکے اور حق کے لکن وقوف ساتھہ شیخ کے نکرے کہ اکثر تخلف فتح کا مرید پر اسی سبب سے ہوتا ہے شیخ ابومدین مغربی کا ایک مرید قدم عظیم پر اجتہاد مین تھا لکن اوسپر فتح نہوتا شیخ نے اوس سے فرمایا یا ولدی ان اردت سرعة الفتح فارفع محبتی من قلبک یفتح علیک ففعل ففتح اللہ علیه تلک اللیلة کیونکہ دل کے لئے ایک ہی جہت ہے جب اوس طرف متوجہ ہوتا ہے تو غیر سے حجاب مین ہوجاتا ہے اس مقام سے استیناس اس امر کا بھی ہوتا ہے کہ جلب نفع ودفع مضرت کے لئے تصور شیخ نکرے کہ یہ بھی ایک طرح کا حجاب بلکہ شرک خفی ہے وباللہ التوفیق +

دیگر ایک منت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین فقراء کو یہ ارشاد کرتا ہون کہ وہ کسی شیخ زندہ پر تلمذ کرین نہ تقلید باموات سوا اس لئے کہ اموات کا منہہ طرف برزخ کے اور پشت اونکی طرف دنیا کے ہے فلا علیهم ان خربت الدنیا وعمرت مگر یہ کہ وہ شیخ منجملہ اون لوگون کے ہو جنکے اقوال کی اقتدا کیجاتی ہے جیسے ائمہ مجتہدین واصحاب

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ میرا نفس اکل اطعمۂ فاخرہ سے ظروف چینی و زجاج فرنجی مین کراہت کرتا ہے اسیطرح
البسۂ رفیعہ و جرح خندق عالی و شاشات تقدیاریہ کا پہننا مکروہ رکھتا ہے اسلیئے کہ اسوقت مین انکا وجہ حلال سے میسر آنا مشکل ہے
حضرت صلعم کا عمامہ قطن غلیظ کا تھا جسکا نام قطریہ ہے عیسیٰ علیہ السلام نے حوارین سے فرمایا تھا بحق اقول لکم ان
اکل نخالۃ الشعیر وسف الرماد ولبس المسوح الخشنۃ والنوم علی المزابل لکثیر علی من یموت انتہیٰ

داشت لقمان یکی کریچہ تنگ	چون گلوگاہ نائی و سینۂ چنگ
بوالفضولی سوال کرد از وے	کین چہ خانہ ست یک بدست و سہ پے
بادم سرد و چشم گریان پیر	گفت ہذا لمن یموت کثیر

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین رویت الٰہی سے خواب مین پانچ بار مشرف ہوا اور حضرت صلعم کو تو بارہا دیکھا
اور حضرت عیسیٰ و خضر اور مہدی علیہ السلام کو بھی دیکھا اور جسنے مجکو ایذا دی ہے اوسکا شکوہ بطرف اللہ کے کیا اور نہ طرف اپنے نفس کے بلکہ اوس ایذا پر
راضی رہا اگر رضا حاصل نہو تو صبر کیا اور جسنے میرے غیر کو ناحق ستایا مجکو اوسپر انکار کرنا واجب ہے کیونکہ وہ عاصی ہوا اور
تغییر منکر کے لیئے تین مرتبے ہین ایک مقاتلہ اگر اس سے عاجز ہو تو انکار بلفظ ہے اگر اس سے بھی عاجز ہے
یعنی خوف قتل یا جرح یا اخراج کا وطن سے ہے تو پھر دل سے یون کہے اللہم ہذا منکر لا ارضاہ میرا شہود یہ ہے
کہ جو اذیت مجکو پہنچتی ہے وہ بعض استحقاق ہے اللہ تعالیٰ حاضر ناظر ہے جو کچھ اوسکے بندے کرتے ہین وہ اوسکو
دیکھ رہا ہے فلا حاجۃ لنا الی الشکوی الیہ فافہم ذلک ترشد +

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مجھے وارث شریعت محمد صلعم کیا ہے کیونکہ یہ شریعت جامع جمیع مقامات
رسل ہے کوئی مقام اس شریعت سے خارج نہین ہے و قال فقیر بعطی ذلک انما یکون احدہم وارثا لموسیٰ
او عیسیٰ او زکریا او یحییٰ ونحوہم فعلم ان من کان محمدی المقام فقد انطوی عندہ جمیع مقامات الرسل
بقدر حظہ و نصیبہ منہا لانہ لا یصح لغیر نبی ان یرث مقام نبی علی التمام ابدا +

دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین دنیا مین زاہد ہون اسلیئے کہ دنیا مبغوض خدا ہے نہ کسی اور علت سے جیسے
راحت بدن یا تخفیف حساب جسنے دنیا مین اسلیئے زہد کیا کہ وہ نعیم آخرت پائے وہ زاہد کامل نہین ہے اسلیئے
کہ اوسنے باقی کو عوض فانی کے لیا رغبت فیما سوی اللہ سے طرف دوسری رغبت کے انتقال کیا جو اعلیٰ ہے رغبت
اولی سے سو یہ سب منجملہ معاملہ اکوان کے ہے اللہ کا معاملہ خالص نہوا اللہ کے ساتھ معاملہ جب خالص ہوتا کہ مقام
زہد مین زہد کرتا بمعنی انہ لم یر لہ ملکا لشییٔ فی الدارین حتی یزہد فیہ و فوق ذلک مقام آخر اعلیٰ وارقی
عند بعضہم +

دیگر ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین بغیر حاجت کے واقع ہونیسے اپنے ہاتھ کے میری شرمگاہ پر ڈرتا ہون

منجملہ اہل جنت کے ہے اسلئے کہ اہل نار سے وقوع خوارق کا نہوگا فافہم ذلک ؛
دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین اولاد اصحاب نبوی صلعم کو اوسی آنکھہ سے دیکھتا ہون کہ اگر اونکے والد ماجد کو
پاتا تو اوسیطرح دیکھتا گویا بحمدہ تعالی مین صاحب جمیع اصحاب حضرت ہون اونکی تفاوت حیات مین مع اونکی تفاوت
مراتب کے جو حضرت سے ظاہر ہوئی نہ اوس تعظیم کی راہ سے جو ہمارے نفوس مین واقع ہوتی ہے کیونکہ اکثر شیطان اونکی
محبت مین پھر عصبیت داخل کردیتا ہے بخلاف اوس شخص کے جسکی محبت ساتھہ صحابہ کے تابع اخبار آنحضرت صلعم ہو
فانہ یکون سالما من العصبیۃ فی عقیدتہ محب طبری مفتی حرمین شریفین رح سے شریف ابو نمی نے کہا تہا
تم کس طریق سے ابوبکر کو علی رضی اللہ عنہما پر باوجود اوس غزارت علم وقرب رسول خدا صلعم کے مقدم کرتے ہو کہا ہمنے
ابوبکر کو اپنی رای سے مقدم نہین کیا ہے اور نہ اس امر مین کچھہ ہمارا بس ہے تمہارے جد امجد صلعم نے فرمایا ہے سدوا عنی
کل خوخۃ فی المسجد الا خوخۃ ابی بکر اور یہ ارشاد کیا ہے کہ مروا ابا بکر فلیصل بالناس اور ہمنے یہ حدیث بسند
صحیح مرفوع پڑہی ہے اور جب حضرت نے انتقال فرمایا تو صحابہ نے کہا من رضیہ رسول اللہ صلعم وقدمہ لدیننا
رضیناہ لدنیانا شریف ابو نمی نے کہا درست ہے محب طبری نے کہا رہے عمر رض سو ابوبکر رض نے اونکو مرتے وقت واسطے
مسلمانون کے پسند کیا کہا درست بہلا عثمان رض کو کیون مقدم کیا کہا اسلئے کہ عمر رض نے امر خلافت کو شوری پر اون لوگون کے
چہوڑا جنسے حضرت صلعم راضی گئے اسلئے عثمان رض مقدم ہوئے کہا درست بہلا تم معاویہ کے لئے کیا کہتے ہو کہا وہ
مجتہد تہے جسطرح کہ علی رضی اللہ عنہ مجتہد تہے پوچہا اگر تم اون دونون کے وقت مین ہوتے تو کسکے ساتھہ ہوکر
مقاتلہ کرتے کہا ہمراہ علی رضی اللہ عنہ کے شریف نے کہا جزاک اللہ تعالی خیرا فانظر ہذا الکلام النفیس
من ہذا العالم الذی لا یخرج عن التبعیۃ فی شیء فانہ لم یجعل لنفسہ اختیارا فی ذلک اس سے معلوم ہوا
کہ ہمپر یہ واجب ہے کہ ہم اصحاب سے محبت رکہنے مین تابع حب نبی صلعم رہین اسیطرح اولاد اصحاب کو بحب رسول اللہ
صلعم نہ بحکم طبع دوست رکہین اور اولاد فاطمہ علیہا السلام کو اولاد ابوبکر رضی اللہ عنہ پر مقدم کہین جسطرح کہ ابوبکر رض
اونکو اپنی اولاد پر مقدم کرتے تہے عملا بحدیث لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من اہلہ وولدہ والناس
اجمعین کسینے ایکبار علی مرتضی سے کہا تہا کہ تمپر ابوبکر و عمر کو کیون مقدم کیا کہا اللہ نے اون دونون کو مجہپر مقدم
کیا ہے لقولہ تعالی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار سو حضرت نے طرف اونکے رکون کیا
اور اونکی بیٹیون سے بیاہ کیا اگر وہ ظالم ہوتے تو حضرت نہ اونکی بیٹیون سے بیاہ کرتے اور نہ اونکی طرف جہکتے
علی خواص کہتے ہین محبت اصحاب رسول خدا صلعم مین یہی محبت عادیہ کافی نہین ہوتی ہے بلکہ واجب ہمپر یہ ہے
کہ اگر ہم اونکی محبت مین تعذیب کئے جائین تو بہی رجوع اونکی محبت سے نکرین جسطرح کہ ہم ایمان پر عذاب ہونے سے نہین
پہرتے بلال و صہیب و عمار نے یہی کیا تہا مسئلہ خلق قرآن مین امام احمد نے کیا کچھہ عذاب پایا فمن لم یحتمل

رسائل کہ ہمکو اونکے اقوال کی اقتدا پہنچتی ہے لکن یہ اقتدا ناقص ہے اس حیثیت سے کہ ہم مین سے ہر ایک کے لئے
وہ امراض ہین جو سوا مشافہہ کے شناخت نہین ہوسکتے ایک شیخ حیّ چاہئے جو ہمکو کیفیت دوا کی بتائے اور ہم
اوس سے اور وہ ہمسے خطاب کرے علی خواص فرماتے تھے لایجوز العمل بقول الاشیاخ الذین ماتوا الا
بعد عرض ذالک علی علماء الشریعۃ فربما کان الناطق من القبر شیطان لعدم عصمۃ الولی عن مثل ذلک
اور اکثر یون کہا کرتے تھے لایشترط فی صحۃ الاقتداء باقوال العلماء معرفۃ صورتہم الظاھرۃ فانا قد اقتدینا
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وباصحابہ وبالائمۃ بعدھم وما احد منا اجتمع باحد منہم ولم
یمنع جمہور العلماء من مثل ذلک امام غزالی نے کہا ہے ان من الذنوب مایورث سوء الخاتمۃ
وھو ادعاء الولایۃ مع فقدھا منہ ❊
دیگر ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مجکو اطلاع دی کہ جو لوگ میری صحبت مین منتفع ہوئے اور وہ آخرت
مین ہمراہ میرے ہونگے وہ گنتی مین اسقدر ہین مین اونکو مع انساب پہچانتا ہون لکن مجکو اذن اونکے تعیین کا
کا ادباً نہین ہے وھی بشری معجلۃ فی ھذہ الدار ولکل فقیر دائرۃ کما ان لکل نبی دائرۃ ثم ان الدوائر
تختلف سعۃ وضیقا بحسب الارث النبوی صلعم وقد ذکر الشیخ ابن عربی فی الفتوحات ان اللہ اطلعہ
فی مشھد اقدس علی عدد الانبیاء والمرسلین وجمیع اممھم وعرفہم بوجوھہم من مات ومن یوجد
الی یوم القیامۃ وعلی عدد اھل الجنۃ قال واما عدد اھل النار فلا یحصیہم الا اللہ تعالی
لکثرتہم انتھی ❊
دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ مین تقریب طریق کی اپنے اصحاب صادقین پر براہ اشتغال بالتوحید کرتا ہون
نہ براہ تنفل صلوٰۃ وتلاوت قرآن ونحوہا کہ یہ امور اوراد کاملین ہین جو کہ عارف خدا ہین بمعرفت تنسبیہ اور غیر کاملین
کا تعبد بغیر توحید کے عادۃً نہ عبادۃً بسبب جہل باللہ تعالی کے ہوتا ہے بندہ جبتک نسبت امور کی ذوقاً طرف
اپنے نفس کے کرتا ہے اور علماً طرف اللہ تعالی کے تب تک وہ محجوب ہے ستر ہزار حجاب سے پھر جب یہ حجب
اوٹھ جاتے ہین تو سارے اپنے افعال کو ذوقاً خلق الٰہی بادی الرای مین شہود کرتا ہے نہ اپنے نفس مین
فتامل فی ھذا التقریر واعمل علی جلاء مرآۃ قلبک فان اللہ لا یرضی عنک الا بتوحید الامور لہ ما عدا
نسبۃ التکالیف واللہ یتولی ھداک ❊
دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین وقوع خوارق عادات کو اپنے ہاتھ پر اس دنیا مین مکروہ رکھتا ہون اسلئے
کہ محل اسکا دار آخرت ہے جو کوئی اسمین عجلت کرتا ہے وہ گویا عرض فانی کو جوہر باقی پر اختیار کرتا ہے لکن
وقوع خارق کا واسطے فقیر کے ضرور ہے اگرچہ ایک ہی بار کیون نہو کہ یہ ایک بشارت ہے طرف سے اللہ کے کہ وہ

كل ذلك ادبا مع الله الذى اشهرهم بالصلاح ولو بين بعض الناس واخذا بالاحتياط شيخ ابو العباس مرسی زمانے تھے اکرہ من الفقهاء خصلتين قولهم بكفر الحلاج وقولهم بموت الخضر عليه السلام اما الحلاج فلم يثبت عنه ما يوجب القتل وما نقل عنه يصح تاويله واما الخضر فهو حي وقد صافحته بكفي هذا فلو جاء نى الآن الف فقيه يجادلونى فى ذلك ما رجعت اليهم انتهى

مین کہتا ہون بعض محققین نے کہا ہے کہ خضر نام ایک مقام کا ہے مقامات ولایت سے اور اوسمین شک نہین ہے کہ موت خضر علیہ السلام کی بدلالت مطابقی کسی دلیل سے پائی نہین جاتی ہان تضمناً و التزاماً موجود نہونا اونکا بعض احادیث صحیحہ سے مستنبط ہوتا ہے بحث اس مقام کی تفسیر فتح البیان مین بسط سے کی گئی ہے مذہب بخاری کا بھی یہی ہے کہ اب خضر موجود نہین ہین فقط رہا کشف اہل طریق کا سو ہم نہ اوسکا اقرار کرتے ہین نہ انکار اسلئے کہ کشف معترک الخطایا ہوتا ہے جسنے خضر علیہ السلام کو زمانہ موسیٰ علیہ السلام مین ظاہر کیا تھا وہی جانے کہ اب وہ خارج مین موجود ہین یا مفقود ہم کیا جانین ہمارے لئے یہی عدم خوض ایسے مسائل مین اقرب بسلامت دین ہے والله يعلم وانتم لا تعلمون ؏

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ اللہ نے مجھکو محیی سنت ممیت بدعت کیا ہے بعد اوس فترت کے جو بعد موت اشیاخ کے واقع ہوتی ہے وہ مرگئے اور ہم اطفال تھے کیونکہ دعاۃ طریق الی اللہ اقدام رسل پر ہوتے ہین سو جسطرح ہر ایک اللہ کا رسول بعد فترت کے آتا تھا اور ناسخ شریعت ماقبل یا مؤید اوسکا ہوتا تھا اسیطرح حال طائفہ دعاۃ الی اللہ کا منجملہ اولیاء کے ہے وعلى هذا القدم جماعة من اهل عصرنا بحمد الله احيوا الدين واقاموا معالمه وان لم يسم لهم وايضاح الفترات الحاصلة بين كل داع وداع من الاولياء انه لما مات الائمة المجتهدون حدث بعدهم اهواء وبدع وحجب على القلوب حتى سار الناس كانهم فى فترة بالنسبة الى السلف فاتى الله تعالى بالمشائخ المذكورين فى رسالة القشيري فاحيوا معالم الطريق واظهروا ما اندرس منها كالسري والجنيد وابى سليمان الداراني واشباههم وكذلك كمل العارفين والعلماء العاملين الذين كانوا فى عصرهم فلما ماتوا وقعت الفترة مدة حتى اتى الله تعالى بالطبقة الثانية كالشيخ عبد القادر الجيلي والشيخ احمد الرفاعي والشيخ ابى مدين المغربي واضرابهم فلما ماتوا حصلت الفترة العظيمة حتى اتى الله بالسادة الشاذلية والوفائية وكانت سلسلة القوم انقطعت فى مصر حتى جاء سيدى يوسف العجمي فتسلسلت سند الطريق فى مصر من زمانه الى عصرنا هذا فكانت الفترة الحاصلة بعد هؤلاء فى الديار المصرية انما هي بعد موت سيدى على المرصفي واضرابه رحمهم الله تعالى فاتى الله بعدهم بالجماعة الذين قدمناهم فاحيوا الدين والطريقة

فی حب الصحابۃ مثل ما حمل ہو لا فمحبتہ مدخولۃ انتہی فتامل یا اخی فی نفسک فربما تکون محبتک مجازیۃ لا حقیقیۃ لتجنی ثمرتہا یوم القیامۃ واللہ یتولی ہداک *

دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ مین تفسیر قرآن کی جو عارفین سے بطریق کشف کے ہوتی ہے تسلیم کرتا ہون یہ نہین کہتا کہ یہ خلاف جمہور مفسرین ہے کیونکہ انکی تفسیر کشف سے ہوتی ہے اور اونکی تفسیر فکر وفہم سے شیخ افضل الدین بارہا فرماتے تھے کہ اقل درجہ یہ ہے کہ کلام اہل اللہ کا معنی مین آیت وحدیث کے ایک مقالہ اوس مسئلہ مین ٹہیرایا جائے بالکل اہمال کرنا اوسکا جسطرح کہ ایک جماعت نے کیا ہے ٹھیک نہین ہے اسلئے کہ یقیناً علماء ہین کہ یہ اخوانا علی سرر متقابلین مین کہتے تھے کہ مراد اس سے ویسا تقابل ہے جیسا کہ صورت کا تقابل آئینہ مین ہوتا ہے نہ وہ تقابل جو دو جسم کا اسجگہ ہوتا ہے کیونکہ آئینہ مین چشم راست رائی کے برابر چشم مرئی کے ہوتی ہے اگرچہ منافی محل بیسار کے نہین ہے گو مقابل کو اجنبی فرض کرین بخلاف تقابل دو جسم کہ تیری چشم راست مقابل مین چشم بیسار جلیس کے ہوتی ہے یہی حال سائر اعضاء جسد کا ہے کہ ہر عضو دو جسم کا اس دار فانی مین مقابل اپنے ضد کے ہوتا ہے بخلاف دار آخرت کہ وہان اسطرح نہین ہوتا کیونکہ اوسجگہ تقابل بالمعنی صحیح ہے صورت محسوسہ واسطے تیری رؤیت کے تیری صورت آئینہ مین ہوگی علی حد سواء وہذا ہو حقیقۃ التقابل لانکشاف الامور فی الدار الآخرۃ کشفاً کلیاً اذ الغالب ہناک یکون لصور المعانی والارواح فکما انک ہنا ظاہر بجسمک باطن بروحک تکون فی الآخرۃ بالعکس *

دیگر ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین اپنے اخوان سے جو محبت رکھتا ہون وہ براہ ایمان واسلام رکھتا ہون نہ براہ طبع واحسان اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے انما المؤمنون اخوۃ درمیان مومنین کے اللہ نے مواخات کرادی ہے اور حضرتؐ نے فرمایا ہے المسلم اخو المسلم مسلمانون کا نام اخوان رکھا مگر یہ خلق اس زمان مین عزیز الوجود ہے بجز بعض افراد کے پایا نہین جاتا غالب محبت لوگون کی آجکل طبعی ہوتی ہے بسبب احسان وغیرہ حظوظ النفس کے و لہٰذا جلد آپس مین جدائی پڑجاتی ہے اگر بنیاد اس محبت کی قواعد صحیحہ پر ہوتی تو دنیا واخری مین اخوت پر مداوم رہتے *

دیگر ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ جو فقیر یا فقیہ یا عامی نزدیک میرے آکر بیٹھتا ہے مین اوسکو کچھ نہ کچھ افادہ کرتا ہون اگرچہ وہ اوس فائدہ کے ساتھہ اعتنا نکرے اسی قدم پر شیخ تقی الدین بن دقیق العید وغیرہ تھے فافہم ذلک وافد الناس ولا تبخل علیہم ترشد *

دیگر ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ جو شخص تکفیر حلاج کی یا کسی اور شخص کی قوم مین سے کرتا ہے مین اوسکی بات پر کان نہین رکھتا بلکہ جو امر قوم سے ثابت ہوا ہے اوسکی تاویل کرتا ہون اور جو ثابت نہین ہے اوسکی نفی کرتا ہون

جتنے لوگ میرے زمانے تک جس کسی قطر ارض مین عرب و عجم سے مجدد ہوئے ہین اونکو نام بنام کتاب حجج الکرامۃ مین ذکر کیا ہے ہند مین مجدد تیرہوین صدی کے سید احمد بریلوی رحمۃ تھے اب چودہوین صدی آئی ابتک کوئی مجدد اس صدی کا ظاہر نہین ہوا فترت موجود ہے لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا وجود مجدد کا اس صدی مین نہ یہان ابتک معلوم ہوا نہ کسی اور جگہہ لکن ہونا مجدد کا رأس ہر مائۃ پر بنص حدیث ضرور ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ یرفعہ ان اللہ عزوجل یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا رواہ ابوداؤد علی قاری حنفی رح نے مرقات مین نیچے اس حدیث کے فرمایا ہے ای یبین السنۃ عن البدعۃ ویکثر العلم ویعز اھلہ ویقمع البدعۃ ویکسر اھلھا انتہی یہ صفت ہے تجدید کی پس جسمین یہ وصف موجود ہوگا وہ مصداق مجددیت کا ٹہیرےگا اور یہ بات کہ وجود خالی اصحاب تجدید سے نہین ہوتا ہے اس حدیث سے ثابت ہے عن معاویۃ قال سمعت النبی صلعم یقول لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذالک متفق علیہ وفی روایۃ عنہ یرفعہ لا یزال طائفۃ من امتی منصورین لا یضرھم من خذلھم حتی تقوم الساعۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح قال ابن المدینی ھم اصحاب الحدیث معلوم ہوا کہ مجدد علم ظاہر و مجدد علم باطن کے لئے محدث و عامل بالحدیث ہونا درکار ہے اگر کوئی اس علم شریف سے واقف نہین ہے تو وہ مجدد نہوگا اور یہ ظاہر ہے کیونکہ تجدید دین خواہ ظاہر احکام اسلام کے ہو یا مراتب احسان کے بدون علم کتاب و سنت کے ممکن نہین ہے واللہ اعلم ❋

دیگر ایک سنت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین جزم ساتہہ تفضیل کسی شخص کے علماء عصر و اولیاء عصر سے اوسکے غیر پر نہین کرتا بلکہ ادب کو ساتہہ ہر اوس شخص کے جسکو اللہ نے کسی رتبہ مین منجملہ رتب کے قائم کیا ہے واجب جانتا ہون رہے حقائق و فضائل اونکے نزدیک اللہ تعالی کے سو ہمکو اونکا علم نہین ہے اور نہ افضلیت ظاہرہ سے افضلیت باطنہ لازم آتی ہے ہمکو جو بات چاہیئے وہ یہی ہے کہ ہم سب سے یکسان محبت رکہین اور اطاعت اولی الامر بجا لائین خواہ امراء ہون یا اولیاء حدیث مین فرمایا ہے التقوی ھھنا اور اشارہ طرف دل کے کیا ہے معلوم ہوا کہ دل کا علم سوا خدا کے کسی کو نہین ہے اور اس حدیث مین ھلا شققت عن قلبہ کفایت ہے واسطے رد علم حقائق کے طرف اللہ کے الغرض جو کسی فقیر کے ساتہہ بدگمان ہوتا ہے وہ کبہی خیر نہین پاتا واللہ یرشدک ❋

دیگر ایک سنت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مجھے ایتام و عمیان و مجذومین و عرجان و سائر آفت زدگان پر بہت شفقت آتی ہے مین اونپر سخت مہربان ہون خصوصًا جو لوگ ادنمین میرے ہمسایہ ہین یہانتک کہ مین دوست رکہتا ہون کہ اگر سارے ہمسایہ میرے یہی اندہے لنگڑے لولے اپاہج یتیم مسکین و مجاذیم ہوتے تو بہتر ہوتا اسی قدم پر شیخ احمد رفاعی رح وغیرہ بہی تہے کہتے تہے الشفقۃ علی خلق اللہ مما یقرب العبد الی اللہ وفی الحدیث الخلق کلھم عیال اللہ

بعد موت هولاء فالحمد لله الذی جعلنا منهم اس سے معلوم ہوا کہ فترت ایک مدت تک بعد ہر داعی الی اللہ
کے موجود ہوتی ہے یہانتک کہ اللہ کسی کو بعد اوسکے ظاہر کرے وهذا مع استمرار الاولیاء اصحاب الدوائر
الکبری اذ لو خلی الوجود من هولاء لخرب الوجود کله دفعة واحدة حتی ان الوقت الذی تقوم فیه القیامة
لا یکون فیه احد یقول فیه الله الله پھر جسطرح درمیان فترات رسل کے بت پرستی ترک شرائع ارتکاب محارم
استحلال وما رحکم بالهوی وغیر ذلک ہونے لگتے تھے اور وہ اپنے زعم مین عبادت اصنام کو موجب تقرب خدا کا سمجھتے
تھے اسی طرح حال فترات اولیاء کا ہے بلکہ بدتر اس سے کوئی کہتا ہے ان کل شیء فی الوجود هو الاله
وان عین هذا الوجود الحادث هی عین الله کوئی کہتا ہے خالق عین مخلوق ہے یہ ایسی بات ہے
کہ کوئی دیوانہ بھی اسکو قبول نکریگا شیخ علی خواص فرماتے ہین هم اخس من ان یذکروا لانهم خالفوا سائر
الادیان التی جاءت بها الرسل عن الله تعالی ولا نعلم احدا من الکفار اعتقد اعتقاد هولاء فان
طائفة من النصاری قالت المسیح ابن الله وکفرهم القوم الآخرون وطائفة من الیهود قالت العزیر
ابن الله وکفرهم القوم الآخرون فلم یجعلوا الوجود عین الله تعالی شیخ محی الدین بن عربی رح کو لوگون
نے بدنام کیا کہ وہ قائل وحدت وجود تھے حالانکہ یہ بالکل غلط و مردود ہے سب سے زیادہ اشباع کلام رد اہل
حلول واتحاد پر اونہین نے کیا ہے فرماتے ہین ما قال بالاتحاد الا اهل الالحاد وما قال بالحلول الا
دینه معلول شیخ منجملہ اکابر اولیاء راسخین فی العلم اور متبعین ظاہر سنت مطہرہ کے تھے وہ اور یہ عقیدہ کفر یعنی
اونکا کلام تو فتوحات مین یہ ہے من اراد ان لا یضل فلا یرمی میزان ظاهر الشریعة من یده طرفة عین ویعتقد
ما علیه الائمة المجتهدون ومقلدوهم ویرفض ما عداه شیخ افضل الدین کہتے تھے لو کنت حاکما لضربت
عنق کل من قال لا موجود الا الله ونحو ذلک من الالفاظ لانه لم یات بذلک شریعة واعلم الناس
بالحقائق الاولیاء ولم ینقل لنا عن احد منهم انه کان یعتقد خلاف ما جاءت به الرسل بل لو اعتقد
احد منهم خلاف ما جاءت به الرسل ما وقع لاحد منهم کرامة ولا خرق عادة انتهی فایاک
ومخالطة اهل البدع الا بقصد هدایتهم الی طریق الحق والله یرشدک مین کہتا ہون داعی الی اللہ
بعد فترت کے دو طرح پر ہوتے ہین ایک وہ گروہ ہے جو ظاہر احکام اسلام کی تجدید کرتے ہین دین مین جو سنن
مرجاتے ہین اونکو زندہ اور جو بدع جاری ہو جاتے ہین اونکو مردہ کرتے ہین انکو حدیث مین مجدد فرمایا ہے دوسرا
وہ گروہ ہے جو تجدید مراتب ایمان ومقاصد احسان کی کرتا ہے یہ کام مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی کا ہے جسطرح
کہ پہلا کام علماء اسلام کا تھا پھر کوئی شخص ایسا بھی آتا ہے جو تجدید دونون طریق ظاہر و باطن کی کرتا ہے سیوطی رح
نے ابتداء صدر اول سے اپنے وقت تک کے سارے مجددین کو نام بنام ذکر کیا ہے مابعد سیوطی رح سے

باب ۱۳ فی جملۃ من الاخلاق المحمدیۃ

ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ مین شہود اصل وُلاۃ زمان کا کرتا ہون وقت اونکی ولایات کے ایک حال اونکا دوسرے حال سے مجھے حاجب نہین ہوتا ہے کبھی شہود امیر کی خاک ہونے کا کرتا ہون کبھی اوسکو نطفہ یا علقہ یا مضغہ یا عبد مملوک غیر قادر کسی شئے پر دیکھتا ہون یہ مشہد اقران کو بہت کم حاصل ہوتا ہے اسافل ہمیشہ زمین مین مرتفع ہوتے ہین قدیمًا وحدیثًا نمرود بن کنعان کو دیکھو کہ اوسکی مان اوسکو جن کر جنگل مین چھوڑ کر چلی گئی تھی ایک پلنگ نے اوسکو دودھ پلایا پھر جو تجبر اوسنے کیا وہ ظاہر ہے فرعون ایک مزدور تھا بطیخ فروش اوسنے دعوی خدائی کا کیا تھا حالانکہ بدصورت صغیر جسم تھا ڈیڑہ گز کا آدمی داڑھی ناف تک تھی وہ بھی سبز رنگ اسیطرح بخت نصر یتیم تھا باپ اوسکا ہنر مکشی کرتا تھا اوسکا زور شور معلوم ہے وکذلک القول فی سائر الجبابرۃ من الملوک الی عصرنا ھذا ھم کالتراب فی حال ملکھم وامرتھم ومن ھذا المشھد زھد فی الدنیا من زھد وقالوا اف لدنیا سبقنا بھا ھؤلاء السفلۃ دنیا کے سارے احوال فانی ہونیوالے ہین اسلیئے اہل اللہ نے تنزیہ اپنے نفوس کی تعلق اشیاء فانیہ سے کی اور باقی کو اختیار کیا قال تعالیٰ تلک الدار الاٰخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوًا فی الارض ولا فسادًا والعاقبۃ للمتقین غرضکہ تعالی خاص ساتھہ باریتعالی کے ہے اور قدرت آلہیہ مقید ایک نسق کی نہین ہے اللہ کی خرق عادت ہر شئے مین ہوتی ہے بسبب اطلاق مشیت وارادہ کے بلکہ جمادات مین فرق عادات ہوا کرتا ہے پانی پتھر اور پتھر پانی ہوجاتا ہے حالانکہ جمادات محل تصریف نہین ہین پھر انسان جو محل اعظم جریان اقدار الہیہ ہے اور سب گویا اوسکے تابع ہین اوسکا کیا ذکر ہے ایک لمح بصر مین غنی فقیر عزیز ذلیل قوی ضعیف امیر مامور ونحو ذلک و بالعکس ہوجاتا ہے بعض تجار نے جو سفر ہندوستان کو گئے تھے ہمسے ذکر کیا کہ وہان ایک ندی ہے جو چیز کہ اوسمین پھینکیو وہ پتھر ہوجاتی ہے چنانچہ ہمنے منڈیل اسکندرانی اوسمین ڈالی ایک ہلکا سا پتھر ہوگیا ایک ڈول اوسمین لٹکایا جتنا پانی مین گیا وہ متحجر ہوگیا ایک عصا اوسمین ڈالا پتھر بنگیا جتنا ہاتھہ مین رہا وہ بدستور چوب بنا رہا دریا سے اگر کوئی پھل اوسمین بہکر آجاتی ہے پتھر ہوجاتی ہے اسکو صاحب کتاب الوحید نے بھی تجار ثقات سے نقل کیا ہے اونھون نے اپنی آنکھہ سے مشاہدہ اس ماجرا کا کیا تھا خواجہ عز الدین کولمی کہتے ہین ہمنے ہند مین ایک حوض آب دیکھا جو عورت اوسمین داخل ہوتی ہے بغیر زوج کے حاملہ ہوجاتی ہے فانظر الی ھذہ الاسرار والخوارق اب کسی حال پر امان ویقین کرنا بیجا ہے کہ ہمارا حال نزدیک اللہ کے ایسا ہے کیونکہ جب جمادات مین انقلاب لگا ہے تو پھر تقلب قلب انسان کا کیا ذکر ہے کہ ہر دم پلٹتا رہتا ہے ایمان سے طرف کفر کے اور کفر سے طرف ایمان کے جاتا ہے فما اعظم ھذہ الحالۃ لمن یشھدھا وما اغفل الناس عنھا سو جبکہ دل درمیان

واجبهم اليه انفعهم لعياله فاعلم ذالك واشفق على خلق الله لاسيما من ذكرناهم والله يتولى هداك

دیگر ایک منت اللہ تعالیٰ کی مجہپر یہ ہے کہ مینے صغر سن سے اس دم تک کبھی کوئی شئے عمل قوم لوط و عمل قوم ہود
صالح علیہم السلام سے نہین کی جن گناہون پر اللہ نے امم سالفہ کو عذاب کیا ہے اور اونکا قصہ قرآن پاک مین
اون سب سے مین محفوظ رہا سب ذنوب مین وہ گناہ بہت شدید ہے جسپر اللہ نے خسف کیا عاصی کو زمین مین د
کیونکہ یہ فعل اللہ کے غضب شدید سے خبر دیتا ہے بخلاف مینڈھے لڑانے مرغ لڑانے لعب نردشیر و نحو ذالک
کرنیکے فلو سجدت لله تعالى على الجمر منذ خلق الدنيا الى زوالها ما أودى شكره على ما ذوى عنى م
صفات هؤلاء الهالكين جبرئیل علیہ السلام نے مدائن قوم لوط کو سات طبقہ زمین سے اوکھیڑ کر او طرف آسما
کے اونچا کر کے قلب کر دیا تھا وہ قوم آسمان سے اتنے نزدیک ہو گئی تھی کہ آسمان والون نے آواز مرغ و سگ
سنی اب وہ جگہ طریق شام مین ایک حوض آب ہے اوس چشمہ سے نہ کوئی طیر پانی پیتا ہے نہ کوئی وحش نہ کوئی اور
ذی روح شئے اوس جگہہ اوگتی ہے ایک شخص نے مجھسے کہا کہ مجکو ضرورت وضو کرنے کی تھی بسبب شدت بدبو کے آ
وضو نکر سکا ایک فقیر کا گذر بر کہ قوم لوط پہ ہوا تھا ایک مرد نے کہا هذا مكان أصحابنا ایک مچھلی نکلی اور اوسکا پا
گھسیٹ کر اندر پانی کے لیگئی ہم دیکھتے رہے جو لوگ رات یا دن مین اوس جگہہ پر گذرتے ہین وہ آواز بہتر
سنتے ہین پانی موج زن ہوتا ہے کہتے ہین كل من عمل عمل قوم لوط ينتقل اليها بعد الموت تنقله الملا
الموكلون باهل النار نسال الله العافية واسأل الله من فضله ان يحمينا وجميع اخواننا وذريتنا من
ذالك بكرامة محمد صللم

دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مجکو اون فقراء کامل الایمان کی صحبت میسر ہوئی کہ میرے دل مین اونکی طرف کو
تہمت نہین آتی نہ مال و عیال کی طرف سے نہ کسی اور طرف سے معہذا مین اونمین سے کسیکو اپنی عیال کے پاس بیٹھنے
نہین دیتا مگر اپنے روبرو حدیث مین آیا ہے المؤمن من امنه الناس على انفسهم واموالهم وذويهم یعنی
ایک فقیر نے ایک فقیر کی جاریہ کا بوسہ لے لیا تھا پھر جاریہ نے اوسکے تصرفات دیکھکر تعجب کیا سید جاریہ نے ک
اعلمي يا امة الله ان الخصائص الوهبية لا يشوبها النقائص الكسبية وتقبيله لك من الصغائر و
تجب ما قبلها من الصغائر والكبائر والعصمة لا يتحدى بها الا الانبياء عليهم السلام انتهى مع
ہوا کہ عصمت نبوت مین شرط ہے نہ ولایت مین شیخ ابو العباس مرسی کہتے ہین کہ ان شخصا من الاولياء ز
عنده فزنا بجاريته تلك الليلة ثم اغتسل وخرج يمشي على الماء في بحر اسكندرية حتى غاب ع
نقلت له ما حصل ذالك فقال هذا عطاؤه وذالك قضاؤه انتهى ومن هنا قال الجنيد رضي الله عنه لما قيل له
العارف قال وكان امر الله قدرا مقدورا والحكم للسابق لا للواحق انتهى والله يرشدك ويتولا

فقمت تسعی علے رجل وحق لمن		دعاہ مولاہ ان یسعی علی الراس	

سلئے ان امور پر انکار سچا ہے کیونکہ کبھی عقوبت مین اس انکار کے یہ ہوتا ہے کہ وصول سے محروم ہوجاتا ہے اہل اللہ وجود
بن مختص ساتھہ کسی شئے کے نہین ہوتے ہین کیونکہ واسطے ہر کلمہ کے وجود مین اور واسطے ہر حرکت کے حرکات مین سے
یک معنی لطیف اور سر رائق ہے یہانتک کہ وہ ہبوب ریاح وتمائل اشجار وخریر ما و طنین ذباب و صریر ابواب ونغمات اطیار
وجس اوتار وصفیر مزمار وسماع انین وصوت حزین وصیاح صائح ونوح نائح سے استماع کرتے ہین کچھہ تفاوت بعض ان امور
کا بعض سے نہین کرتے مگر بحیثیت موافقت طباع فقط ہان علماء کو سماع مین بہت کچھہ گفتگو ہے بعض مائل طرف
تحریم کے ہین اور بعض نے اوسکو مداخلت ہوس ونفاق پر حمل کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ کچھہ فرق درمیان سماع
اوتار اور سماع صورت ہزار کے نہین ہے ہان سماع عود وطنبور وغیرہما حاشا کلہما ظاہر کلام ائمہ اربع پر حرام ہے درمیان
محب ومحبوب کے ایک علاقہ ہوتا ہے جس سے ہر محب کا دل طرف محبوب کے مجذوب ہوتا ہے تعشق بعض اشجار کا ساتھہ
بعض کے اور باردار ہونا نخل کا اور جذب کرنا مقناطیس کا آہن کو ایک آیت دالہ ہے اباحت سماع پر شیخ عزالدین بن
عبدالسلام اشعار قوم سنکر تواجد واہتزاز کرتے تھے فایاك والمبادرة الی الانکار الا بطریق شرعی بعد تربص
وفکر واللہ علیم حسیب مین کہتا ہون تحریم سماع پر کوئی دلیل صریح صحیح حدیث نبوی یا آیت قرآنی سے قائم نہین ہے
بلکہ فی الجملہ جواز سماع کا سنت مطہرہ سے نکلتا ہے لکن یہ بھی ثابت نہین ہے کہ سلف اوسکا اشتغال کرتے تھے
یا اونکے اشعار مضامین زلف وعارض ورخسار وذکر وصل وہجر وکرشمہ وغمزہ اور خدود وقدود ونحوہا پر مشتمل ہوتے تھے
بلکہ اونمین مضمون حمد وثنا یا نعت یا شوق حرب وضرب یا نصیحت یا ہجو کفر یا مدح اسلام ونحوہا ہوتا تھا سو اس طرح کا
سماع ایک عمر دراز سے سننے مین نہین آیا اسلئے احتیاط اولی تر ہے ❊
دیگر ایک نعمت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین قاضی یا حاکم یا شاہد نہین بنتا اور اپنے یارونکو جھوٹ بولنے پر سخت زجر
کرتا ہون مین اس گناہ کو سب سے بدتر جانتا ہون اور دارین مین مضر سمجھتا ہون حضرت ایک کلمہ دروغ پر دو دو تین
تین ماہ تک انسان کو چھوڑ دیتے تھے اور مین کسی شخص سے نمیمہ قبول نہین کرتا ہون اگرچہ قائل مشائخ عصر
سے کیون نہو اور جب کسی کی غیبت میرے دل مین آتی ہے فی الفور توبہ کرلیتا ہون اسلئے کہ جسطرح غیبت کرنا
زبان سے حرام ہے اسیطرح دل سے بھی حرام ہے حد غیبت مین علما نے حدود بیان کئے ہین سب سے اخصر
اخصر حدود وہ حد ہے جو حضرت صلعم نے فرمائی ہے ذکرك اخاك بما یکرہ ھذا انتھی اسی طرح مینے اپنی طبیعت کے
قفس کو توڑ ڈالا ہے مین زنان اجانب کو تعلیم کرنے آداب جماع سے شرم نہین کرتا حضرت کواری عورت سے بھی پردہ
مین زیادہ تر باحیا تھے معذلک عورتون کو تعلیم کرتے کہ حیض مین اسطرح کپڑا فرج پر رکھا کرین اور دربارہ ختنہ
زنان ام عطیہ سے فرمایا تھا اشمی ولا تنھکی فانہ احظی عند الزوج ای احسن فی جماع المرأة اس سے معلوم

دو اصابع رحمن کے ہے اور وہ جس طرح اوسکو چاہتا ہے اولٹ پہیر کرتا ہے تو پہر کس طرح وثوق سعادت وشقاوت وفقر وغنا وقوت وعجز وزیادت ونقصان وطاعت وعصیان وکفر وایمان پر ہوسکتا ہے کما اشار الیہ حدیث ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ الحدیث المشہور اللہ کے علم مین جو شخص ولی اللہ ٹہیر گیا ہے اوسکی ولایت کسیطرح متغیر نہین ہوسکتی ہے اوس سے اگر کوئی معصیت سرزد ہوتی ہے تو فی الفور توبہ کرتا ہے یہ کچہہ قادح اوسکی ولایت مین نہین ہے اور نہ اس سے ولایت زائل ہوتی ہے اگر وہ اصل ایمان مین داخل ہے کیونکہ حقائق وضعیہ مین نقائص کسبیہ قادح نہین ہوتے ومن فہم ذلک علم ان لیس للعبد اعتراض علی شیٔ تفعلہ القدرۃ الالھیۃ الا بالطریق الشرعی وان العقل معزول عن ذلک فاعلم ذلک ترشد واللہ یتولی ھداک ٭

دیگر ایک انعام الٰہی مجہپر یہ ہے کہ مین کسی فقیر کو ستا تا نہین ہون اگرچہ میرے اعمال خیر مثل جبال کے ہون ولم یزل یقع ھذا الامر من بعض العلماء فی حق اھل اللہ ولا یحصل لہ عطب فیتعجب الناس من ذلک وغاب عنھم انہ لم یقصد بانکارہ علی الفقیر الا نصرۃ جانب الشرع ولولا ذلک لغارت القدرۃ علیہ فاھلکتہ واللہ اعلم مین کہتا ہون کلام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح اور کلام ابن القیم رح اور اونکے اشباہ ونظائر مین جو حط بعض صوفیہ وفقرا پر ہے وجہ اوسکی یہی صیانت شرع اور حفظ اسلام ہے نہ بغض اولیا کہ وہ خود اونکے نزدیک محاربہ خدا ورسول ہے لکن اس حط مین اخلاص ایمان شرط اعظم ہے جو لوگ غیر مخلص ہوکر طاعن وقادح ہوتے ہین وہ پنجہ ہلاک مین گرفتار ہوجاتے ہین اہل دین قدیماً وحدیثاً افعال واقوال پر رد کرتے آئے ہین بوجہ مخالفت شرع ومصادمت نصوص کتاب وسنت انکو کچہہ بحث فاعل وقائل خاص سے نہین ہوتی ہے اسلئے وہ نزدیک اللہ کے زمرۂ مجاہدین مین داخل ہوتے ہین اور طاعن ورادّ بغرض نفسانی معرض ہلاک مین آجاتا ہے یہ نزاع لائق لحاظ کے ہے مگر اکثر لوگ محق ومبطل مین تفاوت نہین کرتے فعلیک یا اخی بحسن الظن للفقراء وحسن التاویل لاحوالھم فانہ الانکار لا یکون الا مع الیقین بشرط ان یکون ذلک الشخص یتبع علی افعالہ وارباب الاحوال من الفقراء احوالھم مجھولۃ ولا یتبعھم احد علی ما یفعلونہ مخالفا لظاھر الشرع فاعلم ذلک ترشد ٭

دیگر ایک سنت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ جو شخص کہڑے ہوکر تواجد کرتا ہے اگرچہ ظالم ہو اور اوسکو عادت وجد کی نہو مین اوسپر انکار کرنے مین جلدی نہین کرتا کیونکہ اللہ تعالی کبہی بعض قلوب سے کشف حجاب کردیتا ہے اوسکو وطن اوّل کی طرف شوق اوٹہتا ہے وہ مثل درخت کے تمایل کرنے لگتا ہے گویا اپنے عروق کو زمین سے قطع کرنا چاہتا ہے ؎

ولا التمایل ان اخلصت من باس	ما فی التواجد ان حققت من حرج

فائق کیا ہے عورتین اوسپر عاشق ہونیسے نہین تھمتین ہین بلکہ حیلہ نکالتی ہین ابلیس درمیان ان دونون کے واسطہ ہوتا ہے
ولہذا حدیث مین آیا ہے ان اللہ یحب الشاب التائب اور فرمایا ان ربک لیعجب من شاب لیست لہ صبوۃ غرضکہ
جوان عاصی محتاج رفق ورحمت وشفقت وملاطفت کا ہوتا ہے ورنہ یہ ہوگا کہ وہ زنا مین پھنس جائیگا اسلئے کہ ذکر کو طرف انثی
کے بالطبع میل کثیر ہوتا ہے وبالعکس ✤

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین اپنے کان پر غیرت کرتا ہون کہ وہ زور وباطل کو سُننے یا سماع امر غیر حلال کرے کیونکہ مین
اس کان سے کلام اللہ ورسول کا اور کلام ائمہ دین کا سنتا ہون نہ کسی اور علت سے اسی طرح اپنی آنکھہ وزبان پر غیرت
کرتا ہون کہ ایسی چیز دیکھے جسکے دیکھنے کا حکم نہین ہے یا ایسی بات کرے جسکے کہنے کا امر نہین ہے وھذا خلق غریب
فی ھذا الزمان فان استعمال العضو فی الاشیاء الشریفۃ وھو نجس قذر فی غایۃ سوء الادب ✤

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ میرے ماں باپ دونون میرے بالغ مکلف ہونیسے پہلے مرگئے اگر وہ میرے بلوغ
تک زندہ رہتے تو مین قلت ادب مین گرفتار ہوتا یا عقوق کرتا اگرچہ ایک ہی بار کیون نہوتا حالانکہ بعد حق خدا کے
کسی کا حق ماں باپ کے حق سے اعظم تر نہین ہے خواہ آبا رجسم ہون یا آبا روح جیسے نبی صلعم اور وہ لوگ جو کہ
بعد حضرت کے داعی الی اللہ ہین شیخ الاسلام سراج بلقینی نے کہا ہے لیس للعقوق ضابط فی الشرع انما ھو
عام فی سائر ما یخالف غرض الوالدین من سائر المباحات انتہی ✤

دیگر ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ مین اللہ پاک سے سوال عطا منازل عالیہ کا جنت مین نہین کرتا مگر یہ کہ اپنے نفس
کو کثرت صبر وبلا پر متوطن کرون کیونکہ بلا اس سوال سے مقرون ہے شیخ جیلی نے فرمایا ہے اذا اراد اللہ ان
یصافی عبد المرید رلہ اھلا ولا ولدا ولا مالا ثم بعد ذالک یصطفیہ انتہی اور حضرت نے فرمایا ہے اشد الناس
بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل ✤

دیگر ایک نعمت الٰہی مجھپر یہ ہوئی کہ ایک شخص نے ائمہ اثنا عشر اہل بیت کو دیکھا کہ وہ مصر مین آئے ہین پوچھا آپکا آنا
ان دنون مین یہان کس طرحسے ہوا فرمایا جئنا نزور الشیخ عبد الوھاب الشعراوی فانا لا نعلم احدا فی مصر یحبنا
محبتہ دیکھنے والا کہتا ہے مینے روی زمین پر کسی شخص کو اونسے زیادہ منوّر صورت پاکیزہ لباس خوش رائحہ نہین
دیکھا گویا اونکے مُنہ اقمار تھے سبکے آگے امام علی ابن ابی طالب تھے اونکے پاس حسن حسین تھے اونکے متصل
امام زین العابدین پھر محمد باقر پھر جعفر صادق پھر موسی کاظم پھر موسی رضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسن عسکری پھر مہدی جو آخر
زمان مین ظاہر ہونگے رضی اللہ عنہم اجمعین فما سررت بعد رؤیۃ رسول اللہ صلعم سرورا مثل ھذہ
الواقعۃ فانہ دلیل علی ان اھل البیت کلھم یحبونی ویاخذون بیدی فی عرصات القیامۃ فانھم لا
یفارقون جدھم صلعم ومن کان فی زمرۃ الحبیب الشفیع المشفع سید المرسلین علی الاطلاق

ہوا کہ جو شخص ایسے فعل سے شرم کرے جو حضرت نے کیا ہے تو وہ جاہل کثیف الطبع ہے اور شاید کہ وہ چند کبائر مین گرفتار ہو جاتا ہے پہر نہ اللہ سے شرماتا ہے اور نہ خلق سے ✦

علاج ہم و غم

دیگر ایک نعمت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ جو اخوان میرے مہموم محزون غمگین ہوتے ہین مین اونکو ارشاد کرتا ہون کہ وہ تخفیف ہموم مین سعی کرین یا کثرت استغفار و حفظ جوارح سے اونکو زائل کرین کیونکہ کثرت ہموم کی بدن کو ضعیف کر دیتی ہے واسطے زوال ہم و غم کے شیخ محدث امام امین الدین نے مجکو یہ حدیث سنائی اور مجکو اوسکا تجربہ بہی ہوا قال روینا بالسند المتصل الی علی بن ابی طالب قال رأنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حزینًا فقال یا ابن ابی طالب مالی اراک حزینًا فقلت ہو ذاک یا رسول اللہ قال مر بعض اہلک یوذن فی اذنک فانہ دواء لکل ہم قال علی ففعلت ذلک فزال عنی انتہی مینے اس روایت کو کتاب الزاہر تالیف شیخ ابو الحسن بن فرحون مالکی مین بہی دیکہا ہے کہ اونہون نے اسکو بسند متصل روایت کیا ہے اور کہا ہے جربتہ فوجدتہ صحیحًا کما جربہ جمیع رجال سندہ فوجدوہ کذلک ولو قدر ان احد اطعن فی سندہ کان العمل علی التجربۃ انتہی

دیگر ایک انعام الٰہی مجہپر یہ ہے کہ جو کوئی مجہسے اس بات کی شکایت کرتا ہے کہ مجہے محبت ہے معاصی سے اور مجہپر وقوع فی المعاصی غالب ہے اور میرا دل سخت ہو گیا ہے اور واسطے توبہ کے انشراح صدر نہین ہوتا تو مجکو اوسپر بہت رحم آتا ہے اسلئے کہ وہ مثل بیمار کے ہے کہ اپنا حال طبیب سے کہتا ہے طبیب کو نچاہئے کہ اوسکو زجر کرے اور اوس سے نافر ہو بلکہ اوسپر صبر کرے اور سارا حال مرض کا دریافت کرکے دوا بتلائے یہ خلق لوگون مین بہت کم ہے خصوصًا اونمین جو اہل حدت و غیرت ہین شریعت غرا پر لکن اگر وہ اخلاق نبویہ مین نظر کرتے تو سارے عصاۃ کے ساتہہ تلطف فرماتے ایک اعرابی نے حضرت کی مسجد مین موت دیا تہا لوگون نے اوسکو گہڑکا حضرت نے فرمایا انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین پہر ایک دلو آب لیکر محل بول پر بہا دیا دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک جوان نے آکر حضرت سے کہا یا رسول اللہ اتاذن لی فی الزنا لوگ چلانے لگے کہ کیا کہتا ہے فرمایا ٹہیرو ٹہیرو پہر اپنے قریب بلا کر فرمایا کیا تو اس بات کو دوست رکہتا ہے کہ یہ کام تو اپنی مان سے کرے کہا لا یا رسول اللہ وجعلنی اللہ فداک فرمایا اسی طرح اور لوگ بہی اپنی ماؤن سے یہ کام کرنا دوست نہین رکہتے ہین بہلا کیا تو اپنی دختر سے ایسا کام کرنا چاہتا ہے کہا نہین کہا لوگ بہی اپنی دخترون سے یہ بات کرنا نہین چاہتے یہانتک کہ ذکر بہن و خالہ و پہوپہی کا فرمایا اور کہا کذلک الناس لا یحبونہ پہر اپنا ہاتہہ اوسکے سینہ پر رکہکر کہا اللہم طہر قلبہ واغفر ذنبہ وحصن فرجہ اسکے بعد پہر کوئی شئے اوسکو زنا سے زیادہ مبغوض نہ تہی حافظ دمیاطی نے کہا اسناد ہذا الحدیث حسن یہ دلیل ہے اسپر کہ جب کوئی عاصی دوا پوچہے تو اوسکو زجر و نہر کرے اللہ کی صنعت و حکمت مین تامل کرے کہ اگر وہ حمایت بعض عبید کی نکرتا تو وہ ہر محظور مین گرفتار ہو جاتے خصوصًا جسکو اللہ نے مخلع بخلعت جمال بارع و حسن

دیگر ایک منت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین کسی مسلمان کے ساتھہ غدر لعیت وغدر نہین کرتا ہون لبعض علمار کا تجربہ ہے
کہ اثر اسکا سات پشت تک رہتا ہے اور سرقہ وخیانت بہی نہین کرتا ہون اور حرام صرف کے کہانیسے بچتا ہون اور
ایک امیر کے سامنے اگلے امیر کی برائی ذکر نہین کرتا اگر کرتا ہون تو ذکر خیر اوسکا کرتا ہون اور اپنے اصحاب کو طاقت
سے زیادہ تکلیف اعمال کی نہین دیتا علی خواص فرماتے تہے بنی آدم اخلاق مین چار طرح پر ہین ایک وہ ہین جنکی
عقل شہوت وہوی پر غالب ہے یہ لوگ ملتحق ہین ساتھہ عالم ملائکہ کے جیسے انبیار واولیار صالحین وقلیل ماھم
دوسرے وہ جنپر شہوت غالب ہے لذت نے اونکو اپنا اسیر کرلیا ہے لذات وشہوات مباحہ مین رات دن غرقاب
رہتے ہین جیسے مطاعم وملابس ومناکح کما اشار الیہ قولہ تعالی زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین
الآیہ یہ لوگ عالم بہائم سے ہین اگرچہ حلال کماکر مباح مین خرچ کرین اسلئے کہ یہ تنعم واکل مثل اکل بہائم کے کرتے ہین
انکو ہمنے ملحق بہائم اسلئے کیا ہے کہ جسطرح بہائم پر کچہہ تکلیف نہین ہے اسی طرح کچہہ حرج شریعت مین متعاطی
ومستمتع پر ان مباحات کی بہ وجہ شرعی نہین ہے تیسرے وہ جنپر اخلاق شیاطین کے غالب ہین جیسے کبر وفحش وغل وحقد
وحسد ومکر وغش وخداع وغیرہا یہ عالم شیاطین سے ہین چوتہے وہ جنمین افراط شہوت واتباع ہوی واخلاق مذمومہ مجتمع
ہین ومعذلک مال غیر حلال کماکر غیر حلال مین خرچ کرتے ہین ایسا شخص صورت مین آدمی سیرت مین شیطان شہوت مین
بہیمہ ہوتا ہے یہ قسم ارذل اقسام ہے ونعوذ باللہ من عمی البصیرۃ وظلام السریرۃ واتخاذ الھوی الھا من
دون اللہ پہر ہر قسم کے لئے ان اقسام مین سے ادویہ وعلل متناسبہ ہین جنکو سلوک کرنیوالے جانتے ہین کہتے
تہے بنی آدم مین عقول ملائکہ واخلاق شیاطین وبہائم جمع ہوگئے ہین جسپر شہوت بطن وفرج غالب ہے وہ منجملہ
بہائم کے ہے اکثر خلق چار طرح پر ہے ملائکہ آدمیین شیاطین بہائم ملائکہ عقول بلا شہوت وہوی ہین بہائم شہوات
بلا عقول ہین شیاطین عقول وشہوات ہین اسیطرح بنی آدم لکن شیاطین مین شہوات عقول پر غالب ہین اونکی عمر انہین اخلاق مذمومہ مین منقطع
ہوتی ہے بنی آدم مین جسکی شہوت عقل پر غالب آتی ہے وہ شیاطین مین ملجاتا ہے اور جسکی عقل شہوات پر غالب ہوتی
ہے وہ ملائکہ مین ملتحق ہوجاتا ہے غزالی نے احیار مین لکہا ہے کہ توزیع عباد دار آخرت مین چار طبقات پر ہوگی ایک فائزین
دوسرے ناجین تیسرے معذبین چوتہے ہالکین صلحار جنکی عقل شہوات پر غالب ہے اہل فوز ہین اطفال ومجانین اہل
نجات ہین جنکی سیئات زیادہ حسنات کم ہین وہ معذبین ہین جو کفار ہین وہ ہالکین ہین اللہم احفظنا وارحمنا ✦
دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین مجالست ثقلار پر صبر کرتا ہون اور اونسے یہ بات مخفی رکہتا ہون کہ وہ یہ
جانین کہ وہ مجھپر بہاری ہین اور جب وہ میرے پاس سے اوٹہہ جاتے ہین تو مین اونکی غیبت نہین کرتا بلکہ اونکی
بعض محاسن کا ذکر کرتا ہون شیخ الاسلام زکریا انصاری جسکو اپنے پاس بہاری جانتے لاٹہی لیکر مارتے اور کہتے
ضیعت علینا الزمان فیما لا یعنینا شیخ افضل الدین جب کسی ثقیل کو دیکہتے کہ اونکے پاس آنا چاہتا ہے تو

لا یغشاہ کرب ان شاء اللہ تعالیٰ والحمد للہ علی ذلک ٥

الٰہی بحق بنی فاطمہؓ	کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول	من و دست و دامان آل رسولؐ

دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ محبت میری ساتہہ عیال کے محبت اخوّت اسلامی ہے جب وہ اعمال صالحہ زیادہ کرتے ہین میری محبت زیادہ ہوجاتی ہے اور جب اونکے اعمال مین نقصان ہوتا ہے تو میری محبت بہی کم ہوجاتی ہے یہ خلق لوگون مین قلیل ہے ولہذا مشائخ نے محبت نساء سے بہ تبعیت قرآن عظیم تحذیر کی ہے ہمکو چاہیے کہ ہم اونکی محبت طبعیہ سے نکلکر طرف محبت شرعیہ کے آجاوین علی خواص نے فرمایا ہے کہ تو عورت خوبصورت سے بچ کہ اوسکا ضرر تجہپر عورت بدشکل کی نسبت زیادہ تر ہے زن بدشکل کی محبت تیرے دل مین داخل نہوگی اور زن حسین کی محبت تیرے دلمین ساکن ہوجائیگی پہر حق اوس دلمین آنیسے باز رہے گا اور شیطان اوسکے اندر انڈے بچے دیگا ؂

دیگر ایک منت اللہ تعالیٰ کی مجہپر یہ ہے کہ مین مشائخ عارفین و علماء عارفین سے اونکے جملہ احوال پر طالب دلیل کا نہین ہوتا ہون کیونکہ وہ لوگ اکثر فعل بدعت نہین کرتے ہین جو شخص ہر مسئلہ مین اونسے مطالبہ دلیل کا کرتا ہے اوس سے خیر کثیر فوت ہوجاتی ہے خصوصاً ایسے فعل پر جو ہادم احکام شرع نہین ہے جیسے تسبیح کرنا سبحہ پر ہمنے سنا کہ بعض فقہا سبحہ رکہنے پر عیب لگاتے ہین مینے کہا امر سہل ہے اور علماء سے استفتا کیا اونکے فتاوے مختلف پائے رسالہ شیخ جلال الدین سیوطی ہاتہہ آیا اوسمین جواز سبحہ کا پایا معلوم ہوا کہ سب سے پہلے سبحہ پر حسن بصری نے تسبیح کی ہے اور ابو الحسن صوفی نے کہا ہاتہہ مین عمر بن علوان کے تسبیح رہتی تہی وہ کبہی اوسکو نہ چہوڑتے مینے کہا اوستاد یہ کیا بات ہے کہا جنید رضی اللہ عنہ تسبیح رکہتے تہے مینے پوچہا تو کہا ہمارے اوستاد حارث بن اسد کے ہاتہہ مین بہی تسبیح تہی مینے اونسے پوچہا تو کہا مینے عامر بن شعیب کو اسی طرحپر دیکہا ہے اونکے ہاتہہ مین بہی تسبیح رہتی تہی جب مینے سوال کیا تو کہا یا بنی ھذا شئ کنا استعملناہ فی بدایۃ امرنا وما کنا بالذی نترکہ فی نہایۃ امرنا فانی احب الآن ان اذکر اللہ تعالیٰ بلسانی و بقلبی و بیدی و بسبحتی انتہی شعرانی کہتے ہین فہذا شئ تداولہ التابعون ومن بعدھم الی عصرنا ھذا من غیر نکیر فیما بینہم لاینبغی انکارہ وھو نظیر ما ورد فی التسبیح علی الحصی وعقد الاصابع بلا شک فافھم ذلک واللہ یتولی ھداک ؂

دیگر ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مجہے اللہ عزوجل کے حق مین یہ گمان ہے کہ وہ میری دعا قبول کرتا ہی گو مین سارے اہل ارض سے خطایا مین اکثر ہون کیونکہ مین بندہ ہون بندہ اپنے سید کے دروازہ سے کسی دم بہی نہین ہلتا اور نہ اوسکے صدقہ سے اپنے اوپر کبہی تا زندگی مستغنی ہوتا ہے سفیان بن عیینہ کہتے تہے لا یمنع احدکم من الدعاء ما یعلمہ من نفسہ من فعل القبیح فان اللہ تعالیٰ اکرم الاکرمین وارحم الراحمین ؂

علیک الحلف وخفف علیک الحساب یوم القیامۃ اور راہ مین اوسکی پشت پر سے اکثر اوترپڑتے *
دیگر ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین ہمیشہ باوضو رہتا ہون کوئی شئے بے طہارت کے نہین کرتا اور اگر کوئی کام بے وضو کرتا ہون تو استغفار پڑہتا ہون اور سوء ادب سے توبہ کرتا ہون غرض وضو سے تعظیم امر الٰہی ہے جیسے قرارت قرآن یا سماع حدیث وعلم یا قرارت درود دخول مسجد و ذکر خدا وسعی و وقوف عرفہ وزیارت قبر مطہر سنور بلکہ بعض نے واسطے زیارت جمیع قبور کے طہارت کو مستحب کہا ہے *
دیگر ایک نعمت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مینے نور ایمان و سر ایقان سے یہ شہود کیا ہے کہ ہمارے نبی محمد صلعم افضل خلق اللہ ہین علی الاطلاق کوئی شخص اہل سموات واہل ارض سے کسی مقام مین مقامات ترقی سے مساوی اونکے نہین ہے اس دعوی کی دلیل مین وہی شخص توقف کرتا ہے جسکی بصیرت نابینا اور بصارت مثل خفاش کے ہے کیونکہ نور آپکی بعثت کا روشن تر نور آفتاب سے وقت نیم روز کے ہے سنہ ۹۶۰ مین ایک شخص نے طلبہ علم سے انکار آپکے فضل کا اور رسل پر کیا تھا اور سنہ ۹۴۱ مین ایک شخص نے ابراہیم علیہ السلام کو آپ پر فاضل بتایا تھا علماء مصر نے انتصار کیا اور دونون شخصون پر تالیف مستقلہ سے رد کیا وقد قال صلعم لا تجتمع امتی علی ضلالۃ وللہ الحمد *
دیگر ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ وضو و نیت و قرارت وغیرہ مین مجکو وسوسہ نہین ہوتا ہے حالانکہ مین اتنا تورع کرتا ہون کہ اوس حد تک موسوسین نہین پہنچتے ہین یہ نعمت اللہ کی مجھپر بہت بڑی ہے اسلیے کہ غالب مردم مین وسوسہ عام ہوگیا ہے یہانتک کہ بعض لوگون نے وضو کرنا و نماز پڑہنا چھوڑ دیا اور کہا لا یعجبنی وضوء اصلی بہ ولا قراءۃ اقرؤہا شعرانی رح نے اس جگہ بیان احوال موسوسین مین بسط مناسب کیا ہے حاجت ذکر کی اس جگہ نہین ہے یہ وسوسہ طرف سے خناس وسواس کے ہوتا ہے تاکہ آدمی عبادت فرض و نفل سے باز رہکر گمراہ ہوجائے *
دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین جب کسی شخص کو عصیان رب عزوجل کرتے دیکھتا ہون تو اوسکو حقیر نہین سمجھتا مگر یہ کہ اللہ مجکو اوسکے سوء خاتمہ پر مطلع فرمائے جسپر وہ مبعوث ہوگا جبتک مجکو اسپر اطلاع نہین ہوتی ترک مین اوسکا احتقار نہین کرتا اور نہ عتقد اصرار کا ہوتا ہون بلکہ یہ کہتا ہون کہ شاید اوسنے سر اً توبہ کرلی ہو اور شاید معصیت اوسکو مضرت نکرے اسلیے کہ اللہ کو اوسکی عاقبت امر مین اعتناء ہے شیخ ابن عربی نے کہا ہے ایاکم ومعادات اھل لا الہ الا اللہ فان لھم من اللہ الولایۃ العامۃ وھم اولیاء اللہ وان جاؤا بقراب من الارض خطایا لا یشرکون باللہ شیئا فان اللہ یلقاھم بمثلھا مغفرۃ ومن ثبتت ولایتہ حرمت محاربتہ انتہٰی علی خواص نے کہا ہے لا تعادوا احدا بالامکان وانکروا علی فعلہ لا عینہ بخلاف من اعلمکم اللہ علی سوء عاقبتہ فاکرھوا عینہ قال ولیس ذلک الا المشرک فتبرءوا منہ کما فعل ذلک ابراھیم الخلیل علیہ السلام فی حق ابیہ انتہٰی واعلم ذلک ترشد *

اوٹھہ کر چلدیتے اوسکی آنکھون سے چھپ جاتے اسیطرح شیخ امین الدین جب کسی ثقیل کو جامع غمری مین آتے دیکھتے
اوٹھکر اپنے گہر مین چلے جاتے اور کہتے انہ یحصل لی بمجالستہ تالم فی باطنی لا اطیقہ انتہی سیوطی نے ایک تالیف
مین اخبار و آثار ثقلا جمع کئے ہین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو ثقیل پاتے کہتے اللہم اغفر لنا ولہ وارحنا منہ
طبیب شامی نے کہا ہے ہمنے اپنی کتابون مین پایا ہے ان مجالسۃ الثقیل حمی الروح سفیان ثوری نے کہا ہے
مجلس مین اگر دس الفس ہوتے ہین اور اونمین ایک ثقیل ہوتا ہے تو وہ سب پر راجح ہو جاتا ہے اور مجبیر وہ سب
بھاری ہو جاتے ہین اعمش نابینا ہو گئے تھے کسینے پوچھا کہ اللہ نے اسکے عوض تمکو کیا دیا کہا یہ دیا کہ مین اب کسی
ثقیل کو نہین دیکھتا ابن ابی عتیق جب کسی ثقیل کو دیکھتے اپنی آنکھین بند کر لیتے کہ اوسکو نہ دیکھین ابن عبد ربہ نے
عائشہ صدیقہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت فاذا طعمتم فانتشروا حق مین ثقلاء کے نازل ہوئی ہے جالینوس نے
کہا ہے مرد ثقیل بار ثقیل سے بھی زیادہ اثقل ہوتا ہے اسلئے کہ ثقل انسان ثقیل کا دلپر ہوتا ہے اور ثقل بار کا دل اور بدن
دونون پر ہوتا ہے حماد بن سلمہ جب کسی ثقیل کو دیکھتے کہتے ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون اصمعی کے پاس
ایک آدمی بیٹھا اور دیر تک جما رہا اوسنے کہا لعلی قد اضجرتکم کہا نعم ثم نعم اوسنے کہا قد اثقلتکم کہا ثقل فوق
الثقل کہا مین جاتا ہون کہا العجل ثم العجل یا جبلا من جبل فوق جبل فوق جبل ابن الانباری نے ایک ثقیل کو
دیکھکر کہا اگر آدم علیہ السلام غیب دان ہوتے تو کبھی اپنا نطفہ حوا مین نرکھتے بلکہ اونکو طلاق بائن دیدیتے بسبب
اس شخص کے لیکن اونکو معلوم نہ تہا کہ یہ شخص اونسے پیدا ہوگا شاید اسیکی ثقل کی وجہ سے اونکو ہبوط ہوا غرضکہ علماء کا
کلام حق مین ثقلاء کے بہت ہے وما ذکرت لک الا لتعرف ان من تحمل مجالسۃ الثقلاء واخفی عنہم ادراکہ
ثقلہم فہو من اوسع الناس خلقا فتنبہ لذالک ترشد لفظ ثقیل دونون کو شامل ہے ایک وہ جو سخت فربہ اندام
ہو دوسرے وہ جو مجلس مین جم جائے دیر تک نشست کرے واللہ تعالی اعلم ٭

باب ۱۱ فی جملۃ اخری من الاخلاق

ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ مین جب اونٹ یا گدہے وغیرہا پر سوار ہوتا ہون اوسپر بہت شفقت کرتا ہون اور ہاتھ
مین کوڑا نہین لیتا کہ شاید غلبۂ حدت نفس مین اوسکو چابک مار بیٹھون اور نہ اوسکو گالی دیتا ہون اور نہ اوسپر بددعا
کرتا ہون اگرچہ وہ مجکو زمین پر گرادے اور ٹھوکر کہائے عملا بحدیث ان اللہ کتب الاحسان علی کل شئ
شیخ الاسلام زکریا نے کہا ہے اسمین شک نہین کہ طاقت سے زیادہ دابہ پر لادنا اور سفر مین فوق طاقت چلانا اور مارنا
حرام ہے اسی سے سب براغیث بھی ملحق ہے کہ اوس سے بھی نہی آئی ہے شیخ افضل الدین طریق مکہ مین جب جمل پر
سوار ہوتے کبھی اوسکا منہہ اور کبھی اوسکا پاؤن چومتے اور کہتے جزاک اللہ عنی خیرا واصدلک بالقوۃ وکثر

مجھسے کہا تم کیون روتے ہو شاید تمنے یہ گمان کیا ہے کہ ہمنے آخرت کو دنیا کے ہاتھ فروخت کرڈالا طب نفسا وقر عینا
هذه هدایا خراسان وهدایا مصر تجبئني من اقصی البلاد اور حضرت صلعم ہدیہ لیتے اور صدقہ پہیر دیتے میرے
لئے تین سو خلعت خراسان سے اور تین سو خلعت قباطی مصر سے آئے ہین اور اتنے ہی غلام میرے پاس ہین وهي
کلها هدية مني اليك اور میرے ان صنادیق مین پانچہزار دینار ہین جنکی مین ہر سال زکوۃ نکالتا ہون تم نصف دینار میری
طرفسے ہدیہ مین لیجاؤ مینے کہا تم اور مین دونون موروث ہین مین کچہ اسلئے نہین آیا ہون امام نے تبسم فرمایا اور کہا ابیت
الا العلم جب مین مکہ کو آنے لگا ہمراہ میرے پیادہ پا برہنہ پا نکلے مینے عرض کیا کہ آپ سوار ہولین فرمایا استحي
من رسول الله صلعم ان اطأ مكان قد مر بحافر دابتي شافعی کہتے ہین مین نہایت خوش ہوا اور مینے جان لیا
کہ وہ بدستور اپنے ورع پر ہین اونکا تقوی کم نہین ہوا اور کثرت مال واسطے علماء کے جمال ہے کچہ اونکو مضر نہین ہوتی
ہے انشاء اللہ تعالی پہر اونہون نے مجکو بہت سا مال دیا مینے مکہ پہنچکر وہ سارا مال اپنے بنی عم پر تقسیم کردیا ماں کے
کہنے سے تاکہ مین اونپر افتخار نکرون مالک کو جب یہ خبر پہنچی اس بات کو مجہسے بہت لپسند کیا اور مجکو کہلا بہیجا کہ مین
اتنا ہی مال ہر سال تمکو بہیجا کرونگا چنانچہ وہ ہر سال اتنا مال مجکو بہیجتے کہ مجکو گیارہ سال تک کفایت کرتا جب امام
مرگئے حجاز مجہپر تنگ ہوگیا مین مصر مین آیا اللہ نے ابن عبد الحکم کو بعوض اونکے دیا وہ مصر مین سارا خرچ میرا اوٹہاتے
تہے انتہی شعرانی کہتے ہین تو سمجہ لے کہ ناموس علما بغیر اتساع دنیا کے مثل ملوک کے تمام نہین ہوتا جسطرح پادشاہ
اپنی لشکر پر صرف کرتا ہے اسی طرح عالم اپنے طلبہ علم پر خرچ کرتا ہے اور جسطرح لشکر حافظ دین اسلام کا عدو ظاہر سے
ہوتا ہے اسی طرح طلبہ علم حافظ عدو باطن سے ہوتے ہین اور کمال دین حاصل نہین ہوتا مگر ملوک و علما سے اسیطرح
امام اشہب صاحب مالک بڑے وسیع الدنیا تہے معیشت اونکی مثل معیشت ملوک کے تہی اور امام لیث رضی اللہ عنہ کی
جاگیر مین بلاد جیزہ مصر تہے خراج اونکا ہر سال ایک لاکہہ دینار آتا تہا معہذا کبہی اونپر زکوۃ واجب نہین ہوئی امام فخر الدین
رازی کے پاس ایک ہزار مملوک تہے سوا جواری و خدم و خیل کے سو جب کوئی عالم توسع دنیا و ملابس و مراکب دنیا
مین مشابہ امام مالک وغیرہ علماء سابقین کے ہو تو اوسپر اعتراض کرنا جہل ہے کیونکہ اولیاء و علماء اقدام رسل پر
ہوتے ہین کوئی رسول و ولی و عالم مالدار تہا اور کوئی بے مال جیسے سلیمان و عیسی علیہما السلام و سید عبد القادر جیلانی
و شیخ معین و ابراہیم بن ادہم و شیخ احمد زاہد فکل واحد منهم قائم بمرتبة هو كامل فيها لا يضره سعة الدنيا
عليه ولا ضيقها ۔

	بتدبیر عبید اللہی آمد		چو فقر اندر لباس شاہی آمد	

سید محمد بکری و سید محمد بن علی خیول مسومہ پر سوار ہوتے ثیاب نفیسہ پہنتے دنیا پاس انکے بغیر سوال کے آتی تہی اونہون
نے کبہی طلب دنیا مین کوئی ذلت اختیار نہین کی وللہ الحمد ۔

دیگر ایک منت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ اگر کوئی مست مسجد مین آجاتا ہے تو مین اوسکو نہ گالی دیتا ہون نہ مارتا ہون بلکہ سعی اوسکی اخراج مین برفق و رحمت کرتا ہون اس ڈر سے کہ کہین مسجد مین قے یا حدث نکردے مسیح علیہ السلام فرماتے تہے تم کسی کو عار گناہ کا ندو کیونکہ لوگ دو طرح پر ہین ایک مبتلی دوسرے معافی سو اہل بلا پر رحم کرو اور عافیت پر اللہ کا شکر بجالاؤ انتہے شیخ عبد القادر جیلی رح نے ایک شخص کو اوائل سکر مین متمائل دیکہا اوسکی طرف نگاہ کی اونے کہا ای عبد القادر اللہ قادر علی ان ینقل الیک ما بی شیخ نے سرنگون ہوکر اللہ کا شکر اپنی عافیت پر کیا اِس سے معلوم ہوا کہ مست کو بعد صحو کے سکر سے پاس حاکم کے پکڑ کر نلیجائے احتمال ہے کہ اوسنے توبہ کرلی ہو حسبطرح کہ جستجو عصاۃ کی اونکے گہرون مین جہانک کر کرنا نچاہیئے ع محتسب را درون خانہ چہ کار ٭ بعض طرق حدیث ہزال مین آیا ہے کہ اوسنے ایک مرد کو پاس اپنی بی بی کے دیکہکر حضرت سے شکایت کی فرمایا ہلا سترتہ بثوبک ایک شخص نے ابن عمر سے کہا میرے ہمسایہ اپنے گہر و نمین شراب پیتے ہین مین اونکی نصیحت سے عاجز آیا وہ کسی طرح توبہ نہین کرتے مین چپراسی لاکر اونکو پکڑوا دونگا کہا لا تفعل ودم علی نصحک لہم انتہی فاعلم ذلک وارحم الخلق فان من لا یرحم لا یرحم واللہ یتولی ہداک وہو یتولی الصالحین ٭

دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ اگر پاس علماء کے امتعہ و وظائف دنیا کثرت سے ہوتے ہین تو مین اونکو تہمت نہین سمجہتا اسلئے کہ یہ اشیا تابع ناموس علم ہین امام شاطبی کہتے تہے لا بد للعالم من مال وجاہ حتی لا یذل لاحد من الخلق ولا یحتاج الیہ انتہی امام شافعی جب عراق مین گئے محمد بن حسن سے ملاقات ہوئی اونہون نے ایک خچر محلّی بذہب واسطے سواری کے بہیجا جب یہ اونکے گہر پر پہنچے ابواب عراقیہ ودہالیز منقوش بزر وسیم پائی محمد بن حسن نے کہا لا یروعک ما رایت فما ہو الا من حقیقۃ حلال ومکسب واخرج زکوۃ مالی کل سنۃ وما اظن ان اللہ یطالبنی بفرض فیہ ونعم المال للرجل یسر بہ الصدیق ویکمد بہ العدو پہر ایکہزار دینار کا خلعت دیا جب رخصت ہوئے تو تین ہزار درہم دئے اور کہا کہ تم چاہو تو نصف مال میرا بانٹ لو امام صاحب نے انکار کیا امام مالک پر اللہ نے اسقدر دنیا کی وسعت کی تہی کہ تین سو جاریہ نزدیک اونکے تہین سال تمام مین ایک رات نوبت اونکی آتی شافعی کہتے ہین جب مین مدینہ کو گیا مینے نماز عصر کی ہمراہ امام مالک کے مسجد مین پڑہی دیکہا تو ایک کرسی لوہے کی وہان پر تہی جسپر قباطی کا گدیلہ تہا اور اوسپر حریر سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا تہا اور گرد کرسی کے چار سو یا زیادہ دفتر تہے استنے مین امام مالک باب النبی صلعم سے آئے مسجد مین خوشبو اونکے عطر کی پہیل گئی چار شخص دامن اونکا اوٹہائے ہوئے تہے جب قریب کرسی کے آئے سارے حاضرین اوٹہہ کہڑے ہوئے وہ کرسی پر بیٹہے اور علم مین کلام کرتے رہے جب کرسی سے اوترے مینے اوٹہکر اونکو سلام کیا مجکو اپنے صدر سے لگالیا اور میرا ہاتہہ پکڑکر اپنے گہر لائے مینے اونکا گہر بنا اول کے سوا پایا جسکو مینے قبل رحلت عراق کے دیکہا تہا مین رونے لگا

شعرانی فرماتے ہین فعلیك یا اخی بالمواظبة علی ذلك وامثالہ ولا تفصل من خیر تجی ثمرۃ ذلك سرورًا
یوم القیامة والحمد للہ رب العلمین +

دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین اکرام لوگون کا موافق اونکی منازل کے ساتھہ ذل نفس کے کرتا ہون کیونکہ متکبرین
سب سے کم درجہ مین ہونگے اس خلق کی رعایت کمتر لوگ کرتے ہین غالب لوگ تعظیم مطابق ثیاب وضخامت کی کرتے ہین
سفیان ثوری ایکبار واسطے ایک شخص کے کھڑے ہوگئے یہ اوسکو پہچانتے تھے اونکے پاس ایک اور شخص تھا وہ بھی کھڑا
ہوگیا تقلیدًا للسفیان انہون نے کہا تو کیون واسطے اس شخص کے کھڑا ہوا کیا تو اسکے حال کو پہچانتا ہے کہا نہین
مین تبعًا کھڑا ہوگیا ہون فرمایا لا تفعل مثل ذلك بعد الیوم انتہی ابن عربی کہتے ہین تعرف مراتب الناس
عند اللہ بطریقین احدہما الکشف والثانیة بکثرۃ طاعاتہ وما عدا ہذین الطریقین فہو ہزو
ولعب انتہی یاقوت عرشی نے کہا ہے ینبغی للفقیر ان یعظم الناس بحسب دینہم فی الباطن لا بحسب
ثیابہم شیخ ابو العباس مرسی واسطے عاصیین کے بہ نسبت بعض مطیعین کے اکثر کھڑے ہوجاتے پوچھا تو کہا کہ
مطیع سے عز نفس وکبر نمایان ہوتا ہے اور عاصی سے ذل نفس واحتقار اسلیئے ہر کسی کے ساتھہ مطابق اوسکے
باطن کے معاملہ کیا جاتا ہے فاعلم ذلك ترشد +

دیگر ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین تعظیم فقیر خامل الذکر مستقیم الحال کی بہ نسبت فقیر مشہور بالکرامات کے زیادہ
کرتا ہون اسلیئے کہ دنیا دار نتائج نہین ہے یہ تو دار تکلیف ہے ہر شخص اوسمین مشغول بنفسہ ہوتا ہے اسلیئے کہ
مطالب بادار تکلیفات کتاب وسنت ہے وہ کب طرف وقوع کرامات کے اپنے ہاتھہ پر التفات کرتا ہے یا طرف مدح
مردم کے ملتفت ہوتا ہے بلکہ وہ تو مواطن مدح سے بہاگتا ہے جس موطن مین اوسکی تعریف کرتے ہین وہان سے رحلت
کرجاتا ہے اور جہان اوسکی ذم کیجاتی ہے وہان مقیم رہتا ہے نسئال اللہ العافیة +

دیگر ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ مین اپنے نفس کا شہود منجملہ عصاۃ کے علی الدوام کیا کرتا ہون کیونکہ میرا حال دو
حال سے خالی نہین ہے یا مین معصیت مین ہون تو یہ امر ظاہر ہے یا مین طاعت مین ہون تو عصیان میرا
اوسمین یہی میری تقصیر ہے کہ مینے بذل نفس ریاضت مین نکیا یہانتک کہ خشوع وحضور مجھسے ترک ہوگیا شیخ
افضل الدین کہتے تھے واللہ ما اخرجت نفسی عن الفاسقین فی ساعة من لیل او نہار مینے کہا کیونکر
فرمایا فسق لغت مین بمعنی خروج ہے سو جو شخص سنت محمدیہ سے ایک بالشت بھر کسی ماکل وملبس وکلام ونوم ومعاملہ
حق ومعاملہ خلق مین خارج ہوتا ہے اوسپر نام فسق کا لگتا ہے اور سالم اس سے عزیز تر کبریت احمر سے ہے یتحدث
بہ ولا یری +

دیگر ایک انعام خدا کا مجھپر یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مجکو طریق صوفیہ سے نفی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلان شخص اہل طریق

میری جاگیر کا خراج بھی اس تاریخ مین قریب سوا لاکھہ روپیہ سال کے ہے اور معاش اولاد کی ۳۲ ہزار سال ایک بزرگ
کہتے تھے اللھم انی من عبادك الذین لا یصلحھم الا الغنا اور حدیث مین آیا ہے اللھم انی اسالك العفاف
والغنی اور حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا تھا لا غنی بی عن برکتك یہ بحث کہ غنا افضل ہے یا فقر اور غنی شاکر
افضل ہے یا فقیر صابر کتاب اداء الشکر مین بتفصیل لکھی گئی ہے فراجعہ تری العجب *

دیگر ایک انعام آلہی مجھپر یہ ہے کہ مین محاسن علما و صالحین و سائر مسلمین کو دیکھتا ہون اور اونکی رؤیت ظاہر اعمال
پر اعتماد کرتا ہون تعرض حکم کا اونکے باطن پر نہین کرتا مگر ساتھہ خیر کے اسلئے کہ اللہ نے ہمکو مکلف بحکم علی البواطن
نہین کیا ہے یہ بات تو خاص ساتھہ علیم بذات الصدور کے ہے ففتشوا نفوسکم تجدوھا لا تقدر علی العمل بکل
ما قرأت نکما تعذروا نفوسکم فاعذروا غیرکم وبالجملۃ فما من احد من الامۃ یعمل عملا من الاعمال
الا وللہ تعالی علیہ فیہ الحجۃ من حیث تقصیرہ فیہ حتی الصوم والحج والجھاد والامر بالمعروف
والنھی عن المنکر والمجاورۃ بمکۃ والمدینۃ والزھد وسائر مقامات الطریق کما ھو مبسوط فی ربع
المھلکات من کتاب الاحیاء فراجعہ واللہ یتولی ھداك *

دیگر ایک نعمت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ جن اعمال پر اللہ نے زیادت عمر یا رزق یا موت علی الایمان کو معلق کیا ہے
مین ادباً مع اللہ تعالی اون اعمال کو بجا لاتا ہون عمل کرتا اونپر ترک نہین کرتا اور یہ نہین کہتا ہون کہ اگر اللہ کے علم
مین زیادت عمر یا رزق یا موت علی الایمان کی سابق ہو چکی ہے تو لا محالہ واقع ہوگی جسطرح کہ بہت سے مدعی طریق
بلا شیخ یہ بات کہہ دیتے ہین کہ یہ غایت درجہ کا جہل ہے اللہ نے ترتیب اسباب کی مسببات پر کی ہے اور ساری
خلق پر رزق اسباب لازم کیا ہے کسی کو نہین پہنچتا کہ وہ اون اسباب سے خارج ہو بلکہ بندہ کا ادب یہ ہے کہ ہمراہ
امر سید کے دوران کرے اگر سید کہے کہ مین تجھکو نہ بخشونگا مگر جبکہ تو کذا وکذا کہیگا تو بندہ کو پہنچتا ہے کہ وہ یون کہے
کہ تو مجکو بے اون کلمات کے کہے بخشدے وقس علیہ ابو ادریس خولانی خضر علیہ السلام سے اور خضر آنحضرت صلعم سے
راوی ہین کہ جو شخص نماز صبح پڑھکر آیۃ الکرسی و آمن الرسول تا آخر سورہ اور شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو تا
بغیر حساب پڑھے گا تو اللہ اوسکو ایمان پر مار یگا او صاحب بستان العارفین نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ
مینے حضرت سے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے جو بندہ پر ایمان کو محفوظ رکھے فرمایا من احب ان اللہ یحفظ علیہ الایمان
حتی یلقاہ یوم القیامۃ فلیصل کل لیلۃ بعد سنۃ المغرب رکعتین یقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ
الکتاب مرۃ وسورۃ الاخلاص ست مرات وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس مرۃ
ویسلم منھما فان اللہ تعالی یحفظ علیہ الایمان حتی یوافی بہ یوم القیامۃ زاد فی روایۃ اخری
انہ یقرء انا انزلناہ فی لیلۃ القدر مرۃ قبل قراءۃ قل ھو اللہ احد فاذا سلم سبح اللہ خمس عشرۃ مرۃ

باب ۱۷ فی جملۂ اخری من الاخلاق

ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ اگر کوئی حاکم مجسے میرے گہر مین یا رزق یا زاویہ مین کچہہ منازعت کرتا ہے تو مین بمجرد دعوے کے اوسکو دیدیتا ہون نہ خود اوسکے مقابلہ مین کہڑا ہوتا ہون نہ کسی وکیل کو کہڑا کرون ہوا نایا مور اللہ نیا دوسرے مین اسم اعظم الٰہی جانتا ہون لیکن ادبًا مع اللہ اوسمین تصرف نہین کرتا تیسرے یہ کہ افاضت خیر ملابس مین کرتا ہون ایک خلق کثیر کو مینے لباس پہنایا جنکی گنتی سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا چوتہے اللہ نے مجکو غالب اوقات مین صاحب الہام صحیح کیا ہے پانچوین مین بغیر علم کے آیات صفات مین خوض نہین کرتا چہٹے مین آپکو دعوی ارادت مین کاذب جانتا ہون چہ جای دعوی مشیخت کے ساتوین جو کوئی مجکو کچہہ نصیحت کرتا ہے مین آپکو اوسکی نصیحت سے مستغنی نہین جانتا آٹہوین مین کسیکو نصیحت نہین کرتا جب تک کہ مجکو یہ بات تحقق نہین ہوتی ہے کہ وہ اوسمین گرفتار ہے نوین مین کسی کی طرف نسبت نقصان کے بعد اوسکے توبہ کرنیکی نہین کرتا دسوین یہ کہ جب کوئی مجکو نصیحت کرتا ہے تو مین اپنے نفس کو پہچانتا ہون کہ مین اہل خیر سے ہون یا اہل شر سے گیارہوین مین اپنے اعمال مین شہود علل کا کرتا ہون بارہوین جتنے اخلاق اس کتاب مین مینے ذکر کئے ہین اللہ نے وہ سب مجہہ مین جمع کردئے ہین *

خاتمہ فی جملۃ صالحۃ من المحن والبلایا

ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین بعد اوس کے تحمل بلایا و اذی پر مبادرت کرتا ہون طرف شکر خدا کے جب کوئی انسان مجکو کچہہ ستاتا ہے وتحمل البلایا والمحن وعدم مقابلۃ الناس بالاذی من اعظم اخلاق الرجال علی عصر اولتے تہے لابد لاہل اللہ تعالی من عدو یوذیہم فان صبروا کانت لہم الامامۃ ودلیلنا قولہ تعالی وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا فما بلغوا مقام الامامۃ الا بعد مبالغتہم فی الصبر وتحمل الاذی ایک جماعت صحابہ وتابعین وخلفاء راشدین ومن بعدہم پہر ہمارے عصر تک کیا کیا قتل براہ ظلم وعدوان واقع ہوئے اذیت ابدان واعراض و اموال کا تو کچہہ ذکر نہین ہے ہمکو اونکی اقتدا کرنا چاہئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسموم مرے عمر رضی اللہ عنہ کو ابولولو غلام مغیرہ نے کمر مین خنجر مار کر زخمی کیا مقتول ہوگئے عثمان رضی اللہ عنہ گہر مین بیٹہے مصحف پڑہ رہے تہے اونکا محاصرہ کرکے سنگسار کیا وہ جامۂ خون آلودہ مین مدفون کئے گئے علی ابن ابیطالب کو ابن ملجم نے تلوار مسموم سے پیشانی پر زخم دیا وہ اوسمین مقتول ہوگئے پہر وہ بعد موت علی کے مارا گیا حسن بن علی کو اونکی زوجہ نے باغواء جماعت معاویہ زہر دیا اوس سے یہ وعدہ تہا کہ معاویہ تجسے نکاح کرلینگے مگر اونہون نے پہر نکاح نکیا حسین بن علی کو تیرون سے مارا سر تن سے جدا کیا اور لاش مبارک کو گہوڑون سے پامال کیا

سے نہین ہے اور اوسنے کچھہ بھی ذوق اس راہ کا نہین پایا ہے تو مین متکدر نہین ہوتا ہون اسلئے کہ مجھے معلوم ہے
کہ مین اوس حال سے جسپر کہ سلف صالح تھے جیسے زہد وخوف وورع دور ہون ہان اگر فرضاً مینے اس بات کا دعوی
کیا تھا تو اسنے میرے افعال واقوال کو مکذب میرا پایا اسلئے یہ ایسا کہتا ہے حسن بصری وابراہیم نخعی وغیرہما کو جب
کوئی کہتا ما تقول فی کذا یا فقیہ تو وہ کہتے واللہ ان زماننا صار مثلی ینادی فیہ بالفقیہ لزمان سوء انتھی
کسینے جنید رح سے ایک مسئلہ تصوف کا پوچھا تھا کہا ھذا علم طوی بساطہ من منذ ثلاثین سنۃ والناس یتکلمون
فی حواشیہ انتھی علی خواص نے کہا ہے دیکھہ تو کبھی مطالعہ کتب قوم اور معرفت مصطلح کا اونکے الفاظ مین کرکے
یہ اعتقاد نکرنا کہ تو صوفی ہوگیا ہے تصوف تو تخلق ہوتا ہے ساتھہ اونکے اخلاق کے اور معرفت ہے اون کے
استنباط طرق کی واسطے سارے آداب واخلاق کے جنکے ساتھہ وہ متحلی ہین کتاب وسنت سے بعض لوگ رسالہ
قشیری واحیاء العلوم کا درس علم تصوف مین دیتے ہین اگر کوئی اونسے کہے کہ تم شرح کتاب ابی شجاع فقہ مین مثلاً
لکھو تو وہ ہرگز اوسکو حل نہین کرسکتے فکیف یدعی طریق الولایۃ ھذا غلط ظاھر انتھی *

باب ۱۵ فی جملۃ اخری من الاخلاق

ایک انعام آلہی مجھپر یہ ہے کہ میرے طعام مین لذت ہوتی ہے حالانکہ اوسمین نہ گوشت ہوتا ہے نہ گھی جسطرح کہ اکابر
اولیاء کے طعام مین لذت ہوا کرتی تھی مثل طعام امام لیث وامام شافعی وغیرہما کے دوسرے یہ کہ میرے زاویہ مین
رات دن قرات قرآن وحدیث اور ذکر اللہ کا علی الاتصال رہا کرتا ہے اور رزق زاویہ کا بڑھہ جایا کرتا ہے تیسرے
یہ کہ میری چارون بی بیان نہایت صالح ہین زینب وحلیمہ وفاطمہ وام حسن اور اگر صلاح زوجہ کی سنت نہوتی تو اللہ
زکریا علیہ السلام پر یہ سنت نرکھتا واصلحنا لہ زوجہ منجملہ اس اصلاح کے یہ ہے کہ وہ ایک دم بلا غسل جنابت
کے نہین بیٹھتین اور بجز عذر حیض یا نفاس یا نسیان کے نماز دیر کرکے نہین پڑھتی ہین حتی کہ سفر حجاز مین بھی
آتی جاتی اور نہ قیام لیل ترک کرتی ہین اور نہ کسی عرس وجمعیت مین شدت حیا کی وجہ سے جاتی ہین چوتھے یہ کہ
جو فقراء نزدیک میرے مشتغل بعلم وقرآن وادب وا وراد رہتے ہین مین اونکی خدمت خود اپنی ذات سے کیا کرتا ہون
پانچوین یہ کہ جو فقراء صادقین طالبین آخرت میرے پاس اقامت رکھتے ہین مجھکو اونسے محبت ہے چھٹے یہ کہ
مین کسی مال وقف یا ہدیہ پر اعتماد نہین کرتا نہ کسی مخلوق پر سوا اللہ پاک کے ساتوین یہ کہ مین بطیب خاطر ہدایای امراء
وظلمہ کو واپس کردیتا ہون آٹھوین یہ کہ میرے اخوان فلوس لیکر کسی قبر پر یا لوگون کے گھرون مین قرات نہین کرتے
اور نہ مین طعام تعزیت کہاتا ہون نوین یہ کہ میری مجالست اللہ ورسول کے لئے کثرت سے ہوتی ہے مجلس ذکر و
درود شریف مین سنہ ۹۱۸ سے سنہ ۹۶۰ تک *

ہشتم ذیحجہ کو داخل مکہ ہوا تھا قریب تیس ہزار نفر کے قتل کئے اور اسی قدر نساء و اطفال کو قید کر لیا پہر خلیفہ قاہر باللہ قتل
ہوئے اونکی آنکہونمین سلائی آگ کی پہیری مرتے دم تک اندہے رہے حالانکہ عز و مال بے نہایت رکہتے تہے اونکے
گہر مین دس ہزار خادم خصی تہے اور ایک ہزار ابل و بقر کی اور پچاس ہزار بکری کی قربانی کرتے پہر متقی باللہ بن مقتدر
کی آنکہونمین سلائی پہیری اور قید خانہ بغداد مین اونکو محبوس کیا وہین چوبیس برس کے بعد مرگئے انکے وقت مین ملک
روم نے ایک سندیل جو کنیسہ رُہا مین تہی انسے اس وعدہ پر طلب کی تہی کہ ہم دس ہزار قیدی تمہارے رہا کر دینگے
چنانچہ انہون نے وہ سندیل اُسکو بہیجدی اور اوسنے قیدی چہوڑ دئے کہتے ہین کہ اوس سندیل سے مسیح علیہ السلام نے
اپنے روی مبارک کو مسح کیا تہا پہر خلیفہ مستکفی باللہ پر ہجوم کیا وہ تخت پر اپنے دار الخلافہ مین بیٹہے تہے اونکا
پاؤن پکڑکر زمین پر گہسیٹا پہر آنکہونمین سلائی پہیری وہ مرگئے یہ کام دیلم نے کیا ابن خلکان نے ذکر کیا ہے کہ جب
پادشاہ روم نے اونکو دہمکی جنگ کی دی تو اونہون نے واسطے قاصدین پادشاہ کے اپنا لشکر طیار کیا کہ اونکو دکہاتین
چنانچہ ایک لاکہہ ستر ہزار لشکر میدان مین صف کش ہوا اور غلمان کمربند زرین لگاکر نکلے اسی طرح خدم و خصیان
اور دربان کہڑے ہوئے یہ سب سات سو دربان تہے اور دار الخلافہ کو آراستہ کیا ستور و بسط سے ۳۸ ہزار پردہ دیباج
ذہب کے لٹکائے اور ۲۲ ہزار فرش بچہائے منجملہ آرایش کے ایک درخت سونے چاندی کا بہی تہا جسکی اٹہارہ شاخین
تہین اور پتی سونے چاندی کی تہی وہ شاخین حرکات موضوعہ کے ساتہہ متمائل تہین اور اون اغصان پر طیور
زر و سیم بیٹہے تہے اونمین ہوا جاتی ہر پرندہ اپنی اپنی زبان مین آواز کرتا فانظر یا اخی ما وقع له بعد هذه الرفعة
وانما ذكرت لك ذلك اعلاماً لك بان شدة البلا يكون على ملوك الدنيا واكابرها لشدة نعيمهم ورفاهيتهم
خلیفہ طائع للہ کو معزول کرکے قید کیا یہانتک کہ وہ مرگئے اونکے ایام ولایت مین ۳۷۵ھ مین ایک طائر بحر عمان سے
بقدر جثہ فیل کے نکلا اور ایک ٹیلے پر جا اوسجگہ تہا بیٹہہ کر باواز فصیح بولا قد قرب الامر تین دن تک یہی آواز کرکے
دریا مین اوترکر غائب ہوگیا ۳۴۹ھ مین ابو تمیم عز بن بادیس آیا مصر لے لیا نام طائع للہ کا خطبہ سے نکالڈالا خلیفہ
مسترشد باللہ پر سترہ آدمی باطنیہ کی چڑہ آئی اور سکاکین سے اونکو زخمی کیا سارا بدن چیر پہاڑ ڈالا ناک و کان کاٹ ڈالے پہر
لوگون نے اون باطنیہ کو پکڑکر آگ مین جلادیا خلیفہ راشد باللہ کو بعد عقاب کے حبس مین قتل کیا وہ مسدود الفرج پیدا
ہوئے تہے اونکے باپ نے حکماء کو جمع کرکے فرج مفتوح کرائی یہ پہلی بلا اونکو پہنچی تہی خلیفہ مستعصم باللہ آخر خلفائے
بغداد مین مولست وزیر سے اونکو قتل کیا ایک چرخی مین مع اولاد بند کرکے پامال کرڈالا حالانکہ اس سے پہلے
کئی لاکہہ آدمیون کو بغداد مین قتل کر چکے تہے یعنی ما ینیف علی الفی الف وثلاثمائة الف پہر شہر کو آگ لگاکر
جلادیا دنیا سالہا سال تک بے خلیفہ رہی یہانتک کہ ملک ظاہر بیبرس قائم ہوا اور اوسنے بعض بنی عباس
کو لائق خلافت کے پایا خلیفہ متوکل علی اللہ کو قلعۂ جبل مین قید کیا پہر اونکو ایام سلطان برقوق مین نکالدیا پہر دوبارہ

کرایا پہر بسبب اونکے قتل کے مدینہ مین غارتگری و قتل ہوا یہانتک کہ دس ہزار نفس مقتول ہوئے ہزار عورتون کو بغیر
شوہر کے حمل رہگیا اور ہزار بکر کو خراب کرڈالا عبد اللہ بن زبیر مکہ مین مقتول ہوکر کئی ماہ تک سولی پر لٹکے رہے اونکے سر کو
پہرایا اور نصب منجنیق سے ایک جانب کعبہ کو ڈہا دیا امام زین العابدینؑ مقتول ہوئے اونکا سر مصر مین لائے
اسیطرح زید بن حسینؑ مقتول و مصلوب ہوئے اسیطرح حسنؑ و السیدہ نفیسہ اسیطرح امام جعفر صادقؑ اسی طرح محمد باقرؑ اسی طرح موسی کاظمؑ
اسی طرح حسن عسکریؑ اسیطرح ابراہیم بن زید جنکے ہمراہ امام مالک نے مقاتلہ کیا تہا مارے گئے ابراہیم کا سر مصر مین لاکر
دفن کیا اسی طرح محمد بن ابی بکرؓ کو اہل مصر نے قتل کرکے تنور مین جلا دیا عمر بن عبد العزیزؒ مسموم مرے ہشام بن
عبد الملک کی قبر کہود کر اور لاش نکالکر سولی پر چڑہائی حالانکہ وہ صالح و دیندار پرہیزگار تہے ولید بن یزید بن عبد الملک
کا سر کاٹا مگر وہ فاسق تہا اوسنے قرآن پہاڑ ڈالا تہا اور اپنی کنیز مست سے نماز جماعت پڑہوائی تہی ہمنے اسکا ذکر اسلئے
کیا کہ وہ خلیفہ تہا معہذا اپنے دین مین مبتلا ہوا وھو اشد من بلاء الابدان والاعراض مروان بن محمد بن مروان کو بعد خلیفہ
ہونیکے مار ڈالا یہ آخر خلفاء بنی امیہ دمشق و عراق مین تہا ابو مسلم خراسانی مقتول مارا گیا منصور خلیفہ نے اوسکو قتل کیا بانی بغداد
اور پدر جمیع خلفاء عباسیہ بہی منصور تہا اسی طرح محمد امین بن ہارون رشید کو صبراً قتل کیا یعنی بہوکا پیاسا رکہکر مارا اور
سر کاٹ لیا یہ ثالث خلفاء بنی ہاشم تہا بعد علی بن حسینؑ کے متوکل بہی مقتول ہوئے حالانکہ مظہر سنت ممیت بدعت تہے
اونکے فرزند منتصر نے اونکو اپنے خلیفہ ہونیکے لئے قتل کرایا اسیطرح خلیفہ مستعین باللہ مارے گئے اونکا سر کاٹا گیا قتل سے
پہلے اونکو معزول کرکے شہر واسط مین قید کیا تہا قاتل اونکے معتز باللہ تہے قاتل جب اونکے سینہ پر گردن کاٹنے کو بیٹہا
تو اونہون نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ خلیفہ معتز باللہ حمام مین مارے گئے آب گرم
مین اونکو غوطہ دیا وہ مرگئے غوطہ دینے سے پہلے اونکے سر و چہرہ کو ڈبابیں سے خوب کچلا تہا اور مدت تک دہوپ مین بٹہالا تہا
مہتدی کو بہی قتل کیا حالانکہ جسدن سے وہ خلیفہ ہوئے تہے کبہی اونہون نے دن کو افطار نکیا تہا اور وقت افطار کے
سرکہ و ساگ کہاتے اور ایک جبہ و عبا تہا جسکو پہنکر وقت شب زیر زمین سرداب مین جاکر عبادت کرتے سبب اونکے
قتل کا یہ تہا کہ اونہون نے اپنے حواشی کو مظالم سے منع کیا تہا حواشی نے حیلہ نکالکر اونکو قتل کرڈالا خلیفہ ابن المعتز
کو بعد حبس دراز کے گلا گہونٹ کر مارا جو ذلت اونہون نے اوٹہائی وہ بیان مین نہین آسکتی ہے اونکو مقتدر باللہ نے قتل کیا
جسطرح کہ حسین بن منصور حلاج ۳۰۹ھ مین قتل کئے گئے تہے پہر مقتدر باللہ بمواطات وزیر قتل ہوئے اونکے سر پر ایک تلوار
ماری اونہون نے قاتل سے کہا ویحک انا الخلیفۃ اوسنے کہا انا اعلم ذلک پہر اونکو تلوار سے ذبح کرڈالا اور سر اونکا
ایک نیزہ پر رکہکر پہرایا اور سارے کپڑے بدن کے اوتار لئے وہ برہنہ رہگئے یہانتک کہ اونکو گہاس سے چہپایا
انہین کے زمانہ مین عدو اللہ ابو طاہر قرمطی ہجر سے مکہ مین آیا اور خون ریزی کی اور حجر اسود کو ہجر لیگیا اور خانہ کعبہ کو برہنہ کرگیا
اور دروازہ اوسکا اوکہاڑ ڈالا اور بعض مقتولین کو چاہ زمزم مین ڈالدیا پہر طرف بلاد ہجر کے چلا گیا وہ دن ترویہ کے یعنی

بھڑکانیسے قتل کرڈالا ایک طبرپس پشت سے ایسا مارا کہ سر و پشت خون آلودہ ہوکر مرگیا پھر حاجی پادشاہ ہوا اوسکو بھی ۷۸۴ھ مین قتل
کیا سلطان شیخون صاحب خانقاہ کو قریب رمیلہ کے قتل کیا یہ عالم صالح تہا غفلت مین ایک مملوک نے ایک طبر مارا جس سے
پہوٹ گیا پھر ہاتہہ کاٹے اوس مملوک کو پکڑکر بُری طرح سے قتل کیا یہ واقعہ ۷۵۹ھ مین ہوا صرغتمش صاحب مدرسہ کو اول
اسکندریہ مین حبس و عقوبت کی پھر زیر جامع طولون قتل کرڈالا سلطان حسن جسنے ایسا مدرسہ بنایا تہا جسکا نظیر اسلام
مین نہ تہا اونکو امیر یلبغا نے بعد حبس شدید کے رمیلہ مین شربت قتل چکھایا ملک اشرف شعبان کو قتل کرڈالا یہ عقبہ سے
پھرکر مصر مین ایک مدت تک نزدیک زنان بیوہ کے مخفی رہے تھے انکے ہمراہیون نے اونکو مار ڈالا اور سر کاٹ لیا یہ
پادشاہ عادل عالم محب علما و صالحین تہا ملک ظاہر برقوق صاحب مدرسہ کو پہلے نکال دیا وہ سالہا سال تک مخفی
رہے پھر ظاہر ہوکر سلطان ہوگئے فکان امرہ عبرۃ لمن اعتبر ملک ناصر فرج بن سلطان برقوق پر غالب ہوکر
اونکو قلعہ سے خارج کردیا وہ مختفی ہوگئے کسینے نہ جانا کدہر گئے پھر بعد ایک سال کے ظاہر ہوکر قلعہ لے لیا اور اکثر امرا
کو قتل کیا پھر خود اونکو قلعہ دمشق مین چھریان بہونک کر ہاتہہ پر مشاعلیہ کے قتل کرکے ایک مزبلہ پر ڈالدیا وہ بالکل برہنہ
بدن تھے لوگ مدت تک اونپر گزرتے تھے پھر دفن کردیا سلطان مؤید شیخ مدت تک اپنے زمانہ ولایت مین بمرض سلسل
مبتلا رہے لوگ اونکو اپنے دوش پر اوٹہائے پہرتے تھے اطبا علاج سے عاجز آ گئے یہانتک کہ مر گئے اونکے بیٹے
سلطان احمد مظفر کو ططر نائب شام نے قتل کرڈالا اسی طرح نائب شام کو امیر جقمق نے بعد حبس عقوبت کے قتل کیا اور ملک
عزیز کو پکڑکر قید کرکے برج اسکندریہ مین بہیجدیا وہ اوسجگہ مرگئے اس سے پہلے اونکو قلعہ سے نکالدیا تہا وہ مدت تک روپوش
رہے تھے پھر ملک منصور عثمان کو قلعہ سے نکالکر اور قید کرکے برج اسکندریہ مین بہیجا وہ اوس جگہہ مرگئے سلطان
بلبائی کو پکڑکر قید کیا اور اسکندریہ کی طرف نکال دیا وہ بعد موت سلطان خشقدم کے مرگئے ملک ظاہر کو قبض کرکے
روانہ دمیاط کیا وہ اوسی جگہہ مرے فہذہ جملۃ صالحۃ من ملوک الدنیا الذین ابتلوا واما الفقراء فسلامۃ
دلجہہم بلاء بحکم الارث للرسل علیہم الصلوۃ والسلام شیخ ابو الحسن شاذلی فرماتے تھے اللہ کے
سنت یون ہی جاری ہے کہ اپنے انبیا و اولیا پر اون کے ابتدا امر مین اذی کو مسلط فرماتا ہے اوطان سے خارج
کئے جاتے ہین بہتان و زور اونپر باندہا جاتا ہے پھر جب وہ صبر کرتے ہین تو انجام کو دولت اونہین کے لئے
ہوتی ہے یہ بھی فرماتے تھے لایکمل عالم فی مقام العلم حتی یبتلی باربع شماتۃ الاعداء وملامۃ
الاصدقاء وطعن الجہال وحسد العلماء فان صبر علی ذلک جعلہ اللہ تعالی اماما یقتدی بہ
شاذلی رح کا حال جب بلاد مغرب مین شائع ہوا اعدا و حسدہ نے ہر طرف سے گروہ بندی کرکے بڑی بڑی تہمتین
لگائین اور ایذا دہی مین مبالغہ کیا لوگون کو اونکے پاس بیٹھنے سے منع کردیا کہا یہ شخص زندیق ہے اور جب اونہون
نے ارادہ سفر کا کیا سلطان مصر کو لکہہ بہیجا انہ سیقدم علیکم مغربی من الزنادقۃ اخرجناہ من بلادنا

اونکو خلیفہ کیا یہانتک کہ وہ مر گئے اور خلیفہ مستعین باللہ کو طرف اسکندریہ کے نکالدیا تھا یہانتک کہ وہ مر گئے سلطان موید
شیخ نے اونکو مصر سے خارج کیا تھا سلطان فرج بن برقوق کو بعد تعذیب و توبیخ کے قتل کر ڈالا خلیفہ قائم بامر اللہ کو مصر سے
طرف اسکندریہ کے نکالدیا تھا وہ اوسی جگہہ مر گئے یہ کام سلطان جقمق نے کیا تھا حاکم بامر اللہ کو اوسکی بہن سیدۃ الملک
نے مروا ڈالا مامون صاحب جامع اقمر کو ۵۱۹ھ مین قتل کر کے سولی پر چڑہایا اور خلیفہ آمر باحکام اللہ کو سکاکین سے
مضروب کر کے مارا خلیفہ حافظ لدین اللہ کو مرض قولنج تھا اونکو کھانا کھانیسے یہانتک روکا کہ وہ مر گئے خلیفہ ظاہر بامر اللہ
کو قتل کر کے ایک چاہ مین ڈالدیا عباس نائب مصر کو طلائع بن زریک ملقب بملک صالح نے قتل کروا کر سولی پر چڑہایا
خلیفہ عاضد باللہ کو گرفتار کر کے ذلیل و خوار کیا وہ نگین انگشتری کو نگل گئے بنہایت نکال و وبال کے ساتھ مرے
سلطان ملک عادل بن ملک کامل کو بعد طول حبس و عقوبت کے بحکم ملک صالح جو اونکا بہائی تھا قتل کیا جب وہ مقتول
ہونے لگے اونکے گال مین مرض اکلہ پیدا ہوا یہانتک کہ وہ مر گئے اور بعد بہائی کے کچہہ تمتع اپنی ذات سے نکیا ملک معظم
کو خوند شجر الدر کے کہنے پر تیر و تلوار سے ۶۴۸ھ مین مار ڈالا یہ شجر الدر کنیز ملک صالح نجم الدین بن ایوب تہے مصر مین تین
ماہ تک منبر پر خطبہ مین نام اوسکا پڑہا گیا وہ سیاست لوگونکی کرتے تہے پہر اوسکو ممالیک ملک معز نے قتل کیا اسلئے
کہ وہ معز کو قتل کرنا چاہتے تہے ملک مظفر کو جسنے تتار سے شہر غزہ پر مقاتلہ کر کے تتار کو مصر سے پہیر دیا تہا قتل کر ڈالا
ایک امیر نے کچہہ سفارش نزدیک اوسکے کی تہی جب اوسنے قبول کی تو امیر نے سر جہکا کر ہاتہہ چومنا چاہا پس پشت سے
اتنی تلوارین مارین کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ملک اشرف بن ملک منصور قلاوون کو قتل کر ڈالا یہ عالم شجاع عادل تھا
اونکی خازن نے پہلے اونکا ہاتہہ کاٹا پہر دوش پر تلوار ماری پہر اسفل سے تلوار داخل کر کے حلق تک چیر ڈالا دو ٹکڑے
کر کے جنگل مین پہینکدیا اونکے بعد انکے بہائی ملک ناصر بادشاہ ہوئے انہون نے سارے امرا کو جو قتل برادر
مین متفق تہے گرفتار کیا اور آنکہون مین سلائی پہیر کر بہت سختی سے قتل کیا ملک منصور لاجین شطرنج کہیل رہے
تہے غفلت مین اونپر داخل ہو کر تلوار ماری سر کو دوش سے جدا کر دیا ٥

یہ سر کہ بارگران ہے بدوش جان احسن	لگا رکہا ہے کسی تیغ آزما کے لئے

پہر اونکے ہاتہہ پاؤن کاٹے یہ واقعہ ۶۹۶ھ ہجری مین ہوا گلا سلطان بیبرس صاحب خانقاہ کا سامنے ملک ناصر
کے ایسا گہونٹا کہ وہ ۷۰۹ھ مین مر گئے ملک منصور سیف الدین بن ملک ناصر کو پہلے طرف قوص کے نکالدیا پہر
قتل کر کے سر اونکا مخفی طور پر پاس قوصون کے بہیجا یہ سلطان ایک مرد کریم معظم تہا لکن ارادہ قتل قوصون
کا رکہتا تہا خود ہی قتل ہو گیا جب ملک اشرف بن ملک ناصر والی ہوئے مدبر انکا قوصون تہا اوسنے ظلم کرنا شروع
کیا لوگون کو قتل کرتا تہا آخر طرف اسکندریہ کے نکالدیا گیا پہر وہان اوسکو مار ڈالا ملک ناصر بن ناصر محمد بن قلاوون کو
کرک مین قتل کیا اور سر اونکا مصر مین بعد قتال شدید کے بہیجا ملک کامل بن ملک ناصر کو اوسکے بہائی حاجی کے

سپر گرم پانی ڈالدیا جسکے سبب سے اونکا منہہ و سر جل گیا اونکو خبر نہوئی جب سلام پہیرا کہا میرا یہہ کیا حال ہوا لوگون نے
قصہ بیان کیا فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل مدت تک منہہ و سر کے سبب سے دردناک رہے ابن عباس کا دشمن نافع
بن الازرق تہا اونکو سخت ایذا دیتا اور کہتا تہا کہ وہ تفسیر قرآن کی بغیر علم کے بیان کرتے ہین سعد بن ابی وقاص کے دشمن
بہت سے جہال کوفہ تہے جو اونکو ایذا دیتے تہے حالانکہ وہ مشہود بالجنۃ تہے اور حضرت عمر سے اونکا شکوہ کیا کہ وہ
اچھی طرح نماز نہین پڑہتے ہین رہے ائمہ مجتہدین سو امام ابو حنیفہ رح نے جو کچہہ تکلیف ہاتہہ سے خلفا کے پائی وہ
مخفی نہین ہے امام مالک پچیس برس تک روپوش رہے جمعہ وجماعت کے لئے باہر نہ آتے تہے امام شافعی نے ہاتہہ
سے اہل عراق واہل مصر کے تکلیف سخت اوٹہائی امام احمد مضروب و محبوس رہے بخاری کو بخارا سے طرف خرتنگ کے
نکالدیا سخت ایذا پہنچائی ابو عبد الرحمن سلمی و احمد بن خلکان و شیخ عبد الرحمن قوصی وغیرہم کہتے ہین کہ ابو یزید بسطامی
کو سات بار بسطام سے بواسطہ ایک جماعت علما کے نکالدیا ذی النون مصری کو مصر سے قید کرکے بغداد روانہ کیا گلے
مین طوق پاؤن مین جولان تہا اور اونکے ہمراہ اہل مصر واسطے شہادت زور کے گئے اونکو زندیق ٹہیرایا سمنون محب جو
منجملہ رجال رسالہ قشیری کے ہین اونکو رمی بالعظائم کیا اور ایک عورت فاحشہ کو رشوت دیکر گواہی دلوائی کہ وہ اوسکے
پاس مع اپنے اصحاب کے آتے ہین اسپر وہ ایک سال تک مختفی رہے سہل بن عبد اللہ تستری کو اونکے شہر سے طرف
بصرہ کے نکالدیا اور منسوب طرف قبائح کے کیا اور باوجود اونکی امانت وجلالت کے اونکو کافر ٹہیرایا وہ بصرہ ہی مین مرے
ابو سعید خراز پر طرح طرح کی تہمت لگائی اور علما نے اونپر فتوی کفر کا دیا بسبب بعض الفاظ کے جو اونکی کتابوں مین
تہے جنید رح پر بارہا کفر کا حکم لگایا اسلئے کہ وہ علی رؤس الاشہاد علم توحید مین کلام کرتے تہے پہر مجبور ہوکر گہر کے
اندر تقریر کیا کرتے یہانتک کہ مر گئے بڑے منکر اونپر اور رویم و سمنون و ابن عطا پر مشائخ عراق تہے خصوصاً ابن دانیا
کہ وہ ان سب اشخاص کا بہت حظ کرتا تہا جب کوئی شخص انکا ذکر خیر کرتا تو وہ مارے غصہ کے متغیر اللون ہوجاتا
محمد بن فضل بلخی کو بلخ سے نکال باہر کیا اسلئے کہ وہ مذہب اہلحدیث پر تہے آیات واخبار صفات کو ظاہر پر بلا تاویل
جاری کرتے تہے اور اللہ کے علم پر دربارۂ صفات ایمان رکہتے تہے جب اونکو نکالنا چاہا اونہون نے کہا مین
یون نہین نکلتا میرے گلے مین ایک رسی باندہو اور شہر کے بازارون مین مجکو پہراؤ اور کہو کہ ہم اس بدعتی کو اپنے
شہر سے نکالنا چاہتے ہین اونہون نے ایسا ہی کیا اور نکالا تب انہون نے اہل بلخ کی طرف ملتفت ہوکر کہا یا اہل بلخ
نزع اللہ تعالی من قلوبکم المعرفۃ اشیاخ کہتے ہین بعد اس دعا کے پہر بلخ سے کبہی کوئی صوفی نہین اوٹہا حالانکہ
سب سے زیادہ اسی شہر سے صوفی اوٹہتے تہے امام یوسف بن حسین رازی پر زہاد و صوفیہ رے نے بلوہ کرکے اونکو شہر سے
خارج کیا ابو عثمان مغربی کو مکہ معظمہ سے نکالدیا حالانکہ وہ کثیر المجاہدہ تمام العلم والحال تہے اور اونکو خوب مارا پیٹا اور
ایک شتر پر سوار کراکے طواف شہر کرایا وہ مرتے دم تک بغداد مین رہے شبلی پر بارہا گواہی کفر کی دی حالانکہ تمام العلم

حين آتلف عقائد المسلمين فاياكم ان يخدعكم بحلاوة منطقه فانه من كبار الملحدين ومعه استخدامات من الجان شیخ نے اسکندریہ مین پہنچنے سے پہلے یہ خبر سُنلی کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اہل اسکندریہ نے اون کو خوب ستایا اور سلطان مصر تک مرافعہ اونکے امر کا کیا اور ایسے مراسیم لکا لے جنمین اونکے خون کو مباح ٹھیرایا شیخ نے اپنا ہاتھہ سلطان مغرب کی طرف بڑہا کر ایک مرسوم اونکا نکالا جسمین تبجیل وتعظیم شیخ کی بیحد و بیحساب لکھی تھی اور تاریخ اس مرسوم کی اونکے مراسیم سے پیچھے کی تھی سلطان مصر نے متحیر ہوکر کہا اسی مرسوم پر عمل کرنا اولی ہے اور شیخ کو باکرام تمام طرف اسکندریہ کے رخصت کیا جب اونپر سخت ایذا گزری تو اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہوکر استغاثہ کیا سلطان مصر نے اونکے پاس آدمی بہیجکر سوال دعا کیا اور تعطف خاطر چاہا لوگون نے حرمت سلطان کو اونکی نسبت دیکھکر ہاتھہ اپنا ایذا دہی سے کہینچا اور بعض نے یہانتک ایذا دی کہ سلطان کو لکہہ بہیجا کہ یہ شخص سیماوی ہے پادشاہ متغیر ہوگئے پہر بہت سے خط لکھے کہ یہ شخص کیماوی ہے اور لوگون کو اونکے پاس بیٹھنے سے منع کیا اتفاقاً خازن سلطان محمد بن قلاوون ایک امر موجب قتل مین گرفتار ہوگیا پادشاہ نے اوسکے مار ڈالنے کا حکم دیا وہ روپوش ہوکر اسکندریہ مین بہاگ آیا اور نزدیک شیخ کے ٹھیرا یہ خبر سلطان کو پہنچی کہا ما الفاك ضرب الرعل حتى انك تاوى غريم السلطان فارسله ساعة وصول كتابنا اليك والا فعلنا وفعلنا شیخ نے اوسکو نہ بہیجا سلطان کو غصہ آیا اور وعید قتل سنائی اور کہا کیف تتلف مماليك السلطان جب یہ خبر شیخ کو مع ایک شخص خاصہ سلطان کی پہنچی تو شیخ نے کہا معاذ الله ان نتلف احدا من مماليك السلطان وانما نحن نصلحه پہر قاصد سلطان سے کہا کہ تو جتنا تانبا چاہے لے آ ہم تجکو اصلاح دکہائین وہ بہت سا تانبا لے آیا شیخ نے خازن مذکور سے کہا اسپر پیشاب کر اوسنے پیشاب کیا وہ سب سونا ہوگیا قاصد سے فرمایا یہ اصلاح ہے یا افساد اوسنے کہا اصلاح ہے کہا یہ سب خزانۂ سلطان مین پہنچا دے یہ ہماری طرف سے ہدیہ ہے اور سلطان سے کہہ کہ وہ اپنے مملوک سے راضی ہوجائے چنانچہ وہ راضی ہوگئے وزن کیا تو پانچ قنطار سونا تہا پہر سلطان اسکندریہ مین واسطے زیارت شیخ کے آئے اور دل مین خیال کیا کہ شیخ اونکو صنعت کیمیا سکہادین شیخ نے فرمایا کیمیاؤنا التقوى فاتقوا الله يعلمك حرفك سلطان ہمیشہ شیخ کی تعظیم کرتا یہانتک کہ مرگیا ہمنے مقدمہ کتاب الیواقیت والجواہر مین ذکر چند علماء و اولیا کا کیا ہے جنکو ایذا پہنچی تہی اور وہ مارے گئے تہے فراجعہ تری العجب انتہی مین کہتا ہون کتاب مذکور مین جلال الدین سیوطی سے نقل کیا ہے کہ کسی عصر مین کوئی شخص کبیر نہین ہوا لکن اوسکا کوئی نہ کوئی دشمن سفلون مین سے ہوتا تہا اشراف ہمیشہ مبتلا باطراف ہوتے ہین آدم علیہ السلام کا دشمن ابلیس تہا نوح علیہ السلام کا دشمن حام وغیرہ تہا داؤد علیہ السلام کا دشمن جالوت اور اوسکا گروہ تہا سلیمان کا دشمن صخر تہا عیسی علیہ السلام کا پہلا دشمن بخت نصر تہا اور پچھلا دجال ہوگا ابراہیم علیہ السلام کا دشمن نمرود تہا موسی علیہ السلام کا دشمن فرعون تہا اسیطرح حضرت صلعم تک حال رہا حضرت کا دشمن ابوجہل تہا ابن عمر کا ایک دشمن تہا جب انکا گزر اوسپر ہوتا وہ اونکے ساتھہ عبث کرتا ابن زبیر کو کہا کہ وہ ریاکار منافق ہین نماز پڑہنے مین اونکے

سله زقم بالضم و فتح ا زکرم و غیرآن ازشغل بدول [illegible] شد دفعہ دفعہ ۱۲ صراح

درست نہین ہے حرام کفر ہے اسی طرح ہندوستان مین شیخ محمد اسمعیل بن عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی
تکفیر و تضلیل بابت کتاب تقویۃ الایمان کے طرف سے اہل بدایون وخیر آباد وغیرہا کے ہوئی اور مرزا مظہر جان جانان ضرب
قرابین سے باشارۂ بعض روافض دہلی اپنی خانقاہ شریف مین بماہ محرم شہید ہوئے اگر کتب سیر و تاریخ سے استقصا
اہل اللہ واہل علم باللہ کا کیا جائے کہ کس کس پر کیا کیا آفات ہاتھہ سے اہل عصر و منکرین کے واقع ہوئی ہین تو ایک
دفتر گران فراہم ہو جائیگا وانما ذکرنا لک یا اخی محن ہذہ الائمۃ من المتقدمین والمتاخرین تاانیسالک
لتتاسی بذلک **ف** شعرانی رح نے بعد بیان محن مذکورہ کے ذکر اپنے محن و بلایا کا کیا ہے جو ہاتھہ سے اہل عصر و
اہل مصر کے اونکو پہنچے اور ذکر اپنے اخلاق و منن کا نسبت اعداء و حساد کے لکھا ہے ایک جگہہ یہ کہا ہے کہ ایک بار
بعض اقران نے میرا مرنا مشہور کر دیا کہ مین مر گیا یہ ویسی بات ہے جو حساد نے شیخ برہان الدین بقاعی کے بارہ مین مشہور
کر دی تھی اوسپر انہون نے کچھہ اشعار کہے تھے وہو لسان حالی ایضا ؎

الا رب شخص قد غدا لی حاسدا — ویرجو ممّاتی وهو مثلی فانی
ویالیت شعری ان امت ما ینالہ — وماذا علیہ لو اطیل زمانی
وما یبتغی الحساد منی وانّنی — لفی شغل عنہم باعظم شانی
نعوا انّنی عما قریب لمیّت — ومن ذا الذی یبقی علی الحدثان

الی آخرہا قال حاسد بعد موت محسود کے اکثر مداح ہوتا ہے اسلئے کہ سارے فضائل محسود کے ظاہر نہین ہوتے
مگر بعد اوسکی موت کے جبکہ وہ غل و حسد جاتا رہتا ہے محرر سطور بہی ایک جماعت اہل دنیا واہل دین کا بحمدہ تعالی محسود ہے
حالانکہ مجہہ مین کوئی فضیلت دینی و دنیاوی ایسی نہین ہے کہ مین لائق محسودیت کے ہون ؎

شائستگی عدو تم نیست — بس منفعلم زکینہ ورہا

یہ بات کہ سترہ برس تک مینے کام ریاست داری کا استقلالاً یہ تبعیت رئیسہ کیا کوئی نئی بات نہ تہی باآنکہ نہ مین بذاتہ
رئیس تہا اور نہ وزیر ریاست مین اوس حالت اشتغال مین بہی تہ دل سے ہمیشہ اس شغل سے نافر رہا یہانتک کہ اللہ
تعالی نے میری چارہ گری فرمائی اور وہ تمنای دیرینہ قوت سے فعل مین آئی کہ مین اوس شغل سے کنارہ کش ہو کر
صرف شاغل کتب علم ہوگیا لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ؎

مرا بر مسند جم می نشاندند — الٰہی بر سر آن کو نشینم

رہے مراتب دین سو واللہ باللہ مین آپکو سبہاسے بدتر اور سگ و خوک سے خسیس تر پاتا ہون مجہسے وہ لوگ ہزار
درجہ بہتر ہین جو نام کے مسلمان کہلاتے ہین اسلئے کہ بحکم بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ
ولیجو ہی من آنم کہ من دانم جو عیوب و نقائص و ذنوب مجکو اپنے نفس کے معلوم ہین وہ دوسرے کو کب معلوم ہو سکتے ہین

کثیر المجاہدہ تھے اونکو بیمارستان مین بھیجدیا کا اونکے اصحاب اونسے پھر جائین ایک مدت تک وہ وہان رہے امام ابوبکر نابلسی کو
باوجود اوس فضل وکثرت علم واستقامت فی الطریقہ کے مغرب سے طرف مصر کے نکالدیا اور نزدیک سلطان کے اوپر گواہی
زندقت کی دی سلطان نے حکم دیا کہ سرنگون کرکے کہال اونکے بدن کی جدا کرو وہ ساتھہ تدبر وخشوع کے قرآن پڑھتے
تھے لوگ کہال اودہیڑتے تھے لوگون کے دل پارہ پارہ ہونے لگے قریب تہا کہ فتنہ مین پڑجائین اسیطرح حلب مین
ششتری رح کی کہال اودہیڑی اور ایک حیلہ اونکے قتل کا نکالا اس بات پر کہ وہ قوت حجج سے لوگون کو قطع کردیتے تھے
وہ حیلہ یہ تہا کہ سورہ اخلاص لکھہ کر اور ایک کفش دوز کو رشوت دیکر کہا کہ یہ ورقہ محبت وقبول ہے تو اسکو ہماری
پاپوش کے اندر کمکر سیدے پھر اوس پاپوش کو طریق بعید سے بطور ہدیہ کے پاس ششتری کے بھیجا انکو معلوم نہ تہا انہون نے
اوسکو پہنا نائب حلب کو خبر دی کہ ششتری نے قل ھو اللہ احد لکھکر اپنے طباق نعل مین رکھی ہے اگر یقین نہو تو
کسی کو بھیجکر دکہلا لو چنانچہ جاکر اوسکو نکال لائے شیخ نے اپنی جان اللہ کو سونپی کچہہ جواب ندیا اور جان لیا کہ وہ بیشک
اس صورت مین مارے جائینگے اونکے شاگردان شاگرد نے خبر دی کہ وہ توحید مین موشحات پڑہتے تھے چنانچہ پانسو
بیت بناڈالی لوگ اونکی کہال اودہیڑتے تھے اور وہ اونکی طرف نظر کرتے اور مسکراتے شیخ ابامدین پر تہمت زندقہ
کی لگائی اور بجایہ سے طرف تلمسان کے نکالدیا وہ وہین مرگئے اسی طرح ابوالحسن شاذلی کو مغرب سے طرف مصر کے
نکال کر شہادت زندقت کی اونپر ادا کی مگر اللہ نے اونکو اونکے مکر سے بچالیا شیخ عزالدین بن عبدالسلام پر تہمت
کفر کی لگائی اور ایک کلمہ کے پیچہے جو اونہون نے دربارۂ عقیدہ کہا تہا ایک مجلس منعقد کی اور سلطان کو اونسے
خفا کرادیا لکن پھر سلطان متلطف ہوا اسکا ذکر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے اپنے رسالہ مین کیا ہے شیخ تاج الدین سبکی
پر تہمت کفر کی لگائی اور کہا کہ وہ خمر ولواط کو حلال بتاتے ہین اور رات کو عیار وزنار پہنتے ہین پھر شام سے انکو
مقید مغلول کرکے مصر مین لائے شیخ جمال الدین استونی نے نکل کر راہ مین اونسے ملاقات کی اور حکم دیا کہ انکو
قتل نکرو ابراہیم جعبری وحسین حاکی پر انکار کیا اور کرسی وعظ پر بیٹھنے سے منع کردیا وغیر ذلک مما ذکرناہ فی مقدمۃ
کتاب الطبقات انتہی جو محن اولیاء کے شعرانی رح نے طبقات کبری مین ذکر کئے ہین اونکا ترجمہ کتاب خیرۃ الخیرہ مین
ہوچکا ہے اسلئے اسجگہ نہین لکھا گیا اسی طرح جو بلایا ومحن شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ رح
پر اور اونکی تلمیذ رشید حافظ محمد بن ابی بکر القیم رح پر بابت مسائل صفات وزیارت موتی ومسئلہ طلاق وغیرہا کے گزرے
وہ اونکے تراجم مین مذکور اور کتاب اتحاف النبلاء وتاج مکلل وغیرہما مین مسطور ہین حالانکہ یہ دونون امام اپنے عصر
برکت اثر مین علماً وعملاً وادباً ایک آیت تہی آیات الہی سے اسی طرح شیخ احمد سہرندی مجدد الف ثانی کو جہانگیر بادشاہ
ہند نے قلعہ گوالیار مین تین برس تک قید رکہا اونہون نے قیدخانہ مین قرآن حفظ کرلیا قید اس بات پر ہوئے تھے
کہ اونہون نے دربار مین مثل دیگر اہل دربار کے بادشاہ کو سجدہ کرنا منظور نکیا تہا اور کہا تہا کہ سوا اللہ کے کسی کو سجدہ کرنا

اسلئے کہ وہ صاحب امراض ہین کیا لگتا ہے کہ جو اونکو حقیر رکہتا ہے وہ بہی اسی بلا مین اونکی طرح مبتلا ہو جائے یہ مرض نزدیک
اطبا کے ابنہ کہلاتا ہے اس مرض کی علاج یہ ہے کہ پوست ماہی خشک کو تین دن نقوع کرکے آگ پر جوش دین اور تین بار
اوس سے حقنہ کرین کہ یہ علاج واسطے رذال اس مرض کے مجرب ہے عطا سلمی معاشر مخنثین سے تہے اور اون سے خدمت
لیتے اور کہتے واللہ لھم احسن حالا منی اور کسی اور شخص نے وقت ملامت کے کہا تہا واللہ لھم اطھر عندی من
نفسی بعض سلف سجدہ مین کہتے تہے اللھم انک تعلم عجزی عن ردّ اقدارک النافذۃ فیّ فاغفر لی ما جنیتہ
او ادفع عنی لا ید لی من واحدۃ منھما انتہٰی مین بہی اپنے گناہان گزشتہ وحال واستقبال کو یاد کرکے یہ دعا
کرتا ہون اور امید رکہتا ہون کہ مجکو کلمۂ توحید ودین اسلام پر موت آئے کیونکہ میرا زمانہ وہ عصر ہے کہ اگر آدمی صبح کو مومن
ہوتا ہے تو شام کو کافر ہو جاتا ہے وبالعکس اگر اللہ کی طرف سے دستگیری نہو تو قیام ایمان کا محال ہے شعرانی کہتے ہین
ایک منت خدا کی مجہپر یہ ہے کہ مین جمیع امور ظاہرہ وباطنہ اپنے کو سپرد خدا یتعالے کرتا ہون مجکو کسی شئے پر اپنے
اعمال سے اعتماد نہین ہے بجز ذات باریتعالی شانہ کے خواہ تالیف کتاب ہو یا بناء مسجد یا حفر چاہ ونحو ذلک علی خواص
جب کسی کو تالیف کتاب کرتے دیکہتے فرماتے احذر یا اخی ان تنسی الاخلاص فی تالیفک فان الثواب منوط
بہ ومن لم یخلص فی عملہ فلا ثواب لہ انتہٰی مین تحریر کتاب مین اتعاب نفس بہ نیت صالحہ کرتا ہون نہ اسلئے کہ لوگ
میری ستایش کرین کہ فلان کس لئے کیا خوب تحریر کی ہے کچہہ باقی نہین چہوڑا کیونکہ مین جانتا ہون کہ بشر کتنا ہی مبالغہ
کتاب وتحریر مین کیون نکرے ضرور ہے کسی شرط مسئلہ کو مثلاً بعض اوقات مین یا اطلاق کو محل تفصیل مین بہول جائیگا
قال تعالیٰ ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا ولہذا ابن عربی نے فرمایا ہے ما صنفت
قط کتابا عن تدبیر وعن رؤیۃ انما اکتبہ بحسب ما یاب علی اللہ تعالیٰ علی ید ملک الالھام وربما ذکرت مسئلۃ
مع غیر جنسہا بحسب الالھام کما فی قولہ تعالیٰ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی کہ اسکا ذکر اللہ
پاک نے درمیان طلاق وعدت متقدم ومتاخر کے فرمایا ہے شیخ احمد زاہد فرماتے تہے من الادب ان لا یجھد العبد
فی تحریر کتابہ ھروبا من مضاھاۃ کلام اللہ عز وجل ما امکن وحتی یجد من بعدہ فی کلامہ الطعن
فیشرحہا او یعمل علیہ حاشیۃ فمن فعل ذلک فھو ابعد عن الزھو والعجب انتہٰی شعرانی فرماتے
ہین ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین روائح معاصی اپنے بدن وجامہ ومکان مین سونگہتا ہون جبکہ مجہسے کوئی معصیت
ہو جاتی ہے ہر معصیت کی بدبو بحسب تفاوت قبح کبائر وصغائر ومکروہ مجکو مشموم ہوتی ہے بلکہ خلاف اولی کا رائحہ بہی
پاتا ہون مجہسے شکر اس نعمت کا ادا نہین ہوسکتا پہر استغفار کرنا شروع کردیتا ہون اور سخت نادم ہوتا ہون
یہانتک کہ اللہ میری توبہ قبول فرماکر اون روائح کو دور کردے اکثر دوام استغفار کا ایک ماہ تک یا کچہہ کم رہتا ہے
وھذا الخلق کان لمالک بن دینار وسفیان الثوری وعلی الخواص رحم ایک احسان وانعام اللہ کا

فی استشمام روائح معاصی

گناہ مین اگر بظاہر بو ہوتی تو کوئی شخص میرے پہلو مین نہ بیٹھہ سکتا لکن شان ستاری نے میرے معاصی باطن کو پردہ
رحمت سے مستور کر رکہا ہے اور جو معاصی میرے نظر خلق مین ظاہر ہین اونکا انکار مین کب کر سکتا ہون لکن وہ بہی
اندکے از بسیار و مشتے از خروار ابوء بنعمتك علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت وقد ذکر
الشعرانیؒ انہ لیس لمن یدعی انہ مظلوم دواء انفع لہ من کثرۃ الاستغفار لان العقوبات کالضرب
والحبس والخزی انما ھی من اثر غضب الحق تبارك وتعالی ولولم یشعر بعض العبید بذلك وما
خرج عن ھذہ القاعدۃ الا الانبیاء علیھم السلام ولیس لمن اغضب ربہ دواء الا الاستغفار
فاذا اکثر العبد من الاستغفار الی الحد الذی یطفی الغضب الالھی المعارض ذھبت لہ من وقتھا
میرے لئے بتحریک اعدا از فکر حبس ونفی بلد واخذ اموال وغیرہا سب کچھہ عمل مین آئے تہے کثرت استغفار سے اللہ نے
جمیع بلایا کو مجھسے دور رکہا حالانکہ وہ استغفار بالیقین قلب غیر حاضر وزبان عاصی قاصر سے تہی ایسے استغفار
خود محتاج استغفار کثیر کی ہوتی ہے پہر جو کوئی قلب حاضر سے استغفار کریگا تو اوسکا اثر خیر کیا کچھہ نہوگا وباللہ التوفیق
شعرانی کہتے ہین ایک سنت خدا کی مجھپر یہ ہے کہ جو کوئی مجکو میرا نام مجرد بلا کنیت یا لقب یا شیاخت یا سیادت یا
نحو ذلک لیکر پکارتا ہے تو مین اوس شخص سے متکدر نہین ہوتا کیونکہ مین جانتا ہون کہ انسان کو اوسکے نام مجرد سے

پکارنا صدق محض ہے بخلاف القاب وکنی کے کہ اکثر اونمین کذب داخل ہوجاتا ہے مگر تاویل بعید سے اور سہو کیے
لوگ اوسکو قبول کرتے ہین سلف صالح صحابہ وتابعین اسیکو دوست رکہتے تہے کہ لوگ اونکو اونکے اسماء مجردہ سے پکارین
اور وہ اوسکے جواب مین لبیک کہتے تہے شمس الدین نور الدین سراج الدین کہکر پکارنا کچھہ پکار آمد اوس شخص کے
نہین ہوتا ہے جو اس پکار پر خوش ہوتا ہے کیونکہ کبہی علم الٰہی مین وہ شخص ایک کولا آتش جہنم کا ٹہیر چکا ہوتا ہے
ہم یہ نہین کہتے ہین کہ تلقیب حرام ہے اسلئے کہ تاویل کو گنجایش ہے گو بعید ہو یہ گفتگو ہماری حق مین اقران
کے ہے نہ شیوخ النسان کیکہ وہان یہی ادب ہے کہ اونکو بلفظ سیادت یا شیاخت یاد کرے سلف صالح اسی پر
گذرے ہین سیوطی نے نقل کیا ہے کہ سب سے پہلے لقب جو اسلام مین واقع ہوا وہ یہ تہا کہ حضرت صلعم نے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لقب عتیق بخشا بسبب عتاقت وجہ یعنی حسن صورت کے حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ حضرت
نے ابوبکر رضؓ کو لقب صدیق کا دیا اور عمر کو فاروق اور عثمان کو ذی النورین اور خالد کو سیف اللہ اور حمزہ کو اسد اللہ
اور جعفر کو ذی الجناحین اور اوس وخزرج کو انصار کا لقب مرحمت فرمایا حسن بصری محمد بن واسع کو بلقب
زین القراء یاد کرتے اور سفیان ثوری معافی بن عمران کو یاقوتہ العلماء کہتے اور محمد بن یوسف کو عروس الزہاد
اور امام شافعی کا لقب ناصر الحدیث تہا اور ابن شریح کا لقب باز اشہب ہے اور بخاری کا لقب امیر المومنین
فی الحدیث تہا واللہ اعلم پہر شعرانی نے کہا ہے کہ ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہے کہ مین عشرت مخنثین سے نفرت نہین کرتا

یہ دعا کی تھی رب انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین یہ دعا خوف سے حضرت اطلاق کے تھی کہ
وہان جو کچھ وہ چاہتا ہے سو بلا تحجیر ہوتا ہے ورنہ معصوم محبوب کو کچھ ڈر اپنی جان پر نہیں ہوتا سو آتغیر حال کے اسلیئے اونہون نے
اپنا مسلمان مرنا اور صلحا مین جا کر ملنا اللہ سے مانگا سو جب معصوم کا یہ حال ہو تو پھر ہم کس خیال مین پڑے ہین سارے انبیاء و
صالحین باوجود اوس مبالغہ طاعات کے جو کسی خلق سے نہین ہو سکے سامنے اللہ عزوجل کے شکستہ نفس تھے خصوصًا وقت انتقال
کے اس دار سے طرف اوس دار کے ولکل وقت مقال فعلی ان قولی انی قد استحقیت الخسف بی والمسخ لصورتی لیس ھو
من باب التواضع وھضم النفس وانما قلت ذلک بحق وصدق فان اللہ قد خسف الارض بقوم کانت ذنوبہم دون
ذنوبی بیقین فقد روی الامام احمد والبزار مرفوعا بینما رجل ممن کان قبلکم خرج فی بردین اخضرین یختال فیھما
اذ امر اللہ تعالی الارض فاخذتہ فھو یتجلجل فیھا الی یوم القیامۃ وفی صحیح البخاری عن ابن عباس مرفوعا بینما
رجل یمشی فی حلۃ تعجبہ نفسہ اذ خسف اللہ تعالی بہ الارض فھو یتجلجل فیھا الی یوم القیامۃ قال ابن عباس و
کان ذلک براق ابی لھب بمکۃ وممن رآہ خسف بہ العباس رضی اللہ عنہ وروی الترمذی وغیرہ یبیت قوم من ھذہ
الامۃ علی لھو ولعب فیصبحوا وقد مسخوا قردۃ وخنازیر وفی روایۃ یبیت قوم علی لھو ولعب فبینما ھم کذلک
اذ خسف اللہ تعالی باولھم وآخرھم وفی روایۃ لاحمد والبیھقی مرفوعا یبیت قوم من ھذہ الامۃ علی طعم
وشرب ولھو ولعب فیصبحوا وقد مسخوا قردۃ وخنازیر ولیصیبنھم خسف وقذف حتی یصبح الناس فیقولون خسف اللیلۃ
بدار فلان ولیرسلن علیھم حجارۃ من السماء کما ارسلت علی قوم لوط علی قبائل فیھا وعلی دور ولیرسلن علیھم الریح العقیم
التی اھلکت عادا علی قبائل فیھا وعلی دور بشربھم الخمور ولبسھم الحریر واتخاذھم القینات واکلھم الربا وقطیعتھم الرحم
وروی البخاری تعلیقا وابوداؤد لیکونن من امتی اقوام یستحلون الخز والحریر یمسخ منھم قردۃ وخنازیر الی یوم القیامۃ
اب دیکھو کہ یہ امور جن پر خسف ہوا بالیقین ہمارے ذنوب سے کم ہین فکم نظر احدنا الی عطفیہ لما لبس ثوبا جدیدا او مضربۃ
جدیدۃ وکم نظر الی عمامتہ بعد ان عممھا علی راسہ وکم نظر الی تبخترہ فی مشیتہ سرا نعانفسہ علی اقرانہ
وکم بیت علی ضحک ولعب ولھو وکم وکم و ابن الجوزی رح نے ذکر کیا ہے کہ ایام خلافت مطیع للہ مین بمقام مصر
زلازل عظیمہ واقع ہوئے یہانتک کہ بہت سے شہر ویران ہو گئے اور لوگ جنگل مین جا بسے اور مقام رے مین ڈیڑہ سو گاؤن
خسف ہو گئے اور وہ سب آگ بنگئے اور زمین پھٹ گئی وہان سے دہوان نکلا اور زمین نے استخوان موتی نکالکر باہر پہینکدئے
بلاد تبریز مین زلزلہ آیا مکانات گر پڑے قریب ایک لاکھ آدمیون کے دب کے مر گئے لوگون نے ٹاٹ پہنا اللہ سے پناہ مانگی
بلاد خراسان مین ایک ٹکڑا لوہے کا وزنی سو قنطار کا آسمان سے زمین پر گرا اور اوسکے دہماکے سے عورتون کے حمل ساقط ہو گئے
ایام ملک ظاہر مین سات جزیرہ دریا کے خسف ہو گئے بلاد جبال روم و عراق مین ابتک ہمکو خبر خسف کی پہنچتی ہے حالانکہ گناہ
اون لوگون کے بہ نسبت ہمارے صغیر و قلیل العدد ہین فکیف لا یخاف من جعل اللہ تعالی علامات القیامۃ علی کاھلہ

کا مجہپر یہ ہے کہ کثرت حلم سے میری عقوبت مین ذنوب پر عجلت نہین فرماتا حالانکہ وہ گناہ حصر سے متجاوز ہین اور مین مستحق خسف فی الارض یا مسخ صورت کا ہون لولا عفو اللہ وحلمہ وامہالہ اور جتنی صفات قبیحہ کا ذکر اس کتاب مین آیا ہے اور بینے عدم اتصاف اپنا ساتہہ اونکے بطور منت وانعام کے ذکر کیا ہے اگر وہ ساری صفات مجہہ مین نہوتے تو مین دوسرون کو اوس سے کسطرح تحذیر کرتا فلا تظن یا اخی انی اری نفسی خیرا من احد منہم معاذ اللہ ان اری ذلک وبھذہ النعمۃ یکون ختام کتاب لطائف المنن والاخلاق فی وجوب التحدث بنعمۃ اللہ علی الاطلاق وھی من اکبر ما من اللہ تبارک وتعالی بہ علی بعد الاسلام والعافیۃ حدیث شریف مین آیا ہے لا ید خل احد الجنۃ بعملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ برحمۃ منہ بعض عارفین نے کہا ہے ینبغی لکل انسان ان یختم اعمالہ کلھا بالاستغفار لقولہ تعالی وما کان اللہ معذبہم وھم یستغفرون پہر اگر ہمکو یہ بات ثابت ہوجائے کہ ہمارے استغفار قبول ہوئے تو ہمکو کچہہ طمانیت حاصل ہو لکن اسکا علم ہمکو کہان سے ہوسکتا ہے ہمارا حال تو وہ ہے جو کسی کہنے والے نے کہا ہے ؎

اذا کان المحب قلیل حظ	فما حسناتہ الا ذنوب

اور دوسرے نے کہا ہے ؎

من لم یکن للوصال اھلا	فکل حسناتہ ذنوب

جو شخص ہماری قلت حیا یا بالکل انعدام حیا کی طرف شب وروز اور اللہ کی کثرت احسانات وعدم معاجلۂ عقوبت کی طرف نظر کریگا وہ ضرور خائف ہوجائیگا کیونکہ مین واللہ ثم واللہ نہین سمجھتا کہ کوئی شخص بہی جب سے کہ اللہ نے دنیا کو پیدا کیا ہے تب سے تا فنائے دنیا مجہسے زیادہ اقل الحیا اکثر الجرائم علی الاطلاق ہوگا جسکو اس مشہد کا مذاق ہے اوسکا جسم ودل شدت خجل سے پانی پانی ہوتا ہے اور کچہہ نہین تو یہ بے شرمی کیا کم ہے کہ آدمی خلق سے شرماکر اونکے سامنے خدا کا گناہ نہین کرتا ہے اور اللہ کے سامنے بے دہڑک وبلا حجاب مجاہرت بالمعاصی کرتا ہے اور نہین جانتا کہ سب سے بڑا گناہ اوسکا یہی ہے کہ حق تعالی سے نہین شرماتا ہے اگر بنظر تحقیق دیکہیے اور آپنے حال مین غور کرے تو اپنے نفس کو پائیگا کہ وہ کافر باللہ تعالی ہے اس حیثیت سے کہ جو مراعات اوسکے عباد کی کرتا ہے وہ مراعات خالق عباد کی نہین کرتا مین اکثر یہ کہتا ہون اللھم ان ذنوبی قد رجحت علی ذنوب الاولین والآخرین لکنھا فی جنب عفوک کلا شیٔ اور یہ بہی کہتا ہون اللھم انی اعترف بین یدیک بانی اکثر عبادک معصیۃ فاکثر لی من المغفرۃ فی الاخرۃ فان اشقی الاشقیاء من اجتمع علیہ خزی الدنیا والاخرۃ مین دیکہتا ہون کہ میرے گناہ مثل جبال رواسی کے زمین مین ہین اور ساری خلق کے گناہ مثل ذرہ کے ہوا مین ہین مین سمجہتا ہون کہ جو بلایا ومحن ان بلاد وقری پر نازل ہوتے ہین وہ سب فقط ایک میرے گناہ کے سبب سے ہین یوسف علیہ السلام نے آخر عمر مین

صحت نامہ فتح الخلاق

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۱۲	احد	احد	۳۲	۱۲	مجالسنہ	مجالستہ
″	۲۱	الغاقر	الغافر	″	۲۵	اللہ	للہ
۴	۹	نعدو	نعدوا	۳۴	۳	مسارقت	مساوقت
″	۱۷	البدعۃ	البدعۃ	۳۹	۲	جزبہ	حزبہ
۵	۹	اوٹھائی ہو	اوٹھائی ہوئی ہو	۴۰	۲۳	نیل	ینل
۶	۱۷	حقیقہ	حقیقۃ	۴۲	″	منیع	منع
۷	۱	خیرہ	غیرہ	۴۳	۳	والیک	وعلیک
″	۱۱	قناوی	قنادی	۴۵	۲	وز	واز
۸	۷	تی	فی	۴۸	۱۸	اپی	اپنی
۱۲	۸	اشتقل	انتقل	″	۲۵	نہین	نہین کرتے
″	۹	یحنیہ	یعینہ	۴۹	۹	فلا	فلاناً
۱۴	۲۴	ذلیل	دلیل	۵۳	۱۲	الصراع ا	الضراع ا
۱۵	۱۸	تحرید	تجرید	۵۷	۱۰	پر	یہ
″	۱۷	تیس	پچاس	۶۱	۹	لینجلوا	لیبخلوا
۱۸	۱۴	باعتبا	باعتبار	۶۳	۲۰	تحصیص	تخصیص
″	۱۷	مثال	مثل	۶۴	۱۹	اراتمند	ارادتمند
۱۹	۲۴	بلکہ وہ	بلکہ وہ مخلوط	۶۵	۶	الطا	لطا
۲۰	۱۷	کلترا	کثیرا	۶۹	۱	نیتقصل	فیتفضل
۲۱	۱۵	روایت	رواتب	۷۰	۱۷	کچہہ	کچھہ
۲۳	۴	واسرہ	دائرہ	۷۱	۱۵	جانتے	مانتے
″	۱۸	قلاودن	قلاوون	۷۲	۲۰	لمنا	لما

فی هذا الزمان نسأل الله اللطف علی خواص کہتے تہے لا یستبعد وقوع الخسف به فی هذا الزمان الاجاهل
بمواخذات الله مغرور بحلم الله تعالی مین کہتا ہون ہمارے اس زمانے مین بہی اواخر تیرہوین صدی مین جابجا
زلازل وخسوف اطراف روم وغیرہ مین سنے دیکہے گئے ذکر اونکا بالتقیید تواریخ کتاب حدیث الغاشیہ مین لکہا ہے علی خواص
نے فرمایا ہے لو ان احدنا کان معه شئ من الادب مع الله تعالی والحیاء منه لوجد ذنوبه کالجبال ولو ان الله
تعالی خسف بجمیع اهل الارض لاجلها لکان ذلک یسیرا شیخ افضل الدین فرماتے تہے والله لو ان ذنوبی قسمت
علی جمیع اهل الارض لوسعتهم واستحقوا بها الخسف والهلاک فکیف بمن یحملها وحده ولکن سبحان
من سبقت رحمته غضبه انتہی بخاری مین آیا ہے اذا مات العبد الفاجر استراحت منه العباد والبلاد والشجر
والدواب انتہی ومعلوم انها لا تستریح الا لما یصیبها من البلاء بواسطة اعماله وایضاح ذلک ان کل من اطاع
الله عز وجل فقد احسن الی جمیع الخلق ومن اساء فقد تسبب فی البلاء ونزوله علی جمیع الخلق بقرینة
ان الله خسف بمدینة عظیمة فی بنی اسرائیل بذنب رجل واحد ولقرینة قوله صلعم اذا کثر الخبث
عم العقاب الصالح والطالح ومن هنا قالوا الرحمة خاصة والبلاء عام معروف کرخی کہتے تہے مین ہر دن اتنی
بار اپنے چہرہ کی طرف دیکہا کرتا ہون کہ کہین بسبب قلت حیا من الله تعالی کے سیاہ تو نہین ہوگیا ہے شعرانی کہتے ہین
کل ذلک من شدة الخوف من الله تعالی وشهودهم انهم استحقوا امثال ذلک لا قنوطا من رحمة الله
بل هم طالبون رحمة الله تعالی راجون لها مستغفرون الله عز وجل راجون القبول سید عبد القادر جیلانی
نے وقت موت کے کہا تہا یالیت امی لم تلدنی پہر کہا کہ میرا رخسار خاک پر رکہدو شاید الله میری خواری دیکہکر مجہپر رحم کرے
پہر فرمایا هذا هو الحق الذی کنا عنه فی حجاب انتہی مین کہتا ہون سارے سلف سوء خاتمہ سے خائف گذرے
ہین رسالہ صدق اللجا خاص اسی بیان مین لکہا گیا ہے فنسأل الله تعالی من فضله بحق محمد صلی الله علیه وآله
وسلم ان یستر فضائحنا فی الدارین ولا یواخذنا بسوء افعالنا ولا یسلط علینا بذنوبنا من لا یرحمنا وان یثبت
لنا الزرع وان یدر لنا الضرع ویلطف بنا فی سائر حرکاتنا وسکناتنا انه ولی ذلک والقادر علیه ویمیتنا علی الاسلام
وکلمة التوحید والایمان آمین اللهم آمین آج روز جمعه وقت سه نیم ساعت آخر روز بعد نماز عصر تاریخ ۱۹ محرم ۱۳۰۵ ہجری
کو یہ ترجمہ اردو بطریق انتخاب اختصار بحمدہ تعالی تمام ہوا ختم الله لنا بالحسنی واخر دعوانا ان الحمد لله اولا وآخرا
وظاهرا وباطنا والصلاة والسلام علی رسوله محمد وآله وصحبه اجمعین

تمت بالخیر

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۱۳۲	۱۱	کا ادبا	ادبا	۱۵۵	۲۲	چرخی	خرچی
۱۳۳	۸	چشم	چشم راست	۱۵۷	۳	ہاٹھہ	ہاتھہ
۱۳۵	۵	اوسمین	اسمین	″	۸	لک	ملک
″	۲۳	الفطعت	انقطعت	۱۶۱	۱	حرام	×
۱۳۷	۳	امراء	امرا	۱۶۲	۷	المعارض	المعارض لہ
۱۳۹	۱۹	ثفات	ثقات	″	۲۳	یاقوتہ	یاقوتۃ
۱۴۱	۸	صورت	صوت	۱۶۳	۳	رزال	زوال
۱۴۴	۶	لبساء	لنساء	″	۶	لایدل	لایدل
″	۲۳	ہتا	ہتا ہے	″	۱۷	مایا	ما؟
۱۴۸	۷	طریق	طرق	۱۶۴	۱	علم	حلم
۱۵۱	۱	اشالۃ	اشالہ	۱۶۵	۱۱	فیہا	فیہما
۱۵۳	۱۷	سپر ہیارے	پر ہیارے	۱۶۶	″	ھا	ھا؟

تمت

الحمدللہ والمنۃ کہ کتاب نفع بخش انفس و آفاق اعنی فتح الخلاق کہ در حسن اخلاق اہل اللہ ہادی کافۂ انام است و راہنمای خاص و عام ہر لفظش اکسیر ہدایت است و ہر سطرش کیمیای سعادت زہی ترجمہ عالی کہ غوامض و دقائق اصل کتاب بزبان اردوی معلی چون عکس و آئینہ باہم جلوہ گرانند والفاظ و معنی چون چشم و نظر نور بخش یکدیگر بازم بر کلک مترجم عالی خاندان والا دودمان جناب نواب **سید محمد صدیق حسن خان صاحب** بہادر زاد اللہ بالمجد والتفات خیر کہ دانشش آفتاب فلک علوم است و صفاتش روشن تر از نجوم اگر اہل بینش این کتاب را سرمۂ بصیرت پندارند رواست و اگر ارباب دانش سرمایۂ عقل و دانش شمارند بجاست الحمدللہ کہ بماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۵ ہجری این نقش پر نور از سنگ طبع جلوۂ ظہور پذیرفتہ و مطالعہ اش غبار عصیان از دل ناظرین رفتہ فقط

تمت

طبع فی المطبع مفید عام الکائن
فی بلدة اگره سنة ۱۳۰۲
الهجریة

کہے ہین دل ہی کی تاریکی و روشنی سے ظہور محاسن و مساوی ظاہر کا ہوا کرتا ہے کیونکہ جو کچھہ اندر برتن کے ہوگا وہی باہر
ٹپکیگا انسان جب اپنے دل کو پہچان لیتا ہے تو عارف نفس کا ہوجاتا ہے جب نفس کو پہچان لیتا ہے تو اللہ کا شناسا ہوجاتا
ہے اور جب دل کو نہین پہچانتا ہے تو نفس سے بھی جاہل رہتا ہے اور جب نفس سے جاہل رہا تو رب سے بھی جاہل مطلق
اور جس شخص کو دل کی شناخت نہوئی تو وہ غیر دل سے جاہل تر رہیگا اکثر خلق کا یہی حال ہے کہ وہ نہ اپنے دل کو پہچانتے
ہین اور نہ اپنے نفس کو جانتے ہین ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ یہ حیلولت یون ہی ہوتی ہے کہ بشر مشاہدہ و مراقبہ
و معرفت صفات و کیفیت تقلب قلب سے درمیان اصابع رحمن کے ممنوع ہوجاتا ہے کبھی اسفل سافلین وافق شیاطین
مین جا گرتا ہے اور کبھی اعلی علیین و عالم ملائکہ مقربین تک چڑہ جاتا ہے سو جو شخص دل کا شناسا نہین ہوتا ہے کہ
اوسکی نگاہبانی و رعایت کرے اور تاک مین لوائح ملکوت کی رہے تو وہ اونہین ہوتا ہے جنکے حق مین اللہ نے فرمایا ہے
نسوا اللہ فانساھم انفسھم اولئک ھم الفاسقون اسی بنیاد پر پہچاننا دل کا اور معلوم کرنا حقیقت اوصاف قلب
کا اصل دین اور اساس طریق سالکین ٹھیرا ہے اسکو علم باطن کہتے ہین جس طرح کہ معرفت عبادات و عادات جوارح
کو علم ظاہر بولتے ہین صفات منجیات و مہلکات کا گذر اسی دل پر ہوا کرتا ہے اور دل کے حالات مہلکہ بدتر ہوتے ہین
حالات مہلکہ اعضا سے جس طرح کہ حالات منجیہ اسکے بہتر ہوتے ہین حالات منجیہ جوارح سے نصف آخر کتاب احیاء العلوم
اسی بیان علم باطن مین ہے جس طرح کہ نصف اول بیان علم ظاہر مین ہے ہم اس رسالہ مختصرہ مین چند فقرات کا ترجمہ
متعلق مہلکات بطور حاصل مطلب کے جابجا سے لیکر لکھتے ہین اور منجیات کا بیان انشاء اللہ تعالی دوسرے رسالہ مین
کرینگے اگرچہ ہمکو یہ بات حق الیقین ہے کہ اب دنیا مین نہ کسی کو طلب علم ظاہر کی باقی رہی ہے اور نہ کوئی غرض علم
باطن سے بلکہ سارا انہماک اس قرن کے لوگون کا تحصیل مہلکات و ترک منجیات مین ہے لکن یہ لکھنا پڑہنا ہمارا فقط
اس لئے ہے کہ اوقات فراغت کے بالکل ضائع نجائین عوض لہو الحدیث کے کچھہ اسی شغل مین رہین کیونکہ اہل علم
نے کہا ہے النفس اذا لم تشغلھا شغلتک شیطان انسان کا دشمن آبائی ہے اور نفس لیئم کا بھیڑیا ہے جہان ذرا
دل کو غافل عاطل ذاہل خامل پایا وہین جھپٹ پٹ اوسکو شکار کر کہایا سو اسکی علاج یہی ہے کہ علم و عمل مین اسکو لگائے
رکھے انہین دو کام پر باطن و ظاہر کو مقصور کرے اگر اور کچھہ نتیجہ انسے ہاتہہ نہ آئیگا تو اتنا تو ضرور ہی ہوگا کہ وقت حاضر
ارتکاب ذنوب ظاہر سے بچ جائیگا اور تواتر استماع احوال عیوب باطن سے دل شرم کریگا طغیان فی العصیان مین
نقصان آ لگے گا اس وقت پر آشوب مین کہ اسلام غریب ہوگیا ہے اور کفر امیر اور معصیت وزیر اتنا ہی غنیمت ہے کہ
کہ مومن عشر عشیر علم و عمل کا دامنگیر ہو اور جس طرح بنے طوعا یا کرہا اللہ پاک کے ڈر کا فقیر حقیر ہو کن للہ

والا فلا تکن ہ

	لنگ و لوک و خفتہ شکل و بے ادب		سوی او میخیز و او را می طلب	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ مقلب القلوب وغفار الذنوب وستار العیوب ومفرج الکروب والصلوۃ والسلام علی سید رسلہ و خاتم انبیائہ فی الشہادۃ والغیوب وعلی آلہ وصحبہ العائدین الی اول مصحوب **امابعد** انسان کا شرف و فضل تمام اقسام خلق پر اسی وجہ سے ہے کہ بشر استعداد معرفت خدا کی رکہتا ہے دنیا مین فخر و کمال و جمال انسان کا یہی شناخت ذوالجلال والاکرام سے ہے اور آخرت مین یہی معرفت واسطے اوسکے سامان برگ و سر و سامان غفران و رضوان کا ہے سو یہ معرفت اللہ کی دل سے ہوتی ہے نہ جوارح سے عالم باللہ متقرب الی اللہ عامل للہ عارف بجلال اللہ یہی حضرت دل سلمہ اللہ تعالی وعافاہ والی مدارج الکمال رقاہ ہے یہی دل ہے جو طرف اللہ کے دوڑتا ہے اسی کو کشف ما عند اللہ کا ہوتا ہے اعضا اسکے خدم و حشم و اتباع و آلات و اوزار ہین دل انسے خدمت لیتا ہے یہ جوارح اوسکے خدمتگار ہین جس طرح بادشاہ کنیز و غلام سے یا راعی رعیت سے یا کاریگر آلہ سے کام لیتا ہے سو مقبول نزدیک اللہ کے یہی دل ہے جبکہ غیر اللہ سے سالم ہو الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور یہی دل اللہ سے محجوب بھی ہوتا ہے جبکہ غیر اللہ مین ڈوب جاتا ہے

	غیر حق ہرچہ دلت را بربود		صد راہ تو ہمان خواہد بود	

غرضکہ مطالب مخاطب معاتب مستعد بالقرب جو کچھ کہو وہ یہی دل ہے پس بس اگر بشر نے اسکو پاک صاف رکہا ستہرا ہوا اگر میلا کچیلا کیا خائب و بزہ کار ہوا مطیع اللہ کا حقیقت مین یہی دل ہے جوارح پر جن چیزون کا انتشار ہوتا ہے وہ انوار عبادات کے ہین اور عاصی سرکش بھی نفس الامر مین یہی دل ہے اعضا پر جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ آثار فحش

کو محدث فرمایا ہے یعنی ملہم سو ملہم وہ شخص ہوتا ہے جسکے باطن قلب مین طرف سے داخل کی کشف ہونہ طرف سے محسوسات خارجہ
کے قرآن نے تصریح کی ہے اِس بات کی کہ تقوی مفتاح ہدایت وکشف ہوتا ہے اور یہ علم بغیر سیکھے آتا ہے وقال تعالی
وماخلق اللہ فی السموات والارض لآیات لقوم یتقون تخصیص ان آیات کی ساتھہ اہل تقوی کے فرمائی ہے وقال
تعالی ھذا بیان للناس وھدی وموعظة للمتقین وقال تعالی وعلمناہ من لدنا علما ہر علم اللہ ہی کی طرف سے
ہوتا ہے لکن بعض بوساطت تعلیم خلق اوسکو علم لدنی نہین کہتے ہین بلکہ لدنی وہ علم ہے جو سِر قلب مین بغیر سبب مالوف
خارج کے منفتح ہوتا ہے فھذہ شواھد النقل ولو جمع کل ما ورد فیہ من الآیات والاخبار والآثار لخرج
عن الحصر رہا مشاہدہ اسکا تجارب سے سو وہ بھی خارج ہے حصر سے صحابہ وتابعین ومن بعدہم پر ظاہر اوسکا ہوا تھا
ابو بکر صدیق نے وقت موت کے عائشہ سے کہا تھا انما ھما اخواک واختاک اونکی بی بی حاملہ تھین ولادت سے پہلے انکو
معلوم ہوگیا کہ بیٹی پیدا ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے اثنا خطبہ مین کہا تھا یا سارية الجبل یہ اسلیے
کہا اونکو کشف اشراف عدو کا ہوگیا تھا اوسپر دشمن سے تحذیر فرمائی پھر اونکی آواز کا پہنچ جانا منجملہ کرامات عظیمہ کے تھا انس
بن مالک کہتے ہین ہین پاس عثمان کے گیا راہ مین ایک عورت پر میری نظر پڑی تھی مینے قدرے اوسکے محاسن مین تامل
کیا تھا عثمان نے کہا تم مین کوئی شخص میرے پاس آتا ہے اوسکی آنکھون پر اثر زنا کا ظاہر ہوتا ہے کیا نہین جانتا کہ
آنکھ کا زنا نظر ہے چاہیے کہ توبہ کرے ورنہ مین اوسکو تعزیر دونگا مینے کہا کیا بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر وحی
آتی کہا نہین بلکہ بصیرت و برہان و فراست صادقہ ہے **حکایت** ابو سعید خراز کہتے ہین مین مسجد الحرام مین گیا ایک فقیر
کو دیکھا دو لتی پہنے تہا مینے اپنے جی مین کہا یہ اور اسکے سے آدمی بوجہ ہین لوگون پر اوسنے مجھے پکار کر کہا واللہ یعلم ما فی
انفسکم فاحذروہ مینے چپکے سے دلمین استغفار پڑہی اوسنے پکار کر کہا وھو الذی یقبل التوبة عن عبادہ پھر غائب
ہوگیا مینے اوسکو نہ دیکھا **حکایت** زکریا ابن داؤد کہتے ہین ابو العباس بن مسروق پاس ابو الفضل ہاشمی کے گئے
وہ بیمار تھے اور صاحب عیال کوئی سبب اونکی معیشت کا معلوم نہ تھا کہا جب مین اونکے پاس سے اوٹھا مینے اپنے
جی مین کہا یہ آدمی کہانسے کہاتا ہے چلا کر مجھسے کہا ای ابا عباس سر ھذہ الھمة الدنیة فان للہ الطافا خفية
حکایت حمزہ بن عبد اللہ علوی نے کہا ہے کہ مین پاس ابو الخیر تینانی کے گیا اور دل مین ارادہ باندہا کہ فقط
سلام کرونگا اور اونکے گھر مین کچھہ نہ کھاؤنگا جب اونکے پاس سے باہر نکلا ناگہان طبق طعام لیکر پیچھے سے آئے اور
کہا ای جوان اسکو تو اپنے ارادہ سے باہر ہوگیا اب کھانا کھالے یہ ابو الخیر مشہور بکرامات تھے **حکایت** ابراہیم
رقی نے قصد کیا تھا کہ ابو الخیر کے پاس سلام کو جاؤن نماز مغرب کا وقت آیا ابو الخیر نے سورۂ فاتحہ اچھی طرح برابر نہ
پڑہی مینے اپنے جی مین کہا میرا سفر ضائع ہوا مین سلام کرکے طہارت کے لیئے نکلا ایک درندہ نے میرا قصد کیا مین
پھر کر پاس ابو الخیر کے آیا اور کہا کہ درندہ مجھے پہاڑ کھایا چاہتا ہے اونھون نے نکل کر ایک چیخ ماری اور کہا کیون

مقدمہ اس بیان مین کہ طریق اہل تصوف کا اکتساب معرفت مین مشہور و بشہادت شرع و تجارب و غیرہا

یہ اکتساب تعلم و طریق معتاد سے علحدہ شئی ہے

جس شخص کو کشف کسی شئے کا اگرچہ ذراسی شئے ہو بطریق الہام اور وقوع فی القلب اس طرح پر ہو کہ اوسے معلوم بھی نہوا تو وہ شخص عارف صحت طریق ہو جاتا ہے اور جسنے کبھی اپنے نفس سے اس امر کو نپایا تو اوسکو یہ چاہئے کہ وہ اسپر ایمان لائے کیونکہ درجہ معرفت کا اوسکے دل مین نہایت کمیاب ہے شرع و تجارب و حکایات اسپر شاہد ہین **قال تعالی** والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جو حکمت دل سے بسبب مواظبت کرنیکے عبادت پر بغیر سیکھنے کے ظاہر ہوتی ہے وہ بطریق کشف والہام ہوتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من عمل بما علم ورثہ اللہ علم مالم یعلم یعنی علم پہ عمل کرنیسے بی سیکھا ہوا علم آتا ہے **وقال تعالی** ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اوسکو اشکالات و شبہات سے نکال کر ایسا علم عنایت کرتا ہے جسکو اوسنے نہین سیکھا ہے اور ایسی فطنت بخشتا ہے جسکا تجربہ اوسنے نہین کیا ہے **وقال تعالی** یا ایہا الذین آمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا مراد فرقان سے ایک نور ہے جو درمیان باطل و حق کے تفرقہ کر دیتا ہے اور شبہات و شکوک سے نکال دیتا ہے اسی لئے حضرت صلعم اپنی دعا مین سوال حصول نور کا بہت کیا کرتے تھے اور فرماتے اللھم اعطنی نورا وزدنی نورا واجعل فی قلبی نورا وفی قبری نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا وفی شعری نورا وفی بشری نورا وفی لحمی ودمی وعظامی نورا کسی نے معنی اس آیت کے آپ سے پوچھے تھے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ کہ یہ کیا شرح ہے فرمایا یہ کشادگی ہے نور جب دل مین ڈالا جاتا ہے تو سینہ کشادہ و منشرح ہو جاتا ہے اور حضرت نے ابن عباس کو دعا دی تھی اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ التاویل اور علی مرتضی نے کہا ہے ما عندنا شئی اسرہ النبی صلعم الینا الا ان یوتی اللہ عبدا فھما فی کتابہ سو یہ فہم کچھ تعلم سے نہین آتا ہے تفسیر **قولہ تعالی** یوتی الحکمۃ من یشاء مین کہا ہے کہ مراد حکمت سے فہم کتاب اللہ کا ہے **وقال تعالی** ففھمناھا سلیمان جو بات سلیمان علیہ السلام کو مکشوف ہوئی تھی اوسکا نام فہم رکھا ابو الدرداء کہتے تھے مومن ایک پردہ باریک کے پیچھے سے اللہ کے نور سے دیکھتا ہے واللہ وہ نور حق ہے اللہ اوسکو اونکے دلون مین ڈالتا ہے اور زبانون پر جاری کرتا ہے بعض سلف نے کہا ہے ظن المومن کھانۃ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ اسی طرف اللہ نے بھی اشارہ فرمایا ان فی ذلک لآیات للمتوسمین **وقولہ تعالی** قد بینا الآیات لقوم یوقنون اور حضرت نے عمر رضی اللہ عنہ

خون ہے وہی منبع ومعدن روح کا ہے ہمکو اس دل سے کچھ غرض نہین ہے اس سے تعلق غرض اطبار کا ہے یہ دل بہائم مین بھی موجود ہوتا ہے بلکہ مردہ کے پاس بھی ہوتا ہے یہ قطعۂ لحم بی قدر ہے عالم ملک وشہادت سے ہے اسکا ادراک حاسۂ بصر سے بہائم کو بھی ہوتا ہے پھر آدمی کا کیا ذکر ہے دوسرے معنی لفظ قلب کے لطیفۂ ربانی روحانی ہے اس لطیفہ کو اس دل جسمانی سے لگاؤ ہے یہی لطیفہ حقیقت انسان ہے اسی کو ادراک علم عرفان ہوا کرتا ہے یہی مخاطب و معاتب ومطالب بھی ہوتا ہے سو اکثر خلق کی عقلین ادراک وجہ اس علاقہ مین متحیر ہین کیونکہ تعلق اوس لطیفہ کا اس لحم صنوبری سے مثل تعلق عرض کے جسم سے اور تعلق وصف کی موصوف سے اور تعلق مستعمل آلہ کی آلہ سے اور تعلق متمکن کے مکان سے ہوتا ہے ۵

ماہیت دو عالم کھاتی پھرے ہے غوطے	یک قطرہ خون یہ دل بھی طوفان ہے ہمارا

دوسرا لفظ روح ہے اسکے بھی دو معنی ہین ایک جسم لطیف جسکا منبع تجویف قلب جسمانی ہے اسکا انتشار طرف سائر اجزار بدن کے بواسطۂ عروق ہوتا ہے یہ جب اندر بدن کے پہلتی پھرتی ہے تو انوار حیات وحس و بصر وسمع وشم کا فیضان اعضا پر ہوا کرتا ہے جس طرح گھر مین چراغ جلاتے ہین تو اوسکی روشنی ہر گوشۂ گھر مین پہنچتی ہے سو مثال حیات کی ایسی ہے جیسے وہ چمک جو دیوار پر ہو اور مثال روح کی جیسے ایک چراغ ہو اور سریان وحرکت روح کی باطن مین جیسے حرکت چراغ کی بتحریک محرک چارون طرف گھر کے ہوتی ہے اطبار کی مراد روح سے یہی بخار لطیف ہے جسکو حرارت دل کی پکاتی ہے ہمکو اس روح سے کچھ غرض نہین ہے یہ غرض تو اطبار کو ہے دوسرے معنی روح کے یہ ہین کہ روح ایک لطیفۂ عالم ومدرک ہے انسان مین جسکا ذکر معنی قلب مین ہو چکا ہے یہی مراد ہے اس آیۂ کریمہ سے قل الروح من امر ربی سو یہ روح ایک امر عجیب ربانی ہے جسکی ادراک حقیقت سے ساری عقلین اور فہمین عاجز ہین تیسرا لفظ نفس ہے اسکے بھی دو معنی ہین ایک وہ جو جامع قوت غضب وشہوت ہو مراد صوفیہ کی استعمال اس لفظ سے یہی اصل جامع صفات مذمومہ ہوتی ہے چنانچہ کہتے ہین لا بد من مجاهدة النفس وكسرها اسی طرف اشارہ ہے اس قول مین اعدى عدوك نفسك التي بين جنبيك دوسرے معنی نفس کے وہ لطیفہ ہے جسکا ذکر ہو چکا انسان حقیقت مین وہی لطیفہ ہے لیکن متصف ہوتا ہے ساتھ اوصاف مختلفہ کے بحسب اختلاف احوال کے جب نیچے امر کے ٹھیرا اور اوسکا اضطراب بسبب معارضۂ شہوات جاتا رہا تو اوسکا نام نفس مطمئنہ ہوتا ہے قال تعالیٰ فی مثلہا يا ايتها النفس المطمئنة ارجعي الى ربك راضية مرضية اور جو معنی اول ہین نفس کے اوسکا رجوع طرف اللہ کے متصور نہین ہو سکتا ہے وہ تو اللہ سے دور اور منجملہ حزب شیطان کے ہے اور جبکہ سکون نفس کا تمام نہین ہوتا ہے لیکن مدافعت نفس شہوانیہ کرتا رہتا ہے اور معترض ہوا کرتا ہے تو اوسکا نام نفس لوامہ ہے اسلئے کہ جب اوس سے عبادت مولیٰ مین تقصیر ہوتی ہے تو یہ اوسکو ملامت کیا کرتا ہے قال تعالیٰ ولا اقسم بالنفس اللوامة اور اگر

نفس مطمئنہ

نفس لوامہ

مین تجھسے نہین کہا تھا کہ تو میرے مہمانون کو مت چھیڑ اکر وہ شیر رستہ سے الگ ہو گیا جب مین پھر کر آیا مجھسے فرمایا اشتغلتم بتقویم الظاہر فخفتم الاسد واشتغلنا بتقویم الباطن فخافنا الاسد ٥

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

حکایات تصرف مشائخ وسماع صوت ہاتف وفنون کرامات کے خارج از حصر ہین ان حکایات کا کچھ نفع نہین ہے جب تک کہ خود مشاہدہ اوسکا اپنے نفس سے نکرے اور جو اصل کا منکر ہے وہ تفصیل کا بھی منکر ہے لیکن وہ دلیل قاطع جسکے انکار پر کسی کو قدرت نہو دو امر ہین ایک رویای صادقہ جس سے انکشاف غائب کا ہوتا ہے اور جبکہ یہ امر خواب مین جائز ٹھیرا تو بیداری مین بھی محال نہوگا کیونکہ سونے اور جاگنے مین فقط فرق رکود حواس اور عدم اشتغال حواس کا محسوسات سے ہے سو بہت سے بیدار ایسے غائص ہین کہ بسبب اشتغال بالنفس کے نہ کچھ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین دوسرا امر خبر دینا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے امور مستقبلہ سے چنانچہ قرآن اوسپر مشتمل ہے سو جب یہ بات واسطے نبی کے جائز ہے تو واسطے ولی کے بھی بطور کرامات کے جائز ہو سکتی ہے جو کوئی انبیاء پر ایمان لائیگا اور خواب صحیح کی تصدیق کریگا اوسکو ضرور ہے کہ وہ اس امر کا بھی اقرار کرے کہ دل کے دو دروازے ہین ایک طرف باہر کے اوسکو حواس کہتے ہین دوسرا طرف ملکوت کے اندر دل کے وہ دروازہ الہام ونفث فی الروع کا ہے ٥

صدای شہپر جبریل عشق ہر ساعت
ز جنبش دل پر اضطراب می شنوم

سو جب آدمی ان دونون امر کا مقر ہوگا تو ممکن نہین ہے کہ حصر علم کا تعلیم و مباشرت اسباب مالوفہ مین کرے بلکہ جائز ہے کہ رستا اودہر کا مجاہدہ ہو غرضکہ عجائب قلب مین سے ایک تردد قلب کا ہے درمیان عالم شہادت وعالم ملکوت کے اسیطرح انکشاف کسی امر کا خواب مین بصورت مثال محتاج تعبیر اور تمثل ملائکہ کا واسطے انبیاء واولیاء کے بصور مختلفہ منجملہ اسرار عجائب قلب کے ہوتا ہے یہ امر لائق نہین ہے مگر ساتھ علم مکاشفہ کے ابو سلیمان دارانی کہتے ہین دل بمنزلہ ایک گنبد کے ہے اوسکے اردگرد دروازے ہین سب کے سب بند ہین جو نسا دروازہ کھلا صاحب دل ویسا ہی کام کرنے لگتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ابواب قلب سے کوئی باب طرف ملکوت وملا اعلی کے بھی کھلتا ہے لیکن کھلنا اسکا مجاہدہ وورع واعراض عن شہوات الدنیا سے ہوتا ہے نہ ان امور محسوسات واشتہاک فی الدنیا سے ٥

فتح بابی نشد از گردش آرا مارا
بعد ازین گوش بر آواز در دل باشم

باب اوّل بیان مین عجائبات قلب کے

یہان چار لفظ ہین جو ان ابواب مین مستعمل ہوا کرتے ہین ایک لفظ قلب کا ہے اسکے دو معنی ہین ایک گوشت صنوبری شکل جو بائین طرف سینہ کے رکھا گیا ہے یہ ایک خاص پارہ گوشت ہے اسکے اندر تجویف ہے اس تجویف مین سیاہ

وبصر وشم وذوق ولمس اور حس مشترک وتخیل وتفکر وتذکر وحفظ یہ سارے قوی لشکر باطن ہے **ف** غضب وشہوت
دو لشکر ہین کبھی پورے تابعدار فرمان بردار بادشاہ دل کے ہوجاتے ہین تو اوسکی مدد طریقۂ سلوک پر اچھی طرح سے
بحسن موافقت کرتے ہین اور کبھی باغی وسرکش بنکر عاصی ہوجاتے ہین یہانتک کہ دل کو اپنا مملوک وغلام بنا لیتے ہین اسی
مین وہ اوس سفر مقصود سے منقطع ہو کر ہلاک ہوجاتا ہے ایک لشکر دل کا اور ہے جسکو علم وحکمت وتفکر کہتے ہین دل کو
چاہیے کہ اس لشکر سے اون دونون لشکر پر مدد لے کیونکہ وہ حزب شیطان سے جا ملتے ہین سو اگر دل نے اس لشکر سوم
سے استعانت نکی اور لشکر غضب وشہوت اوسپر مسلط ہو گیا تو سمجھو کہ یقیناً ہلاک ہوا اور خسران مبین مین پڑا اکثر خلق کی یہی
حالت ہے کہ اونکی عقلین استنباط حیل مین واسطے قضاء شہوت کے مسخر شہوات ہین حالانکہ لائق یہ تھا کہ شہوات
مسخر انکی عقلون کی ہوتی سو یہ سب امور جنکا ذکر ہوا اللہ نے سارے حیوانات کو بھی عطا کیے ہین حواس ظاہرہ وباطنہ مع
شہوت وغضب کے بہائم کو بھی دے لئے ہین یہانتک کہ بکری گرگ کو آنکہ سے دیکہکر عداوت اوسکی اپنے دل سے جان لیتی
ہے یہی ادراک باطن ہے پھر وہ چیز جسکے ساتھ دل انسان کا مختص ہے وہ کیا ہے جسکے سبب سے اوسکو عظم شرف واہلیت
قرب من اللہ کی حاصل ہوتی ہے سو وہ چیز علم وارادہ ہے مراد علم سے معلوم کرنا امور دنیویہ واخرویہ وحقائق عقلیہ کا ہے
یہ امور ورا محسوسات ہین انمین مشارکت حیوانات کی ساتھ انسان کے نہین ہوتی ہے بلکہ علوم کلیہ ضروریہ خواص عقل سے
ہین اور مراد ارادہ سے یہ ہے کہ جب عقل سے ادراک عاقبت الامر کا اور طریق صلاح کا اوس امر مین کرلیتا ہے تو اسکی
ذات مین ایک شوق طرف مصلحت وتعاطی اسباب صلاح کے اوٹھتا ہے سو یہ ارادہ سوای ارادۂ شہوت وارادہ
حیوانات کے ہوا کرتا ہے غرضکہ دل انسان کا مختص ہے ساتھ علم وارادہ کے سارے حیوان اس سے علیحدہ ہوتے ہین
بلکہ بچۂ انسان بھی اول فطرت مین کیونکہ حدوث اسکا بعد بلوغ کے ہوتا ہے رہی شہوت وغضب وحواس ظاہر وباطن
سو یہ صبی مین بھی موجود ہوتی ہین اسی مقام مین منازل علماء وحکماء وانبیاء واولیاء کے متفاوت متبائن ہین اور
درجات ترقی کے نامحصور ہین کیونکہ معلومات خدا کی نہایت نہین ہے اقصی رتبہ نبی کا ہوتا ہے کہ اوسکو کشف جملہ
حقائق یا اکثر حقائق کا بغیر اکتساب وتکلف کے ہاتھہ آتا ہے وہ کشف منجانب خدا اسرع وقت مین ہوا کرتا ہے
اس سعادت کی وجہ سے بندہ اپنے رب سے قریب ہوجاتا ہے یہ قرب معنیً وحقیقۃً وصفۃً ہوتا ہے نہ قرب مکان ومسافت
ومراقی ہذہ الدرجات ہی منازل السائرین الی اللہ تعالی ولا حصر لتلک المنازل جو مزایا ہی لطف ورحمت
اللہ نے اپنے انبیاء اولیاء پر مفتوح کیے ہین اونکو ہر شخص نہین پہچان سکتا ہے ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا
ممسک لہا یہ رحمت طرف سے اللہ کے بحکم جود وکرم بلا بخل ہر کسی کے لیے مبذول ہے لیکن ظہور اس رحمت کا اون دلون
مین ہوتا ہے جو سامنے نفحات رحمت کے آتی ہین کما قال صلعم ان لربکم فی ایام دہرکم لنفحات الا فتعرضوا لہا
سو یہ تعرض یون ہوتا ہے کہ تطہیر وتزکیہ قلب کا اوس خبث وکدورت سے کرے جو اخلاق مذمومہ سے حاصل ہوئی ہین

درندون کے سے کرتا ہے جیسے عداوت وبغض اور ہجوم لانا کسی پر یا تہہ مار پیٹ وگالی گفتہ کے اور اس حیثیت سے کہ اوسپر
تسلط شہوت کا ہے کام بہائم کیسے کرتا ہے جیسے حرص وشرہ وشبق وغیرہا اور اس حیثیت سے کہ وہ فی نفسہ ایک امر ربانی
ہے کما قال تعالیٰ قل الروح من امر ربی اپنے لئے مدعی ربوبیت کا ہوتا ہے استیلا و استعلا و تخصیص واستبدا دنی
جملہ امور وتفرد بالریاستہ اور انسلال کو رتبہ عبودیت وتواضع سے دوست رکھتا ہے اور چاہتا ہی کہ سارے علوم پر مطلع ہو جا
سو یہ سب اوصاف ربوبیت کے ہین انسان مین ان اوصاف کی حرص ہوا کرتی ہے اور اس حیثیت سے کہ باوجود مشارکت
بہائم کے غضب وشہوت مین بہائم سے ممتاز ہے ایک طرح کی اوسمین شیطانیت آجاتی ہے شریر ہو کر استعمال تمیز کا
استنباط وجوہ شر مین کر کے مکر وحیلہ وخداع سے توصل طرف اغراض کے کرتا ہے اور معرض خیر مین اظہار شر کا کرنے
لگتا ہے سو یہ اخلاق شیاطین کے ہین ہر انسان مین ایک شائبہ ان اصول اربعہ کا ضرور ہوتا ہے سو ان چارون کا مجمع
دل ہے گویا انسان کی کھال مین خنزیر وکلب وشیطان وحکیم جمع ہین خنزیر شہوت ہے کلب غضب ہے انسان کے باطن
مین غضب کتے کا حرص سور کے ہوتی ہے یہ خنزیر باطن اوسکو طرف فحشا ومنکر کے بلاتا ہے اور یہ کلب داعی طرف ظلم و
ایذا کے ہوتا ہے شیطان کا کام یہ ہے کہ وہ شہوت خنزیر وغیظ سبع کو بھڑکاتا ہے عقل جو بمنزلہ حکیم کے ہے وہ کید و مکر
شیطان کو دفع کرتی ہے بصیرت ناقدہ اور نور درخشان سے کشف تلبیس ابلیس کر کے حرص کو اس خنزیر کے بتسلیط کلب
توڑتی ہے کیونکہ غضب سے سورت شہوت کی شکستہ ہو جاتی ہے اور ضراوت کلب کو بتسلیط خنزیر دفع کرتی ہے کلب
نیچے اوسکی سیاست کے مقہور ہو جاتا ہے سو اگر ایسا کیا تو امر معتدل ہوا اور عدل مملکت بدن مین ظاہر ہوا اور صراط مستقیم پر چلنے لگا
اور اگر قہر سے انکے عاجز رہا تو وہ اسکو مقہور وخادم بنا لیتے ہین یہ ہمیشہ حیلے نکالا کرتا ہے اور فکر مین تدقیق کیا کرتا ہے
تاکہ سور کا پیٹ بھرے اور کتے کو راضی کرے پس ہمیشہ یہ عبادت کلب وخنزیر مین رہا کرتا ہے وھذا حال اکثر الناس مھما
کان اکثر ھمتھم البطن والفرج ومنافسۃ الاعداء والعجب منہ انہ ینکر علی عبدۃ الاصنام سیادتھم للحجارۃ
ولو کشف الغطاء وکوشف بحقیقۃ حالہ اما فی النوم واما فی الیقظۃ لرأی نفسہ ماثلا بین یدی خنزیر ساجدا لہ مرۃ وراکعا
اخری اور اسکی اس سعی سے شیطان کو مسرت حاصل ہوتی ہے کیونکہ تہیج خنزیر وکلب کا اور باعث اونکا اسکے استخدام پر وہی
تھا تو گویا اس وجہ سے یہ عابد شیطان ہو جاتا ہے اسلئے ہر بندہ کو چاہیئے کہ مراقب اپنی حرکات وسکنات ونطق وقیام وقعود
کا رہے جب یہ عین بصیرت سے نظر کریگا اور منصف مزاج ہوگا تو دیکھیگا کہ سعی اوسکی طول نہار انہین کی عبادت مین ہے اور
یہ غایت ظلم ہے کیونکہ اوسنے مالک کو مملوک اور رب کو مربوب اور سید کو غلام اور قاہر کو مقہور کر دیا ہے مستحق سیادت وقہر واستیلا
کی عقل تھی سو وہ انکی خدمت مین مسخر ہو گئے لاجرم اطاعت سے ان تینون کے نوبت طبع ورین کی آئی جو مہلک وممیت
قلب ہین طاعت سے خنزیر شہوت کی صفت وقاحت وخبث وتبذیر وتقتیر وریا وہلکہ ومجانت وعبث وحرص وجشع
وملق وحسد وحقد وشماتت وغیرہا کی صادر ہوتی ہے اور طاعت کلب غضب سے صفت تہور وبذالت وبذخ وصلف

اسی طرف اشارہ ہے اس حدیث مین من تقرب الی شبرا تقربت الیه ذراعا برتن جب پانی سے لبریز ہوتا ہے تو ہوا اوسمین
ہوا نہین گہستی اسی طرح جو دل مشغول بغیر اللہ ہین اونکے اندر معرفت جلال خدا کی داخل نہین ہوتی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لولا ان الشیاطین یحومون علی قلوب بنی آدم لنظروا الی ملکوت السماء اس تقریر
سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ خاصیت انسان یہی علم وحکمت ہے اشرف انواع علوم علم باللہ وصفاته وافعاله ہے سارا کمال
انسان کا اسی علم سے ہے اس علم کے کمال مین اوسکی سعادت وصلاحیت ہے واسطے جوار حضرت جلال وکمال کی بدن
مرکب ہے نفس کا نفس محل ہے علم کا علم مقصود وخاصیت انسان ہے جسکے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے گھوڑا اور گدھا
قوت باربرداری مین شریک یکدیگر ہے لیکن گدھا گھوڑے سے ساتھ ایک خاصیت کے مختص ہے وہ کر وفر وحسن ہیئت ہی
گویا خلقت اسپ کی اسی خاصیت کے لئے ہوئی ہے اگر یہ خاصیت اوسمین نہو تو پھر وہ پستی رتبہ خر مین آگرے اسی طرح انسان
کئی امور مین مشارک اسپ وخر کا ہے لیکن بسبب اپنی خاصیات کے اونسے جدا ہے سو وہ خاصیات اسکی صفات ملائکہ
مقربین مین انسان ایسے رتبہ پر ہے جو درمیان بہائم وملائکہ کے ہے کیونکہ اس حیثیت سے کہ غذا ونسل رکھتا ہے نبات ہے
اور اس حیثیت سے کہ حس وحرکت کرتا ہے حیوان ہے اور اس حیثیت سے کہ قد وقامت والا ہے مثل ایک صورت منقوش علی الجدار
کے ہے رہی خاصیت اوسکی سو معرفت حقائق اشیاء ہے جسنے اپنے اعضا وقوی سے استعانت علم وعمل پر لی وہ مشابہ
ملائکہ ہوا لائق اسکے ہے کہ اوسکو فرشتہ اور ربانی کہین اور جسنے ہمت اپنی مصروف طرف اتباع لذات بدنیہ کے کی ورمثل
انعام کے چارہ کہانے لگا وہ پستی افق بہائم مین آگرا اب وہ یا تو مثل گاو کے احمق ہوگا یا مثل خوک کے حریص یا
مثل سگ وگربہ کے کاٹنے والا یا مثل اونٹ کے کینہ پرور یا مثل چیتے کے متکبر یا مثل لومڑی کے دغاباز اور اگر جامع ہے
ان سب اوصاف کا تو مثل شیطان سرکش کے ہوا حالانکہ انسان مین کوئی ایسا عضو یا حاسہ نہین ہے جس سے استعانت
طریق وصول الی اللہ پر نہو سکے فمن استعمله فیه فقد فاز ومن عدل عنه فقد خسر وخاب
ساری سعادت اس باب مین یہ ہے کہ مقصد اسکا لقاء اللہ اور مستقر اسکا دار آخرت اور منزل اسکی دنیا اور مرکب اسکا بدن
اور خدم اسکے اعضا ہون اور یہ اپنے وسط مملکت مین جسکو دل کہتے ہین مثل بادشاہ کے بیٹھ کر حکمرانی کرے جب
ایسا کریگا تو موفق سعید شاکر نعم الہی ٹہیریگا اور اگر ایسا نکریگا بلکہ مراعات مین اعداء شہوت وغضب وسائر حظوظ کے رہیگا
تو مخذول شقی کافر نعمت ہوجائیگا حضرت نے فرمایا ہے ان فی القلب مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت
فسد الجسد کله الا وهی القلب اور کعب احبار نے کہا ہے الانسان عیناه هاد واذناه قمع ولسانه ترجمان
ویداه جناحان ورجلاه بریدان والقلب منه ملك فاذا طاب الملك طابت جنوده عائشہ نے سنکر کہا ھکذا
سمعت رسول اللہ صلعم **ف** اصل خلقت وترکیب انسان مین چار چیزین رکھی گئی ہین ایک صفت سبعیہ دوسری
صفت بہیمیہ تیسری صفت شیطانیہ چوتھی صفت ربانیہ سو آدمی اس حیثیت سے کہ اوسپر غضب مسلط کیا گیا ہے کام

عجائب السعادت

والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جھولا لکن مانع اوسکو وصول سے طرف اِس معرفت کے اسباب خمسہ ہین جنکا ذکر آئیگا **قال** صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد علی الفطرۃ الحدیث اور مراد طاعات و اعمال جوارح سے یہی تصفیہ و تزکیہ و جلاء قلب ہے پس پس قد افلح من زکّاھا اور مراد تزکیہ دل سے حاصل ہونا انوار ایمان کا اندر دل کے ہے یعنی چمکنا نور معرفت کا وھو المراد بقولہ تعالی فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام و **قولہ** افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ لکن اس تجلّی و ایمان کے تین مراتب ہین ایک ایمان عوام کا ہے یہ ایمان تقلید محض ہے دوسرا ایمان متکلمین کا ہے یہ ایک طرح کی استدلال سے ممزوج ہوتا ہے اسکا درجہ قریب درجہ ایمان عوام کے ہے تیسرا ایمان عارفین کا ہے وہ مشاہد بنور یقین ہوتا ہے سو پہلی رتبہ والی اوائل رتب اصحاب الیمین مین سے ہین نہ مقربین مین سے کیونکہ اس ایمان مین کشف و بصیرت و انشراح صدر بنور یقین نہین ہوتا ہے اور سمع مین خطا ممکن ہے اور دوسرے ایمان والے جنکا ایمان ممزوج بدلیل ہے اوسمین بھی امکان خطا کا ہے تیسرا ایمان معرفت حقیقہ و مشاہدہ یقینیہ ہے یہ مشاہدہ ہے ساتھ معرفت مقربین و صدیقین کے انکے ایمان مین ایمان عوام و متکلمین کا منطوی ہے یہ ممتاز ہین اونسے ساتھ بینہ کے جسکے ہمراہ امکان خطا کا محال ہے ہان انکے ایمان مین تفاوت مراتب کا بمقادیر علوم و درجات کشف ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** دل اپنی طبیعت سے استعداد قبول حقائق معلومات کی رکھتا ہے لکن جو علم دل مین اوترتے ہین وہ دو قسم کے ہوتے ہین عقلی و شرعی مراد ہماری عقلی سے وہ علم ہے جو مقتضای غریزت و طبیعت عقل ہے اور تقلید و سماع سے نہین ملتا ہے اور مراد شرعی سے وہ علوم دینیہ ہین جو بطریق تقلید کے انبیاء علیہم السلام سے لئے جاتے ہین یہ علم تعلم کتاب و سنت و فہم معانی قرآن و حدیث سے بعد سماع کے حاصل ہوتا ہے صفت و سلامتی دل کا کمال اوز ادواء امراض سے بطفیل اسی علم کے ہوتا ہے علوم عقلیہ سلامت قلب مین کفایت نہین کرتے ہین بلانے والا طرف محض تقلید کے ہمراہ عزل عقل کے بالکلیہ جاہل ہے اور مکتفی ساتھ مجرد عقل کے انوار قرآن و سنت سے مغرور ہے اسلئے ہونا بندہ کا کسی ایک فریق مین اچھا نہین ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ جامع بین الاصلین ہو علوم عقلیہ دو طرح کے ہوتے ہین ایک دنیاوی جیسے علم طب و حساب و ہندسہ و نجوم و سائر حرفت و صناعات دوسرے اخروی جیسے علم احوال قلب و آفات اعمال اور علم ذات و صفات و افعال الٰہی یہ دونون علم باہم منافات رکھتے ہین جو شخص انمین سے کسی ایک مین تعمق کریگا اوسکی بصیرت دوسرے علم سے غالبًا قاصر رہیگی علی مرتضی نے دنیا و آخرت کی تین مثالین بیان کی ہین ایک یہ کہ مثل دو پلہ ترازو کے ہین دوسری یہ کہ مانند مشرق و مغرب کے ہین تیسری یہ کہ مثل دو سوتونکے ہین جب ایک راضی ہوگی تو دوسری خفا ہو جائیگی اسی لئے جو لوگ امور دنیا مین بڑے ہوشیار ہوتے ہین وہ امور آخرت مین بڑے جاہل ہوتے ہین اور جو دقائق علوم آخرت مین ہوشمند ہوتے ہین وہ اکثر علوم دنیا مین جہال ہوتے ہین کیونکہ قوت عقل کی دونون امر کے لئے غالبًا وافی نہین ہوتی ہے ایک کمال مانع ہوتا ہے کمال سے دوسرے امر مین ولہذا حضرت نے فرمایا ہے

مراتب ثلثہ ایمان

واستشاطت وتکبر وعجب واستہزا ور استخفاف وتحقیر خلق ارادۂ شر وشہوت ظلم وغیرہا کا انتشار طرفسے دل کے ہوتا ہے یہی
طاعت شیطان کی بطاعت شہوت وغضب سواوس سے صفت مکر وخداع وحیلہ و دہاء وجرأت وتلبیس وتضریب و
خب وخنا واشالہا کی حاصل ہوتی ہے اور اگر اس امر کو عکس کردے اور سب کو نیچے سیاست صفت ربانیہ کے مقہور کرے
تو دل مین صفات ربانیہ مستقر ہوجائین جیسے علم وحکمت ولقین واحاطۂ حقائق اشیاء ومعرفت ماہیات اشیاء و
استیلا سب پر بقوت علم وبصیرت واستحقاق تقدم علی الخلق بوجہ کمال وجلال علم پر عبادت شہوت وغضب سے مستغنی
ہوجائے اور صفات شریفہ کا انتشار طرف دل کے اور ردّ اوسکا طرف حدّ اعتدال کے آجائے جیسے عفت قناعت ہدو زہد
ورع تقوی انبساط حسن ہیئت حیا ظرف مساعدت واشالہا یہ حالت ضبط خنزیر شہوت سے حاصل ہوتی ہے اور ضبط و
قہر غضب اور ردّ غضب سے طرف حدّ واجب کے صفت شجاعت وکرم ونجدت وضبط نفس وصبر وحلم واحتمال وعفو وثبات
وبَیل وشہامت ووفا وغیرہا حاصل ہوتی ہے دل حکم مین ایک آئینہ کے ہے جبکو ہر طرفسے یہ امور مؤثرہ گھیرے ہوئے ہین آثار محمودہ سے
آئینۂ قلب کو جلاء واشراق ونور وضیا حاصل ہوتا ہے یہانتک کہ اوسمین حق جلی چمکنے لگتا ہے اور حقیقت امر مطلوب فی الدین کے
منکشف ہونے لگتی ہے اسی دل کی طرف حضرتؐ نے اشارہ کیا ہے اذا اراد اللہ بعبد خیراً جعل لہ واعظاً من قلبہ
وقولہ صلعم من کان لہ من قلبہ واعظ کان علیہ من اللہ حافظ اسی دل مین ذکر جگہہ پکڑ لیتا ہے قال تعالی
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب رہے آثار مذمومہ سو وہ مثل اندہیرے دہوئین کے ہین جس سے آئینۂ دل پر زنگ آجاتا ہے
یہانتک کہ وہ بالکل تاریک ہوکر اللہ سے حجاب مین پڑجاتا ہے اسی کو طبع ورین کہتے ہین قال تعالی کلا بل ران علی
قلوبہم ما کانوا یکسبون وقال تعالی ان لو نشاء اصبناھم بذنوبہم ونطبع علی قلوبہم فہم لا یسمعون
سو جس طرح عدم سماع کو مربوط بطبع کیا ہے اسی طرح سماع کو مربوط بتقوی فرمایا ہے قال تعالی فاتقوا اللہ واسمعوا
پس جبکہ تراکم ذنوب کا ہوتا ہے تو قلب مطبوع ہوجاتا ہے جب مطبوع ہوا تو دل ادراک حق وصلاح دین سے اندہا ہوکر امر
آخرت کو خوار اور امر دنیا کو معظم سمجھنے لگتا ہے پھر جب کان مین کوئی امر آخرت کا یا جو اخطار آخرت مین ہین اونمین سے کوئی
خطر آتا ہے تو اس کان سے داخل ہوکر اوس کان سے باہر نکل جاتا ہے دل مین نہین تھمتا اور نہ دل کو طرف توبہ وتدارک
کے جنبش دیتا ہے اولئک الذین یئسوا من الاخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور یہی معنی ہین دل کے
سیاہ ہوجانیکے جسکا ذکر قرآن وسنت مین آیا ہے قال تعالی ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطان
تذکروا فاذا ھم مبصرون اس آیت مین خبر دی ہے اس بات کی کہ جلاء وابصار قلب کا حصول ذکر سے ہوتا ہے
اس ذکر پر قدرت نہین ہوتی ہے مگر اہل تقوی کو تقوی باب ذکر کا ٹھیرا ذکر باب کشف کا ہے کشف باب ہے فوز اکبر کا
فوز لقاء اللہ تعالی ہے **ف** ہر دل اصل فطرت مین صالح معرفت حقائق ہوتا ہے اسلئے کہ ایک امر ربانی شریف ہے
وہ اس خاصہ کے ساتھہ سائر جواہر عالم سے جدا ہے والیہ الاشارۃ بقولہ تعالی انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض

فکر وہمت نری شہوات و لذات دنیا مین ہے کیا ذکر ہے چونکہ آجاتا ہے حجاب کا شخص مطیع قاہر شہوات پر جو کشف جلیۃ الحق کا نہین ہوتا ہے سواسیلیے کہ وہ بچپن سے مثلاً ایک اعتقاد پر بسبب تقلید جما ہوا ہے اور حسن ظن سے اوس اعتقاد کو قبول کر رکہا ہے اب دل کو خلاف اوس ظاہر تقلید کے کچھہ انکشاف نہین ہوتا وھذا ایضا حجاب عظیم بہ حجب اکثر المتکلمین والمتعصبین للمذاھب بل اکثر الصالحین المتفکرین فی ملکوت السموات والارض لانھم محجوبون باعتقادات تقلیدیۃ جمدت فی نفوسھم ورسخت فی قلوبھم وصارت حجابا بینھم وبین درک الحقائق پانچوین جہل ہے ساتھہ اوس جہت کے جس سے اطلاع مطلوب پر ہاتھہ آتی ہے بہلا طالب علم کو یہ کہان ممکن ہے کہ وہ مجہول سے طلب علم کی کرے جب تک کہ تذکر بعلوم نکرلے فھذہ ھی الاسباب المانعۃ للقلوب من معرفۃ حقائق الامور والا فکل قلب فھو بالفطرۃ صالح لمعرفۃ الحقائق سو جسطرح یہ حجاب جو کہ درمیان دو آئینہ کے ہوتا ہے کبھی ہاتھہ سے دور ہوجاتا ہے اور کبھی ہوا چلنے سے اسی طرح جب ہوا لطف خدا کی چلتی ہے تو وہ دل کی آنکہہ سے پردہ اوٹھا دیتی ہے کبھی خواب مین علم امر آئندہ کا معلوم ہوجاتا ہے اور کبھی بیداری مین کہ پردہ غیب کے پیچھے سے مثل برق خاطف کے کوئی شئے دل مین چمک جاتی ہے اور پورا حجاب تو جب ہی اوٹھیگا کہ موت آئیگی اوسوقت کشف غطا بخوبی ہوجائیگا ابھی تو لوگ سوتے ہین جب مرینگے تب جاگینگے غرضکہ الہام اکتساب سے نفس علم مین جدا نہین ہے مگر فقط جہت زوال حجاب سے کیونکہ یہ کچھہ بندہ کے اختیار مین نہین ہے اسی طرح وحی والہام مین فقط یہ تفرقہ ہے کہ وحی مین مشاہدہ فرشتہ کا ہوتا ہے اور الہام مین نہین ہوتا ہمارے دلون مین حصول علم کا بواسطہ انہین ملائکہ کے ہوتا ہے والیہ الاشارۃ بقولہ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء ف اسی جگہہ سے میل حضرات صوفیہ کا طرف علوم الہامیہ کے زیادہ ہوتا ہے نہ طرف علوم تعلیمیہ کے انہون نے بعوض تحصیل اقاویل زید و عمر کے مجاہدہ و محو صفات مذمومہ و قطع علائق کو اختیار کیا ہے اور ساتھہ کنہ ہمت کے اللہ پر متوجہ ہوگئے ہین قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون وتبتل الیہ تبتیلا سو جب کسی بندہ کا یہ حال ہوجاتا ہے تو خود اللہ اوسکے دل کا متولی و متکفل ہوکر اوس دل کو انوار علم سے روشن کردیتا ہے اور مینہ رحمت برسنے لگتی ہے دل مین نور معرفت کا چمکنے لگتا ہے سینہ کہل جاتا ہے سر ملکوت مکشوف ہونے لگتا ہے پردہ غرور کا بلطف رحمت الہی چہرہ دل سے اوٹھہ جاتا ہے حقائق امور الہیہ کے اوس دل مین درخشان ہوجاتے ہین بندہ کے ذمہ پر اسی قدر لازم ہے کہ وہ واسطے نرے تصفیہ و احضار ہمت کے ساتھہ سچے ارادہ اور تشنگی تمام و انتظار دوام فتح رحمت کے مستعد و طیار ہوجائے انبیا و اولیا پر جو کشف امر ہوا اور اونکے سینون مین نور بہر گیا وہ کچھہ تعلم و دراست کتب سے نہین آیا بلکہ اونہون نے دنیا مین زہد کیا تہا اور سارے علائق دنیا سے بیزار ہوگئے تہے اور دل کو شواغل دنیا سے بالکل خالی کرڈالا تھا اور کنہ ہمت سے اللہ پر

ان اکثر اهل الجنة البله مراد بلاہت سے امور دنیا مین حسن نے کہا ہے لقد ادرکنا اقواما لو رایتموهم لقلتم مجانین
ولو ادرکوکم لقالوا شیاطین واسطے اللہ نے فرمایا ہے ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیاة الدنیا واطمانوا
بها وقال تعالی یعلمون ظاهرا من الحیاة الدنیا وهم عن الآخرة هم غافلون وقال تعالی فاعرض
عمن تولی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیاة الدنیا ذلک مبلغهم من العلم سو جمع درمیان کمال استبصار کے
مصالح دنیا و دین مین قریب ہے کہ میسر نہو مگر اوسی شخص کو جسکو اللہ نے واسطے تدبیر معاش و معاد عباد کے راسخ فرمایا ہے
وهم الانبیاء المؤیدون بروح القدس المستمدون من القوة الالهیة التی تتسع لجمیع الامور ولا
تضیق عنها واما قلوب سائر الخلق فانها اذا استقلت بامر الدنیا انصرفت عن الآخرة وقصرت عن الاستکمال
فیها ف جو چیز دل مین بندہ کے بغیر کسی حیلہ و تعلم و اجتهاد کے پڑتی ہے اگر بندہ نے نہ جانا کہ وہ چیز کیونکر آئی اور کہان سے
آئی ہے تو اوسکا نام الہام و نفث فی الروع ہوتا ہے اور اگر سبب اوسکی آمد کا جان لیا اور جس فرشتے نے وہ چیز اسکے
دل مین ڈالی ہے اوسکو دیکھہ لیا تو اوسکا نام وحی ہوتا ہے یہ وحی مختص ہے ساتھہ انبیاء کے جس طرح کہ الہام مختص ہے
ساتھہ اولیاء و اصفیاء کے اور جو چیز بطور کسب کے حاصل ہوتی ہے اور استدلال سے پہچانی جاتی ہے اوسکو اعتبار و استبصار
کہتے ہین اسکا اختصاص ساتھہ علما کے ہوتا ہے بات یہ ہے کہ دل مین اس امر کی استعداد ہوتی ہے کہ جو حقیقت
حق کی ساری اشیاء مین ہے وہ اوسپر کہل جائے لکن موانع درمیان اس دل اور درمیان لوح محفوظ کے
مثل ایک پردہ کے حائل ہوگئی ہین وہ پانچ چیزین ہین جنکے سبب سے صورت آئینہ مین نظر نہین آتی ہے یہ ہین ایک
نقصان صورت کا جیسے لوہا قبل شکل و صقل کے ہوتا ہے دوسرے خبث و زنگ کدورت اوس لوہے کا گو تام الشکل
ہو تیسرے الگ ہونا اوسکا جہت صورت سے جس طرح کوئی شے پس پشت آئینہ ہو چوتھے ہونا حجاب کا درمیان آئینہ
و صورت کے پانچوین جاہل ہونا اوس جہت سے جسمین کہ وہ صورت مطلوبہ ہے اسی طرح حال دل کا ہے کہ وہ بسبب
انھین امور خمسہ کے علم سے خالی رہجاتا ہے ایک نقصان فی الذات جیسے دل بچہ کا کہ کوئی شئے معلومات مین سے
بسبب نقصان ذات کے منجلی نہین ہوتی ہے دوسری کدورت معاصی کی کہ کثرت شہوات سے دل پر تراکم خبث
کا ہوجاتا ہے گناہ تہ بتہ جمکر صفائی دل کی نہین ہونے دیتی حدیث مین آیا ہے جسنے گناہ کیا اوسکے پاس سے
عقل چلی گئی اب وہ پھر کبہی نہ آئیگی تیسرے عدول کرنا ہے جہت مطلوب سے دل مطیع صالح کا اگرچہ صاف ہوتا ہے
لکن اوسمین جلوہ حق کا اسلئے نہین ہوتا ہے کہ وہ طالب حق نہین ہے نہ اوسکا دل مقابلہ مین آئینہ حق کے پڑا ہے بلکہ
فکر اوسکی تفصیل طاعات بدنیہ یا تحصیل اسباب معیشت مین رہتی ہے کچھہ تامل حضرت ربوبیت و حقائق الہیت مین نہین
کرتے اسلئے اوسپر فقط وہی چیز منکشف ہوتی ہے جسمین وہ متفکر و متامل رہتا ہے جیسے دقائق آفات اعمال و خفایا
عیوب نفس کے پھر جب شخص متفکر فی الطاعات انکشاف جلیۃ الحق سے ممنوع ٹھیرا تو اوس شخص کا جسکی سار

فرق سمجھنا چاہئے حدیث مین آیا ہے کہ کسی کے دل مین برابر ذرہ کے ایمان ہوگا اور کسی کے دل مین برابر نیم ذرہ
کے اور کسیکے برابر جو تہائی ذرہ کے یہ دلیل ہے تفاوت درجات ایمان پر سو جسکا ایمان ذرہ سے زیادہ ہوگا وہ نار
مین نہ جائیگا اور جسکا کم ہوگا وہ اگرچہ جائیگا لکن ہمیشہ وہان نہ رہیگا **ف** دل مین جو خطرۂ خیر آتا ہے اوسکو الہام کہتے
ہین اور خطرۂ شر کو وسواس بولتے ہین خطرہ خیر کا جو سبب ہوتا ہے اوسکا نام ملک ہے اور خطرہ شر کا جو سبب ہوتا ہے اوسکا
نام شیطان ہے اور وہ لطف جسکے سبب سے دل واسطے قبول الہام خیر کے متہیئ ہوتا ہے اوسکو توفیق کہتے ہین اور
وہ چیز جس سے دل واسطے قبول وسواس کے آمادہ ہوتا ہے اوسکو اغوا اور خذلان کہتے ہین ملک عبارت ہے ایک خلق سے
جسکی شان افاضۂ خیر و افادۂ علم و کشف حق و وعدۂ خیر و امر بمعروف ہے اللہ نے اوسکو پیدا کرکے اسکا مسخر کردیا ہے
شیطان عبارت ہے ایک خلق سے جسکی شان ضد ہے شان اول کی یعنی وعدۂ شر امر بالفحشاء و تخویف فقر کرنا وقت
ارادۂ خیر کے سو وسوسہ مقابلۂ الہام مین ہے اور شیطان مقابلۂ ملک مین اور توفیق مقابلۂ خذلان مین والیہ الاشارۃ
بقولہ تعالیٰ ومن کل شیئ خلقنا زوجین ساری موجودات متقابل و مزدوج ہین مگر اللہ کہ وہ فرد ہے کوئی
اوسکا مقابل نہین ہے بل ھو الواحد الحق الخالق للازواج دل درمیان شیطان و ملک کے متجاذب رہتا ہے
اس کشمکش مین گرفتار رہتا ہے حضرت نے فرمایا ہے فی القلب لمتان لمۃ من الملک ایعاد بالخیر وتصدیق
بالحق فمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ سبحانہ ولیحمد اللہ ولمۃ من العدو ایعاد بالشر وتکذیب
بالحق ونہی عن الخیر فمن وجد ذلک فلیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم ثم تلی قولہ تعالیٰ الشیطان
یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء بہرحال دل اصل فطرت مین یکسان صالح قبول آثار ملک وقبول آثار شیطان ہے
ایک قبول کو دوسرے قبول پر کچھ ترجیح نہین ہے ترجیح کسی ایک جانب کی دوسری جانب پر اتباع ہوی و اکباب
علی الشہوات سے یا اعراض عن الہوی و مخالفت ہوی سے ہوتی ہے انسان نے اگر اتباع مقتضای غضب و شہوت
کا کیا تو تسلط شیطان کا بواسطۂ ہوی ظاہر ہوتا ہے دل آشیانہ شیطان کا بنجاتا ہے کیونکہ ہوا چراگاہ شیطان ہے
اور اگر مجاہدہ کرکے تشبہ باخلاق ملائکہ پیدا کیا تو دل منزل ملائکہ ہوجاتا ہے اور چونکہ دل اون صفات بشریہ سے
جو ہوی سے نکلتی ہین خالی نہین ہوتا ہے اسلیئے جولانگاہ وسوسۂ شیطانی رہتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے ما منکم احد الا ولہ شیطان قالوا وانت یا رسول اللہ قال وانا الا ان اللہ اعانني علیہ فا
فلا یامرنی الا بخیر سو اکثر دلون کو لشکر شیطان نے فتح کرلیا ہے وساوس سے بھر گئے ہین دنیا کو اختیار کرلیا ہے آخرت
کو پھینکدیا ہے سو ظفر پانا اوسپر بے اسکے ممکن نہین ہے کہ قوت شیطان سے اوسکو خالی کرے اور ذکر خدا سے آباد
کرے **حکایت** جابر عدوی نے علاء بن زیاد سے شکوہ کیا کہ مین اپنے سینہ مین وسوسہ پاتا ہون کہا اسکی مثال
ایسی ہے کہ گھر مین چور آتے ہین اگر وہان کچھ ہوتا ہے تو لیجاتے ہین ورنہ گھر چھوڑکر اپنا رستہ پکڑتے ہین یعنی

متوجہ ہو گئے تھے من کان اللہ کان اللہ لہ انکا زعم یہ ہے کہ دل ایسا ہو جسکے سامنے وجود و عدم ہر شئے کا برابر ہو جائے
اور سوا اللہ کے کوئی شئے دل مین خطور نکرے خلوت مین یہانتک زبان سے اللہ اللہ رٹے کہ دل ذاکر ہو جائے اور صورت
لفظ و حرف کی باقی نرہے نرے معنی کلمہ کے دل مین حاضر رہجائین بندہ کو استجلاب رحمت کا اختیار ہے وہ اس
حالت بنانیسے متعرض نفحات رحمت ہو کر منتظر فتح رحمت الہی ہو جاتا ہے پھر شہوات اوسکو طرف اپنے نہین کھینچتی
ہین اور نہ حدیث نفس اوسکو شاغل ذکر سے ہوتی ہے تب کہین اوسکے دل مین لوامع حق چمکنے لگتے ہین ابتدا مین وہ لمعہ
حق مثل برق خاطف کے ہوتا ہے پھر بتدریج ٹہیرنے لگتا ہے تہوڑی دیر تک یا زیادہ مدت تک پھر منازل اولیا
کے اس بارہ مین لاتحصی ہین کوئی شخص یہ چاہے کہ مین کسب و حراثت کو ترک کر دون اور میرے ہاتہہ خزانہ
آجائے تو ہر چند یہ بات ممکن ہے لکن نہایت بعید ہے اسی لئے یہ کہا ہے کہ پہلے حاصل کرنا اوس علم کا ضرور ہے
جو علما نے حاصل کیا ہے اول اوسکو سمجہہ لے پھر اگر منتظر اوس شئے کا رہے جو سائر علما کو منکشف نہین ہوئی ہے تو کچھہ ڈر
نہین کہ یہ انکشاف بعد حصول علوم کے مجاہدہ سے میسر آسکتا ہے اگر توفیق الٰہی رفیق طریق ہو جائیگی غزالی رح نے
فرق ان دونون مقام کا یعنے عمل علما و عمل اولیا کا مثال محسوس سے بیان کیا ہے ایک مثال یہ لکھی ہے کہ
علما اکتساب و اجتلاب علوم کا طرف دل کے کیا کرتے ہین اور اولیا جلا و تطہیر قلب و تصفیۂ دل و تصقیل فؤاد مین لگے
رہتے ہین **حکایت** اہل چین و اہل روم نے سامنے ایک بادشاہ کے اپنے اپنے حسن صناعت نقش و صور پر فخر
کیا اوسکے دل مین آیا کہ ایک جانب انکو اور ایک جانب اونکو دیکہر ہر ایک کی کارستانی دیکہنا چاہئے اور بیچ مین ایک
ایسا پردہ ہو کہ ایک کے کام کی دوسرے کو خبر نہو چنانچہ ایسا ہی کیا اہل روم نے طرح طرح کے رنگ جمائے چین والے
بے رنگ رہے اپنے جانب کو خوب جلا و صیقل کرتے رہے جب اہل روم نے کام کر لیا اہل چین نے کہا ہم بہی اپنا کام
کر چکے بادشاہ کو حیرت ہوئی کہ انہون نے کیسا نقش بنایا جسمین ضرورت رنگ کی نہوئی پوچہا تو کہا کہ آپکو اس سے کیا غرض
ہے پردہ اوٹہا کر دیکہئے جو ہین پردہ اوٹہایا سارے نقش و صور اہل روم کے جانب چین مین بسبب جلا کے معلوم ہونے
لگے بلکہ چمک دمک انکی جانب زیادہ تر تہی اسلئے کہ جلا و صیقل نے اس جانب کو مثل آئینہ کے کر دیا تہا غرضکہ سعادت ابدی
بدون علم و معرفت کے نہین ملتی ہے اس سعادت مین بعض لوگ بعض سے اشرف ہوتے ہین جسطرح تونگری مین مال
کی ضرورت ہوتی ہے تو تہوڑے روپیہ والا بہی غنی کہلاتا ہے اور جسکے پاس بڑا خزانہ ہے وہ بہی غنی ہے مگر دونون مین
بہت فرق ہے اسی طرح معرفت و ایمان مین فرق درجات کا ہے جسکی انتہا نہین ہے معرفت وہ نور ہے جس سے
لوگ طرف دیدار خدا کے چلین گے حدیث مین آیا ہے کہ کسیکو نور مثل پہاڑ کے دیا جائیگا اور کسیکو کم پل صراط سے گزرنا
بہی موافق اوسی نور کے ہوگا کوئی آنکہہ جہپکتے ہی پار ہو جائیگا کوئی بجلی کی طرح کوئی بادل کی طرح کوئی شہاب کی طرح
کوئی سرپٹ گہوڑے کی طرح گزر جائیگا اور جسکی صرف انگوٹھون پر نور ہوگا وہ رگڑتا ہوا چلے گا اسی طرح شرح صدر کا

فائدہ اول علم ہے پھر عمل

صنف فیه کتابا علی الخصوص سمیه تلبیس ابلیس فانه قد انتشر الآن تلبیسه فی البلاد والعباد لاسیما
فی المذاهب والاعتقادات حتی لم یبق من الخیرات الا اسمها کل ذلک اذعانا للتلبیسات الشیطان ومکائده
مین کہتا ہون حال اس کتاب کا معلوم نہین ہوا کہ تالیف ہوئی یا نہین لکن ابن الجوزی رح نے بہی ایک کتاب اسی نام
ونشان کی بہت بسوط لکہی ہے اوسمین تلبیسات شیطان کو حق مین جملہ اصناف اہل ایمان وغیرہم کے ذکر کیا ہے اور
ابن القیم نے کتاب اغاثة اللهفان مین مکائد شیطان کو بسط سے لکہا ہے کچہہ مقالات اوسکے جلد دوم کتاب دین خالص
مین بہی لکہے گئے ہین اور جس صورت مین کہ زمانہ مین ان ہر سہ امام اہل علم کے حالت عباد و بلاد کی تسلط شیطان سے
یہ تہی جسکی طرف اشارہ کیا ہے تو اب ہم اپنے زمانہ کا کیا شکوہ کرین کہ اس عہد مین ظاہراً و باطناً سلطنت ابلیس کی اجسام
ظاہرہ وقلوب باطنہ پر بخوبی متمکن ہوگئی ہے نام ونشان اسلام بالکل زمانہ سے محو ہوگیا بہرحال نجات کثرت وسواس
سے بے اسکے نہین ہوسکتی ہے کہ ابواب خواطر کو بند کیا جاوے انکے ابواب بہی حواس خمس ہین اور حواس خمس کے
ابواب اندرونی بہی شہوات وعلائق دنیا ہین ایک خانہ تاریک مین بیٹہہ کر باب حواس کو بند کرے اور اہل ومال و ولد سے
متجرد ہوجائے مداخل وسواس کی تقلیل کرے ہان مداخل باطن تخیلات کے جو دل مین جاری ہین وہ اب بہی باقی رہینگے
سو وہ بدون شغل قلب بذکر اللہ دور نہین ہوسکتی اسلئے مجاہدہ کرنا ضرور ہے اس مجاہدہ کی نہایت نہین مگر موت کیونکہ
کوئی شخص جب تک کہ زندہ ہے شیطان سے خلاص نہین ہوسکتا ہے اتنی بات ہے کہ قوی ہوکر اوسکا انقیاد نہ کرے
اوسکے شر کو اپنے نفس سے بمجاہدہ دور کرتا ہے کیونکہ شہوت وغضب وحسد وطمع وحرص وغیرہ ابواب شیطان ہین جو طرف
دل کے کہلے ہوئے ہین سو جب تک دروازہ کہلا رہیگا اور دشمن غیر غافل ہے تب تک بدون حراست کے دفع ہونا عدو کا
مشکل ہے **حکایت** ایک شخص نے حسن سے کہا تہا کہ شیطان سوتا بہی ہے یا نہین تبسم ہوکر کہا لو نام
لاسترحنا ابن مسعود نے کہا ہے مومن کا شیطان دبلا ہوتا ہے قیس بن حجاج کہتے ہین مجہسے میرے شیطان نے
کہا جب مین اندر تیرے آیا تہا اونٹ کے برابر تہا اب مین برابر ایک گنجشک کے ہون مینے کہا اسکا کیا سبب ہے کہا تو
تو مجکو ذکر خدا سے دبلا کیے دیتا ہے گلا اسکے ڈالتا ہے غرضکہ دروازے شیطان کے طرف دل کے بہت ہین اور دروازہ
ملائکہ کا فقط ایک ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خط کہینچکر فرمایا یہ
اللہ کی راہ ہے پہر اور خطوط چپ وراست کہینچکر کہا هذه سبل علی کل سبیل منها شیطان یدعو الیه پہر یہ آیت
پڑہی وان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله ○

مذاهب شتی للمحبین فی الهوی	ولی مذهب وحد اعیش به وحدی

ف حمایت وحراست دل کی وسواس شیطان وتلبیس ابلیس سے ہر بندۂ مکلف پر واجب بلکہ فرض عین ہے اور
جس شئے بغیر واجب تک وصول نہو وہ شئے بہی واجب ہوتی ہے اسلئے معلوم کرنا مداخل شیطان کا طرف دل کے

جو دل ہوی سے خالی ہوتا ہے وہان شیطان کا آنا جانا جائز نہین ہوتا ہے ٥

عشقت آمد پی دل بردن وہ رخانہ نیافت ۔ دزد از خانۂ مفلس خجل آید بیرون

ولہذا اللہ نے فرمایا ہے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان سو ہر متبع ہوی عابد ہوی ہوتا ہے نہ عابد خدا سیو جسکے ایسے دل پر تسلط شیطان کا ہو جاتا ہے قال تعالی افرایت من اتخذ الہہ ھواہ ٥

اتانی ھواھا قبل ان اعرف الھوی ۔ فصادف قلبا خالیا فتمکنا

غرضکہ ایسا شخص عبد الہوی ہے نہ عبد اللہ عمرو بن عاص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ شیطان درمیان میرے اور درمیان نماز کے حائل ہو جاتا ہے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تو اوسکی آہٹ پائے تو اعوذ پڑھکر بائین طرف تین بار تھتکار دے یہ کہتے ہین مینے ایسا ہی کیا اللہ نے اوسکو مجھسے دور کر دیا اسی طرح شیطان وضو کا نام ولہان ہے اوس سے بھی استعاذہ کرنیکا حکم فرمایا ہے دل کا وسوسہ دور نہین ہوتا مگر اللہ کے ذکر سے اللہ سے پناہ مانگے اپنے حول وقوت سے تبرا کرے وھو معنی قولک اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسپر قدرت اونہین لوگون کو ہوتی ہے جو متقی ہین اور اللہ کا ذکر اونپر غالب ہے کبھی شیطان اوقات غفلات مین بطور خلسہ اونپر طواف کرتا ہے قال تعالی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون مجاہد نے کہا من شر الوسواس الخناس اسکے یہ معنی ہین کہ شیطان دل پر منبسط ہو جاتا ہے جب اللہ کا ذکر کرو تو سکڑ کر منقبض ہو جاتا ہے جب غفلت ہوتی ہے تو پھر آکر منبسط ہو جاتا ہے قال تعالی استحوذ علیھم الشیطان فانساھم ذکر اللہ حضرت نے فرمایا ہے شیطان اپنی سونڈ دل پر ابن آدم کے رکھے ہوئے ہے اگر اوسنے اللہ کا ذکر کیا تو سکڑ جاتا ہے اور اگر خدا کو بھول گیا تو اوسکے دل کو لقمہ کر لیتا ہے ابن وضاح نے کہا ہے آدمی جب چالیس برس کو پہنچتا ہے اور توبہ نہین کرتا تو شیطان اپنا ہاتھ اوسکے منھ پر پھیر کر کہتا ہے بابی وجہ من لا یفلح ٥

چہل سال عمر عزیزت گذشت ۔ مزاج تو از حال طفلی نگشت

حدیث مین آیا ہے شیطان چلتا پھرتا ہے ابن آدم مین مثل خون کے غرضکہ جسطرح شہوات خون وگوشت سے ملی ہوئی ہین اسی طرح سلطنت شیطان کی ہر رگ وپے مین انسان کے جاری وساری ہے دل کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے ان راہون کو کسر شہوت جوع سے بند کرنا چاہیے شہوات جملہ جوانب سے مکتنف دل کے ہین اسیلئے اللہ نے حال وقال ابلیس سے خبر دی ہے لاقعدن لھم صراطک المستقیم ثم لآتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم سو معنی وسوسہ کے یہی خواطر سو رہین جو بندہ کو مجاہدہ قلب سے پھیر دیتے ہین پھر کبھی شیطان پیرایہ خیر مین بھی وسوسہ شر کا کرتا ہے اور علماء وعباد وزہاد وفقراء واغنیاء واصناف خلق کو جو ظاہر شر کو مکروہ رکھتے ہین اور معاصی مکشوفہ مین خوض نہین کرتے ان تلبیسات سے ہلاک کر ڈالتا ہے غزالی رح فرماتے ہین ولعلنا نا املنا التزمان

وسوسہ ذکر سے دور ہوتا ہے

معنی وسوسہ

جیسا ... کا ہے امول اصناف سائر و دنانیر و دراہم دروازہ ساتوان شش ہوتی نہین بہی خبر اوسکو کہ ہے دیتا طرح اس پر مان
پاس جسکے کی شیطان نے ٹہیر ہے جگہہ وہ ہے ہوتی پر حاجت و قوت قدر زیادتی جو کیونکہ عقار و دواب و زمین
دس سے دل اوسکے تو پہر آجائین ہاتہہ اوسکے روپیہ سو طرح کسی اگر لکن ہے ہوتا فارغ دل اوسکا ہے موجود قوت سکا
موجود اوسکے پاس اسدم روپیہ جتنا تو ہونگے درکار اور روپیا سو سو لئے کے ہونیکے پورے کے ایک ہر کہ اوٹہینگی ایسی ہوتین
تہا فارغ البال یہ تب تہا نہ بہی کچہہ پاس اسکے جب حالانکہ رہیگی ضرورت اور کی نوسو بلکہ نکلیگا نہ کام سے اوس ہے
سوکے کہ نہین خبر یہہ ہون ہوگیا تونگر سے روپیہ سو مین کہ تہا معلوم بہی کو اس تہا کہتا انہ سو پیہ ہے
انجام کرتے کرتے فکر انکی ہین آتی چلی نکلتی ضروری چیزین انتہا بے طرح اسی ہے ہوگیا محتاج کا نوسو سے نے
ہے کا فقر خوف و بخل دروازہ آٹہوان باللہ نعوذ ہے نہین انتہا کچہہ جسکی ہے جاگرتا مین تہہ کی جہنم کہ ہے ہوتا
الیم عذاب وعدہ مین قرآن سو ہے بلاتا کے خزانہ و مال نے کرنے جمع طرف اور ہے روکتا سے تصدق و انفاق کو آدمی باپ
شیطانون سے کہولے ہین کیونکہ یہ کے مال جمع واسطے کے بازارون ہے ملازمت ایک کے حرص و بخل آفات منجملہ ہے کیا اسپر
نوان دروازہ تعصب کرتا ہے مذاہب و اہواء کی اور کینہ رکہنا ہے خصوم سے اور دیکہنا ہے اونکو بنظر حقارت یہ وہ
ہے جو مہلک عباد و فساق ہوتی ہے لوگون پر طعن کرنا اور اونکی مذمت مین مشغول رہنا صفات سبعیہ سے ہے
شیطان جب انسان کے خیال مین یہ بات ڈالدیتا ہے کہ یہ امر حق ہے تو وہ حلاوت اسکے دل پر چہا جاتی ہے ساری ہمت سے
اسی کام مین مشغول ہوکر فرحان و شادان رہتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ مین دین مین سعی کر رہا ہون حالانکہ یہ سعی اسکی
اتباع شیاطین مین ہے کوئی شخص واسطے ابوبکر صدیق رض کے تعصب کرتا ہے حالانکہ حرام خوار ہے اور زبان اوسکی ساتہہ
فضول و کذب کے کہلی ہے وہ انواع فساد کا مستعمل ہے اگر ابوبکر رض اوسکو دیکہتے سب سے پہلے وہی اوسکے دشمن ہوتے
اسلئے کہ دوستدار اون کا وہ شخص ہے جو اونکی راہ پر چلتا ہے اور زبان کو نگاہ رکہتا ہے اور منہہ مین کنکری رکہتا ہے
تاکہ زیادہ بات نکر سکے فانی لہذا الفضولی ان یدعی ولاہ و حبہ ولا یسیر بسیرتہ دوسرے فضولی کو دیکہو کہ وہ متعصب
ہے واسطے علی رضی اللہ عنہ کے حالانکہ علی کا زہد ایسا تہا کہ ایام خلافت مین تین درہم کا کپڑا پہنتے تہے ہاتہہ کے گٹے سے
زیادہ آستین کاٹ ڈالتے اس فاسق کو دیکہو کہ ریشمی کپڑے پہنے ہوئے اموال حرام سے تجمل کئے ہوئے ہے یعنی
متعاطی حب علی و مدعی محبت اہلبیت ہے حالانکہ سب سے پہلے خصم اوسکے دن قیامت کو جناب علی مرتضی ہونگے
اگر کوئی شخص کسیکے فرزند دلبند کو اپنے گہر لیجائے اور اوسکو مارے پیٹے اور اوسکے کپڑے پہاڑے کہسوٹے اور
بال نوچے اور قینچی سے بدن کترے پہر اس بات کا دعوی کرے کہ مین اسکے باپ کا دوستدار غمگسار ہون تو یہ
دعوی کس طرح صحیح ہوگا یہ بات تو معلوم ہے کہ دین و شرع خلفاء اربعہ و سارے صحابہ کو اہل و ولد بلکہ اپنی جان
سے بہی زیادہ تر محبوب تہا سو یہ لوگ جو معاصی شرع مین گہستے ہین اور دین کے ٹکڑے کرتے ہین اور مقراض

بخل وخوف فقر

تعصب مذہب

۱ غضب و شہوت

واجب ٹھیرا اسو بیدا خل والبواب شیطان کے یہی صفات مذمومۂ انسان ہین بڑا دروازہ شیطان کے گھسنے کا غضب و شہوت ہے غضب غول عقل ہے جب لشکر عقل کا کمزور ہوجاتا ہے تو لشکر شیطان کا گھس پڑتا ہے شیطان وقت غضب انسان کے انسان سے لعب کرتا ہے جیسے بچہ گیند سے کھیلتا ہے **حکایت** ایک ولی اللہ نے شیطان سے پوچھا تھا تو ابن آدم پر کس طرح غالب ہوجاتا ہے اوسنے کہا مین وقت غضب اور وقت ہوٰی کے اوسکو پکڑ لیتا ہون ایک راہب پر شیطان ظاہر ہوا راہب نے کہا

۲ حرص

ای اخلاق بنی آدم اعون لک کما الحدّۃ یعنے جب بندہ تیز مزاج ہوتا ہے تو مین اوسکو الٹا پلٹتا ہون جسطرح لڑکے گیند کو اولٹتے پلٹتے ہین دوسرا پہاٹک حسد و حرص ہے یہ حرص اوسکو اندہا بہرا کردیتی ہے حضرت نے فرمایا ہے حبک الشیٔ یعمی ویصم ابلیس نے نوح علیہ السلام سے کہا تھا دو چیزون نے لوگون کو ہلاک کردیا ہے حرص و حسد مین اسی حسد ہی کے سبب ملعون و شیطان رجیم ہوا ہون یہی حرص سے آدم کے لئے ساری جنت مباح کردیگئی تھی مگر ایک درخت سے منع کیا اوسنے اسی حرص کی وجہ سے اپنا کام اوسنے نکالا تیسرا دروازہ پیٹ بہر کر کھانا ہے اگرچہ رزق حلال صافی ہو سیر شکمی سے شہوات قوی

۳ شکم سیری

ہوتے ہین یہ شہوات ہتھیار ہین شیطان کے کثرت اکل مین چھ خصال مذمومہ ہین ایک یہ کہ اللہ کا ڈر دل سے جاتا رہتا ہے دوسرے خلق پر رحم نہین آتا سب کو سیر شکم گمان کرتا ہے تیسرے طاعت سے سستی کاہلی مین پڑتا ہے چوتھے جب کوئی بات حکمت کی سنتا ہے دل مین رقت نہین پاتا پانچوین جب لکلم بموعظت و حکمت کرتا ہے تو لوگون کے دل مین اوسکا اثر نہین ہوتا چھٹے یہ کہ ہیجان امراض کا ہوتا ہے چوتھا دروازہ محبت ہے آرایش و زیبایش کی کہ اچھا گھر اچھا لباس اچھا

۴ تزئین

سامان ہو شیطان جب اس حال کو دیکھتا ہے تو انسان کے دل پر غالب ہوکر اوسکے اندر انڈے بچے دیتا ہے اور ساری عمر اسی عمارت بنانے اور تزئین سقوف و حیطان و توسیع ابنیہ مین گرفتار رکھتا ہے یہانتک کہ موت آجاتی ہے راہ شیطان و اتباع ہوٰی مین مرجاتا ہے ویخشی من ذلک سوء العاقبۃ بالکفر نعوذ باللہ منہ پانچوان دروازہ طمع ہے

۵ طمع

مال مین لوگون کے جب دل پر غلبہ طمع کا ہوتا ہے تو شیطان تصنع و تزئین کو طرف اوسکے محبوب کردیتا ہے انواع ریا و تلبیس واسطے مطموع فیہ کے کرنے لگتا ہے گویا وہ اسکا معبود ہے اوّل احوال یہ ہے کہ محبت مدح و ثنا ہوجاتا ہے یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا امر و نہی مین مداہنت کرنے لگتا ہے **حکایت** شیطان سامنے عبد اللہ بن حنظلہ کے آیا کہا تو ایک بات مجھسے سیکھ لے کہا مجھے کچھ حاجت نہین ہے کہا دیکھ اگر اچھی ہو تو ماننا اور جو بُری ہو تو پھیر دینا اے ابن حنظلہ تو کسی سے سوا اللہ کے سوال رغبت نکرنا اور دیکھ کہ وقت غصے کے تیرا کیا حال ہوتا ہے جب تجھکو غصہ آئیگا

۶ عجلت

تو مین تیرا مالک بنجاؤن گا چھٹا دروازہ عجلت و ترک تثبت فی الامور ہے حضرت نے کہا ہے شتابی طرف سے شیطان کے ہے اور دیر ہونا طرف سے اللہ کے **وقال تعالیٰ** خلق الانسان من عجل **وقال تعالیٰ** وکان الانسان عجولا اور حضرت کو فرمایا ہے لا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ یہ اسلئے کہ اعمال کا ہونا بعد تبصرہ کے چاہیے سو تبصرہ و معرفت محتاج تامل و تمہل ہوتی ہے اور عجلت اس سے مانع ہے وقت استعجال کے شیطان رواج اپنے شر کا

يتعلق بالعقائد والمذاهب لانحصر گیا ہے اون دروازہ بدگمانی کرنا ہے ساتھہ مسلمانون کے اللہ نے فرمایا یا ایها
الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم سو جو کوئی دوسرے شخص پر بدی کا گمان کرتا ہے تو شیطان
اوسکو اس بات کی بہی ترغیب دیتا ہے کہ اوسکی غیبت کرے یا اوسکے حقوق تلف کرے یا کم ادا کرے یا اوسکی تعظیم مین
سستی کرے یا اوسکو حقارت کی نظر سے دیکہے اور آپکو اوس سے بہتر سمجہے یہ ساری صورتین تباہی کی ہین اسلیے
فرمایا ہے کہ اتقوا من مواضع التهم قصہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت اعتکاف مین تہے او
پہنچانیکو باہر نکلے دو مرد انصاری ملے اونکو پکار کر کہا انها صفیة بنت حیي تاکہ وہ کوئی بدگمانی نکرین پس جب حضرت
ایسا احتراز فرماوین تو پہر وہ دوسرا کون ہے جو اپنی جان پر معجب ہو اسلیے سچا گمان بد اور تہمت اشرار سے واجب ہے
بدلوگ بدی ہی کا گمان لوگون سے رکہا کرتے ہین پس جو کوئی شخص لوگون سے بدظن ہوا اور اونکی عیب جوئی کرے
تو جاننا چاہیے کہ وہ خود خبیث الباطن ہے جیساکہ وہ آپ ہے ویسا ہی دوسرون کو بہی خیال کرتا ہے المرء یقیس
علی نفسه مومن طالب معاذیر ہوتا ہے اور منافق عیب جو مومن سب کے حق مین سلیم الصدر رہتا ہے اور منافق
بدگمان فهذا بعض مداخل الشیطان الی القلب ولو اردت استقصاء جمیعها لما قدرت علیه غرضکہ
آدمی مین جو صفت مذمومہ ہے وہ ایک مدخل ہے منجملہ مداخل شیطان کے اور شیطان کا ہتہیار ہے علاج دل کا ان مداخل سے
یہی ہے کہ دل کو ان صفات ذمیمہ سے پاک صاف کرے جب اصول ان صفات کی دل سے منقطع ہوجاوینگی تب شیطان فقط
اوسمین ایراپہیری کریگا اور خطرات آئین جائینگے لیکن اونکو استقرار نہوگا اس آمد و رفت سے اللہ کا ذکر مانع ہوتا ہے
اور اللہ کا ذکر دل مین جب ہی جمتا ہے کہ دل تقوی و طہارت سے آباد ہو جائے ورنہ ذکر ایک حدیث نفس ہوتا ہے جسکو
دل پر کچہہ قابو نہین ہے اور نہ وہ شیطان کو دور کر سکے منتہای ذکر و عبادت کا نماز ہے اب تو اوسمین اپنے دل کا خیال
کر کہ جب تو نماز مین ہوتا ہے تو شیطان تجہکو کہان کہان لیجاتا ہے کبہی بازارون کی سیر کراتا ہے ع من خانه نشین و
دل به بازار ٭ کبہی جہان بہر کے حساب کتاب یاد دلاتا ہے کبہی فکر جواب معاندین مین رکہتا ہے غرضکہ اودیہ
وممالک دنیا مین لئے پہرتا ہے یہانتک کہ جو فضول بات دنیا کی پہلے تجہے یاد نہ تہی وہ نماز مین تجہکو یاد دلاتا ہے بڑا
حملہ اوسکا تیرے دل پر اسی حالت نماز مین ہوتا ہے یہ نماز محک قلوب ہے اسی سے عیب و صواب دل کا ظاہر ہوجاتا ہے
پس جو دل کہ شہوات دنیا سے لبریز ہین اونکی نماز قبول نہین ہوتی ہے ف دل مین جو چیز سب سے پہلے
آتی ہے اوسکو خاطر و حدیث نفس کہتے ہین جیسے کسی عورت کی صورت دل مین آ لئے جو کہ اسکے پیچہے آتی ہے یہ
اگر چاہے تو اوسکو پہر کر دیکہہ لے دوسری رغبت دیدار کا ہیجان یعنی وہ شہوت جو جی مین ہے متحرک ہو یہ
بات پہلی خاطر سے پیدا ہوتی ہے اسکو میل طبع کہتے ہین تیسرے یہ کہ دل اجازت دے کہ اس رغبت کو عمل مین
لانا چاہیے پہر کبہی دل بسبب کسی مانع کے اجازت نہین دیتا ہے مثلاً بسبب حیا کے نہین دیکہہ سکتا یا پہر

فریب ۹

حوات سے اوسکو کرتے ہین اور ابلیس کے یار بنتے ہین انکا حال دن قیامت کو نزدیک صحابہ کے کیا ہوگا بلکہ اگر دنیا ہی مین
پردہ اوٹھا لیا جائے اور صحابہ کا عندیہ حق مین امت کے دریافت ہو جائے کہ اونکو کس طرح کے لوگ اچھے معلوم ہوتے
ہین تو یہ مدعی کاذب اپنے حالات کو دیکھکر مارے شرم کے کبھی اپنی زبان پر اونکا نام آنے ندین شیطان نے انکے خیال مین
یہ بات جما رکھی ہے کہ جو کوئی محبت ابوبکر و عمر مرتا ہے تو دوزخ اوسکا اور دگر وہ نہین پہرتی دوسرے کو یہ سمجھا رکھا ہے
کہ محب علی پر کسی بات کا ڈر نہین ہے وهذا رسول الله صلعم یقول لفاطمة رضی الله عنها وهی بضعة
منه اعملی فانی لا اغنی عنك من الله شيئا یہ ایک مثال تھی اتباع ہوی کی یہی حکم اون لوگون کا ہے
جو واسطے شافعی و ابوحنیفہ و مالک و احمد کے تعصب کرتے ہین فکل من ادعی مذهب امام وهو لیس یسیر بسیرته
فذلك الامام هو خصمه یوم القیامة اذ اوس دن اوس شخص کو کہنیگے کہ میرا مذہب تو عمل تھا نہ زبان سے
کہنا اور قول بہی عمل کے واسطے تھا نہ جہک مارنے کے لئے تو نے خلاف میرے عمل کے کیون کیا جسپر ہمیشہ مین ہالک
اور پر میرا خاتمہ ہوا تو نے جہوٹ موٹ دعوی میرے مذہب کا کیا وهذا مدخل عظیم من مداخل الشیطان قد اهلك
به اکثر العالم ایک بڑا حیلہ شیطان کا یہ ہوتا ہے کہ انسان اختلافات مذاہب و فصوبات کے شغل مین پڑ جائے **حکایت**
ابن مسعود کہتے ہین ایک جماعت ذکر الہی مین مشغول تھی شیطان نے چاہا کہ وہ یہان سے اوٹھ کھڑے ہون اور جدا ہو جائین
مگر کچھ بات بن نہ پڑی ایک دوسری جماعت مین گیا جو دنیا کی باتین کر رہی تھی اونمین فساد کرا دیا یہانتک کہ اونکے
آپس مین کشت و خون ہونے لگا تو پہلی جماعت اوٹھ کھڑی ہوئی اور جاکر اونمین بیچ بچاؤ کر دیا مطلب شیطان کا
یہ نہ تھا کہ دوسری جماعت مین کشت و خون ہو بلکہ پہلی جماعت کا اوٹھانا مقصود تھا سو اس طرح اون کو اوٹھا دیا

فریب ۱۰

دسوان دروازہ یہ ہے کہ عوام کو جو کہ ممارست علم کی نہین رکھتے ہین اور علم مین اونکو کچھ تبحر حاصل نہین ہے الله پاک
کی ذات و صفات اور ایسے امور کی فکر مین الجھا دیتا ہے جہان اونکی عقل نہین پہنچتی یہانتک کہ اصل دین مین شک
کرنے لگتے ہین اور الله کی نسبت اونکو ایسے خیال پیدا ہوتے ہین جس سے وہ کافر یا بدعتی ہو جاتے ہین پھر اوہ
اون باتون سے جی مین بہت خوش ہوتے ہین اور جانتے ہین کہ معرفت و بصیرت یہی ہے اور ہمکو اس امر کا کشف
ہوا ہے اور اپنی تیزی عقل پر نازان ہوتے ہین حالانکہ سب مین بڑا بیوقوف و احمق وہی شخص ہوتا ہے جو
اپنی عقل کا معتقد ہے اور بڑا ثابت العقل وہ آدمی ہوتا ہے جو اپنے نفس کو بڑا متہم سمجھکر علماء سے اکثر دریافت
کرتا رہتا ہے عوام کو تو یہی کافی ہے کہ وہ ایمان و اسلام لاکر اپنی عبادت و معیشت مین مشغول ہون علم کی باتین علماء
پر چھوڑ دین عامی آدمی اگر زنا و چوری کرے تو یہ بہتر ہے واسطے اوسکے اس سے کہ ایسے علم اور باتون مین پڑے جو
اوسکی عقل و فہم سے باہر ہین کیونکہ جو کوئی بغیر اتقان علم کے الله و دین مین گفتگو کرتا ہے تو وہ کفر مین پڑ جاتا ہے
اور اوسکو خبر بہی نہین ہوتی جسطرح کوئی گرداب دریا مین کود پڑے اور تیرنا نہ جانتا ہو ومکائد الشیطان فیما

بالکل جاتا رہتا ہے یا نہین اسمین پانچ قول ہین ایک یہ کہ ذکر خدا سے وسوسہ منقطع ہوجاتا ہے بدلیل فاذا ذکر اللہ خنس
رواہ ابن ابی الدنیا و ابن عدی عن انس مرفوعا مراد خنس سے ہٹ جانا ساکت ہونا ہے گویا شیطان چپ
ہوکر جدا ہوجاتا ہے دوسرے یہ کہ اصل وسوسہ تو نہین جاتا مگر اوسکا اثر دور ہوجاتا ہے کیونکہ جب دل مین ذکر بھر جا
تو وسوسہ اثر نکرنے پائیگا تیسرے یہ کہ نہ وسوسہ جاتا ہے نہ اوسکی تاثیر دور ہوتی ہے لیکن غلبہ وسوسہ کا دب جاتا ہے
چوتھے یہ کہ ذراسی دیر تک کو وسوسہ معدوم ہوجاتا ہے اور اتنی ہی دیر کے لئے وسوسہ سے ذکر بھی گم ہوجاتا ہے
اور انکے پے درپے اور جلد جلد آنیسے ایک تار سا بندہ جاتا ہے پانچوین یہ کہ وسوسہ و ذکر دل پہ ہمیشہ ایک دوسرے
کے پیچھے آتے جاتے رہتے ہین منقطع نہین ہوتے یہی مذہب محاسبی کا ہے ہمارے نزدیک یہ سب مذہب درست
ہین مگر حصر انواع وسواس کا کسی ایک مین نہین ہے جس کسی نے جس طرح کے وسواس کو دیکھا ویسا ہی بتادیا مگر ہم
کہتے ہین کہ وسواس تین طرح کے ہوتے ہین ایک یہ کہ شیطان امر حق کو مشتبہ کرے مثلاً یون سمجھاوے کہ دنیا کی لذات
کو ترک کرنا نہ چاہیئے زندگی دراز ہے اور خواہشات کو اتنے دن روکنا ایک عذاب عظیم ہے اسوقت بندہ اگر اللہ کا
حق اور اوسکا ثواب عظیم اور عقاب الیم یاد کرکے اپنے جی کو سمجھائیگا کہ خواہش سے رکنا تو سخت ہے مگر آگ کی
آنچ سہنا اس سے بھی زیادہ سخت تر ہے اور ضرور ہے کہ ان دو امر مین سے ایک امر ہوگا تو جب اس طرح وعد و وعید
کو یاد کرکے تجدید اپنے ایمان کی کریگا تو شیطان بھاگ جائیگا کیونکہ شیطان یہ بات نہین کہہ سکتا ہے کہ آگ پر صبر
کرنا بہ نسبت صبر کرنیکے معاصی پر آسان ہے اور نہ یہ کہہ سکتا ہے کہ گناہ کا انجام دوزخ نہین ہے بلکہ اسکا ایمان کتاب
اللہ پر اس وسوسہ کو دور کردیگا وسوسہ جاتا رہیگا اسی طرح اگر شیطان وسوسہ عجب کا ڈالے مثلاً یون کہے کہ آج تیرے
برابر کوئی معرفت و عبادت مین نہین ہے تیرا رتبہ نزدیک اللہ کے بہت بڑا ہے اور اوسوقت بندہ یہ یاد کرے کہ
میری معرفت اور دل و اعضا جنسے مینے جانا یا عمل کیا ہے یہ سب مخلوق خدا ہین مین کس بات پر نازان ہون تو
اوسوقت بھی شیطان ٹل جائیگا کیونکہ وہ یہ نہین کہہ سکتا ہے کہ یہ اشیا طرف سے اللہ کے نہین ہین اور اگر کہے تو
کب اوسکی شنوائی ہوسکتی ہے ایسا وسواس پاس عارفین روشن ضمیر کے نہین رہ سکتا ہے دوسری قسم وسواس
کی یہ ہے کہ شہوت کو حرکت دے طرف ایسی چیز کے جسکو وہ یقیناً معصیت جانتا ہے یا غلبۂ ظن رکھتا ہے سو
یقین کی صورت مین ایسا ہیجان نہین دیگا جس سے تحریک ہو اور غلبۂ ظن کی صورت مین اکثر موثر رہیگا یہانتک
کہ اوسکے دور کرنیکے لئے ضرورت مجاہدہ کی ہوگی سو وسوسہ تو موجود رہیگا لیکن دبا ہوا ہوگا تیسری قسم خواطر
ہین اور غائب چیزون کا حال یاد کرنا سو جب دل متوجہ طرف ذکر خدا کے ہوتا ہے تو ذرا یہ وسوسہ ٹلجاتا ہے پھر آجاتا ہے
پھر ذرا دیر کو جاکر عود کرتا ہے تو ذکر و وسواس اسی طرح پیاپے آتے رہتے ہین یہ خیال ہوتا ہے کہ دونون کا
ایک ہی سلسلہ ہوگیا ہے یہانتک کہ ذہن مین معنی قرات کے بھی آتے ہین اور یہ خواطر بھی رہتے ہین گویا دل

دیکھنے سے دل ڈرتا ہے اسکا نام اعتقاد ہے چوتھے یہ کہ متوجہ ہونے پر پکا ارادہ کر لے اسکو نیت و قصد و ارادہ کہتے ہین بعد
تصمیم اس ارادہ کے کبھی آدمی بسبب ندامت کے مرتکب فعل کا نہین ہوتا ہے اور کبھی غافل ہو جاتا ہے کہ اوس کام
کی طرف توجہ نہین رہتی یا بسبب کسی مانع کے متعذر رہجاتا ہے سو حدیث نفس اور میل طبع پر تو مواخذہ نہین ہوتا اسلئے
کہ انسان کو کچھ بس انپر نہین ہے یہ باتین آدمی کے اختیار سے باہر ہین کیونکہ حدیث نفس اوسیکو کہتے ہین کہ صرف دل مین
گذرے اور اوسکے کرنیکا عزم نہو رہا اعتقاد سو وہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک اختیاری سو اوسپر مواخذہ ہوتا ہے دوسرا اضطراری
اوسپر مواخذہ نہین ہے چوتھی بات قصد فعل ہے اوسپر مواخذہ ہوتا ہے لکن جب وہ کام بعد قصد کے نہین کیا تو پھر اگر
یہ باز رہنا اللہ کے ڈر یا ندامت سے تھا تو اوسکے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر کسی مانع یا عذر کی وجہ سے باز رہا
ہے تو اوسپر ایک برائی لکھی جاتی ہے اسلئے کہ ارادہ کرنا بھی ایک فعل اختیاری ہے دل کا امر اختیاری پر مواخذہ ہوتا ہے
مثلاً کوئی رات کو یہ ارادہ کرے کہ مین صبحکو کسی مسلمان کو قتل کرونگا یا کسی عورت سے زنا کرونگا اور اوسی رات کو مرجائے
تو وہ اپنے ارادہ پر مصر مریگا اور اسی نیت پر اوسکا حشر ہوگا حالانکہ فعل کا مرتکب نہین ہوا ہے حدیث القاتل
والمقتول فی النار دلیل قاطع ہے مواخذۂ نیت پر کیونکہ حق مین مقتول کے فرمایا ہے انہ اراد قتل صاحبہ سو
وہ برے ارادہ کے سبب سے ناری ہوا معلوم ہوا کہ جو قصد آدمی کے اختیار سے ہوگا اوسپر پکڑ ہوگی لکن اگر اوسکا
کفارہ نیکی سے کر دیگا تو مواخذہ سے بری ہو جائیگا اور چونکہ اپنے عزم کو ندامت سے فسخ کرنا ایک نیکی ہے اسی لئے
مستحق نیکی کا ہوتا ہے مگر بسبب کسی مانع کے ترک کرنا نیکی نہین ہے اسیلئے مواخذہ دار ٹھیرتا ہے اور خواطر و میل
طبع بندہ کے اختیار مین نہین ہے اگر انپر پکڑ ہو تو گویا جو بات انسان کی طاقت سے باہر ہے اوسکا حکم ہوا جو لوگ یہہ
گمان رکھتے ہین کہ جو بات دل پر گذرتی ہے وہ حدیث نفس ہے اور ان اقسام مین کچھہ تفرقہ نہین کرتے وہ بیشک
غلطی پر ہین اور کیا وجہ ہے کہ اعمال قلبی پر مواخذہ نہو حالانکہ کبر و عجب و ریا و نفاق و حسد وغیرہا سب اعمال قلب کے
ہین بلکہ اصل بات یہی ہے کہ جو اعمال بندہ کے اختیار مین ہین خواہ آنکھہ کے ہون یا کان کے یا دل کے سب پر مواخذہ
ہوگا یہانتک کہ اگر آنکھہ بے اختیار کسی غیر محرم پر پڑجائیگی تو اوسپر مواخذہ نہین ہے لکن اگر دوبارہ پھر دانستہ اوس
طرف دیکھے گا تو اوسپر مواخذہ ہوگا اسی طرح حال خواطر قلبی کا ہے ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ
مسئولا اگر کسینے یہ جانا کہ مین وضو سے ہون اور نماز پڑہی پھر بعد نماز کے خیال ہوا کہ مجکو وضو نہ تھا تو اوسکو پہلی
نماز کا ثواب ملیگا لکن اگر باوجود جاننے اپنی طہارت کے نماز چھوڑ دیگا تو مستحق عقاب کا ہوگا گو پھر یاد آئی کہ مجکو وضو
نہ تھا یا کسی نے اپنے بستر پر ایک عورت کو پایا اور یہ جانا کہ میری منکوحہ ہے اور اوس سے جماع کیا تو گنا ہگار نہوگا گو
وہ عورت اجنبی ہی ہو اور اگر فرضاً وہ اوسکی منکوحہ ہی ہوتی مگر یہ شخص اوسکو غیر عورت جانکر صحبت کرتا تو گنا ہگار ہوتا
غرضکہ ان سب مسائل کی بنا دل ہی پر ہے اعضا کو انمین کچھہ دخل نہین ہے **ف** یہ بات کہ وقت ذکر کے وسواس

الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب اور یون ارشاد کیا ہے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ؎

ایک وہ دل ہین کہ ہے جنکو فراغت حاصل ۔۔ ایک ہمارا دل ناشاد ہے باللہ اعوذ

دوسرا وہ دل مخذول ہے جو ہوای نفسانی سے آباد اور اخلاق مذمومہ سے آلودہ ہے ابواب شیطان کے اوسکی طرف مفتوح ہین اور دروازے فرشتون کے بند ایسے دل مین لشکر عقل کا مغلوب ہو جاتا ہے شیطان کی بن پڑتی ہے خوب پاؤن پھیلاتا ہے اور زینت ظاہری و فریب و طول امل و قول مزخرف وغیرہ باتون کی یہانتک رغبت دلاتا ہے کہ سلطان ایمان کمزور پڑ جاتا ہے اور نور یقین بجھ جاتا ہے عقل کا حال اوسوقت ایسا ہوتا ہے جیسے کسی کی آنکھ مین کڑوا دہوان بھر جائے اور وہ دیکھ نہ سکے یہی حال دل پر غلبۂ شہوت سے طاری ہو جاتا ہے کہ تامل و استبصار ذرا باقی نہین رہتا اور اگر کوئی ناصح سمجھائے تو بھی نہین سوجھتا اور بوجھتا **قال تعالی** ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا **وقال تعالی** لقد حق القول علی اکثرھم فھم لا یومنون **وقال تعالی** سوآء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون پھر بعض قلوب کا حال بہ نسبت سارے شہوات کے ایسا ہی ہوتا ہے اور بعض کا بہ نسبت بعض شہوات کے جیسے کہ بعض لوگ بعض معاصی سے پرہیز کرتے ہین لیکن جب کوئی حسین جمیل شکل نظر پڑتی ہے تو اوس سے صبر نہین کر سکتے عقل رخصت ہو جاتی ہے دل کو ضبط نہین رہتا و قس علی ہذا تیسرا دل وہ ہے جسمین ظہور خواطر ہوی کا ہوتا ہے وہ خواطر اوسکو طرف شر کے کھینچتی ہین اوسوقت اگر خواطر ایمان آتی ہین اور طرف خیر کے بلاتی ہین تو نفس شہوت پرست طرفدار خاطر شر کا بنتا ہے اوسوقت کچھ غلبہ شہوت کو ہوتا ہے اور تمتع و لذت اچھی لگتی ہے عقل خاطر خیر کی پیچ کرتی ہے اور شہوات کی برائی بیان کرتی ہے کہ یہ کام نادانی کا ہے یا مشابہ فعل بہائم و سباع ہے تو نفس نصیحت عقل پر راغب ہوتا ہے غرضکہ دل کشاکشی مین ان دونون فریق کے رہتا ہے ادہر اودہر مارا مارا پھرتا ہے ایک ہی فریق کی طرف ہمیشہ کے لئے جم جانا اوسکا بہت کم ہوتا ہے پھر جو بہشت کے لئے پیدا ہوا ہے اوسکے لئے اسباب طاعت کے سہل کر دئے جاتے ہین اور جو جہنم کے لئے مخلوق ہوا ہے اوسکے لئے لوازم معصیت کے مہیا ہو جاتے ہین صحبت بھی ویسی ہی ملتی ہے یعدھم و یمنیھم و ما یعدھم الشیطان الا غرورا یعنے شیطان توبہ کا وعدہ دیتا ہے مغفرت کی تمنا دلاتا ہے تاکہ ان حیلون سے آدمی کو تباہ کرے **قال تعالی** ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم اور حضرت نے فرمایا ہے ھولاء فی الجنۃ ولا ابالی و ھولاء فی النار ولا ابالی بہرحال بہتر دل پہلا دل ہے پھر تیسرا دل ؎

میرا ان دو ہی پیالون پہ قناعت کیجے ۔۔ خانۂ چشم ہے یہ خانۂ خمار نہین

رہا دوسرا دل وہ کچھ چیز نہین ہے ؎

نے خانۂ خدا ہے نہ ہی بیت بتون کا گھر ۔۔ رہتا ہے کون اس دل خانہ خراب مین

مین ہان دونون کے دوٹہکانے ہین انقطاع اس قسم کے وسوسہ کا بالکلیہ ہونا نہایت مشکل ہے مگر محال نہین کیونکہ
حضرت نے فرمایا ہے من صلی رکعتین لم یحدث نفسہ فیہما بشیٔ من الدنیا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ اگر یہ بات
محال ہوتی تو حضرت ایسا نہ فرماتے اتنی بات ہے کہ یہ امر اوسی دل مین ہوتا ہے جسپر محبت الٰہی حاوی ہو جاتی ہے اگر
کسی کو خوف دوزخ یا حرص جنت سے یہ استغراق نصیب ہو تو کیا بعید ہے ہان بنظر ضعف ایمان کے شاذ و نادر ہے
حاصل یہ کہ خلاص ہونا شیطان سے ایک لحظہ یا ایک ساعت کچھ دور نہین ہے مگر عمر بھر اوس سے نجات ملنی بہت
بعید ہے بلکہ محال ہے کیونکہ اگر یہ بات ممکن ہوتی تو حضرت صلعم کو کبھی کسی قسم کا وسوسہ نہوتا حالانکہ آپکو بھی وسوسہ ہوا
حدیث مین آیا ہے کہ نماز مین جامہ منقش پر نگاہ پڑی سلام پھیر کر وہ کپڑا اوتار کر پھینکدیا اور فرمایا شغلنی عن الصلوٰۃ ایکبار قبل
تحریم سونے کے آپکے ہاتھ مین خاتم ذہب تھی خطبہ پڑہنے مین اوسپر نظر پڑی ہاتھ سے نکال کر پھینکدی اس سے معلوم
ہوا کہ وسوسہ متاع دنیا و زر نقد کا جب ہی منقطع ہوگا کہ اوسکو جدا کر دیا جائے جب تک ایک روپیہ بھی ملک مین ہوگا شیطان
نماز مین اوسکا وسوسہ ڈالیگا اسی طرح کے صدہا وساوس دل مین ڈالا کرتا ہے جو کوئی دنیا مین پھنسکر یہ طمع کرے کہ مجھے شیطان
سے نجات ملے اوسکی مثال ایسی ہے کہ بدن پر شہد لیسکر یہ جانے کہ اسپر مکھی نہ بیٹھے گی حالانکہ یہ بات محال ہے غرضکہ دنیا
ایک بڑا پھاٹک ہے وسوسہ کا اور اوسکا کچھ ایک ہی رستہ نہین ہے بلکہ بہت سے راستہ ہین ایک حکیم نے کہا ہے
کہ پہلے شیطان پاس بنی آدم کے معاصی کی طرف سے آتا ہے اگر اوسے کہنا نہ مانا تو پھر نصیحت کے طور پر پیش آتا ہے
یہانتک کہ اوسکو کسی بدعت کے پھندے مین پھانستا ہے اگر اسکو بھی نہ مانا تو پھر حرج و شدت کا حکم کرتا ہے
کہ جو چیز حرام نہین ہے اوسکو یہ حرام کر لیتا ہے اگر اسکو بھی نہ مانا تو وضو و نماز مین شبہ ڈالتا ہے کہ کسی کا یقین نہ رہے
اگر یہ بھی نہ بن پڑا تو اعمال نیک کو اوسپر آسان کر دیتا ہے جب لوگ اوسکو صابر و پارسا دیکھتے ہین اور اوسکی طرف
راغب ہوتے ہین تو عجب مین ڈالکر تباہ کر دیتا ہے مگر اس صورت مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑتا اسلئے کہ یہہ
جانتا ہے کہ اگر اب کی بار یہ پھندے مین نہ آیا تو کھڑا جنت مین چلا جائیگا اللہم غفراً **ف** دل باعتبار تقلب و تغیر و ثبات
کے تین قسم ہے ایک وہ دل ہے جو تقوی سے پر ہے اور ریاضت سے اوسکا تصفیہ ہوا ہے اور عادات خبیثہ سے پاک صاف
ہے ایسے دل مین خواطر خیر خزائن غیب و مداخل ملکوت سے آتے ہین اور عقل ان خواطر کی تفکر مین مصروف ہوتی تاکہ
آدمی اونکے دقایق خیر و اسرار فوائد سے آگاہ ہو ایسے ہی دل کے اندر معرفت کا سورج طالع ہوتا ہے جسکی چمک سے
شرک خفی چھپا نہین رہتا حالانکہ وہ اندھیری رات مین کالی چونٹی کی چال سے بھی بڑہکر پوشیدہ ہوتا ہے اسیطرح
اور چھپی باتین اوسپر مخفی نہین رہتین اور نہ مکر شیطانی کارگر ہوتا ہے پس اس طرح کا دل جب مہلکات سے صاف
ہو جاتا ہے تو منجیات سے آباد رہتا ہے جیسے شکر صبر خوف رجا فقر زہد محبت رضا شوق توکل تفکر محاسبہ وغیرہا یہی دل
ہے جسکی طرف خود توجہ مبدء فیاض کی ہوتی ہے اور اسی کو دل آرمیدہ کہتے ہین جسکی طرف یہ اشارہ فرمایا ہے

پہلا دل

سخاوت کہا اگرچہ ہون فرمایا ان پانچ ہی خصال کے جمع ہونیسے خاصا متقی اللہ کا ولی شیطان سے بری ہوجاتا ہے حسن نے کہا ہے جو کوئی بدخلقی کرتا ہے وہ اپنی جان کو ستاتا ہے انس بن مالک نے کہا آدمی بسبب اپنے حسن خلق کے اعلی درجہ جنت کو پہنچ جاتا ہے گو عبادت نکرتا ہو اور بدخلقی سے اسفل طبقہ جہنم مین جاتا ہے گو عابد ہی ہو یحیی نے کہا حسن خلق رزق کا خزانہ ہے جنید نے کہا ہے چار خصال ایسے ہین جو بندہ کو اعلے درجات تک پہنچا دیتے ہین گو علم وعمل مین کم ہو حلم وتواضع وسخا وحسن خلق یہ خوش خلقی ایمان کا کمال ہے کتانی نے کہا ہے تصوف نام ہے خلق کا جو کوئی ایک خلق مین تجہپر زیادہ ہے وہ تصوف مین بہی تجہپر زائد ہے عمر فاروق نے فرمایا ہے لوگون سے باخلاق پیش آؤ اور اعمال مین اونسے الگ رہو یحیی بن معاذ نے کہا بدخلقی ایسی برائی ہے کہ اوسکے ہوتے ہوئے کثرت حسنات کی کچہہ فائدہ نہین دیتی اور خوش خلقی ایسی خوبی ہے کہ اوسکے ہوتے ہوئے کثرت سیئات کی کچہہ نقصان نہین پہنچاتی عطا نے کہا ما ارتفع من ارتفع الا بالخلق الحسن ولم ینل احد کماله الا المصطفی صلعم فاقرب الخلق الی الله السالکون آثاره بحسن الخلق **ف** حسن کہتے ہین خوش خلقی یہ ہے کہ کشادہ رو ہو مال خرچ کرے ایذا دینے سے باز رہے واسطی نے کہا یہ ہے کہ نہ آپ کسی سے جھگڑے اور نہ اوس سے کوئی جھگڑے یہ بات بسبب شدت معرفت باللہ کے ہو شاہ کرمانی کہتے ہین حسن خلق کف اذی احتمال مؤن ہے بعض نے کہا یہ ہے کہ لوگون سے قریب اور اونکے بیچ مین غریب ہو ابو عثمان نے کہا وہ رضا عن اللہ ہے سہل تستری سے پوچہا حسن خلق کیا ہے کہا ادنی یہ ہے کہ ایذا اوٹھائے بدلا نہ لے ظالم پر رحم کرے اوسکی مغفرت چاہے اوسپر مشفق مہربان ہو دوسری بار کہا یہ ہے کہ رزق مین حقتعالی کو متہم نکرے بلکہ اوسپر اعتماد رکھے اور اوسکے وعدہ پورے ہونے پر چپکا رہے حقوق خدا وعباد مین نافرمان نہو بلکہ طاعت بجالائے مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے حسن خلق تین امر مین ہے محرمات سے بچنا حلال رزق کا جستجو کرنا عیال پر زیادہ خرچ کرنا حسین بن منصور نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ جفا خلق کے بعد مطالعہ حق کی تجہہ مین کچہہ اثر نکرے ابو سعید خراز نے کہا یہ ہے کہ تجہکو سوا اللہ کے کسی دوسری چیز کا دھیان نہو ٥

دگر چشم از ہمہ عالم فروبند		دلارامے کہ داری دل درو بند	

فهذا وامثاله کثیر وهو تعرض لثمرات الخلق لا لنفسه ثم هو لیس محیطا بجمیع الثمرات ایضا وکشف الغطاء عن الحقیقة اولی من نقل الاقاویل المختلفة سواس جگہہ دو لفظ ہین کہ ایک ہی ساتھہ مستعمل ہوتے ہین خَلق وخُلق کہتے ہین فلان شخص حسن الخَلق والخُلق ہے یعنی حسن الظاہر والباطن تو خَلق صورت ظاہرہ ٹہیری اور خُلق صورت باطنہ کیونکہ انسان کی ترکیب دو شئے سے ہے ایک تو جسم جو آنکھہ سے سوجہتا ہے اور ایک روح یعنی نفس جو بصیرت وعقل سے معلوم ہوتا ہے پہر انہین ہر ایک کی ہیئت مشکل ہوتی ہے برے یا اچہے نفس جو عقل کی آنکہہ سے ادراک

باب دوسرا بیان مین ریاضت نفس اور آراستگی اخلاق وغیرہ کے

حسن خلق صفت سید المرسلین و افضل اعمال صدیقین و نصف دین علی التحقیق و ثمرۂ مجاہدۂ متقین و ریاضت متعبدین ہے اور
اخلاق بد سموم قاتلہ و مہلکات واسعہ و مخازی فاضحہ و رذائل واضحہ و خبائث مبعدہ من جوار رب العلمین ہین بدخلق
آدمی گروہ شیطان مین منسلک ہوتا ہے دروازے اخلاق سیئہ کے طرف اوس آگ کے کھلے ہین جو دل کو جہانک
لیتے ہین اور ابواب اخلاق جمیلہ کے طرف نعیم جنان و جوار رحمن کے مفتوح ہین اخلاق خبیثہ امراض قلوب و اسقام
نفوس ہین یہ وہ مرض ہے جس سے حیات ابد فوت ہو جاتی ہے کہان یہ بیماری اور کہان وہ بیماری جس سے فقط حیات
بدن فوت ہوتی ہے سو جبکہ اطبا اون امراض کا علاج کرتے ہین اور اس حیات فانی کے لئے قانون و علامات بنائے
ہین تو مرض قلبی جس سے حیات باقی جاتی ہے اوسکی طب سیکھنا سب اہل عقل پہ واجب ہے کیونکہ ہر ایک کے دل
مین کوئی نہ کوئی مرض ضرور ہوتا ہے اگر اوسکی علاج نہ کیجائے تو سدہا بیماریان پیدا ہو جائین اس آیت مین قد افلح
من زکّاھا علاج دل ہی مراد ہے اور وقد خاب من دسّاھا مین مراد غفلت ہے اوسکے علاج سے **ف**

فضیلت حسن خلق
فضیلت حسن خلق و مذمت سوء خلق مین آیات و احادیث آئی ہین جیسے انک لعلی خلق عظیم عائشہ نے کہا حضرت
کا خلق قرآن تہا جب یہ آیت اوتری خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاہلین تو حضرت نے جبرئیل سے
پوچہا کہ مراد اس سے کیا ہے اونہون نے اللہ پاک سے دریافت کرکے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی تمسے جدا ہو تم اوس
سے ملو اور جو تمکو نہ دے تم اوسکو دو اور جو کوئی تمپر ظلم کرے تم اوسکو معاف کرو حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہے
انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق رواہ احمد والحاکم یہ بہی فرمایا ہے کہ بہت بہاری چیز دن قیامت کے
میزان اعمال مین یہی تقوی و حسن خلق ہوگا رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی الدرداء ایک شخص نے
پوچہا دین کیا ہے فرمایا حسن خلق دوسرے نے کہا نحوست کیا ہے کہا بدخلقی **حکایت** سامنے حضرت کے ایک
عورت کا ذکر کیا کہ وہ دن کو روزہ رکہتی ہے اور رات کو تہجد پڑہتی ہے مگر بدخلق ہے ہمسایون کو اپنی زبان سے
ایذا دیتی ہے فرمایا لاخیر فیہا ھی من اھل النار یہ بہی ارشاد کیا ہے کہ بہت دوست و نزدیک مجہسے مجلس مین
دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے جنکے اخلاق بہت اچہے ہین ام حبیبہ سے فرمایا تہا ذھب حسن الخلق بخیر الدنیا
والاخرۃ ایک حدیث مین یون کہا ہے مسلمان حسن خلق سے درجہ صائم قائم کا پالیتا ہے **حکایت** حکیم لقمان سے
اونکے بیٹے نے پوچہا تہا انسان مین کون خصلت اچہی ہے کہا دین کہا اگر دو ہون تو کونسے ہون کہا دین و مال

ما احسن الدین والدنیا اذا اجتمعا	لا بارک اللہ فی الدنیا بلا دین

کہا اگر تین ہون فرمایا دین و مال و حیا کہا اگر چار ہون کہا تو یہ تینون اور حسن خلق کہا اگر پانچ ہون کہا یہ چار و دن اور

اور مجاہدہ و ریاضت کرنا واسطے تزکیۂ نفس کے شاق ہے وہ یہ کہتے ہین کہ خلق مین تغیر نہین ہو سکتا ہے جس طرح
کہ خلق مین تغیر نہین ہوتا ہے اور ہمنے امتحان کیا ہے کہ مجاہدہ سے استیصال شہوت وغضب کا ممکن نہین ہے
یہ قول ٹھیک نہین اسلئے کہ اگر اخلاق متغیر نہو سکتی تو وعظ و نصیحت و تادیب بیکار رہتا حالانکہ حضرت نے فرمایا
ہے انما بعثت معلما اور ارشاد کیا ہے کہ حسنوا اخلاقکم آدمی تو در کنار جانور کی وحشت بہی انس
سے بدل جاتی ہے تعلیم سے باز شکار کرنے لگتا ہے تادیب سے اسپ سرکش رام ہوجاتا ہے پہر اگر غضب
وشہوت بدل جائین تو کیا بعید ہے ہان ایسا استیصال انکا کہ بالکل اثر باقی نرہے اسپر ہمارا قابو نہین ہے مگر
انکا دبادینا اور ریاضت و مجاہدہ سے اپنے قابو مین رکہنا ہوسکتا ہے اور اسی کا ہمکو حکم بہی ہے اور یہی
ہماری نجات و وصول الی اللہ کا سبب ہے البتہ طبیعتین مختلف ہوتی ہین بعض مین جلد اثر ہوتا ہے اور بعض مین
دیر سے شہوت و غضب و تکبر ہر اک انسان مین موجود ہین مگر سب سے زیادہ مشکل بدلنا شہوت کا ہے کیونکہ یہ شروع
پیدایش سے ساتہہ ہوتی ہے چنانچہ لڑکپن مین بچے کو خواہش ہوتی ہے اور غصہ اکثر سات برس کی عمر مین پیدا ہوتا ہے
پہر کبہی خلق کثرت عمل سے مضبوط ہوجاتا ہے اس باب مین لوگون کے چار درجے ہوتے ہین ایک جاہل محض
دوسرا جاہل و گمراہ تیسرا جاہل گمراہ فاسق چوتہا ہمراہ جہل و گمراہی و فسق کے شریر پہلے درجے کا علاج جلد
ہوسکتا ہے دوسرے درجے کا روبراہ لانا پہلے کی بنسبت سخت ہے تیسرے درجے کا علاج گویا محال ہے
اور اوسکے صلاح کی توقع نہین چوتہا درجہ سب سے زیادہ سخت تر ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اخلاق تغیر کو بطریق
ریاضت کے قبول کرتا ہے مراد اس سے اعتدال پر لانا غضب وشہوت کا ہے اس طرح پر کہ انمین سے کوئی عقل
پر غالب نہو بلکہ یہ سب عقل ہی کے قابو مین رہین اور اس بات کی دلیل کہ اخلاق مین افراط و تفریط مقصود
نہین ہے بلکہ درجۂ اوسط مطلوب ہے یہ ہے کہ اللہ نے اسی درجۂ وسطی کی تعریف فرمائی ہے والذین اذا انفقوا
لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواما اسمین اشارہ ہے طرف سخاوت کے سخاوت میان بیشی و کمی کے ہوتی ہے
اور فرمایا ولا تجعل یدک مغلولة الی عنقک ولا تبسطها کل البسط اسی طرح شہوت طعام مین اعتدال مطلوب ہے
حرص اور بستگی طبع ناپسند ہے کما قال تعالی کلوا واشربوا ولا تسرفوا انه لا یحب المسرفین اور غضب
کے باب مین فرمایا ہے اشداء علی الکفار رحماء بینهم اور حدیث مین آیا ہے خیر الامور اوسطها
سارے اخلاق کو اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ دونون طرفین مذموم ہوتی ہین اور فقط درجۂ وسطی محمود ہوتا ہے
اور وہی مقصود و ممکن بہی ہے **ف** جب بات یہ ٹہیری کہ مراد حسن خلق سے اعتدال ہے قوت عقل و کمال
حکمت و اعتدال قوت غضب وشہوت کا اور منقاد ہونا انکا واسطے شرع و عقل کے تو یہ حسن خلق دو طرح سے
حاصل ہوتا ہے ایک فضل الہی سے کہ آدمی ابتداء پیدایش سے کامل العقل حسن الخلق پیدا ہو اور شہوت و غضب

کرتا ہے قدر و منزلت مین جسم سے بڑہکر ہے کیونکہ وہ فقط بصر سے دیکہتا ہے کریمہ انی خالق بشرا من طین فاذا سویتہ
ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین دلیل ہے اس بات پر کہ بدن کی نسبت طرف مٹی کے ہے اور روح
کی نسبت طرف اللہ کے غرضکہ تعریف خلق کی یہ ہے کہ خلق ایک ہیئت راسخہ ہے نفس مین جس سے افعال بآسانی
بغیر فکر و تامل کے صادر ہوتے ہین سو یہ ہیئت اگر ایسی ہے کہ اوس سے وہ افعال صادر ہوتے ہین جو عقلاً و شرعاً محمود
ہین تو اوس ہیئت کا نام خلق حسن ہے اور اگر اوس سے صدور افعال قبیحہ کا ہوتا ہے تو اوس ہیئت کا نام خلق سیئی
ہے قید رسوخ کے ساتھہ ہیئت کے اسلئے لگائی ہے کہ اگر ایک شخص سے مثلاً بذل مال کا نادراً صادر ہوا ہے بسبب
کسی حاجت عارض کے تو اوسکے خلق کو سخاوت نکہین گے جب تک کہ یہ خلق اوسکے نفس مین ثابت و راسخ قدم
نہوگا اور قید سہولت کی بغیر فکر کی اسلئے ہے کہ بتکلف بذل مال یا بسکوت بوقت غضب کشش و کوشش سخی
و حلیم نہین کہلائیگا غرضکہ اس جگہہ چار امر ہین ایک فعل جمیل یا قبیح دوسری قدرت اوس فعل پر تیسری معرفت اوس فعل
کی چوتہے ہونا ایسی ہیئت کا واسطے نفس کے جس سے اوسکو طرف ایک جانب کے اون دو جوانب سے میل ہو اور کرنا
امر حسن یا قبیح کا اوسپر آسان پڑے سو خلق نرے فعل کا نام نہین ہے اوس ہیئت کا نام ہے جس سے نفس واسطے صدور
بخل یا سخا کے مستعد ہوتا ہے پس جس طرح کہ حسن ظاہری مثلاً ایک عضو کے خوب ہونیسے کامل نہین ہوتا کہ نری آنکہہ اچہی
ہو بلکہ ناک منہہ رخسار سب عمدہ ہون تب جمیل ٹہیرے اسی طرح واسطے حسن باطن کے بہی چار رکن ہین کہ جب تک
وہ حسین نہونگے تب تک حسن خلق پورا نہوگا قوت علم قوت غضب قوت شہوت قوت عدل غرضکہ جس کسی شخص مین
یہ چار رکن حد اعتدال پر ہونگے وہ مطلقاً خوش اخلاق کہلائیگا اور جسمین ایک ہی شئے یا دو شئے حد اعتدال پر ہونگی وہ فقط
اوسی اعتبار سے خوش خلق ٹہیریگا اعتدال قوت غضبیہ کا نام شجاعت ہے اور قوت شہوانیہ کا نام عفت ہے اور قوت علمیہ
کا نام حکمت ہے اور جب ان اعتدالات سے میل ہوگا تو زیادت شجاعت کا نام تہور اور ضعف و نقصان کا نام جبن
و جور اور زیادت شہوت کا نام شرہ اور نقصان کا نام جمود ٹہیریگا محمود وہی درجہ وسط ہے جسکو فضیلت کہتے
ہین اور یہ دونون طرفین رذیل و مذموم ہین ع کلا طرفی قصد الامور ذمیم رہا عدل سو اوسکے لئے دو
طرفین زیادت و نقصان کے نہین ہین بلکہ ایک ہی طرف ہے جسکو جور کہتے ہین افراط حکمت کا نام جبکہ استعمال
اوسکا اغراض فاسدہ مین ہو خبث و جربزت ہے اور تفریط کا نام بلہ اور اوسط کا نام حکمت ہے غرضکہ امہات
واصول اخلاق کے چار ٹہیرے حکمت شجاعت عفت عدل باقی اشیاء انکی فروع ہین ان چارون کا کمال
اعتدال سوا حضرت صلعم کے اور کسیکو نصیب نہین ہوا آپکے بعد لوگون مین تفاوت ہے جو شخص ان اخلاق مین
جتنا آپ سے قریب ہے اوتنا ہی وہ اللہ سے قریب ہے اور جو شخص جتنا دور ہے اوتنا ہی وہ اللہ سے بعید ہے
ف ریاضت سے اخلاق مین تغیر ہوسکتا ہے یا نہین اسمین دو قول ہین جن لوگون پر اعتقاد باطل غالب

کان حسن خلقہ

کے وقت اصل ایمان کو تباہ کر دیتا ہے عیاذاً باللہ سنہ ایک طاعت بجالانیسے اثر تزکیہ نفس کا محسوس نہین ہوتا بلکہ آہستہ
آہستہ مدت کے بعد معلوم ہوتا ہے تاہم تہوڑی طاعت کو حقیر جاننا نہ چاہیے اسلئے کہ تہوڑی تہوڑی ہوکر بہت
ہوجاتی ہے اور مجموع کا اثر کچہہ کچہہ حصہ رسد ایک ایک کے مقابل ہوتا ہے گو محسوس نہو علاوہ اسکے اگر تاثیر مخفی ہے
تو ہوا کرے ثواب تو کہین نہین گیا وہ عوض تاثیر کے موجود ہے اسی طرح معصیت کو قیاس کرنا چاہیے لوگ گناہ
صغیرہ کو حقیر جانتے ہین اور نفس کو وعدہ توبہ کا آج کل دیتے رہتے ہین یہانتک کہ دفعۃً پنجہ موت مین گرفتار ہوجاتے
ہین اور سیاہی گناہون کی دل پر چہا جاتی ہے اور توبہ کرنا مشکل پڑجاتا ہے اسلئے کہ تہوڑے تہوڑے گناہ ہوتے ہوتے
بہت ہوگئے اور دل ان پہندون مین ایسا پہنسا کہ رہائی غیر ممکن ہوگئی اس آیت سے یہی مراد ہے وجعلنا من بین
ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا غرضکہ اخلاق حسنہ کبہی تو طبیعت و اصل فطرت سے ہوتے ہین اور کبہی اچہے کامون
کی عادت اختیار کرنیسے اور کبہی صلحا و اصحاب خیر کے افعال دیکہنے و سُننے سے کیونکہ طبیعت دوسرے سے خیر و شر
دونون کو چُراتی ہے پہر جو شخص ایسا ہو کہ اوسمین یہ ہر سہ جہات جمع ہوگئے ہین یعنے طبعاً و عادۃً و تعلماً تو وہ نہایت
درجۂ فضیلت پر ہے اور جو شخص کہ طبیعت کا اچہا نہین ہے اور مہیا ہونیسے اسباب شر کے افعال بد کا عادی ہوگیا ہے
اور صحبت والے بہی بد ہین تو وہ نہایت درجہ خدا سے بعید ہے اور جنمین ان جہات کا کچہہ اختلاف ہے تو وہ ان
دونون مرتبعون کے بیچ مین ہے اوسکا قرب و بعد بموجب اوسکے وصف و حال کے ہوگا وما ظلمہم اللہ ولکن کانوا
انفسہم یظلمون ف آدمی کا نفس اگر پاک صاف مہذب ہو تو چاہیے کہ یہ کوشش کرے کہ ویسا ہی بنا رہے
بلکہ ان امور کو اوسمین قوت و زور ہوجائے اور اگر اوسمین کچہہ کمال نہو تو اوس کمال کے حاصل کرنے مین سعی کرے امراض
دل کا علاج بہی مثل امراض بدن کی ضد سے ہوتا ہے مثلاً جہل کا علاج تعلم سے اور بخل کا علاج سخی بننے سے اور کبر کا خاکساری سے اور حرص
کا کف شہوت سے ہوتا ہے مرض بدنی سے تو مرنے پر نجات ہوجاتی ہے اور مرض دل کا ایسا مرض ہے کہ بعد موت
بھی ابدالآباد تک رہتا ہے مرشد کو چاہیے کہ مرید پر ایکبارگی ریاضت و تکالیف ایک فن مخصوص یا طریق معین
کی نڈالے جبتک کہ اوسکے اخلاق و امراض سے بخوبی واقف نہو بلکہ اوسکے مرض اور حال اور مزاج و سن و سال کو
دیکہکر اوسی قسم کی مشقت اوس سے لے مثلاً مبتدی جاہل کو طریق طہارت و عبادت کا سکہائے اور اگر مال حرام
و معصیت مین مشغول ہو تو اوسکو ان چیزون کے ترک کرنیکا حکم کرے پہر مرض دل کو دیکہے بخل و رعونت
و کبر کو اونکے اضداد سے علاج کرے غرضکہ طریق عام اس باب مین نفس کی خواہش کے خلاف پر چلنا ہے اللہ
نے ایک ہی کلمہ مین اس بات کو ادا کر دیا ہے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان
الجنۃ ہی الماوی اصل مہم مجاہدۂ نفس مین پورا کرنا عزم کا ہے جب آدمی ترک شہوت کا عزم کرے اور اوسکے
لوازم پیش آئین تو یہ جانے کہ یہ اللہ کی طرف سے امتحان ہے اوسوقت صبر کرے اور اپنے وعدہ پر جما رہے

او سپر غلبہ نہو بلکہ یہ دونون منقاد ہون عقل وشرع کے تو ایسا شخص بے تعلیم کے عالم ہوجاتا ہے اور بے تادیب کے
مودب بنجاتا ہے جیسے حضرت عیسی ویحیی وہمارے حضرت صلعم اور سارے انبیا علیہم السلام تھے اور یہ بات کچھ بعید
نہین ہے کہ آدمی کی فطرت مین وہ بات ہو جو اکتساب سے حاصل ہوتی ہے اکثر لڑکے شروع سے سخی و بہادر و
صادق اللہجہ پیدا ہوتے ہین اور بعض انکے خلاف ہوتے ہین دوسری طرح یہ ہے کہ ان اخلاق کو مجاہدہ وریاضت
سے حاصل کیا جائے یعنی نفس سے ایسے کام لے جنسے کہ خلق مطلوب حاصل ہو مثلاً جو شخص خلق سخاوت حاصل
کیا چاہے اوسکا طور یہ ہے کہ بتکلف بذل مال اختیار کرے اور ہمیشہ اپنے نفس پر زور دیکر یہ کام لیتا رہے یہانتک
کہ یہ بذل اوسکی عادت ہوجائے جتنے اخلاق شرعاً عمدہ ہین وہ اسی طرح حاصل ہوتے ہین اور اسکی نہایت
یہ ہے کہ آدمی کو اوس کام مین لذت معلوم ہونے لگے اگر مزا نہ ملیگا تو وہ متصف ساتھہ اوس خلق کے نہوگا جب تک
عبادات کا بجالانا اور ممنوعات کا چھوڑنا برا لگے گا اور نفس پر شاق گذریگا تب تک نقصان باقی رہیگا اور کمال
سعادت کو نہ پہنچیگا ہان ان باتون پر مواظبت کرنا بہ نسبت نکرنیکے بہتر ہوگی مگر بہ نسبت طوع و رغبت کے ساتھہ
کرنیکے بہتر نہین ہے واسطے اللہ نے فرمایا ہے انها لکبیرۃ الا علی الخاشعین اور حدیث مین آیا ہے اعبد اللہ
فی الرضا فان لم تستطع ففی الصبر علی ما تکرہ خیر کثیر پھر سعادت موعودہ کے حاصل ہونیکے لئے یہ امر کافی
نہین ہے کہ کبھی تو طاعت مین مزا ملے اور نافرمانی بری لگے اور بعض اوقات مین یہ حال نہو بلکہ ساری عمر یہی
حالت رہنا چاہیئے اب جتنی عمر بڑہے گی یہ فضیلت مستقل ہوگی غرض ان اخلاق سے یہ ہے کہ نفس مین سے
محبت دنیا کی جاتی رہے اور اللہ کی محبت اوسمین جم جائے یہانتک کہ کوئی چیز نزدیک اوسکے لقاء خدا سے محبوب تر
نہ ہے اپنا مال بھی ایسے ہی کامون مین خرچ کرے جس سے یہ مطلب حاصل ہو غضب و شہوت کو بھی ایسے ہی طرح پر
کام مین لائے جس سے اللہ ملے لیکن انکا موزون ہونا میزان شرع و عقل مین ضرور ہے پھر اس سے مزا ملے
اور خوش ہو ہمنے ملوک منعمین کو احزان دائمہ مین دیکھا ہے اور قمار باز مفلس کو فرحناک پایا ہے یہ اسی لئے
ہے کہ طول ممارست سے الفت حاصل ہوجاتی ہے دل و اعضا مین ایک عجیب طرح کا علاقہ ہے کہ جو صفت دل پر
غالب ہوتی ہے اوسکا اثر اعضا پر پہنچتا ہے اعضا اوسیکے موافق حرکت کرنے لگتے ہین اور جو فعل اعضا سے کیا جاتا
ہے اوس سے بھی کبھی دل پر اثر بطور دور کے پڑتا ہے غرضکہ جو شخص تزکیہ و تکمیل و تحسین قلب کی اعمال حسنہ
سے چاہتا ہے وہ نہ ایک دن کی عبادت مین یہ رتبہ پاسکتا ہے اور نہ ایک دن کی نافرمانی سے اس رتبہ سے محروم
ہوسکتا ہے ایک روز کا بیکار چھوڑنا دوسرے روز کی بیکاری کا باعث ہوتا ہے پھر اسی طرح ہوتے ہوتے
آخر کو نفس کسل کا عادی ہوکر مرے سے تحصیل چھوڑدیتا ہے اور فضیلت سے محروم رہجاتا ہے اسی طرح
ایک گناہ صغیرہ کا ارتکاب دوسرے کا باعث ہوتا ہے اور بتدریج اصل سعادت سے باز رکھتا ہے اور خاتمہ

کوشش کئے جائے حاصل یہ ٹہیرا کہ جو شخص طالب نجات کا ہو تو وہ جان لے کہ بدون عمل صالح کے نجات نہوگی
عمل صالح بہی اخلاق حسنہ جمیلہ ہین جو کتاب و سنت سے ثابت ہوچکی ہین اللہم توفیقا **ف** اللہ تعالی کو جب یہ منظور
ہوتا ہے کہ کسیکے ساتہہ خیر کرے تو اوسکی نظر طرف اوسکے عیبون کے پہیر دیتا ہے نیز عقل والے پر اوسکے عیوب مخفی نہین رہتے
اور بعد دریافت عیب کے علاج بہی ممکن ہے لکن افسوس تو یہ ہے کہ لوگ اپنے عیبون سے جاہل ہین اور دوسرون کے
ذرا ذرا عیب معلوم کرتے ہین مگر اپنے بڑے عیب بہی نہین جانتے اپنے عیب پہچاننے کے چار طور ہین ایک یہ کہ سامنے
کسی شیخ بصیر بعیوب النفس کے بیٹھے جو آفات مخفی پر آگاہ ہے اوسکو اپنے نفس پر حاکم کرے اوسکے اشارہ پر مجاہدہ
مین چلے دوسرے یہ کہ کسی اپنے دوست راست باز دیندار ہوشیار سے کہے کہ تو میرے احوال و افعال کو تاکا کرے اور جو
برائی جس امر مین معلوم ہو اوسپر مطلع کرے آئمہ دین اسی طرح کیا کرتے تہے عمر رض نے کہا ہے خدا رحمت کرے اوس شخص پر
جو مجکو میرے عیب بتائے پہر سلمان سے اپنے عیب پوچہا کرتے اور حذیفہ سے کہا بتاؤ مجہہ مین کوئی نشان نفاق کا تو نہین ہے

	خواہی کہ عیبہای تو بر تو شود عیان		یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

داؤد طائی سے کہا تم لوگون سے کیون نہین ملتے کہا مین ایسے لوگون سے ملکر کیا کرون جو میرے عیب پوشیدہ رکہین اہل
دین کی آرزو یہی ہوتی تہی کہ دوسرے کے بتلانیسے اپنے عیب پر متنبہ ہوجائین لکن اب ایسا زمانہ ہوگیا ہے کہ جو کوئی
نصیحت کی بات کہے اور ہمکو ہمارے عیوب بتائے وہ سب سے بڑہکر دشمن گنا جاتا ہے سو یہ علامت ہے ضعف ایمان
کی کیونکہ اخلاق بد مثل سانپ بچہو کے ہین تو اگر کوئی ہمسے یون کہے کہ تمہارے کپڑون مین بچہو یا سانپ ہے تو ہمین اوسکا
ممنون و شکر گذار ہونا چاہئے ہم خوش ہوکر اوسکے قتل کرنے اور دور کرنے مین کوشش کرین حالانکہ بچہو کا زہر ایکدن یا
اس سے بہی کم رہتا ہے اور خلق بد کا وبال بعد موت کے ہزارون برس تک رہیگا تیسرے یہ کہ اپنے عیب دشمنون کی
زبانی معلوم کرے کہ وہ لوگ اسی عیب جوئی کے درپے رہتے ہین ع ولکن عین السخط تبدی المساویا ٥

	از صحبت دوستے برنجم کز دشمن شوخ چشم بیباک		کاخلاق بدم حسن نماید تا عیب مرا بمن نماید

خلاصہ یہ ہے کہ دنیا مین بہ نسبت دوستون کے دشمنان عیب جو سے زیادہ فائدہ اوٹہاتا ہے کیونکہ دوست خوشامد
کے سبب سے عیب ظاہر نہین کرتے مگر طبیعت انسان اسپر مجبول ہے کہ دشمن کو جہٹلائے اور اوسکی بات کو حسد
پر محمول کرے لکن اہل بصیرت دشمنون کی بات سے منتفع ہوتے ہین کیونکہ زبان اعدا پر ضرور انکی برائیان مذکور ہوتی ہین
چوتہے یہ کہ آدمیون سے ملکر جو بات اونمین بری دیکہے اپنے نفس کا مطالبہ ساتہہ اوسکے کرے اسلئے کہ مومن ایک
دوسرے کا آئینہ ہوتا ہے دوسرے کے عیب دیکہکر اپنے عیب جان لیتا ہے اور یہ تادیب بہت عمدہ ہے آدمی اگر
اسپر عمل کرے تو کچہہ حاجت کسی مرشد و مودب کی نہو ٥

اگر عہد شکنی کریگا تو نفس کو ویسی ہی عادت ہو جائیگی اور تباہ ہو جائیگا بلکہ اگر عہد شکنی کرے تو اپنے اوپر ایک سزا مقرر
کرے اگر اوسکو سزا سے نہین ڈرائیگا تو نفس اوسپر غالب آجائیگا اور مرتکب شہوت ہو کر ریاضت برباد کر دیگا **ف**
انسان کے دل کا فعل خاص عبادت و معرفت الٰہی ہے او خاصیت نفس انسانی کی وہی ہونا چاہیے کہ جس سے
وہ بہائم سے علیحدہ ہو جائے کیونکہ قوت کھانے پینے جماع کرنے کی دیکھنے مین تو انسان اونسے متمیز نہین ہے
بلکہ اس بات مین ممتاز ہے کہ اوسکو معرفت حقائق امور کی ہے اللہ تعالیٰ موجد و مخترع ہے ساری اشیاء کا اگر کوئی تمام
اشیاء کو جانے اور اونکے صانع واحد کو نہ پہچانے تو اوسنے گویا کچھ خاک بھی نجانا سو علامت شناخت خدا کی محبت ہے
ساتھہ خدا کے جو اوسکو پہچانتا ہے وہی اوسکی دوستی مین محو ہو جاتا ہے محبت خدا کی یہ نشانی ہے کہ اوسپر دنیا و ما فیہا
اور تمام اپنی محبوب چیزون کو ترجیح نہ دے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے قل ان کان اباء کم و ابناء کم و اخوانکم و از[واجکم]
وعشیرتکم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من اللہ و رسولہ
وجهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ سو جس کسیکو سوا اللہ پاک کے اور کوئی چیز محبوب تر ہوتی ہے تو
اوسکا دل بیمار ہوتا ہے تمام قلوب بیمار ہین الا ما شاء اللہ یہ بیماری دل کی مرض لا علاج ہو گیا ہے نہ اسکا علم
لوگون مین رہا نہ اس مرض کو کوئی جانتا پہچانتا ہے لوگ حب دنیا پر جہک پڑے ہین اور ایسے اعمال پر متوجہ
ہین کہ ظاہر مین طاعت و عبادت ہے اور باطن مین ریا و عادت حالانکہ سالم ہونا دل کا تمام اخلاق نا مرضیہ و عادات
ذمیمہ سے ضرور ہے یہانتک کہ متعلقات دنیا مین سے کسی چیز کا علاقہ نرہے اور یہان سے لے لگاؤ اوٹھہ جانے
نہ خود دنیا کی طرف التفات ہو اور نہ اوسکے لوازم کا شوق اوسوقت ساتھ اللہ کے اطمینان کے ساتھہ جائیگا اللہ اس[سے]
راضی ہوگا اور یہ اللہ سے خوش پہر بندگان مقرب یعنی انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کی جماعت مین داخل ہوگا جو
بہت اچھے رفیق ہین درجہ اوسکا دونون طرفون مین نہایت باریک ہے بلکہ بال سے زیادہ پتلا اور تلوار سے زیادہ
تیز ہے تو جو کوئی دنیا مین اس صراط مستقیم پر قائم رہیگا وہ اوسی طرح آخرت کے پل صراط پر بھی گذریگا اور جو آدمی
کچھ نہ کچھ درجہ وسطی سے ایک طرف کو جہک جاتا ہے اسلئے اوسکا دل اوسی طرف کو متعلق رہتا ہے جس طرف
کہ وہ مائل ہے لہذا کچھ نہ کچھ عذاب اور گذر اوسکا دوزخ پر ضرور ہوگا گو بجلی ہی کی طرح کیون نہ پار ہو جائے
قال تعالیٰ وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اسی استقامت
کی دشواری کی وجہ سے ہر روز بندہ پر اثناء قرات سورہ فاتحہ مین سترہ بار یہ دعا پڑہنا واجب ہوا **اهدنا الصرا[ط]**
المستقیم حکایت ایک شخص نے حضرت کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ آپنے فرمایا ہے مجکو سورہ ہود نے
بوڑہا کر دیا اسکی کیا وجہ ہے فرمایا اوسمین یہ حکم ہے **فاستقم کما امرت** معلوم ہوا کہ مستقیم رہنا راہ راست
پر ایک امر دشوار ہے مگر بندہ کو چاہیے کہ گو استقامت حقیقی ہاتھہ نہ آسکے تو بھی واسطے قرب استقامت کے

کہتے ہین علماء وحکما کا اسپر اجماع ہے کہ ان النعیم لایدرک الا بترک النعیم یعنی وہان کا چین یہان کے عیش چہوڑنے سے ملتا ہے وہب بن وردنے کہا ہے کہ جو کوئی شہوات دنیا کا دوستدار ہے اوسکو چاہیئے کہ ذلت کے لئے طیار رہے **حکایت** زلیخانے یوسف علیہ السلام سے کہا تہا سبحان من جعل الملوک عبید المعصیة وجعل العبید ملوکا بطاعتہ لہ یعنی اللہ پاک نے بادشاہون کو بسبب حرص وشہوت کے غلام کردیا وذلک جزاء المفسدین اور غلامون کو بسبب صبر وتقوی کے بادشاہ بنادیا آپنے فرمایا کہ یہ تو خدا ہی نے کہا ہے انہ من یتق ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین غرضکہ سعادت اخروی کا طریق سوا اسکے نہین کہ نفس کو اوسکی خواہش سے روکے شہوات کی مخالفت کرے اور کچہہ نہو تو اسپر ایمان لانا ہی واجب ہے اصل ریاضت یہ ہے کہ جو چیز قبر مین ساتہہ نہ جائے اوس سے نفس کو بقدر ضرورت بہرہ مند کرے اکل ولباس ونکاح ومسکن مین اقتصار کرے اور جس چیز بغیر نہ بنے اور اوسکی طرف مضطر وبیقرار ہو تو اوس سے قدر حاجت وضرورت پر مکتفی ہو اگر زیادہ لیگا تو اوسی قدر کے ساتہہ الفت وانس رہیگا جب مریگا تو دنیا مین پہر آنیکی تمنا رہیگی یہ تمنا اوسیکو ہوتی ہے جسکو آخرت سے کچہہ بہرہ نہو اور صورت نجات کی اس ہلاک سے یہ ہے کہ دل مشغول بمعرفت ومحبت وذکر وفکر خدا ہو اور اوسی کا ہو رہے اور دنیا سے اوسی قدر پر قناعت کرے جو ذکر وفکر سے مانع نہو سو یہ سب باتین اللہ کی عنایت سے میسر ہوتی ہین جو کوئی اس ریاضت حقیقی تک نہ پہنچے تو اتنا ہی کرے کہ اوسکی لگ بہگ پہنچنے کا ارادہ فرمائے اس باب مین لوگ چار طرح پر ہوتے ہین ایک وہ شخص ہے کہ اوسکا دل ذکر خدا مین ڈوبا ہوا ہے اور طرف دنیا کے سوائے ضرورت معیشت کے کچہہ التفات نہین کرتا ایسا شخص صدیقین مین سے ہوتا ہے مگر یہ رتبہ بہت دنون کی ریاضت اور مدت تک ترک شہوات کے بعد ملتا ہے ؎

سوز دل پروانہ مگس را ندہند	سرمد غم عشق بلہوس را ندہند
این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند	عمرے باید کہ یار آید بکنار

دوسرا وہ شخص ہے جسکا دل دنیا مین غرقاب ہے اللہ کا ذکر فقط بطور حدیث نفس کے آجاتا ہے یعنی زبان سے ذکر کرتا ہے نہ دل سے سو ایسا شخص ہالکین مین سے ہوتا ہے تیسرا وہ شخص ہے جو دنیا ودین دونون مین مشغول ہے لکن دل پر دین غالب ہے تو ایسا شخص آگ مین ضرور جائیگا مگر جتنا دل پر غلبہ اللہ کے ذکر کا ہوگا اوتنے ہی جلد نجات پائیگا چوتہا وہ شخص ہے کہ دونون مین مشغول ہے مگر دل پر دنیا کا غلبہ ہے یہ شخص دوزخ مین زیادہ رہیگا لکن پہر اوسمین سے باہر نکلیگا کیونکہ اگرچہ دنیا اوسکے دل پر غالب تہی مگر خدا کا ذکر بہی تہ دل سے کرتا تہا اوسکی برکت وقوت سے نجات ملیگی اللہم انا نعوذ بک من خزیک فانک انت المعاذ بعض لوگ کہتے ہین کہ اشیاء مباح سے لذت لینا مباح ہے تو اس سے خدا کی دوری کیسے ہوگی مگر یہ اونکا خیال خام ہے

ہر کہ خود تربیت خود نکند حیوانست　　　آدم آنست کہ اورا پدر و مادر نیست

حکایت کسینے عیسی علیہ السلام سے پوچھا تھا من ادّبك یعنی تمکو کسنے ادب سکھایا ہے کہا ما ادبنی احد رایت جھل الجاھل شیئا فاجتنبتہ یعنی مجھے کسینے ادب نہین سکھایا مجکو جہل جاہل کا برا معلوم ہوا مینے اوس سے کنارہ کیا **ف** طریقہ علاج کرنے امراض قلوب کا ترک شہوات ہے اور مادہ ان بیماریون کا اتباع شہوات ہے تو علم ویقین سے ان امراض ومعالجات کو اگر جان لیا ہے تو فبہا اور اگر نہین جانا ہے تو اوسکی تصدیق کرنا تقلیداً ضرور ہی ہے اسلئے کہ ایمان کا درجہ جُدا ہے اور علم کا درجہ جدا علم بعد ایمان کے حاصل ہوتا ہے سو جس کسینے اس بات کی تصدیق کی کہ مخالفت شہوات کی اللہ تک پہنچاتی ہے اور اوسکا کچھہ سبب وبھید نہ جانا تو وہ ایمان والون مین ہے اور جب سبب وراز پر بھی وقوف ہوگیا تو اب وہ علم والون مین ہوا وکلاً وعد اللہ الحسنی اس بات پر ایمان لانا کتاب وسنت واقوال اہل علم سے ثابت ہے **قال تعالی** ونہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی **وقال تعالی** اولئك الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی اسکی تفسیر یہ کی ہے کہ اونکے دلون مین سے محبت شہوات کی نکال لی ہے انس سے رفعاً بسند ضعیف آیا ہے کہ مومن پانچ سختیون مین ہوتا ہے ایک تو دوسرا مومن کہ اسکا حسد کرتا ہے دوسرے منافق اوس سے بغض رکھتا ہے تیسرے کافر اوس سے لڑتا ہے چوتھے شیطان اوسکو بہکاتا ہے پانچوین نفس اوس سے نزاع کرتا ہے رواہ ابوبکر بن لال فی مکارم الاخلاق معلوم ہوا کہ نفس عدو ومنازع ہے اسلئے مجاہدہ کرنا اوس سے انسان پر واجب ہے عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہے طوبی لمن ترك شہوۃ حاضرۃ لموعود غائب لم یرہ سفیان ثوری کہتے تھے مینے نفس سے سخت تر علاج کسی شئے کا نہین دیکھا کبھی تو مجکو مفید ہوتا ہے اور کبھی مضر **حکایت** ابو العباس موصلی اپنے نفس سے کہتے تھے کہ تو نہ شہزادون کے ساتھہ دنیا کا مزا پاتا ہے اور نہ طلب آخرت مین عابدون کے ساتھہ محنت اوٹھاتا ہے کیا تو مجکو دوزخ وجنت کے بیچ مین قید کر لگا تجھے شرم نہین آتی ؎

نہ تو زاہدون مین جگہہ ملی نہ تو فاسقون سے لگی لگی　　　تری وہ مثل ہے اسے رضی نہ الی الذی نہ الی الذی

نہ تمتعت ز دنیا نہ ز دین نصیب مظہر　　　بفنون بے کمالی چہ قدر کمال داری

یحیی بن معاذ کہتے ہین نفس کے ساتھہ ریاضت کی تلوارون سے لڑنا چاہیئے ریاضت چار طرح پر ہوتی ہے تھوڑا کھانا تھوڑا سونا بقدر حاجت بولنا سب لوگون کی ایذا سہنا یعنے کم خوردن وکم خفتن وکم گفتن وستم مردم برداشتن سو تھوڑے کھانیسے شہوت مرجاتی ہے اور تھوڑے سونے سے نیت صاف ہوتی ہے اور کم بولنے مین آفات سے سلامت رہتا ہے اور تحمل اذی سے اقصی مراتب کو پہنچتا ہے انسان کے تین دشمن ہین دنیا وشیطان ونفس سو دنیا سے زہد کرکے بچے اور شیطان سے مخالفت کی راہ چل کر اور نفس سے ترک شہوات کرکے جعفر بن محمد

مجھمین حسن خلق آگیا ہے اب کیا حاجت مجاہدہ کی ہے اسلئے معلوم کرنا علامات حسن خلق کا ضرور ہے کیونکہ حسن
خلق عین ایمان ہے جسطرح کہ سوء خلق عین نفاق ہے اللہ نے اپنی کتاب مین صفات مومنین ومنافقین دونون
بیان کردئے ہین **قال تعالی** قد افلح المومنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو
معرضون **الی قولہ** اولئک ہم الوارثون **وقال تعالی** التائبون العابدون الحامدون **الی قولہ**
وبشر المومنین **وقال تعالی** وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا واذا خاطبہم الجاہلون الی
آخر السورۃ سو جسکو اپنے حال مین شک ہو وہ اپنے آپکو ان آیات سے مطابق کرے اگر سب باتین اوسمین انکے
مطابق ہون تو اوسکو حسن خلق حاصل ہے اور اگر کوئی مطابق نہین تو یہ سوء خلق کی علامت ہے اور اگر تھوڑی باتین
مطابق ہین اور تھوڑی نہین تو اوتنا ہی نقصان ہے ایسی صورت مین جو بات حاصل ہوگئی ہو اوسکی حفاظت کرے
اور دوسری بات کی تلاش آنحضرت نے مومن کے بہت سے صفات ذکر کئے ہین جنکو نووی نے ریاض الصالحین مین
اور مینے کتاب **مکارم الاخلاق** مین بابراد احادیث جمع کیا ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ علامات حسن خلق کی
یہ ہین کہ کثیر الحیا کثیر الصلاح کم آزار کم سخن غیر فضول کثیر العمل کم لغزش راست گفتار نیکوکار صاحب وقار صابر شاکر
راضی حلیم رفیق پارسا شفیق ہشاش بشاش ہو بدگفتار و دشنام باز چغل خور غیبت گو جلد باز کینہ ور بخیل حاسد نہو
بغض وغضب اللہ ہی کے لئے کرے اور حب ورضا بھی واسطے اللہ کے ہو انہی باتون سے خوش خلق ہوتا ہے
حاتم اصم نے کہا ہے مومن فکر وعبرت مین مشغول رہتا ہے اور منافق حرص وامل مین مومن سوا اللہ کے کسی سے
توقع نہین رکہتا ہے اور منافق سوا خدا کے سب سے توقع رکہتا ہے مومن سوا اللہ کے سب سے بیخوف ہوتا ہے
اور منافق سوا خدا کے سب سے خائف رہتا ہے مومن مال دیتا ہے دین نہین دیتا اور منافق دین دیتا ہے اور مال
نہین دیتا مومن حسنات کرکے روتا ہے اور منافق گناہ کرکے ہنستا ہے مومن کو خلوت وتنہائی پسند آتی ہے اور
منافق کو جماعت اچھی لگتی ہے مومن کھیتی کرتا ہے اور اوسکے بگاڑ سے ڈرتا ہے اور منافق بیخ کنی کرتا ہے اور
توقع خرمن کی رکہتا ہے پہلا امتحان حسن خلق کا یہ ہے کہ ایذا پر صبر کرے جو کوئی دوسرے کی بدخلقی کا شاکی ہو
ہو یہ دلیل ہے خود اوسکی بدخلقی پر کیونکہ حسن خلق ایذا وجفا کی برداشت کا نام ہے **حکایت** ابوعثمان حیری
کو ایک شخص نے بطور امتحان دعوت کرکے بہانہ سے بلایا جب وہان گئے کہا اسوقت تو مجھسے کچھہ بن نہین سکتا
یہ چلے آئے جب بہت دور نکل آئے اوسنے جاکر کہا کہ اسوقت جو موجود ہے اوسپر قناعت کرو جب دروازہ پر
پہنچے پھر ویسا ہی کہا پھر لوٹ آئے اسی طرح کئی بار اونکو بلایا اور پھیر اگر ذرا متکدر نہوئے وہ شخص پاؤن پر گر پڑا
اور کہا مینے تمکو آزمانا چاہا تہا سبحان اللہ آپکا کیا خلق ہے فرمایا جو بات تو نے میری دیکھی یہ صفت تو کتے
کی ہے کہ جب بلاؤ چلا آئے اور ہنکاؤ تو ہٹ جائے **حکایت** ایک دن سوار ہوکر ایک کوچہ سے نکلے

علامات حسن خلق

بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ دنیا کی دوستی ہر ایک گناہ کی جڑ ہے اور ہر ایک حسنہ کو حبط کرتی ہے اور مباح شئے جو ضرورت سے زیادہ ہو وہ بیشک دنیا ہے اور دوری کا سبب ہوتی ہے نفس دنیا کی لذت پاکر خوش ہوتا ہے اور اوسکی طرف مائل و مطمئن بنتا ہے اور اترا کر پھولا نہیں سماتا جیسے کوئی متوالا ہو کہ کبھی ہوش ہی نہ آئے حالانکہ یہ فرحت و مسرت اوسکے حق مین زہر قاتل ہے کہ ہر رگ و ریشہ مین پھیل جاتی ہے اور خوف و ذکر موت اور اہوال قیامت کو یک لخت اوسکے دل سے اوڑا دیتی ہے اسی کا نام موت قلب ہے قرآن پاک مین مذمت دنیا کی اور دنیا پر خوش ہونے کی بہت جگہہ آئی ہے قال تعالیٰ و رضوا بالحیاۃ الدنیا واطمئنوا بہا وقال تعالیٰ وما الحیاۃ الدنیا فی الآخرۃ الا متاع وقال تعالیٰ اعلموا انما الحیاۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد اہل دل نے تجربہ کیا ہے کہ دنیاوی فرحت کی حالت مین دل کو سخت و سرکش و دور تر تاثر ذکر الٰہی سے پایا ہے اور غم کی حالت مین نرم و صاف و متاثر پایا ہے اس سے جانا کہ نجات آدمی کی اسی مین ہے کہ مدام مغموم رہے اور سامان سرور و طغیان سے کوسون بھاگے

ماراہوای گلشن و باغے نماندہ ست	اے بوی گل بروکہ دماغے نماندہ ست

اور اپنے نفس کو عادت صبر کرنے کی شہوات سے ڈالے خواہ حلال ہون یا حرام اور جان لے کہ ان حلالہا حسابا وحرامہا عقاب وشبہتہا عتاب وھو نوع عذاب فمن نوقش الحساب عذب فی عرصات القیامۃ عقلمند اس بات کو پسند کرتا ہے کہ چند سے سفر کرکے کوئی کام یا پیشہ ایک ماہ مین ایسا سیکھہ لے جس سے ایک سال خواہ عمر بھر کو چین ملجائے سو اگر تم حساب کرو تو مدت زندگی دنیا کی بہ نسبت ابد الآباد کے اتنی بھی نہین ہے جتنی مدت ایک ماہ کی بہ نسبت عمر دنیا کے ہے تو اتنے دنون کا صبر و مجاہدہ واسطے اوس نعیم مقیم کے بر ضرور ہے فعند الصباح یحمد القوم السری وتذھب عنہم عمایات الکری ۵

صبر ست علاج دل بیمار تو و اقف	افسوس کہ کم داری و بسیار ضرور ست

اور طریق مجاہدہ و ریاضت کا باعتبار احوال ہر ایک انسان کے مختلف ہوتا ہے مگر بطور کلیہ یہ ہے کہ اسباب دنیا مین سے جس شخص کو جس چیز سے زیادہ خوشی ہوتی ہو اوس کو چھوڑ دے جیسے مال یا جاہ یا قبول وعظ یا عزت قضا و ولایت یا کثرت اتباع درس و افادہ پھر جب ان اسباب فرح کو چھوڑ دے تو لوگون سے الگ ہو کر اپنے دل کا نگران رہے یہانتک کہ بجز ذکر و فکر خدا کے اور کوئی شغل نہو اور جو وسوسہ یا شہوت نفس مین ظاہر ہو اوسکو تاکتا رہے جب کچھہ پیدا ہو فوراً اوسکا استیصال کرے اسی طرح عمر بھر کرتا رہے کیونکہ انتہاء مجاہدہ نفس کے موت ہے اللہم احینا مسلمین وامتنا مسلمین تائبین مستغفرین ف آدمی کو اپنے عیبون کی خبر نہین ہوتی ہے جب ذرا سا مجاہدہ کرکے بڑے بڑے گناہ کرنا ترک کردیتا ہے تو یہ جانتا ہے کہ اب مین مہذب ہو گیا ہون اور

سے بچے عورت متدین حلال خوار کا دودہ پلاسئے کیونکہ حرام کے دودہ مین برکت نہین ہوتی بلکہ بڑا ہوکر طرف خبث کے
میل کرتا ہے آغاز تمیز کا حیا کے ظاہر ہونیسے ہوتا ہے جھلک نور عقل کی اوسمین آتی ہے اول جو صفت لڑکے پر
غالب ہوتی ہے وہ خواہش طعام ہے اوسکو ادب سکھائے کہ دہنے ہاتھہ سے کھا کھانے پر بسم اللہ کہہ اپنے سامنے
سے نوالہ اوٹھا دوسرے کی طرف نہ دیکھہ کہ وہ کیونکر کھاتا ہے اور جلد جلد نہ کھا چبا کر کھا اور پیاپے منھہ مین نوالہ مت لے
اور ہاتھہ وکپڑا مت بھر کبھی روکھی روٹی کی بھی عادت ڈالے تاکہ یہ نہ جانے کہ سالن کے ساتھہ ہی کھانا ضرور ہے
بسیار خواری کی سامنے اوسکی مذمت کرے کم خوار کی ثنا کرے دال دلیہ پر قناعت دلائے سفید کپڑا پسند کرائے
رنگین وریشمی نہ پہنائے کہ یہ عورتون اور مخنثون کا لباس ہے ابتدا مین اگر لڑکے کی خبر گیری نہین ہوتی ہے تو
اکثر عادات بد اوسمین پیدا ہوتے ہین جھوٹا حاسد چور جھگڑالو چغل خور بیہودہ گو مضحک مکار بے پروا بیحیا ہوجاتا ہے
پھر مکتب مین بٹھائے قرآن وحدیث وحکایات صلحا سکھائے تاکہ اوسکے دل مین محبت صالحین کی جمے
اور ایسے اشعار جنمین عشق وعاشقی کا ذکر ہو پڑہنے نہ دے اس قسم کے بہت سے آداب ہین جنکو غزالی رح نے بیان
کیا ہے پھر کہا ہے کہ قریب بلوغ ان باتون کے اسرار بتائے اور کہے کہ کھانا بمنزلۂ دوا کے ہے غرض کھانے سے
طاقت حاصل کرنا ہے واسطے عبادت خدا کے دنیا ایک ناپائدار چیز ہے اسکی کچھہ اصل نہین موت پر اسکی لذتین
جاتی رہتی ہین یہ صرف گذرگاہ ہے رہنے کی جگہہ فقط آخرت ہے موت ہر گھڑی گھڑی تاک رہی ہے ہوشیار وہی ہے
جو دنیا سے زاد آخرت لے اور جلد سے اللہ کے پاس بڑا رتبہ حاصل کرے وسعت بہشت سے مزا اوٹھائے اگر اول
سے تربیت اچھی نہوگی اور لڑکے کو عادت کھیل کود تماشے بے حیائی وفحش وطعام ولباس کی رہیگی تو ان باتونکا
اثر دلپر کچھہ نہوگا جیسے خشک مٹی دیوار پر نہین ٹھیرتی ابتدا مین جوہر قلبی ہر طرح کی لیاقت رکھتا ہے خیر وشر
دونون سیکھہ سکتا ہے اب ماں باپ جدہر چاہین لیجائین کل مولود یولد علی الفطرۃ الحدیث **ف** بندے
اور حق کے درمیان چار حجاب ہوتے ہین مال وجاہ وتقلید وعصیان مال کا حجاب یون دور ہوتا ہے کہ اوسکو
بانٹ دے اور ضرورت سے زیادہ اپنی ملک مین نہ رکھے کیونکہ جب تک ایک درم بھی پاس رہیگا توجہ دل کی
اوسی طرف رہیگی اور وہی محبوب ہوگا جاہ کے دور کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ ایسی جگہہ رہے جہان جاہ حاصل ہو
اور سکوت وخاکساری اختیار کرے اور ایسے اعمال بجالائے کہ خلق کو اس سے نفرت ہو تقلید کا دفعیہ یون
ہوتا ہے کہ تعصب مذاہب چھوڑ دے کلمۂ طیبہ کے معنی کی تصدیق کرکے حقیقت اذعان حاصل کرے یعنی سوا اللہ
کے جو چیز اسکی معبود ہوا اوسکو نیست ونابود کرے سب سے بڑہ معبود بندہ کا ہوائی نفس ہے اوسکو دور کرے
اس سے جس چیز کا اعتقاد بسبب تقلید کے حاصل ہوا ہے اوسکی حقیقت کھل جائیگی یہ بات مجاہدہ سے حاصل
ہوتی ہے نہ مجادلہ سے اگر نفس پر غلبہ تعصب کا رہا اور سوا اوس اعتقاد تقلیدی کے اور بات کی گنجائش نہوئی

اوپر سے کسی نے راکھ پھینکدی اوتر پڑے اور سجدۂ شکر کیا اور کپڑون پر سے راکھ جہاڑی اور کچھہ نکہا کسی نے کہا تمنے اوسکو جہڑکا نہین کہا جو شخص مستحق آگ کا تہا اوسپر راکھ پڑی تو اوسکو غصہ کرنا مناسب نہین ہی **حکایت** امام علی بن موسی رضا سانولے تھے کیونکہ انکی مان حبشن تہین ایک دن حمام مین تہے ایک دہاتی آیا اوسنے انکو خادم حمامی سمجھکر کہا اوٹھ میرے لئے پانی لا جو جو اوسنے کہا وہ سب بجالائے یوسف بن اسباط نے کہا ہے حسن خلق کی دس نشانیان ہین قلت خلاف حسن انصاف انتقام نلینا گناہون کا برا جاننا عذر کرنا ایذا سہنا نفس کو ملامت کرتے رہنا دوسرون کے عیبسے قطع نظر کرکے اپنے عیب پہچاننا چھوٹے بڑے سے بکشادہ روئی ملنا ادنی اعلی سے ساتھ نرم بات کرنا **حکایت** سہل تستری سے پوچھا حسن خلق کیا ہے کہا انتقام نلے ایذا سہے ظالم پر رحم کرے اوسکے لئے دعای مغفرت مانگے **حکایت** اویس قرنی کو لڑکے دیکہتے تو پتھر مارتے کہا بہائیو اگر مارنا ضروری ہے تو چھوٹے پتھر مارو کہ خون نہ نکلے اور نماز مین حرج نہو **حکایت** احنف بن قیس کو ایک آدمی نے گالیان دینی شروع کین یہ چپ چاپ چلے گئے جب محلہ کے قریب پہنچے تو ٹہیر کر اوس سے یہ کہا کہ اگر کچہہ اور جی مین رہا ہو تو وہ بہی اب کہہ لے ایسا نہو کہ محلہ کا کوئی بیوقوف تیری آواز سنے تو تجہے ایذا دے **حکایت** علی مرتضی نے ایکبار اپنے غلام کو پکارا وہ نہ بولا پہر دوبارہ سہ بارہ پکارا نہ بولا آپ خود اوسکے پاس گئے دیکہا کہ لیٹا ہوا ہے کہا تو نے سنا نہین عرض کیا کہ سنا تو تہا کہا پہر جواب کیون نہین دیا کہا مجکو یہ ڈر تو تہا ہی نہین کہ آپ مجہے مارینگے اسلئے جواب مین سستی کی کہا مینے تجہے لله آزاد کیا **حکایت** مالک بن دینار کو ایک عورت نے پکارا کہ اے ریاکار انہون نے کہا کہ تو نے میرا یہ خوب نام نکالا جسکو اہل بصرہ بہول گئے تھے **حکایت** یحیی حارثی کے پاس ایک غلام بدخلق تہا کسینے کہا تم اسے کیون رکہتے ہو کہا اسلئے کہ مین اس سے حلم سیکہون یہ دلیل ہے اس بات پر کہ ان لوگون کے اخلاق اعتدال پر آگئے تھے دغا و خیانت و حقد سے انکے دل صاف پاک تھے اسکا ثمرہ یہ ہوا کہ راضی بقضا ہوئے جو کہ اقصی غایت حسن خلق ہے کیونکہ جو شخص اللہ کے کام کو اچہا نجانے اور اوسپر راضی نہو تو وہ بڑا بدخلق ہے جو کوئی شخص اپنے نفس مین یہ علامات نپائے تو آپکو متصف بحسن خلق خیال نکرے اور دہوکا نہ کہائے بلکہ مجاہدہ و ریاضت مین مشغول ہو یہانتک کہ درجہ حسن خلق تک آجائے یہ درجہ نہایت عظیم الشان ہے مقربین و صدیقین ہی اوسکو پہنچتے ہین **ف** اطفال کو مہذب کرنا ایک امر نہایت ضروری ہے **قال تعالی** یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم و اہلیکم نارا یعنے بچاؤ تم اپنی جان کو اور اپنے گہر والون کو آگ سے تو جب باپ دنیا کی آگ سے اپنی اولاد کو بچاتا ہے تو آخرت کی آگ سے بچانا بالاولی ضرور ہے یہ حفاظت نار آخرت سے یون ہوتی ہے کہ ادب و تہذیب و اخلاق حسنہ سکہائے صحبت بد سے بچائے زینت دنیا و سنگار و لذت و آرام طلبی کو اوسکی نظرون مین حقیر کرے تاکہ جوانی مین ہلاک ابدی

پیٹ بہرنے پر شہوت جماع ہوتی ہے جی چاہتا ہے کہ بہت سی منکوحہ ہون اور خوب صحبت کیجیے پہر دل مال وجاہ
کو چاہتا ہے کیونکہ یہ مطلب اونکے ذریعہ سے بخوبی نکلتا ہے کثرت مال سے طرح طرح کی رعونت وحسد پیدا ہوتی ہے
پہر جاہ کے سبب سے ریا وتفاخر وغرور ظاہر ہوتا ہے پہر آدمی سرکشی ونافرمانی ومکروہات وممنوعات کرنے لگتا ہے
یہ سب اس بات کا ثمرہ ہے کہ معدے کو خالی نرکھا اگر نفس کو بہوک سے ذلیل کرتا اور شیطان کے رستے بند رکہتا تو جادۂ
اطاعت سے قدم باہر نہ اوٹہاتا نہ سرکشی کرتا نہ اتراتا اور بالکل ترک آخرت کرکے ترہی دنیا کا نہو جاتا اور نہ اتنے جھگڑے
قصے دنیا کے مول لیتا **ف** ابن عباس کہتے ہین آسمان کے فرشتے اوس شخص کے پاس نہین آتے ہین جو اپنا پیٹ
بہرتا ہے اچہا آدمی وہ ہے جو کم کہائے کم ہنسے ستر عورت پر بس کرے بہتر اعمال گرسنگی ہے ذلت نفس صوف پوشی
ہے ابو سعید خدری نے کہا اون کا کپڑا پہنو آدہے پیٹ کہاؤ یہ ایک جزو ہے نبوت کا حسن نے کہا فکر نصف عبادت ہے
قلت غذا پوری عبادت ہے دل زیادہ کہانے پینے سے مرجاتا ہے جس طرح کہیتی زیادہ پانی سے برباد ہوجاتی ہے
حضرت نے فرمایا ہے نہ بہرا آدمی نے کوئی برتن زیادہ خراب اپنے پیٹ سے اسکو ترمذی نے مقدام سے رفعًا
روایت کیا ہے حضرت عیسیٰ نے حواریین سے کہا تہا کہ تم اپنے معدون کو بہوکا رکہو اور بدنون کو ننگا تاکہ تمہارے
دل لائق دیدار الٰہی ہوجائین اور توریت مین آیا ہے کہ اللہ عالم فربہ اندام کو پسند نہین کرتا اسلئے کہ فربہی بدن کی دلیل
ہے کثرت غذا وغفلت پر ابن مسعود نے کہا ہے اللہ اوس قاری کو دشمن رکہتا ہے جو پیٹ بہر بہر کر موٹا ہوا ہے
ایک حدیث مین آیا ہے کہ شیطان آدمی مین خون کی طرح پہرتا ہے تو اوسکی راہون کو بھوک وپیاس سے تنگ کر
یہ بھی فرمایا ہے کہ مومن ایک آنت مین کہاتا ہے اور کافر سات آنت مین رواہ الشیخان عن عمر وابی ھریرۃ
یعنی کافر بہ نسبت مومن کے سات گنا کہاتا ہے یا اوسکی خواہش بہ نسبت ایماندار کے سات گنی ہوتی ہے
بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہے کہ ابو جحیفہ نے حضرتؐ کی مجلس مین ڈکار لی فرمایا اپنی ڈکار کم کر
قیامت کے دن وہی زیادہ بہوکا ہوگا جسنے دنیا مین پیٹ زیادہ بہرا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے تم پیٹ بہرنے
سے بچو کہ زندگی مین بوجھ اور مرنے کے بعد بدبو ہے لقمان نے کہا اے بیٹے معدہ جب پر ہوتا ہے تو فکر
سو رہتی ہے اور اعضا عبادت سے بیٹہہ رہتے ہین اور حکمت بیکار ہوجاتی ہے ۵

تہی از حکمتے بعلت آن | کہ پری از طعام تا بینی

حضرتؐ اور حضرتؐ کے اصحاب سب بہوکے رہتے تہے مالک بن دینار نے محمد بن واسع سے کہا وہ شخص اچہا ہے
جسکے پاس تہوڑا غلہ بقدر سد رمق کے ہو اور لوگون کا محتاج نہو کہا اے مالک خوش حال وہ ہے جو صبح وشام
بہوکا رہے پہر خدا سے راضی ہو یحییٰ بن معاذ کہتے ہین راغبین کی بہوک واسطے تنبیہ کے ہوتی ہے اور تائبین کی
واسطے امتحان کے اور مجتہدین کی واسطے بزرگی کے اور صابرین کی واسطے سیاست کے اور زاہدین کی واسطے

تو اسی جہل مین چھپا رہیگا اور یہی امر موجب حجاب کا ہوگا کیونکہ مریدین یہ شرط نہین ہے کہ وہ کسی مذہب خاص کا مقلد ہو حجاب عصیان کا دور کرنا یون ہوتا ہے کہ توبہ کرے اور گناہون سے صاف ہو اور مضبوط عہد باندہے کہ پہر دوبارہ ایسا نکرونگا اور اگلے گناہون سے شرم کرکے جو چیز کسی کی چہین لی ہو وہ واپس کرے حق والون کا حق ادا کرے غرضکہ تربیت مریدین مین ان چارون شرطون کو مقدم کرے اسکے سوا جو اور مقدمات مجاہدہ وطرق ریاضت کے ہین اونکو بتدریج عمل مین لاکر مرید کو ترقی دے تفصیل ان مقدمات وطرق کی غزالی رح نے لکھی ہے پہر یہ کہا ہے کہ وصول الی اللہ بے سلوک کے نہین ہوتا اور سلوک بے ارادہ کے ممکن نہین اور مانع ارادہ کا نہونا ایمان کا ہے اور سبب ایمان نہونے کا یہ ہے کہ کوئی راہ نما و مذکر نہین ہے علماء جو راہ حق بتائین اور دنیا کی حقارت اور اوسکا فانی ہونا اور آخرت کا امر مہم ہونا اور اوسکی بقا سمجہائین مفقود ہین خلق اللہ غافل ہے اور اپنی شہوات مین ڈوبی ہوئی ہے معرفت الہی سے خواب خرگوش مین پڑی ہے کوئی عالم دین ایسا نہین کہ اونکو آگاہ وبیدار کرے اگر کوئی متنبہ ہوتا ہے تو خود ناواقفیت کی وجہ سے چل نہین سکتا اور اگر علماء سے پوچہتا ہے تو وہ خود ہوائے نفسانی مین مبتلا ہو کر راہ راست سے الگ تہلگ ہین یہ ضعف ارادہ وناواقفیت طرق وتکلم اہل علم بہوای نفسانی باعث ہے اسپر کہ چلنے والے راہ خدا کے باقی نہین رہے سو جب مقصود حجاب مین رہا اور راہنما مفقود اور ہوائے نفس غالب اور طالب غافل تو بے شبہ راہ خالی رہیگی اور پہنچنا دشوار ہوگا انتہی یہ شکوہ غزالی نے اپنے عہد کا لکھا ہے کہ اوسوقت حال غربت اسلام وندرت ایمان وفقدان احسان کا اس حد تک پہنچ گیا تہا اب اس زمانہ کا کیا ذکر ہے کیونکہ وہ ۵۰۵ھ ہجری مین تہے اور ہم ۱۳۰۱ھ ہجری مین اس دم موجود ہین علما در گفتگو ومشائخ در جستجو وہما کو بلو فانا للہ وانا الیہ راجعون محبت زندگی دنیا کی انسان پر غالب ہے اسی لئے اللہ نے فرمایا ہے بل تؤثرون الحیاۃ الدنیا پہر فرمایا والاخرۃ خیر وابقی پہر کہا ان ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابراھیم وموسی ا معلوم ہوا کہ طبیعتون مین شر ہمیشہ سے چلے آئے ہین اکثر لوگ اسی دنیا ہی کی حیات کو زندگی جانتے پہچانتے ہین آخرت کا کچہہ دہیان نہین کرتے حالانکہ دنیا فانی وناپائدار ہے اور آخرت باقی ودار القرار ہے

باب تیسرا بیان مین شہوت شکم و شرمگاہ کے

بڑی مہلک چیز بنی آدم کے لئے شہوت شکم ہے جسکے سبب سے آدم وحوا عالم باقی سے جہان فانی مین نکالے گئے انکو ایک درخت خاص سے منع کیا تہا شہوت غالب آئی کہا بیٹہے ساری برائیان اونکے اوپر کہل گئین یہ پیٹ چشمہ شہوات کا ان آفات ہے ؎

	این شکم بے ہنر پیچ پیچ	صبر ندارد کہ بسازد بہ ہیچ	

سے تشنگی عرصات قیامت کی اور بھوک سے بھوک دوزخیون کی اوسکو یاد آتی ہے اور جو آدمی کسی ذلت وعلت وقلت ومصیبت مین گرفتار نہین ہوتا ہے تو وہ عذاب آخرت کو بھول جاتا ہے بلکہ خود عذاب ہی کو نہین جانتا اور نہ خوف عذاب کا اوسکے دل پر غالب ہوتا ہے پانچوین جو سب فوائد سے زیادہ ہے توڑنا ہے شہوت معاصی کا اور غالب آنا نفس امارہ پر کیونکہ منشا تمام گناہون کا شہوات وقوی ہین جنکا مادہ غذا وطعام ہین ہے اِنکے کم کرنے مین شہوت وقوت گناہ کی کمزور ہوجاتی ہے سو ساری سعادت یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کو قابو مین رکھے اور تمام شقاوت یہ ہے کہ نفس کے قابو مین پڑجائے ذوالنون مصری نے کہا ہے کہ مینے جب کبھی پیٹ بھر کھایا تو گناہ کیا یا گناہ کا قصد کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ اول بدعت جو بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیدا ہوئی یہ تھی کہ لوگ پیٹ بھر کھانے لگے پیٹ بھر کھانے سے نفس طرف دنیا کے زور کرتا ہے چھٹے دور ہونا نیند کا اور ہمیشہ بیدار رہنا ہے کیونکہ جب پیٹ بھر کھائیگا تو پانی بہت پئیگا زیادہ پانی پینے سے نیند بہت آتی ہے اِسپر شتر صد یقین کا اتفاق ہے خواب برادر مرگ ہے اسکی کثرت سے عمر گھٹتی ہے غرضکہ خواب چشمۂ آفات ہے اور سیری اوسکا سبب ہے اور بھوک اوسکی علاج ودافع ہے ساتوین آسانی مواظبت کی عبادت پر کیونکہ اکل کثرت عبادت سے باز رکھتا ہے جو وقت آٹا دال خریدنے اور روٹی پکانے مین پھر کھانا کھا کر خلال کرنے ہاتھ دہوتے مین اور کئی بار پانی پینے مین صرف ہوتا ہے اگر یہ اوقات ذکر ومناجات مین صرف ہوتے تو زیادہ نفع ہوتا اِسکے سوا کثرت غذا سے مدام طاہر نہین رہ سکتا نہ مسجد مین ٹھہر سکتا ہے بار بار پانی پینے اور پیشاب کرنے اور پاخانہ جانے کو نکلنا پڑتا ہے اور ایسے شخص کو روزہ رکھنا بھی دشوار ہوتا ہے اِسلئے کہ جسکو بھوک کی عادت ہوتی ہے وہی روزہ رکھہ سکتا ہے آٹھوین بدن کا تندرست رہنا بیماریون کا دور ہونا کیونکہ امراض کا سبب یہی ہوتا ہے کہ زیادتی غذا سے نکمے اخلاط معدہ اور رگون مین جمع ہوجاتے ہین پھر بیمار سے عبادت نہین ہوسکتی **حکایت** بعض حکما کے سامنے اِس حدیث کا ذکر ہوا کہ ثلث الطعام وثلث للشراب وثلث للنفس متعجب ہوکر کہا کہ کمی غذا کے باب مین اس سے زیادہ محکم تربات نہین سُنی بیشک یہ کلام کسی حکیم کا ہے ابن سالم نے کہا ہے اگر کوئی گیہون کی روٹی روکھی ادب کے ساتھہ کھائے تو سوا مرض الموت کے کبھی بیمار نہ پڑے کسینے کہا ادب کیا ہے کہا بھوک پر کھانا سیری سے پہلے ہاتھہ کھینچنا غرضکہ قلت اکل مین حفظ ہے امراض جسمانی سے اور دل کو روگ سرکشی وتکبر کا نہین لگتا نوین کم ہونا خرچ کا کیونکہ جو کوئی کم کھائیگا اوسکو تھوڑا اسامان کافی ہوگا اور اگر پیٹ بھرنے کی عادت ہوگی تو ہمیشہ پیٹ کا تقاضا رہیگا اگر وجہ حرام سے کچھہ پیدا کیا تو عاصی ہوگا اور اگر وجہ حلال سے لائیگا تو بھی رنج وذلت سے خالی نہین بعض نے کہا ہے کہ مین اکثر حاجتین اپنی اس طرح پوری کرتا ہون کہ اونکو ترک کردیتا ہون اس سے دل کو بڑی آسایش ملتی ہے ؎

	حجاب چہرۂ مقصود بود مطلب ہا		گزشتم از سر مطلب تمام شد مطلب	

حکمت کے ابو سلیمان نے کہا اللہ کے خزانہ سے بہوک اوسی کو عطا ہوتی ہے جسکو وہ دوست رکہتا ہے سہل تستری
پچیس پچیس دن تک نہ کہاتے ایک درہم کے غلہ مین ایک سال گزار دیتے کہتے حکمت وعلم بہوک مین ہے اور
معصیت وجہل سیر شکمی مین جڑہ ہر نیکی کی آسمان وزمین مین بہوک ہے اور جڑ ہر بدی کی پیٹ کہرنا جو کوئی اپنے
نفس کو بہوکا رکہیگا اوس سے وساوس دور ہونگے اللہ کی توجہ بندہ پر بہوک ومرض ومصیبت مین ہوتی ہے
مگر جسکو خدا چاہے یہ وہ زمانہ ہے کہ اسمین نجات اوسی کو ملیگی جو بہوک وصبر ومجاہدہ سے نفس کشی کریگا عبد الواحد
بن زید کہتے ہین اللہ کی قسم ہے کہ اللہ کی محبت نہین ملتی مگر بہوک سے اولیا پانی پر نہین چلتے اور نہ ہوا پر اوڑتے
اور نہ اونکے لئے زمین طے ہوتی ہے مگر بہوک سے اللہ اونکی کفالت نہین کرتا مگر اسی بہوک کی وجہ سے ابو طالب
مکی نے کہا ہے پیٹ ستار کی طرح ہے کہ خالی لکڑی مین تار لگے رہتے ہین مگر اوسکی آواز خوش نہایت سبک
ورقیق ہوتی ہے کیونکہ وہ مجوف ہے نہ بہرا ہوا اسی طرح پیٹ کا حال ہے کہ جب خالی رہتا ہے تو تلاوت
شیرین معلوم ہوتی ہے اور شب بیداری وقلت خواب پر ہمیشگی کرتا ہے ابو بکر بن عبد اللہ کہتے ہین اللہ تین آدمیون
کو دوست رکہتا ہے کم خوار کم خواب کم آرام **ف** بہوک مین دس فائدے ہین ایک صفائی دل کی اور تیزی
طبیعت کی اور نافذ وکامل ہونا بصیرت کا کیونکہ سیری سے غباوت ہوتی ہے اور ذہن اندہا ہوجاتا ہے اور دماغ
مین بخار چڑہ کر جای فکر کو گہیر لیتا ہے بلکہ لڑکا جب زیادہ کہاجاتا ہے تو اوسکے حفظ مین فرق آجاتا ہے ذہن بگڑ کر
غبی ہوجاتا ہے دوسرے نرمی دل کی جس سے ادراک لذت ذکر کی استعداد حاصل ہوتی ہے بارہا ذکر زبان پر جاری
رہتا ہے مگر دل کو اوس سے کچہہ مزہ نہین ملتا اور نہ اثر ہوتا ہے وجہ اسکی یہی امتلاء معدہ ہے ابو سلیمان نے کہا
مجہے عبادت مین جب ہی زیادہ حلاوت آتی ہے کہ میری پیٹہہ پیٹ سے لگی رہے جنید رح کہتے ہین بعض آدمی
اپنے سینہ مین آخور رکہہ لیتے ہین پہر حلاوت مناجات چاہتے ہین تیسرے انکسار وفروتنی اور دور ہونا اترانے
وخوشی کا دل سے جو مبدء ہے طغیان وغفلت کا کیونکہ نفس کسی شئے سے اتنا شکستہ وخوار نہین ہوتا ہے جتنا
کہ بہوک سے ہوتا ہے اور سعادت انسانی یہی ہے کہ بندہ آپکو ہمیشہ ذلیل وعاجز جانے اور اللہ کو عزیز وغالب سمجہے
حضرت کے سامنے جب خزائن زمین پیش کیئے گئے تو اعراض کیا اور فرمایا کلا بل اجوع یوما واشبع یوما فاذا جعت
صبرت واذا شبعت شکرت غرضکہ پیٹ اور شرمگاہ ایک دُر ہے دُرہای دوزخ سے اصل اوسکی شکم سیری
ہے اور عجز وشکستگی دروازہ ہے جنت کا اور اصل اوسکی گرسنگی ہے جو کوئی دروازہ دوزخ کا بند کریگا اوسپر
دروازہ جنت کا کہل جائیگا اسلیئے کہ ایک دوسرے کی ضد ہے جیسا مشرق مغرب کہ جتنا ایک طرف کو چلے گا
دوسری طرف سے دور ہوجائیگا چوتہے نہ بہولنا عذاب خدا واہل مصیبت کا کیونکہ پیٹ بہرے کو بہوک اور بہوکا
دونون یاد نہین رہتے اور سمجہدار آدمی جب کوئی مصیبت دیکہتا ہے تو آخرت کی مصیبت یاد کرتا ہی پیاس

پکوانے لگے دود و سالن لو ۔ رنگ برنگ کے کھانے لگے یہ باتین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین کہان تہین
اور صفہ والون کی غذا یہ تہی کہ دو آدمیون مین تین پاؤ خرما مع گٹھلی کے ہوتا تھا دوسرا امر وقت غذا ہے کہ کتنی دیر کے بعد کھائے
اسمین تین درجے ہین اعلی یہ ہے کہ تین دن یا اس سے زیادہ کچھہ نہ کھائے اور بعض عارفین نے تیس دن اور چالیس
دن تک کچھہ نکھایا اور علماء مین بھی ایسے لوگ بہت تہے اور ابو بکر صدیق چھہ روز تک نہ کہاتے اور ابن زبیر اور
ابو الجوزا سات دن تک اور سفیان ثوری اور ابراہیم ادہم تین دن تک دوسرا درجہ یہ ہے کہ دو روزے تین روز تک
کاٹی کرے اور یہ امر تہوڑے سے مجاہدہ سے ممکن ہے تیسرا درجہ جو ادنی ہے یہ ہے کہ رات دن مین ایکبار کھائے
اگر اس سے زیادہ ہوگا تو اسراف مین داخل ہے اور ہمیشہ شکم سیر رہنا کہ بہوک کی حالت محسوس نہو عیاشون کا کام ہے
اور خلاف سنت ابو سعید خدری کہتے ہین حضرتؐ اگر صبح کو کہالتے تو شام کو نہ کہاتے اور اگر شام کو کہاتے تو صبح کو
نکہاتے اکثر اکابر کا بہی یہی دستور تھا کہ ایکبار کھاتے سو جو کوئی رات دن مین ایکبار کھائے تو مستحب یون ہے کہ سحر
کے وقت پہلے صبح صادق سے تہجد کے بعد کہائے کہ دن کو بہوکا رہنے سے روزہ ہوجائیگا اور رات کو بہوکا رہنے
سے تہجد کے لئے اوٹھنا سہل پڑیگا اور جو ایک روز افطار کرے اور ایک دن روزہ رکھے تو وہ روزے کے دن سحر کے
وقت کھالے اور افطار کے دن ظہر کے وقت تیسرا امر جنس غذا ہے سو سب سے عمدہ گیہون کا آٹا ہے اگر چہان کر ملے
تو آسایش مین داخل ہے اور اوسط غذا چہنا ہوا آٹا جو کا اور ادنی بن چہنا آٹا اور عمدہ سالن گوشت اور مٹھائی ہے اور
اوسط شوربا اور چکنائی بے گوشت اور ادنی نمک و سرکہ ہے اور سالکین کی عادت یہ ہے کہ سالن کبہی نہین کہاتے
بلکہ لذیذ چیز سے بہی باز رہتے کیونکہ اس سے نفس مین سختی اور شیخی آتی ہے اکابر سلف لذیذ کہانون سے بہت ڈرتے
اور اسکو علامت بدبختی کی سمجہتے حاصل یہ کہ مباحات کی شہوت و اتباع مین بہی نفس کو ڈالنا نہ چاہئے ایسا نہو کہ اگر
یہان خواہشین پوری ہوجائین تو قیامت کو کہا جائے اذهبتم طيباتكم في حياتكم الدنيا واستمتعتم بها
یہان جتنا نفس پہ مجاہدہ کرکے شہوات کو چہوڑا جائیگا اوتنا ہی آخرت مین چاہتی چیزین ملینگی كلوا واشربوا
هنيئا بما اسلفتم في الايام الخالية ابو سلیمان کہتے ہین ایک شہوت کا چہوڑ دینا برس دن کی روزے اور
شب بیداری سے زیادہ تر نافع ہے اللہ تعالی ہمکو بہی اپنی رضا کی توفیق بخشے ف چونکہ مقصود فقط درجہ اعتدال
ہے اسلئے کہانے کے باب مین افضل یہ ہے کہ اتنا کہائے کہ نہ معدہ ثقیل ہو نہ بہوک کی تکلیف معلوم ہو

نه چندان بخور کز دهانت برآید	نه چندان که از ضعف جانت برآید

بلکہ کہانا اس طرح کہائے کہ اوسکا اثر معلوم نہو کیونکہ غرض غذا سے بقای حیات و قوت عبادت ہے معدہ کی
گرانی سے عبادت نہین ہوسکتی اور بہوک کی تکلیف بہی شغل قلب کو مانع ہے تو حاصل یہ ٹہیرا کہ اس طرح کہائے
کہ اثر غذا کا معلوم نہو تاکہ فرشتون کے مشابہ ہوجائے کیونکہ اونکو بہی غذا کی گرانی اور بہوک کی تکلیف معلوم

ابراہیم بن ادہم یارون سے نرخ ماکولات کا پوچھتے اگر وہ گران بتاتے تو کہتے ترک کرکے ارزان کرو جو شخص ایک
چپاتی پر ہر روز قناعت کریگا وہ سب شہوات سے قانع ہوگا اور آزاد و بے پروا ہوکر رنج سے راحت پائیگا
اور عبادت خدا و تجارت آخرت کا ہو رہیگا لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ دسوین جو غذا کھانے سے بچیگی
وہ صدقہ و خیرات مین جا سکتی ہے یتیمون اور مسکینون کی خبرگیری سے قیامت کے دن صدقات و خیرات کے
سایہ مین رہیگا آدمی جتنا کھا لیتا ہے وہ مٹی اور پاخانہ ہو جاتا ہے اور جو صدقہ دیتا ہے وہ اللہ کے پاس ذخیرہ ہوتا ہے
لکن اب اس ظلم و جہل کا یہ مشاہدہ ہوتا ہے کہ ایمان کو مال کے عوض مین بیچ ڈالتے ہین اور ہزارون کے مالک ہوکر گہرون
کو وسیع اور قبرون کو تنگ اور مویشی کو موٹا اور دین کو دبلا کرتے ہین صبح و شام حاکم کے در پر جاکر اپنی جانون کو مصیبت
مین ڈال کر حاکم حقیقی سے بیخوف ہو گئے ہین جب نوبت ہیضہ و بدہضمی کی پہنچتی ہے تو نوکرون سے کہتے ہین کہ
ایسی چیز لاؤ جس سے کھانا ہضم ہو کوئی تلاش اکسیر مین رہتا ہے جس سے بہوک بڑہے اس بیوقوف سے کہنا چاہیے کہ
تو کھانا ہضم کیا چاہتا ہے یا دین کو ہضم کر بیٹھا ہے فقراء و مساکین و ایتام کدہر گئے جنکی خبرگیری کا حکم تہا حضرتؐ نے
ایک شخص کی توند دیکھکر انگشت مبارک سے اشارہ فرماکر کہا کہ اگر اتنا غیر کے پیٹ مین جاتا تو تیرے لئے اچھا ہوتا یعنے
تو اپنی خوراک کم کرکے اورون کو کھلاتا تو آخرت کے لئے ذخیرہ ہوتا بعض اکابر نے کہا ہے کہ بہوک آخرت کی کنجی
نیکی کا پھاٹک ہے اور سیری دنیا کی کنجی اور رغبت کا دروازہ ہے تفصیل ان فوائد کی اصل کتاب مین ہے اگر وہ
معلوم نہو تو صرف بہوک کا مفید جاننا بھی رتبہ ایمان تقلیدی کا ہے **ف** غذا مین چار امر کا لحاظ رکھنا چاہیے
ایک مقدار غذا دوسرے وقت غذا تیسرے جنس غذا چوتھے درجات و رجہ سب سے مقدم غذا می حلال ہے اسلئے
کہ عبادت ساتھ غذای حرام کے ایسی ہے جیسے پانی پر عمارت بنانا پھر غذا کے چار درجے ہین ایک بقدر سدرمق
یہ مرتبہ صدیقین کا ہے سہل تستری اسی کو پسند کرتے تھے بعض عابدین نے اپنی غذا ساڑہے تین ماشہ تک پہنچا دی تھی
دوسرے یہ کہ رات دن مین سوا پاؤ کہائے یہ مقدار غالباً مساوی سوم حصہ شکم کے ہوگا تیسرے یہ کہ اڑہائی پاؤ کہائے
یہ ثلث شکم سے بڑہکر ہے غالباً برابر دو ثلث شکم کے ہوگا مگر اس صورت مین ثلث شکم پانی کا حق رہا لکن ذکر کے
لئے کچھہ نرہا چوتھے یہ کہ ایک سیر تک کہائے اور سیر بہر سے زیادہ کھانا اسراف مین داخل ہے اور مخالف حکم
لا تسرفوا یہ حکم اکثریہ ہے ورنہ مقدار غذا باعتبار شخص و عمر و کار متعلق ہر شخص کے جداگانہ ہوتی ہے اندازہ
خاص مقرر نہین ہو سکتا ہان ایک جماعت صحابہ کا یہ معمول تہا کہ ہفتہ مین ایک صاع گندم کہاتے اور اگر خرما کہاتے
تو ڈیڑہ صاع ایک روز کی غذا کو حساب کرو تو کچھہ اوپر نصف مد ہوتا ہے اور خرما کے بڑہنے کی یہ وجہ ہے کہ اوسمین
گٹھلی نکلجاتی ہے یہ مقدار سوم حصہ شکم ہوتا ہے ابوذر غفاری بعہد نبوی ہر ہفتہ مین تین سیر جو کہاتے اور بعد
آپکے بہی اسی قدر اور بعض صحابہ کا حال دیکھکر کہتے کہ تمنے سب ڈہنگ بدل ڈالا جو کو چہاننے لگے پتلی چپاتیان

حبائل الشیطان سب شہوات سے بڑھ کر عورتون کی شہوت ہے اور اسکے تین درجہ ہین افراط تفریط اعتدال
افراط یہ ہے کہ عقل کو دبا لے اور مرد کو ہمہ تن عورتون کی صحبت مین مصروف کر دے اور سلوک طریق آخرت سے محروم رکھے
یا دین پر غالب ہوکر امور بد مین مبتلا کر دے پھر اس سے کئی امر بد پیدا ہوتے ہین جیسے ایک یہ کہ ادویہ مقوی باہ کی فکر
پڑتی ہے دوسرے یہ کہ امراض خبیثہ پیدا ہوتے ہین پھر اونکا اثر اولاد تک بھی رہتا ہے تیسرے یہ کہ بعض گمراہون کو
عشق سوجھتا ہے اور اس سے کمال درجہ کی جہالت مقصود اصلی جماع سے پائی جاتی ہے اور قوت بہیمی مین چوپاؤن
سے بھی بڑھ جاتا ہے اور معشوق کے لئے ذلت پر ذلت اور غلامی پر غلامی اوٹھاتا ہے عشق ایسے آدمی کا کام ہے جسکے
دل پر کوئی فکر نہو اور اوسکا منشاء وہی افراط شہوت ہے اوائل مین اسی سے بچنے کا یہی ڈھنگ ہے کہ دوبارہ اوسکی
طرف نہ دیکھے اور اپنی فکر مین مشغول رہے ورنہ مستحکم ہونے پر اوسکا دفع کرنا مشکل ہوتا ہے اسی طرح عشق مال وجاہ و
اولاد و ستار بجانے و شطرنج و چوسر کھیلنے وغیرہ کا ہے کہ لوگون پر یہ عشق یون حاوی ہوجاتا ہے کہ اونکو دین دنیا کے
کام سے روک دیتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ اس درجہ کی افراط شہوت مذموم اور کمی کا درجہ نامرد بنجانے کا ہے وہ بھی
مذموم و برا ہے اور اعتدال کا درجہ محمود ہے وہ یہ ہے کہ شہوت مطیع عقل و شرع رہے اور اونہین کے بموجب کام
کرے اور جب اوسمین زیادتی ہو تو گرسنگی و نکاح سے اوسکو توڑے حضرتؐ نے فرمایا ہے یا معشر الشباب علیکم
بالباءۃ فمن لم یستطع فعلیہ الصیام فانہ لہ وجاء **ف** ابتدا امر مین شغل نکاح مین پڑنا نہین چاہیے
کہ بی بی کی صحبت مین پھنسکر سلوک آخرت سے باز رہجائیگا اور جو غیر اللہ سے مانوس ہوجاتا ہے اوسکو اللہ سے انس
نہین ہوتا اس بات سے دہوکا نہ کھائے کہ حضرتؐ نے بہت سے نکاح کئے تھے کیونکہ حضرتؐ کے دل کو ساری
دنیا کی چیزین اللہ سے پھیر نہین سکتی تھین تو حضرتؐ پر قیاس کرنا بیجا ہے لا یقاس الملوک بالحدادین ابو سلیمان
کہتے تھے جو چیز اللہ سے باز رکھے بی بی ہو یا مال یا اولاد اوسکو منحوس جاننا چاہیے معہذا تجرد اوسی دم تک زیبا ہے
کہ شہوت کا زور نہو اور اگر اوسکا غلبہ ہو تو اول بھوک سے پھر روزہ رکھنے سے اوسکو توڑ دے اس سے بھی دفع نہو
اس طرح کہ گو اپنے ستر کو روک سکے مگر آنکھ کے روکنے پر قادر نہو تو پھر واسطے تسکین شہوت کے نکاح کرنا
مناسب ہے ورنہ آنکھ کو روک نہ سکے گا آنکھ کا زنا صغیرہ گناہون مین بہت بڑا ہے اسی سے کبیرہ بھی
ہوجایا کرتا ہے جو شخص اپنی آنکھ پر قادر نہین وہ اپنے دین کی حفاظت بھی نہین کر سکتا ہے عیسی علیہ السلام
نے فرمایا ہے تاکنے سے بچتے رہو اس سے دل مین شہوت کا بیج پڑتا ہے اتنا ہی فتنہ کافی ہے کسی نے یحیی علیہ السلام
سے پوچھا تھا زنا کی ابتدا کیا ہوتی ہے کہا دیکھنا اور للچانا فضیل رح نے کہا ہے ابلیس کہتا ہے نظر کرنا میری
پرانی کمان و تیر ہے جو کبھی خطا نہین کرتی احادیث ذم نظر و فتنہ نساء و زنا ہی اعضا مین بہت آئی ہین پھر اگر
عورتون سے آنکھ بچا سکتا ہے مگر لڑکون کے دیکھنے سے نہین رہ سکتا تب بھی نکاح اولی ہے کیونکہ اطفال کی

نہین ہوتی ہے اور انسان کا درجہ کمال بھی یہی ہے کہ فرشتون کا مقتدی ہو اور چونکہ سیری و گرسنگی سے چھوٹ
نہین سکتا ہے تو دونون حالتون سے دور تر درجہ وسطی ہے جسکو اعتدال کہتے ہین اور یہ بات جب ہی نصیب ہوتی
ہے کہ نفس طاعت ہوا ر نفسانی سے نکلجائے اور عادت سے بالکلیہ الگ ہوجائے یہانتک کہ اگر کچھ کہائے تو اوسمین
بھی کچھ نیت ہو اور نہ کہائے تو وہ بھی خالی نیت سے نہو اس صورت مین غذا و عدم غذا دونون اللہ کے لئے ہونگے
گوشت اور شہوت کی چیزون پر مواظبت کرنا افراط و اسراف ہے اور بالکل گوشت کو ترک کردینا تفریط و تنگی ہے اور
کبھی کبھی کھالینا درجہ اوسط و اعتدال ہے **ف** تارک شہوت پر دو آفتین آتی ہین ایک یہ کہ نفس بعض شہوات
کو نہین چھوڑتا ہے اوسکی خواہش رہتی ہے لکن یہ نہین چاہتا کہ کوئی جانے اسلئے لوگون سے الگ ہوکر اوس چیز
کو کھاتا ہے مجمع مین نہین کھاتا اسکا نام شرک خفی ہے بندہ کو چاہئے کہ اگر محبت شہوات مین مبتلا ہو تو اوسکو ظاہر
کردے اسکو صدق حال کہتے ہین اس سے فقط اتنا معلوم ہوگا کہ شامت اعمال سے مجاہدہ جاتا رہا اور اگر نقصان
کو چھپاکر اوسکے مقابل مین کوئی کمال ظاہر کریگا تو اوسمین دو نقصان ہونگے ایک جھوٹ بولنا دوسرے اوسکو چھپانا
اسی بنیاد پر اللہ نے فرمایا ہے ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار کیونکہ کافر نے کفر علانیہ کیا اور منافق
نے کفر کرکے چھپایا یہ دوسرا کفر ہوا اسلئے کہ اوسنے اس بات کو ہلکا جانا کہ اللہ دل کو دیکھتا ہے اور بندون کی نظر کو زیادہ
سمجھکر اپنے کفر ظاہر کو دور کردیا اس وجہ سے مستحق زیادہ عذاب کا ہوا کمال عرفان یہ ہے کہ اللہ کے لئے شہوات اپنے
نفس سے دور کرے اور ظاہر مین لوگون کے اعتقاد دور کرنے کو اظہار شہوت کرے زاہد کا بڑا کمال اسمین ہے کہ زہد مین
زہد کرے یعنی خلاف اوسکے ظاہر کرے یہ کام صدیقین کا ہے ایسے لوگون کا یہ حال ہے اولئك یوتون اجرهم
مرتین بما صبروا دوسری آفت یہ ہے کہ ترک شہوت پر قادر تو ہے مگر پارسا مشہور ہونیکا مشتاق ہے اور
اس سے خوش بھی ہوتا ہے اس صورت مین شہوت غذا جو ضعیف تھی اوسکا تارک تو ہوا مگر جو بات برائی مین
اوس سے زیادہ تھی یعنے خواہش جاہ اوسکا مطیع بنا اسکو شہوت خفیہ کہتے ہین سو جب آدمی اس طرحکی خواہش
اپنے جی مین پائے تو اوسکا توڑنا شہوت غذا سے موکدتر سمجھکر اگر کھالے تو اوسکے حق مین اچھا ہے غرضکہ جو شخص
شہوت غذا کو چھوڑکر ریا مین مبتلا ہوا اوسکی مثال ایسی ہے کہ بچھو سے ڈر کر پاس سانپ کے جالگے فر من المطر وقام
تحت المیزاب کیونکہ ریا کا ضرر خواہش غذا کے ضرر سے بہت زیادہ ہے **ف** آدمی پر شہوت جماع دو فائدون
کے لئے مسلط ہوئی ہے ایک یہ کہ اس لذت فانی سے لذت باقی یوم القیامہ کو یاد کرے کہ جنت کے لذائذ بھی
اسی طرحکے یا اس سے اعلی و دیرپا ہونگے دوسرے یہ کہ نسل باقی رہے مگر اسمین ایسے آفات عظیمہ ہین کہ اگر اس
شہوت کو ضبط کرکے اعتدال پر نرکھیگا تو دین و دنیا دونون کو کھو بیٹھیگا اسمین شک نہین ہے کہ وقت جوش شہوت
کے دو ثلث عقل جاتی رہتی ہے دعاء ماثور مین آیا ہے واعوذ بك من شر منیی اور فرمایا ہے النساء

اونمین ایک شخص وہ تھا جو اپنے چچا کی لڑکی پر عاشق ہوا تھا اور ایک سو بیس اشرفیان دیکر اوسکو قابو مین لایا تھا جب ارادہ
صحبت کا کیا تو عورت نے کہا اللہ سے ڈر ناحق میرا ہتک نکر وہ ڈر گیا اور اوسکو چھوڑ دیا اور جو کچھ دیا تھا وہ بھی نہ لیا یہ
فضیلت تو اوسکی ہے جسنے اپنے نفس کو شہوت زانی سے بچایا اور پارسا رہا اسی کے لگ بھگ وہ شخص ہے جو آنکھہ
کی شہوت زانی سے محفوظ رہے وباللہ التوفیق ✦

باب چوتھا بیان مین آفات زبان کے

زبان اگرچہ ایک پارہ گوشت ہے مگر اللہ کی ایک بڑی نعمت وصنعت ہے اسکا گناہ بھی سب سے زیادہ ہے جرمہ
صغیرو جرمہ کبیر کیونکہ کفر و ایمان جو پلے درجہ کی طغیانی و طاعت ہے وہ اسیکی گواہی سے ظاہر ہوتی ہے تمام اشیائ
کا ظہور اسی زبان سے ہوتا ہے یہ ایک ایسی خاصیت ہے جو اور اعضا مین نہین پائی جاتی آنکھہ ہر رنگ دیکھتی ہے
کان فقط آواز سنتا ہے ہاتھہ فقط جسم تک پہنچتا ہے یہی حال سائر اعضا کا ہے مگر زبان کا میدان نہایت کشادہ
ہے جو کوئی اپنی زبان اختیار مین نرکہے نہ معلوم کہ شیطان کیا کیا اوس سے کہلائے اور کس گڑہے مین ڈہکیلے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لا یکب الناس فی النار علی مناخرہم الا حصائد السنتہم یعنی جو کچھہ آدمی
زبان سے کہتا ہے وہ اوسکو ناک کے بل آگ مین اوندہا ڈالتا ہے ہان اسکی شرارت سے وہی بچیگا جو اوسکو شرع
کی لگام دیگا اور منہہ سے وہی بات نکالے گا جو دنیا یا آخرت مین بکار آمد ہوگی انسان کے سب اعضا مین سب سے زیادہ
نافرمان یہی ہے کیونکہ اسکے ہلانے مین ذرا بھی مشقت نہین ہوتی ہے خلق اسکی آفات سے بچنے مین سہل انگاری
کرتی ہے لیکن یہ ایک بڑا بھاری جال ہے اغوائے شیطان کا اس سے بچنے کی شکل بجز چپ رہنے کے اور کچھہ نہین ہے واسطے
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا اور کہا ہے کہ الصمت حکم وقلیل فاعلہ روایت
الذی لی بسند صحیح انہ قال عقبہ بن عامر نے حضرت سے پوچھا تھا کہ نجات کی کیا صورت ہے فرمایا املک علیک لسانک
ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک یعنی روک اپنے جیب کو اور بیٹھہ رہ گھر مین اور رو اپنے قصور پر روایت بخاری
اور فرمایا ہے من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ یعنی جو کوئی زبان وشرمگاہ کا میرے لئے
ضامن ہوگا مین اوسکے لئے بہشت کا ذمہ دار ہوتا ہون حضرت سے پوچھا تھا کہ لوگ دوزخ مین کس چیز کے سبب سے
زیادہ جائینگے فرمایا الاجوفان الفم والفرج معاذ نے عرض کیا کہ کون عمل افضل ہے زبان نکال کر اوسپر انگلی رکھی
یعنی خاموشی افضل اعمال ہے ✿

بخاطر ہیچ مضمون بہ زلبستن نمی آید | خموشی معنئی دارد کہ در گفتن نمی آید

سعید بن جبیر نے رفعاً کہا ہے جب صبح ہوتی ہے سارے اعضا زبان کی خوشامد کرتے ہین کہ دیکھہ ہمارے حق مین ڈرا

حسن پرستی مین اور زیادہ خرابی ہے عورت کی طرف مال راغب ہوگا تو اوس سے نکاح کرکے تمنا کو پہنچ بھی سکتا ہے اور
اُمرد مین یہ بات مفقود ہے اسلیئے اونکو دیکھنا سخت حرام ہے لوگ اسمین بہت سستی کرتے ہین اور آیندہ کو بلا کت
مین پڑتے ہین بعض تابعین نے کہا ہے مجھکو جوان سالک پر مصاحبت اُمرد کا اتنا خوف ہے جتنا کہ درندہ کا نہین ہے
بعض سلف نے کہا ہے اس امت مین تین طرحکے لوطی ہونگے بعض فقط دیکھین گے اور بعض مصافحہ کرینگے اور بعض
مرتکب فعل شنیع ہونگے مین کہتا ہون لواط ایسی چیز ہے جس سے حیوانات بھی نفرت کرتے ہین یہ مرض فقط خوک
مین ہوتا ہے جانورون مین ایک یہی جانور نجاست خوار لوطی ہے سو جو انسان ایسا کام کرے وہ خوک طبیعت نجس
سیرت ہوتا ہے پھر صدق نیت کی یہ علامت ہے کہ کسی مفلس دیندار عورت سے نکاح کرے مالدار کی تلاش مین نہو
بعض اکابر نے کہا ہے مال دار عورت سے نکاح کرنے مین پانچ خرابیان ہوتی ہین ایک مہر کا زیادہ ہونا دوسرے
رخصت مین حیلہ حوالہ کرنا تیسرے خدمت شوہر نکرنا چوتھے خرچ زائد کا بار اوٹھانا پانچوین اگر دل چھوڑنے کو ہو تو مال
کی حرص سے چھوڑا نہ جانا مفلس عورت مین یہ کوئی بات نہین ہوتی ہے بعض اکابر کہتے ہین عورت مرد سے چار باتون
مین کم ہو ورنہ مرد کو حقیر سمجھے گی عمر مین قد مین مال مین حسب مین اور چار چیزون مین بڑھ کر ہو حسن مین ادب مین
پرہیز مین خلق مین **حکایت** ایک صوفی نے ایک بدخلق عورت سے نکاح کیا تھا ہمیشہ اوسکی باتین سہتے کسی نے
کہا تم طلاق کیون نہین دیدیتے ہو کہا مجھے ڈر ہے کہ شاید کوئی اور شخص اس سے ایذا نہ پائے **ف** شہوت فرج سارے
شہوات انسان سے غالب تر ہوتی ہے لوگ جو اوسمین مبادرت نہین کرتے ہین تو بسبب عجز یا خوف یا حیا یا حفظ
حشمت کے نہین کرتے انہین کچھ ثواب نہین اسلیئے کہ اسمین ایک حظ کو دوسرے حظ پر ترجیح دیتا ہے ہان ان
موانع مین یہ فائدہ ہے کہ گناہ سے بچ جاتا ہے کسی سبب سے بچے ثواب اسمین ہے کہ باوجود قدرت و عدم موانع
کے فقط ڈر سے اللہ کے زنا نکرے خصوصاً جبکہ شہوت صادق موجود ہو یہ درجہ صدیقین کا ہے وہ سات گروہ
جنکو نیچے عرش کے اوس دن سایہ ملیگا ویسین ایک وہ مرد بھی ہے جسکو کسی عورت صاحب منصب و جمال نے بلا یا
اور اوسنے کہا انی اخاف اللہ رب العالمین رواہ الشیخان یوسف علیہ السلام اس باب مین سب کے امام ہین
کہ باوجود قدرت کے زلیخا سے بچے رہے اللہ نے قرآن مین انکی ثنا بیان کی ہے **حکایت** سلیمان بن یسار بہت
خوبصورت جوان تھے ایک عورت انکے گھر آئی اسنے طالب وصل ہوئی انہون نے انکار کیا اور اوسکو گھر مین چھوڑ کر
بھاگ گئے رات کو خواب مین یوسف علیہ السلام کو دیکھا کہا آپ یوسف ہین فرمایا ہان مین وہ یوسف ہون کہ
ارادہ کیا تھا تو وہ سلیمان ہے کہ تو نے ارادہ بھی نہین کیا یہ اشارہ ہے طرف اس آیت کے ولقد ھمت
بہ وھم بھا لولا ان رای برھان ربہ بخاری شریف مین قصہ تین شخصون کا آیا ہے کہ وہ ایک غار مین بند
ہوگئے تھے ہر ایک نے اپنے عمل صالح خالص سے توسل کیا وہ پتھر لب غار سے سرک گیا یہ سب باہر نکل آئے

ف نقصان نکاح بزن مالدار

لکھہ لیتے شام کو اپنے نفس سے اوسکا حساب سمجھتے یہ اسلئے کہ بولنے مین صدہا آفات ہین جیسے خطا و کذب و غیبت و چغلی و ریا و نفاق و فحش و تکرار اور آپکو پاک بتانا امر باطل مین خوض کرنا جھگڑنا زیادہ گوئی کرنا بڑہانا گھٹانا خلق کو ستانا کسیکے پردہ دری کرنا یہ سب گناہ اسی زبان کے سبب سے ہوتے ہین زبان ہلاتے وقت تو کچہہ نہین معلوم ہوتا مگر دل مین مزا آتا ہے فرشتے ہر لفظ کو لکھہ لیتے ہین مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید سکوت مین ہمت مجموع رہتی ہے ہیبت ہوتی ہے فکر و ذکر و عبادت کے لئے فرصت ملتی ہے آفات کلام سے دنیا مین نجات ملتی ہے آخرت مین حساب سے برات ہوتی ہے پہر بات چار طرحکی ہوتی ہے ایک وہ جو بالکل ضرر ہے دوسری وہ جو بالکل نفع ہے تیسری وہ جسمین نفع و ضرر دونون ہین چوتھی وہ جسمین نہ نفع ہے نہ ضرر سو پہلی قسم سے تو سکوت ضروری ہے اسی طرح تیسری قسم سے اگر ضرر نفع سے زیادہ ہے اور چوتھی قسم مین وقت کا ضائع کرنا ہے یہ بھی کچہہ کم نقصان نہین ہے اب لائق بولنے کے دوسری قسم رہی یعنی چوتھائی کلام کی اور تین ربع مین سکوت ہی اولی ٹھیرا اب یہ چوتھائی بھی خطر سے خالی نہین ہے اسمین بھی آفات خفی آملتے ہین جیسے ریا تکلف خود پرستی زیادہ گوئی غیبت چغلی وغیرہ اور متکلم کو خبر تک نہین ہوتی غزالی رح نے کہا ہے کہ بولنے مین بیس آفتین ہین ایک آفت کلام بیفائدہ ہے یعنی ایسی بات منہہ سے نکالنا کہ اگر اوسکو نہ کہے تو کچہہ گناہ نہو اور نہ جان و مال مین کچہہ ضرر ہو فقط وہی بات منہہ سے نکلی جسکا بولنا مباح ہے لکن کبھی ایسی بات بھی منہہ سے نکلجاتی ہے جسکی کچہہ حاجت نہین ایسی صورت مین وقت کا ضائع کرنا اور اپنی گردن پر حساب کا لینا کیا ضرور ہے اگر بولنے کے وقت کو فکر و ذکر مین مصروف کرنا تو یقینًا بہتر ہوتا اسی لئے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ دوسری آفت زیادہ گوئی ہے اسمین کلام بیفائدہ بھی شامل ہے کلام ضروری پر اگر مقدار ضرورت سے بڑہ جائے تو وہ بھی اسمین داخل ہے مثلًا اگر ایک کلمہ کی جگہہ دوسرا کلمہ زائد کہیگا تو یہ بھی برا ہے گو اوسمین گناہ و ضرر نہو عطا نے کہا سلف کلام زائد کو برا جانتے تھے کیا اس بات کا انکار ہے کہ کرام کاتبین ہر بات دہنے بائین سے لکھتے ہین مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید اللہ نے فرمایا ہے لاخیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس تیسری آفت ذکر کرنا ہے امور باطلہ کا اسمین اور اگلی آفتون مین یہ فرق ہے کہ وہ دونون مباح تھے اور یہ حرام ہے جیسے گناہون کا ذکر کرنا اور مجلس شراب و بدکارون کا بیان کرنا یا ملوک کی عیاشی کا چرچا نکالنا یا مسخراپن اور مضحکہ کرنا حدیث مین آیا ہے آدمی ایک بات کہکر اپنے ہمنشینون کو ہنساتا ہے بسبب اوسکے ثریا سے بھی دور تر جا پڑتا ہے وکنا نخوض مع الخائضین وقال تعالی فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ چوتھی آفت مراء ہے یعنی دوسرے کی بات کاٹ دینا اور جھگڑا کرنا حضرت نے فرمایا ہے لاتمار اخاک ولا تمازحہ اور فرمایا ہے من ترک المراء وھو محق بنی لہ بیت فی اعلی الجنۃ اور فرمایا نہین پورا کرتا کوئی بندہ حقیقت ایمان کی یہانتک کہ بات کاٹنا چھوڑ دے

بیان بیس آفتون زبان مین

خدا کا ڈر رکھنا اگر تو سیدہی رہے تو ہم بھی سیدھے رہینگے اور جو تو ٹیڑہی ہوئی تو ہماری بھی یہی گت ہوگی حدیث ابوہریرہؓ
مین فرمایا ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہے اللہ و پچھلے دن پر اوسکو چاہئے کہ اچھی بات کہے یا چپکا رہے داؤد علیہ السلام
نے کہا ہے کہ کلام فرضاً اگر چاندی ہو تو چپ رہنا سونا ہے عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا تھا ایسا عمل بتاؤ جس سے جنت
ملے کہا کبھی نہ بولو کہا یہ تو نہین ہوسکتا ہے فرمایا سوا خیر کے زبان سے کچھہ نہ نکالو اللہ ہر کہنے والے کی زبان کے پاس
ہوتا ہے سو جو شخص کچھہ کہے اوسکو چاہئے کہ اللہ سے ڈرے کہ کیا کہتا ہے براء بن عازب کہتے ہین ایک گنوار نے
حضرت سے کہا مجھے تم ایسا عمل بتاؤ جس سے بہشت ملے فرمایا بھوکے کو کھلا پیاسے کو پلا اچھی بات کا حکم کر بری بات
سے منع کر اور اگر یہ نہو سکے تو پھر اپنی زبان سے سوا بھلائی کے کچھہ نہ نکال ابن مسعود کہتے ہین مومن تین قسم کے ہین
ایک غنیمت لوٹنے والے جو اللہ کا ذکر کرتے ہین دوسرے آفتون سے محفوظ رہنے والے جو خاموش رہتے ہین تیسرے
ہلاک ہونیوالے جو باطل مین خوض کیا کرتے ہین مومن کی جیب دل کے پیچھے رہتی ہے پہلے دل مین سوچ لیتا ہے پھر
زبان سے کچھہ نکالتا ہے منافق کی زبان دل کے آگے ہوتی ہے بے سوچے سمجھے جو چاہتا ہے بک دیتا ہے عیسیٰ علیہ السلام
نے کہا عبادت کے دس حصے ہین نو حصے تو سکوت مین ہین اور ایک حصہ لوگون سے الگ رہنے مین ابو بکر صدیقؓ
منہہ مین کنکر رکھتے تا کہ بولنے سے رکے رہین طاؤس نے کہا میری زبان درندہ ہے اگر چھوڑ دون تو مجھے چٹ کر جائے
حسن نے کہا جسنے اپنی زبان نہ روکی اوسنے اپنے دین کو بھی نہ سمجھا عمر بن عبد العزیز نے کہا جو اپنی بات کو بھی
عمل خیال کریگا وہ بیفائدہ کم بولے گا سکوت سے دو باتین ہاتھہ آتی ہین ایک تو دین سلامت رہتا ہے دوسرے
دوسرے کی بات کو خوب سمجھتا ہے محمد بن واسع نے کہا آدمی کو زبان کا روکنا روپیہ پیسے کی حفاظت سے بھی زیادہ مشکل ہے
یونس بن سعید نے کہا جسکی زبان ٹھکانے پر رہتی ہے اوسکے سب کام ٹھیک رہتے ہین **حکایت** مجلس
معاویہ رضؓ مین لوگ بول رہے تھے احنف بن قیس چپ تھے انسے کہا تم کچھہ نہین بولتے کہا اگر جھوٹ کہون تو خدا
کا ڈر آتا ہے اور اگر سچ کہون تو تمسے ڈر لگتا ہے **حکایت** ایک حکیم کم بولتے اور زیادہ سنتے تھے کسی نے کہا
اسکا کیا سبب ہے فرمایا زبان ایک ہے اور کان دو ہین **حکایت** ہند و چین و فارس و روم کے چار بادشاہ
جمع ہوئے ایک نے کہا جو مین کہتا ہون اوس سے پچھتاتا ہون اور جو نہین کہتا اوسپر کچھہ ندامت نہین ہوتی
دوسرے نے کہا مین جب کوئی بات کہتا ہون تو اوسکے اختیار مین ہوجاتا ہون وہ میرے قابو مین نہین رہتی اور
جب تک نہین بولتا تو وہ میرے اختیار مین ہے مین اوسکے قابو سے باہر رہتا ہون تیسرے نے کہا مجھے ایسے
بولنے والے سے تعجب ہے کہ اگر وہ بات اوسپر واپس آئے تو ضرر دے اور اگر نہ آئے تو کچھہ فائدہ نہ دے چوتھے
نے کہا مین ان کہی بات کو ہٹا سکتا ہون اور کہی ہوئی کو نہین ہٹا سکتا منصور بن معتمر چالیس سال تک بعد عشا
کے نہ بولے اور ربیع بن خیثم نے بیس سال تک دنیا کی بات نہ کی صبح کو کاغذ قلم دوات رکھہ لیتے جو بولتے وہ

تو بند کر دیا جائیگا اور دوسرے دروازے سے بلائے جائینگے تو یہی حال پائینگے اسی طرح ہوتا رہیگا یہانتک کہ آخر کو تھک کر بیٹھ رہین گے بلانے سے نہ جائینگے یہ بھی فرمایا ہے من عیّر اخاہ بذنب قد تاب منہ لم یمت حتی یعملہ بارہوین آفت افشار راز ہے یہ بھی منع ہے کیونکہ اسمین بھی ایذا ہوتی ہے حق معرفت و دوستی کا برباد جاتا ہے حدیث جابر مین فرمایا ہے جب کوئی آدمی بات کہے اور چلا جائے تو وہ امانت ہے رواہ ابوداؤد والترمذی یہ بھی کہا ہے المجالس بالامانۃ حسن کہتے ہین افشار کرنا کسی بھائی کے راز کا خیانت ہے اور اگر اسمین کسی کا ضرر ہو تو حرام ہے اور اگر نہو تو بھی کمینہ پن ہے تیرہوین آفت جھوٹا وعدہ کرنا ہے زبان وعدہ کے لئے پیشقدمی کیا کرتی ہے مگر نفس پر پورا کرنا ناگوار ہوتا ہے سو یہ امر علامت ہے نفاق کی اللہ نے حق مین اسمعیل علیہ السلام کے فرمایا ہے انہ کان صادق الوعد ابن مسعود ہر ایک وعدہ کے ساتھہ انشاء اللہ کہا کرتے تھے اور یہی بہتر ہے پھر اگر اسکے ساتھہ پختہ ارادہ بھی ہو تو پورا کرنا چاہیئے اور اگر وقت وعدہ کے یہ قصد پختہ کر لیا ہے کہ پورا نکرونگا تو اسکا نام نفاق ہے چودہوین آفت جھوٹ بولنا قسم کھانا ہے یہ بھی ایک کھلا عیب اور بڑا گناہ ہے حسن نے کہا اختلاف ظاہر و باطن قول و فعل و مدخل و مخرج کا نفاق کہلاتا ہے ابو امامہ کہتے ہین کذب ایک پھاٹک ہے نفاق کا حدیث نواس بن سمعان مین فرمایا ہے بڑی خیانت ہے یہ کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے کہ وہ تو اوسمین تجکو سچا جانے اور تو اوس سے جھوٹ بول جائے شیخین کا لفظ یہ ہے بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے اور ہمیشہ ارادہ کرتا ہے اوسکا یہانتک کہ نزدیک اللہ کے بڑا جھوٹا لکھہ لیا جاتا ہے مگر حدیث ام کلثوم مین فرمایا ہے کہ تین جگہہ مین جھوٹ کی اجازت ہے ایک دو شخصون کے درمیان صلح کرنے مین دوسرے لڑائی مین تیسرے میان بی بی کے آپسمین رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ ان مواضع کے سوا کسی جگہہ جھوٹ بولنا یا جھوٹی قسم کھانا جائز نہین ہے یہانتک کہ کنایۃً بھی جھوٹ نہ بولے اور بعض سلف نے تعریض کو داخل کذب نہین رکھا ہے بہت بڑا جھوٹ یہ ہے کہ باپ کو چھوڑ کر کسی اور کا بیٹا بنے یا سید کو چھوڑ کر کسی اور کا غلام ٹھیرے یا جھوٹا خواب بنالے غزالی نے اس جگہہ بہت تفصیل کی ہے پندرہوین آفت غیبت ہے یہ سب سے زیادہ بدتر ہے اسمین غزالی نے سات بیان لکھے ہین ایک بیان مین مذمت غیبت کی دلائل شرعیہ سے ذکر کی ہے یعنی کتاب و سنت و آثار سے دوسرے بیان مین معنی غیبت کے اور اوسکی تعریف بیان کی ہے پھر اسباب غیبت کے پھر علاج غیبت کے پھر یہ کہ دل سے بھی غیبت کرنا حرام ہے پھر وہ عذر جنکے سبب سے غیبت کرنا جائز ہوتا ہے لکن اسمین بحث ہے پھر کفارۂ غیبت کا ذکر کیا ہے وہ کفارہ یہ ہے کہ غیبت سے توبہ کرے اور نادم ہو کر اپنے فعل پر متاسف ہو تاکہ اللہ کے حق سے بری الذمہ ہو جائے رہا وہ شخص جسکی غیبت کی ہے سو اوس سے معاف کرائے تاکہ اوسکے حق سے بھی بری ہو مگر حزین و پشیمان و افسوسناک ہو کر معافی چاہے کیونکہ ریاکار آدمی اسلئے بھی عفو چاہتا ہے کہ لوگ اوسکو بڑا پرہیزگار جانین حالانکہ دل مین ذرا ندامت نہین ہوتی ہے تو اس سے ایک دوسرا گناہ اوسکے ذمہ

اگرچہ حق پر ہو اور فرمایا ما ضل قوم بعد ان ھدا ھم اللہ الا اوتوا الجدل پانچوین آفت خصومت ہے مراد و جدل مین اور اسمین یہ فرق ہے کہ مراد کہتے ہین دوسرے کی بات مین عیب ظاہر کرنیکو اوسکی تحقیر اپنی تفضیل کے لئے اور جدل کا علاقہ امور مذہبی سے ہوتا ہے اور خصومت یہ ہے کہ جھگڑا کر کے کسی کا مال یا حق لے بیٹھے حدیث مین آیا ہے ان ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصام بعض سلف نے کہا ہے کہ خصومت سے بڑھ کر کوئی بری چیز نہین ہے اس سے دین برباد جاتا ہے چھٹی آفت بات کو بنا بنا کر کہنا اور سجع و قافیہ و فصاحت کے لئے تکلف کرنا اور تمہید مقدمات کرنا حدیث مین مذمت ثرثارین متفیہقین متشدقین متنطعین کی آئی ہے مراد بکی بک کو بناوٹ کرنیوالے متعمق لوگ ہین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کلام مین بلبلانا شیطان کی طرف سے ہے ساتوین آفت فحش بکنا گالی پھکڑ کرنا ہے اسکا منشا خبث باطنی اور کمینہ پن ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ اللہ فحش و تفحش کو دوست نہین رکھتا ہے اور فرمایا ہے کہ مومن طعان لعان فاحش بدزبان نہین ہوتا دخول جنت حرام ہے ہر فاحش پر بذا رو بیان دو شعبے ہین نفاق کے گالی دینا مومن کو فسق ہے اور قتال کرنا اوس سے کفر ہے آٹھوین آفت لعنت کرنا ہے اسمین انسان حیوان جماد سب برابر ہین حدیث مین آیا ہے لعنت کرنے والے دن قیامت کو نہ شفیع ہونگے نہ شہید ایک شخص نے ایک شرابی پر لعنت کی تھی حضرت نے فرمایا لا تکن عونا للشیطان علی اخیک معلوم ہوا کہ فاسق معین پر لعنت کرنا منع ہے اسی طرح بدگوئی اموات سے نہی فرمائی ہے نوین آفت راگ اور شعر ہے حسنہ حسن و قبیحہ قبیح ہان تمثل کرنا شعر حکمت کے ساتھ جائز ہے لکن اکثار اوسکا نہین آیا ایک شاعر پریشان موی کو شعر پڑھتے دیکھکر فرمایا تھا خذ وا ھذا الشیطان دسوین آفت ہنسی ٹھٹھا دل لگی کرنا ہے زیادہ ہنسنے سے دل مرجاتا ہے ابن عباس نے کہا ہے جو گناہ کر کے ہنستا ہے وہ دوزخ مین روتا ہوا جائیگا تبسم جائز ہے اور ضحک منع اور ہنسی مین جھوٹ بولنا گناہ ہے دل لگی کرنے کا انجام کینہ ہوتا ہے گیارہوین آفت مسخراپن اور دوسرے کو بنانا ہے اگر اوس سے ایذا ہو تو حرام ہے خاص قرآن مین مسخرگی سے منع کیا ہے خواہ مرد مرد سے مسخراپن کرے یا عورت عورت سے تمسخر یہ ہے کہ دوسرے کی اہانت و حقارت کرے اوسکے عیب اس طرح ظاہر کرے جس سے ہنسی آئے خواہ قولاً ہو یا فعلاً یا ایماءً تمسخر و استہزا اوسکے سامنے ہوتا ہے اور غیبت پس پشت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے واللہ ما احب انی حاکیت انسانا و لی کذا و کذا ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین یا ویلتنا ما لھذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ و لا کبیرۃ الا احصاھا کہا ہے کہ مراد صغیرہ سے تبسم کرنا ہے تمسخر مومن پر اور مراد کبیرہ سے کھکھلانا ہے تمسخر پر معلوم ہوا کہ لوگون پر ہنسنا داخل گناہ ہے حدیث مین آیا ہے کہ جو لوگ دنیا مین لوگون پر ہنستے ہین قیامت مین اونپر بھی ہنسی ہوگی کہ ایک دروازہ جنت کا کھول دیا جائیگا اور اون کو کہا جائیگا کہ یہان آؤ یہان آؤ وے مصیبت کے مارے جب قریب دروازہ کے پہنچین گے

کرتا ہے اسی کا نام نفاق ہے حضرتؐ نے فرمایا ہے جو کوئی دنیا مین دورویہ ہوگا قیامت مین اوسکے لئے دو زبانین آگ
کی ہونگی سروالا اودا اٹھارہوین آفت تعریف و مدح کرنا ہے اور ہجو تو عین غیبت ہے ایک شخص نے سامنے حضرتؐ
کے ایک آدمی کی تعریف کی فرمایا تو نے اپنے بھائی کی گردن ماری اگر تم مین کسی کو مدح کرنا ضرور ہی ہو تو یون کہے کہ میرے
گمان مین وہ ایسا ہے آگے خدا جانے یہ بھی فرمایا ہے کہ منہہ مین مدح کرنے والون کے خاک ڈالو اور دا مسلم
اور فاسق کی مدح سے اللہ کو غصہ آتا ہے اور عرش ہل جاتا ہے اونیسوین آفت یہ ہے کہ بات کرنے مین باریک
غلطیون سے غافل ہو جانا ہوتا ہے مثلاً جیسے یہ کہنا ماشاءاللہ وشئت ایک شخص نے حضرتؐ کے سامنے
کہا تھا کہ جو خدا اور اوسکے رسول نے چاہا فرمایا تو نے کیا مجھے اللہ کے برابر ٹھیرایا یون کہہ ماشاءاللہ وحدہٗ
یا باپ کی قسم کھانا یا سنافق کو سید کہنا بیسوین آفت سوال کرنا ہے عوام لوگون کا دقائق علوم سے جو اونکے فہم و حوصلہ
سے باہر ہین مثلاً صفات الٰہی مین گفتگو کرنا حدیث مین کثرت سوال و قیل و قال سے منع فرمایا ہے اسی لئے کہا ہے
کہ عوام کے لئے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنا بہ نسبت کلام علمی کے بہتر ہے ❊

باب پانچوان بیان مین غضب و حقد و حسد کے

ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا تھا مجھے کوئی ذرا سا عمل بتادو فرمایا لاتغضب یعنی تو غصہ نکیا کر
اوسنے پھر دو بارہ یہی کہا تو یہی جواب دیا غضب جسکو غصہ کہتے ہین ایک شعلہ ہے آگ کا آدمی کے اندر مثل آگ
کے راکھ مین چھپا ہوا ہے جو کوئی آتش غضب سے بھڑکتا ہے وہ اپنا نسب شیطان سے ملاتا ہے کیونکہ اوسنے کہا تھا
خلقتنی من نار ابن عمر نے حضرت سے پوچھا مجکو اللہ کے غصے سے کیا چیز بچائیگی فرمایا تو خود غصہ نکیا کر اور حدیث
ابوہریرہ مین فرمایا ہے وہ پہلوان نہین ہے جو کسی کو پچھاڑدے پہلوان تو وہ ہے جو وقت غصے کے اپنی جان
کو قابو مین رکھے ابن عمر کا لفظ یہ ہے من کف غضبہ ستر اللہ عورتہ حسن نے کہا ہے اے آدمی تو
غصہ مین اتنا اوچھلتا ہے کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ اب کی اوچھال مین تو دوزخ مین جا پڑیگا جعفر صادقؓ نے فرمایا ہے
کہ غضب کنجی ہے ہر برائی کی اور بعض نے کہا ہے تیری بیوقوفی کی جڑ ہے کسی نے کہا کہ غضب سے ایمان بگڑ جاتا ہے
جیسے ایلوہ سے شہد ابن مسعود نے کہا ہے امتحان آدمی کے حلم کا وقت غصے کے ہوتا ہے جب غصہ نہوا تو اوس وقت
کے حلم کا کیا اعتبار جو غصہ واسطے دنیا کے ہوتا ہے اوسکا نام مکر و فریب ہے اور جو واسطے آخرت کے ہوتا ہے
اوسکا نام علم و حلم ہے وہب بن منبہ کہتے ہین کفر کے چار رکن ہین غضب شہوت حمق طمع ف غصہ کے
وقت آدمی کا چہرہ اور آنکھین سرخ ہو جاتی ہین چہرہ کی کھال نرم ہوتی ہے اسلئے جھلک خون کی اوسمین
ظاہر ہونے لگتی ہے یہ جب ہوتا ہے کہ آپسے کم رتبہ والے پر غصہ آتا ہے اور جانتا ہے کہ اسپر میرا قابو ہے

پر لگتا ہے حسن نے کہا ہے جس شخص کی غیبت کی ہے اوسکے لئے دعاء مغفرت کرنا کافی ہے معاف کرانے کی ضرورت نہین ہے بدلیل حدیث مرفوع انس کفارۃ من اغتبتہ ان تستغفر لہ رواہ ابن ابی الدنیا و حارث بن ابی اسامۃ بسند ضعیف مجاہد نے کہا کفارہ کسی کے گوشت کھانیکا یہی ہے کہ اوسکی ثنا کرے اور اوسکے لئے دعاء خیر مانگے عطا ابن ابی رباح سے پوچھا تو یہ غیبت سے کس طرح بری ہوتی ہے کہا جسکی غیبت کی ہے اوس کے پاس جائے اور کہے کہ جو کچھ مینے کہا تھا جھک مارا تھا تیرے حق مین ظلم و زیادتی ہوئی اب مین حاضر ہون چاہو مجھسے بدلا لو چاہو معاف کرو یہی قول اصح ہے اور اگر وہ شخص مفقود الخبر ہوگیا ہے یا مرگیا ہے تب البتہ اوسکے لئے زیادہ تر دعاء خیر کرے اور اوسکو نیکیون کا ثواب دیا کرے رہا یہ کہ معاف کرنا دوسرے کے ذمہ پر واجب ہے یا نہین سو واجب تو نہین اسلئے کہ ایک طور کا احسان کرنا ہے مگر مستحب ہے اگر معاف کردیگا تو ثواب پائیگا ورنہ مستحق عقاب نہین ہے اور سلف مین بعض لوگ معاف نہین کیا کرتے تھے سعید بن مسیب نے کہا جو شخص مجھپر زیادتی کرتا ہے مین اوسکو معاف نہین کرتا ابن سیرین نے کہا غیبت کو کچھ مینے تو حرام کیا ہی نہین ہے اللہ نے حرام کیا ہے مین معاف کرکے کیون اوس کو حلال کرون معاف کرانے کی ایک سبیل یہ ہے کہ اول اوس شخص کی تعریف کرے اور اوس سے دوستی پیدا کرے یہانتک کہ اوسکا دل اسکی طرفسے صاف ہو جائے اور وہ قصور معاف کردے اگر فرضاً اوسکا جی صاف نہو گا تب بھی اسکا عذر کرنا اور دوست بنانا خالی ثواب سے نہین ہے کیا عجب ہے کہ غیبت کے مقابلہ مین یہی نیکی ہو جائے سولھوین آفت چغلی ہے اللہ نے فرمایا ھماز مشاء بنمیم پھر کہا عتل بعد ذلک زنیم ابن المبارک نے کہا زنیم کہتے ہین ولد الزنا کو جو بات نہ چھپائے اس آیت سے یہ استنباط کیا ہے کہ جو شخص بات نہ چھپائے اور چغلی کھائے وہ ولد الزنا ہے

وقال تعالی ویل لکل ھمزۃ لمزۃ مراد ھمزہ سے نزدیک بعض کے چغلخور ہے ابولہب کی جورو چغلخور تھی اسلئے اوسکو حمالۃ الحطب فرمایا اور حدیث مین آیا ہے کہ چغلخور بہشت مین نہ جائیگا اہل علم نے کہا ہے تیسرا حصہ عذاب قبر کا چغلی سے ہوتا ہے چغلی کچھ یہی نہین ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے جاکر یون کہے کہ فلان شخص تمکو یہ کہتا تھا بلکہ جس چیز کا ظاہر کرنا برا ہو اور جسکی طرفسے وہ بات کہی ہے یا جس سے کہی اوسکو یا کسی تیسرے شخص کو بری لگے وہ چغلی مین داخل ہے پھر خواہ قول سے ظاہر کرے یا لکھکر یا رمز و کنایہ سے اور جو چیز ظاہر کی ہے وہ بھی خواہ عمل ہو یا کلام یا کوئی عیب و نقصان سب داخل نمیمہ ہے غرضکہ چغلی افشاء راز و امر مکروہ کے اظہار کرنے کا نام ہے آدمی کی نظر جب لوگون کے حال پر پڑے تو سکوت کرے مگر ایسی بات جسمین کسی مسلمان کا فائدہ ہو یا کسی گناہ کا دور کرنا

حسن نے کہا ہے **من نم الیک نم علیک ۵**

ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد — بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد

سترھوین آفت دو رویہ بات کہنا ہے مثلاً جو شخص دو دشمنون سے ملتا ہے وہ ہر ایک کے سامنے اوسکی سی بات کہت

مین تو دل کا غصہ بالکل نہین جاتا ہان ایک ملکہ ہو جاتا ہے جس سے مطیع غضب کا نہین رہتا ہے بتکلف حلم برداشت
کرتے کرتے عادت تحمل کی پڑجاتی ہے یہی حال قسم سوم کا بھی ہے کہ مجاہدہ سے وہ شدت غصہ کی باطن مین
نہین رہتی اور نہ زیادہ احساس سختی صبر کا ہوتا ہے ہان قسم دوم کا استیصال ریاضت سے قطعاً ممکن ہے
جب محبت اشیاء غیر ضروری کی دل سے جاتی رہیگی تو اوسکے ساتھہ ہی غصہ بھی جدا ہو جائیگا کیونکہ غصہ تابع محبت کا
ہوا کرتا ہے بیخ و بن سے تو دور ہو جانا غضب کا مشکل ہے اگر کمزور پڑ جائے اور اوسکے بموجب عمل در آمد نہو تو یہ
بھی بہت اچھا ہے ؏ عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است **حکایت** سلمان رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے
گالی دی تھی کہا اگر میزان اعمال مین میرے عمل کم ہوئے تو جو تو کہتا ہے مین اوس سے بھی بدتر ہون اور اگر
پلہ بھاری رہا تو اس کہنے سے میرا کچھہ ضرر نہین انکا دل مصروف آخرت تھا گالی سننے سے کچھہ متاثر نہوا ؀

وشنام خلق راندہم جز دعا جواب		ابرم کہ تلخ گیرم وشیرین عوض دہم

حکایت ربیع بن خیثم کو ایک آدمی نے گالی دی انہون نے کہا اللہ تیری بات سنتا ہے جنت کی ادہر ایک
گھاٹی ہے اگر مینے اوسکو طے کر لیا تو تیری بات سے کچھہ ضرر نہوگا اور اگر پلے پار نہوا تو جو کچھہ تو کہتا ہے مین اوس سے
بھی بدتر ہون **حکایت** ایک عورت نے ابوبکر صدیق کو گالی دی تھی اونہون نے اپنے نفس کی طرف مخاطب
ہو کر کہا اللہ نے جو تیرے عیوب چھپا رکھے ہین وہ بہت ہین یعنی اس حال مین اگر دوسرے نے تجھے ناقص کہا تو
کیا ہوا **حکایت** ایک عورت نے مالک بن دینار کو کہا کہ او ریاکار فرمایا مجھے تیرے سوا کسی اور نے ابتک
نہین پہچانا **حکایت** شعبی کو کسی نے برا کہا تھا فرمایا اگر تو سچا ہے تو اللہ میرے حال پر رحم کرے اور اگر تو
جھوٹا ہے تو تیرے حال پر رحم کرے غرضکہ غصہ کا نہونا دو طرح پر ممکن ہوتا ہے ایک تو یہ کہ دل کسی اور مہم مین
مصروف ہو دوسرے یہ کہ غلبۂ وحدانیت ہو اور ایک تدبیر اسکی یہ ہے کہ یون جانے کہ اللہ کو میرا غصہ ہونا ناپسند
ہے اللہ کی محبت سے آگ غضب کی دب جائے یا اوسکی ڈر سے فرو ہو جائے جس شخص کے دل مین محبت ریا
کی نہین ہوتی ہے وہ بہت اسباب غضب سے محفوظ رہتا ہے **ف** وہ چیزین جنسے غصہ سخت ہوتا ہے یہ ہین
عجب و کبر و مزاح و لغو و ہنسی ٹھٹا دوسرے کو بنانا عیب لگانا بات کاٹنا ضد کرنا فریب دینا مال و جاہ مین حرص کرنا
یہ سب باتین شرعاً مذموم ہین اور عادات بد مین داخل ہین انکے ہوتے ہوئے غضب کا جانا غصہ کا دور ہونا
ممکن نہین ہے اسلئے ان عیبون کو انکے مقابل کی چیزون سے کھو دے یعنی تکبر کو خاکساری سے عجب کو
اپنے نفس کی شناخت سے فخر کو یون کہ شیخی مارنا کمینون کی عادت ہے مزاح کو یون کہ ایسے مہمات مین مشغول
رہے کہ عمر بھر فرصت مزاح کی نہ ملے لغویات سے یون کہ تحصیل فضائل و اخلاق حسنہ و علوم دینیہ مین
ساعی ہو دوسرے کا بنانا یون کہ یہ خیال کرے کہ کہین ایسا نہو کہ یہی حال میرے ساتھہ بپیش آئے

اور جب آپسے بالا رتبہ والے پر غصہ آ ئے اور انتقام نہ لے سکے تو خون پوست سے بستہ ہو کر دل کی طرف جھکتا ہے
اور سبب رنج وغم کا ہوتا ہے چہرہ زرد پڑ جاتا ہے اور برابر والے پر غصہ آ نے مین دونون حالتین نمود ہوتی
ہین رنگ لال پیلا ہو جاتا ہے اور اضطراب لاحق ہوتا ہے غرضکہ غضب کی جگہہ دل ہے اور اوسکے معنی یہ ہین کہ
دل کا خون بدلا لینے کو جوش مارتا ہے اس قوت کی غذا انتقام ہے بدون انتقام کے چین نہین آتا اسکے
تین درجے ہین ایک تفریط یعنی کمی یہ مذموم ہے ایسے ہی آدمی کو بے غیرت کہتے ہین امام شافعی نے کہا ہے
جس شخص کو غصہ دلانیسے بھی غصہ نہ آ ئے وہ گدہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ حمیت وغصہ کا بالکل نہونا بھی برا ہے
اللہ نے کہا ہے اشداء علی الکفار یہ صفت اصحاب کی ہے اور حضرت کو فرمایا جاھد الکفار والمنافقین
واغلظ علیہم شدت وغلظت بعد غضب کے ہوا کرتی ہے دوسرا درجہ افراط کا ہے یعنی زیادتی کہ غصہ اتنا غالب ہو کہ
سیاست عقل ودین سے باہر نکلجائے یہ غلبہ غصہ کا کبھی پیدایشی ہوتا ہے اور کبھی صحبت سے مردم مغلوب الغضب
وسریع الانتقام کے تیسرا درجہ محمود ہے وہ یہ ہے کہ غصہ منتظر رہے اشارت عقل کا اور دین کا مطیع ہو جس جگہہ
حمیت کرنا شرعًا واجب ہے وہان غصہ آ ئے اور جس جگہہ غصہ کا پینا چاہئے وہان حد اعتدال سے نہ بڑھے
خیر الامور اوسطہا اسی طرف مشیر ہے ایسے شخص کو جسے غصہ محل سے نہ آ ئے یا بے محل آ ئے علاج کرنا چاہیے
تاکہ غصہ ایک حالت درمیانی پر آ جائے اسی کا نام صراط مستقیم ہے پھر جو کوئی اس صراط کو نہ پاسکے اوسکو لازم
ہے کہ جتنا اوس سے پاس ہو سکے اوتنی ہی کوشش کرے کیونکہ یہ ضرور نہین ہے کہ جس سے ہمہ تن خیر نہو سکے وہ ہمہ تن شر ہی کیا
کرے بلکہ بعض بدی بعض کے نسبت ہلکی ہوتی ہے اور بعض نیکی بعض کی نسبت بھاری ہوتی ہے سو اگر
بڑی نیکی نہو سکے تو چھوٹی ہی کے درپے رہے اور اگر شر سے محفوظ نرہ سکے تو جسمین ضرر کم ہو اوسی پر اکتفا کرے
ف بعض کے نزدیک محو کرنا غضب کا ریاضت سے ہو سکتا ہے اور بعض کے نزدیک غضب کا کچھہ علاج
نہین ہے یہ دونون قول ضعیف ہین اصل بات یہ ہے کہ آدمی کسی چیز کو محبوب رکھتا ہے اور کسی شئے کو مکروہ
جانتا ہے تو مخالف مزاج پر ضرور ہی غصہ آئیگا اسکی تین شکلین ہین ایک ایسی چیز ہے جو سب کے لئے ضروری
ہے جیسے طعام لباس مکان صحت بدن سو جو کوئی ایسی چیزون کا مزاحم ہوتا ہے اوسپر غصہ آتا ہی دوسری
یہ چیز وہ ہے جو کسی کے لئے بھی ضروری نہین ہے جیسے مال جاہ حشم خدم مرکب کہ یہ اشیاء عادۃً محبوب
ہوتی ہین داخل ضرورت نہین ہین انکو اگر کوئی بیجا صرف کرتا ہے تو اوسپر غصہ آتا ہے اس طرح کا غصہ قابل اسکے
ہے کہ بالکل دور ہو سکے تیسرے وہ چیز ہے جو بعض کے حق مین ضروری اور بعض کے حق مین غیر ضروری ہے
جیسے کتاب کہ عالم کو محبوب ہوتی ہے اور اوسکی ضرورت رہتی ہے یا اوزار حق مین اہل حرفہ کے اگر کوئی ان
اشیاء کو ضائع کر دیتا ہے تو اوسپر غصہ آتا ہے اب اثر ریاضت کا ہر ایک قسم مین یون ہوتا ہے کہ پہلی قسم

صورت بننے یا نیکون کے مشابہ ہو پانچوین یہ کہ اپنے جی کو سمجہالے کہ یہان تو تجہے تحمل برا لگتا ہے وہان جب دوسرا آدمی بدلہ لینے کو ہاتہہ پکڑ لیگا تو پہر کیا رہا لوگون کی نظرون مین تو حقارت کا ڈر ہے اور اللہ و ملائکہ و انبیاء کی نظرون مین حقیر ہونیکا کچہہ ڈر نہین ہے آدمیون سے کیا مطلب ہے کہ اونکا خیال زیادہ ہو کظم غیظ مین تو مرتبہ بڑہتا ہے اسکے سوا اگر ظالم سے یہان بدلہ بہی لیا تو اس سے زیادہ ذلت وہان قیامت کو ہوگی چہٹے یہ کہ یون جانے کہ میرا غصہ اسی سبب سے ہے کہ میری مرضی کے موافق کام نہوا خدا کی مرضی کے موافق کیون ہوا سو یہ ایک نہایت بیوقوفی کی بات ہے کہ اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی پر غالب رکہنا چاہتا ہے بلکہ یہ بات ایسی ہے کہ اگر اللہ کو اسپر اور زیادہ غصہ آئے تو کچہہ دور نہین ہے عمل دفع غصہ کا یہ ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے اگر اس سے بہی غصہ دور نہوا اور کہڑا ہو تو بیٹہہ جائے اور جو بیٹہا ہو تو لیٹ جائے یعنی آپکو زمین کی مٹی سے قریب کردے اور جان لے کہ مین اسی خاک سے پیدا ہوا ہون اور اسی مین جاؤن گا اس سے بہی اگر دور نہو تو آب سرد سے وضو کرے کیونکہ غصہ آگ ہے اور آگ بغیر پانی کے نہین بجہتی ہے پہر اگر اس سے بہی کام نہ چلے تو سر کو زمین پر بطور سجدہ رکہدے تاکہ نفس ذلت و خاکساری سمجہکر عزت و تکبر سے باز آئے **حکایت** اگلے لوگون مین ایک شخص مغلوب الغضب تہا اوسنے تین پرچے لکہکر تین آدمیون کو دئے اور کہا جب مجہے غصہ آئے تو پہلے یہ پرچہ دینا جب ذرا غصہ کم ہو تو دوسرا پرچہ دینا جب بالکل غصہ جاتا رہے تو تیسرا پرچہ پیش کرنا ایک روز اوسکو غصہ آیا تو اوسکو پہلا پرچہ دیا اوسمین لکہا تہا تو کیون اس شخص کے پیچہے پڑا ہے تو کچہہ اسکا خدا نہین ہے بلکہ بشر ہے کوئی دن ایسا ہوگا کہ خود تجہکو تیرے بعض اعضا کہا لینگے اسکے پڑہنے سے کچہہ غصہ اسکا کم ہوا تب دوسرا پرچہ دیدیا گیا اوسمین یہ لکہا تہا ارحم من فی الارض یرحمک من فی السماء پہر تیسرا پرچہ دیا اوسمین یہ تہا کہ لوگون کا مواخذہ حق پر کر اسی مین انکی بہتری ہے یعنی حدود شرعی خود واسطے جرم کے مقرر ہین اوتنی ہی سزا کافی ہے زیادہ غصہ کرنے کی کیا حاجت و ضرورت ہے **ف** غصہ پینے کی فضیلت آئی ہے اللہ نے کہا ہے الکاظمین الغیظ الخ اور حضرت نے فرمایا اللہ کے نزدیک کسی گہونٹ کا پینا اتنا محبوب نہین ہے جتنا کہ پی جانا غصہ کا ہے جو کوئی غصہ پی جاتا ہے اللہ اوسکے دل کو نور ایمان سے بہر دیتا ہے ثوری و ابو خزیمہ و فضیل نے اتفاق کیا ہے اسپر کہ افضل اعمال حلم کرنا ہے وقت غصہ کے اور صبر کرنا ہے وقت طمع کے **حکایت** ایک شخص نے حضرت سلیمان سے وصیت چاہی کہا غصہ نکیا کر اوسنے کہا یہ تو مجہسے نہین ہو سکتا کہا اتنا ہی کر کہ وقت غصہ کے اپنی زبان و ہاتہہ روک لیا کر **ف** حلم اسکو کہتے ہین کہ غصہ جوش پر نہ آئے اور اگر آئے تو اوسکے فرو کرنے مین کچہہ تعب و مشقت نہو یہ غصہ کے پینے سے بہتر ہے بعض نے کہا ہے مراد لفظ ربانیین سے جو قرآن پاک مین آئی ہے صاحب علم و حلم مراد ہے حسن نے اس آیت مین واذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما کہا ہے کہ مراد اس سے حلیم لوگ ہین کہ اگر اونسے کوئی بجہالت

اور عیب جوئی مین یہ سمجھے کہ بُری بات کا منہہ سے نکالنا بُرا ہے بات کاٹنے ضد کرنے فریب دینے مین یہ تصور کرے کہ انمین میرے بنی نوع کا ضرر ہے مجکو ضرر رسان بننا نچاہیے حرص کثرت مال وجاہ کو یون دور کرے کہ قدر ضرورت پر قناعت کرے تاکہ ذلت احتیاج سے محفوظ و حصول استغنا پر محظوظ رہے جو کوئی اِن اخلاق کی برائیون پر واقف ہوگا تو دل اوسکا نفرت کرکے اخلاق مقابل پر ہمیشگی رکھیگا ایک بڑا سبب غصے کا جُہّال مین یہ ہے کہ اونہون نے غصہ کا نام شجاعت بہادری جرأت ہمت رکھا ہے حالانکہ یہ ایک مرض قلب و نقصان عقل ہے یہ بیماری جاہلون مین بہت جلد اثر کرجاتی ہے دیکھو بیمار کو بہ نسبت تندرست کے جلد غصہ آتا ہے اور عورت کو بہ نسبت مرد کے اور لڑکے کو بہ نسبت بالغ کے اور بوڑھے کو بہ نسبت جوان کے معلوم ہوا کہ نقصان و ضعف عقل سبب غصے کا ہوتا ہے غصہ کا پی جانا سیرت انبیاء و اولیاء و حکماء و علماء و افاضل ملوک کی ہے اور عکس اسکا خصلت ہے اتراک و جُہّال و اغنیاء و بے عقلون کی اللہم احفظنا **ف** ایک علاج غصے کا یہ ہے کہ جو احادیث فضائل عفو و حلم مین آئی ہین اونکو سوچ کر ثواب آخرت مین راغب ہو کیا عجب ہے کہ حرص ثواب و طمع اجر سے جوش غضب جاتا رہے انتقام سے باز رہے **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ کو ایک بار ایک شخص پر غصہ آیا اوسکے پیٹنے کا حکم دیا مالک بن اوس نے یہ آیت پڑہی خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین عمر سوچنے لگے اور بار بار اس آیت کو پڑہا پہر اوس آدمی کو چہوڑ دیا **حکایت** عمر بن عبد العزیز نے ایک شخص کے مارنے کا حکم دیا تہا پہر خود ہی یہ آیت یاد کرکے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس خادم سے کہا کہ اسکو جانے دے دوسرے یہ کہ اپنے نفس کو اللہ کے عذاب سے ڈرائے یون جانے کہ جتنی قدرت مجکو اس شخص پر ہے اوس سے زیادہ قدرت اللہ کو مجہپر ہے مانا کہ مینے آج اسپر غصہ چلا لیا کل اللہ کے غضب سے مجھے کون بچائیگا **حکایت** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خادم کو کسی کام کے لئے بہیجا تہا اوسنے بہت دیر کی جب سامنے آیا فرمایا لولا القصاص لاوجعتک یعنی اگر وہان کا بدلا نہوتا تو مین تجکو خوب ستاتا رواہ ابو یعلی بسند ضعیف عن ام سلمۃ **حکایت** بنی اسرائیل مین جتنے پادشاہ ہوتے تہے سب کے ساتہہ ایک حکیم رہتا تہا جب پادشاہ کسی پر خفا ہوتا غصہ کرتا تو حکیم ایک پرچہ حوالہ کرتا اوسمین لکہا ہوتا کہ مسکین پر رحم کر موت سے ڈر قیامت کو یاد کر اس پرچہ کے دیکہنے سے اوسکا غصہ جاتا رہتا تیسرے یہ کہ اگر خوف آخرت نہو تو مصائب و آفات دنیا ہی کو جو بسبب غضب کے ہوتے ہین تامل کرے اور سمجھے کہ جس شخص پر غصہ کرونگا وہ میرا مخالف ہوجائیگا اور طرف مقابل بنکر درپے میری ایذا رسانی و خرابی و شماتت و ہتک وغیرہ کے ہوگا سو یہ دنیا کی ایک خرابی کو دوسری خرابی سے روکنا ہے اسلئے یہ عمل آخرت نہوا اور نہ اسپر کچہہ ثواب ملیگا چوتہے یہ کہ وقت غصہ کے جس طرح دوسرونکی صورت بُری ہوجاتی ہے ویسے ہی اپنی صورت کو خیال کرے کیونکہ جب غصہ آتا ہے تو پاگل یا درندے کی سی شکل ہوجاتی ہے برخلاف حلیم و صاحب وقار و تارک غضب کے کہ اوسکی شکل انبیاء و اولیاء و علماء و حکماء و صلحاء کی سی ہوتی ہے اب چاہے کُتّون اور درندون کی

ایک وہ جو گھاس کی طرح جلد جلجائیں اور جلد بجہین دوسرے وہ جو پتھر کے کوئلے کی طرح دیر مین سلگین اور دیر مین بجہین تیسرے وہ
جو گیلی لکڑی کی طرح دیر مین جلین مگر جلد بجہہ جائین یہ حالت بہت اچھی ہے اگر نری بے غیرتی نہو چوتھے وہ جو جلد بہڑک جائین
اور دیر مین ٹھنڈے ہون یہ سب مین خراب ہین حدیث مین آیا ہے کہ اسیا مذار کو جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی راضی ہوجاتا ہے
تو اس عادت کا تدارک اس سے ہوجاتا ہے دوسری روایت مین فرمایا ہے لوگ کئی طرحکے ہوتے ہین بعض کو دیر مین
غصہ آتا ہے اور جلد رجوع کرتا ہے اور کسی کو جلد غصہ آتا ہے اور جلد فنا ہوجاتا ہے اور بعض کو جلد غصہ آتا ہے اور دیر مین
جاتا ہے سب سے بہتر وہ ہے جو دیر مین خفا ہو اور جلد منجاوے اور سب سے بدتر وہ ہے جو جلد غصہ کرے اور دیر مین راضی ہو
ف حقد کہتے ہین کینہ کو فرمایا ہے کہ مومن حقود نہین ہوتا حقد نتیجہ ہے غضب کا اس سے کئی باتین پیدا ہوتی ہین
ایک حسد یہ فعل منافقین کا ہے دوسرے زیادتی حسد کی باطن مین کہ ہر ایک بلا جو غیر پر آئے اوس سے خوش ہونیکو طیار رہے
تیسرے قطیعت یعنی دوسرا آئے کو مائل ہے مگر یہ اوس سے اینٹھا رہتا ہے چوتھے ذلیل و حقیر سمجہنا غیر کا پانچوین الفاظ
ناجائز اوسکے حق مین نکالنا جیسے غیبت فحش افشاء راز پردہ دری چھٹے باتون مین اوس سے تمسخر کرنا ساتوین اوسکو
مار پیٹ وغیرہ سے ایذا پہنچانا آٹھوین اوسکا حق جو اسکے ذمہ پر ہے نہ دینا جیسے قرض نہ دینا یا صلہ رحم نکرنا یا کوئی چیز اوسکا
دبالی ہو وہ واپس نہ دینا یہ آٹھون چیزین حرام ہین ادنی درجہ یہ ہے کہ آدمی ان آٹھون عیوب سے بچے اور خدا کی نافرمانی
تک نوبت نہ پہنچے اور اگر نفس پر مجاہدہ کرکے بارادہ مخالفت شیطان زیادہ احسان کرے تو یہ رتبہ صدیقین کا ہے
ف عفو یہ ہے کہ اپنا حق جو دوسرے کے ذمہ ہے اوسکو چھوڑ دے جیسے قصاص یا قرض **قال تعالے**
وان تعفوا اقرب للتقوی حدیث عائشہ مین آیا ہے مینے حضرت کو نہین دیکھا کہ کبھی اپنے حقوق کا بدلا لیا ہو یہانتک کہ کسیکی
حرمت الٰہی ہو جب ایسا ہوتا تو سب سے زیادہ غصہ آپکو آتا عقبہ کا ہاتھ پکڑکے فرمایا مین تجکو افضل اخلاق عرب بتاؤن
مل تو اوس سے جو تجسے نہ ملے دے تو اوسکو جو تجکو نہ دے معاف کر اوسکو جو تجپر ظلم کرے یوسف علیہ السلام نے اپنے اخوان
سے کہا تہا لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم یہی بات ہمارے حضرت نے دن فتح مکہ کے کہی تہی اللہ نے فرمایا
ہے ولیعفوا ولیصفحوا ابراہیم تیمی نے کہا ہے جب کوئی مجپر ظلم کرتا ہے تو مجہے اوسپر رحم آتا ہے کہ یہ بیچارہ عوض اس ظلم
کے دن قیامت کو پکڑا جائیگا اسکو کچہہ جواب نہ بن پڑیگا سو یہ درجہ عفو سے بڑہکر ہے اسکو احسان کہتے ہین **حکایت**
ایک شخص نے سامنے عمر بن عبد العزیز کے ایک ظالم کو برا کہا انہون نے جواب دیا کہ اگر تو سامنے اللہ کے اس ظالم کو جون کا تون
لیجائے تو اس سے بہتر ہے کہ اوسکا عوض یہان لیکر جائے **حکایت** خلیفہ نعمان بن منذر کے پاس دو شخص حاضر کیے
گئے ایک نے بڑی خطا کی تہی اوسکو معاف کردیا دوسرے نے چھوٹی تقصیر کی تہی اوسکو سزا دی معاویہ رضی اللہ عنہ نے
کہا ہے جبتک تمکو انتقام کا قابو و موقع نہ ملے تب تک تم حلم و برداشت کرو جب موقع ملجائے تو عفو و احسان کرو **؎**

شنیدم کہ مردان راہ خدا	دل دشمنان ہم نکردند تنگ

پیش آئے تو وہ جہالت نہین کرتے عطا نے کہا یمشون علی الارض ھونا سے مراد حلیم ہین مجاہد نے کہا واذا مروا باللغو مروا کراما سے مراد اصحاب حلم ہین کہ جب اونکو ایذا دیجائے تو وہ معاف کردین غرضکہ ؎

اگر بین ناجوان مردم بہ کردار	تو بر بین چون جوانمردان گذرکن

حدیث مین آیا ہے قیامت کے دن ایک منادی ندا کریگا کہ اہل فضل کہان ہین کچہہ لوگ اوٹہین گے اور طرف بہشت کے دوڑینگے فرشتے کہین گے تم دوڑکر چلتے ہو وہ کہینگے ہم اہل فضل ہین وہ کہینگے تمہارا کیا فضل تہا یہ جواب دینگے کہ ہمپر اگر ظلم ہوتا تو ہم صبر کرتے اور اگر کوئی ہمسے بدسلوکی کرتا تو ہم بخشدیتے اور اگر جہالت کرتا تو ہم حلم کرتے فرشتے کہینگے تو اب تم جنت مین جاؤ فنعم اجر العاملین کیا اچہی مزدوری ہے کام کرنے والون کی انس بن مالک نے اِس آیت کی تفسیر مین فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم وما یلقاھا الا الذین صبروا وما یلقاھا الا ذو حظ عظیم کہا ہے کہ مراد اس سے وہ شخص ہے کہ جب اوسکو کوئی بہائی اوسکا گالی دیتا ہے تو وہ یون کہتا ہے کہ اگر تو جہوٹا ہے تو اللہ تجہے بخشے اور اگر تو سچا ہے تو اللہ مجہے بخشے **حکایت** ایک شخص نے ابن عباس کو گالی دی جب وہ دیچکا تو خادم سے فرمایا دیکہو تو اگر اسکی کچہہ حاجت ہو تو دیدو اوسپر گویا گہڑے پانی کے پڑگئے سر نیچا کرلیا **حکایت** ایک شخص نے مالک بن دینار سے کہا مینے سنا ہے کہ تمنے کچہہ مجہے برا کہا ہے فرمایا تب تو تم میرے نزدیک میری جان سے بہتر ٹہیرے یعنی نیکیان تو میرے نفس نے کین اور مینے اونکو تمہارے لئے ہدیہ کیا بعض اہل علم نے کہا ہے کہ حلم کا رتبہ عقل سے زیادہ ہے اِسی لئے اللہ کا نام حلیم ہے نہ عقیل **حکایت** ایک شخص نے ایک حکیم سے کہا مین تجہکو ایسی گالی دونگا جو قبر تک ساتہہ جائیگی کہا سچ ہے تیری قبر تک ساتہہ جائیگی **حکایت** عیسی علیہ السلام کا گذر ایک جماعت یہود پر ہوا تہا اونہون نے آپکو برا کہا آپنے اونکو کلمۂ خیر کہا کسینے کہا یہ تو آپکو برا کہتے ہین فرمایا ہم مین سے ہر ایک وہی دیتا ہے جو اوسکے پاس ہے کل اناء یترشح بما فیہ ؏ می تراود بکلم انچہ در آوندست **حکایت** ایک شخص نے ایک حکیم کے پاؤن مین ایسی ضرب ماری کہ اوسکو کہ معلوم ہوا مگر وہ غصے نہوا کسینے سبب پوچہا کہا مینے یہ سمجہہ لیا کہ میرا پاؤن کسی پتہر سے پہسل گیا ہے **ف** غیبت کے عوض غیبت کرنا اور گالی کے عوض گالی دینا اور جاسوسی کے عوض جاسوسی کرنا جائز نہین ہے ہان جو قصاص شرع مین جتنا آیا ہے اوتنا کرنا جائز ہے ایک شخص نے حضرت کے سامنے ابو بکر صدیق کو برا کہا تہا وہ سنا کئے جب بولنا چاہا حضرت اوٹہہ کہڑے ہوئے پوچہا تو فرمایا کہ جب تک تم چپ تہے فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دیتا تہا جب تم بولے تو فرشتہ چل دیا شیطان آگیا مجہے ایسی جگہہ بیٹہنا منظور نہین ہے حدیث مین آیا ہے آپس مین دو گالیان دینے والے جو کچہہ کہین گناہ اونہین پہلے گالی دینے والے پر ہے یہانتک کہ مظلوم حد سے بڑہ جائے رواہ مسلم اتنا عوض لینا اگرچہ جائز ہے لیکن اس مقدار کا بہی ترک کرنا افضل ہے لوگ چار قسم کے ہین

ان تمسسکم حسنة تسؤهم وان تصبکم سیئة یفرحوا بها یعنی خوشی اونکی بوجہ شماتت تھی سو شماتت وحسد لازم
ملزوم ہین اور فرمایا کفار جو زوال ایمان چاہتے ہین یہ تمنا حسد کے سبب سے ہے یوسف علیہ السلام کے اخوان نے حسد
کیا تھا پہر جس نعمت پر آدمی غبطہ کرتا ہے اگر وہ نعمت دینی ہے اور واجب جیسے نماز روزہ زکوۃ وغیرہ تو اسپر غبطہ کرنا
ضرور ہے اور اگر فضل مال پر صدقہ نفل مین ہے تو مستحب ہے اور اگر نعمت مباح پر ہے تو منافست بہی مباح ہے
ف حسد کے اسباب اگرچہ بہت ہین مگر اکثر سات سبب ہین ایک عداوت دوسرے برابر والے کی عزت کا ناگوار ہونا
تیسرے دوسرے کی حقارت چوتہے تعجب پانچوین فوت ہوجانا مقصود ومطلوب کا چھٹے محبت ریاست ساتوین خبث و
بخل نفس غزالی رح نے ہر سبب کی تفصیل لکھی ہے **ف** ہمسرون اور برابرون اور بھائیون اور یگانون مین حسد
باہمی زیادہ ہوتا ہے اور غیرون مین کم اور نسبت پہر توبان ایک سبب حسد کا ہو سب اسباب ایک دوسرے کے پیچھے جمع
ہوجاتے ہین اکثر وجہ حسد کی اتحاد حال ہوتا ہے عالم کو جو حسد عالم پر ہوتا ہے وہ عابد پر نہین ہوتا تاجر حسد تاجر پر کرتا
ہے نہ کولہ چاکر پر **ع** ہو وہم پیشہ باہم پیشہ دشمن **ف** سارے اسباب حسد کا منشا نظر غور مین محبت دنیا کی ہے اہل معرفت
اگر ہزار ہون تو ان مین ایک دوسرے کا حاسد نہین ہوتا ہے کیونکہ معرفت مین تنگی نہین ہے **قال تعالی**
ونزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین معلوم ہوا کہ جنت مین حسد نہوگا بلکہ جنت
والے اس دنیا مین بہی حسد نہین کرتے ہین عقلمند کو چاہیے کہ ایسی نعمت کا طالب ہو جسمین زحمت نہو اور ایسی
لذت کا جویان ہے جو کبہی فنا نہو یہ بات دنیا مین سواے معرفت خدا و اسماء و صفات وافعال الہی کے اور کسی چیز مین
نہین پائی جاتی ہے اور آخرت مین بہی [illegible] سو آدمی کو شوق معرفت کا نہو اور نہ اوسکو معرفت مین
کچھ لذت ملی اور عقل بہی قاصر ہو اور رغبت کم ہو تو ایسا شخص معذور ہے **ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض
له شیطانا فهو له قرین** **ف** حسد کی علاج علم وعمل سے ہوتی ہے علم سے یون کہ قطعاً یہ بات جان لے کہ
حسد دنیا و آخرت مین حاسد کو مضر ہے اور محسود کا کچھ نقصان دارین مین نہین ہوتا ہے بلکہ نفع ہی نفع ہے ٥

هم یحسدون وشر الناس کلهم	من عاش فی الناس یوما غیر محسود

حسد مین ناراضی ہوتی ہے اللہ کے حکم سے اس سے بڑھکر دین مین اور کیا گناہ ہوگا یہ شخص زمرۂ اولیا و صلحا سے
نکلکر زمرۂ ابلیس و کفار مین داخل ہوجاتا ہے اور دنیا مین حاسد کا یہ ضرر ہے کہ ہمیشہ وہ رنج و عذاب و غم والم
مین مبتلا رہتا ہے جو بات یہ اپنے دشمن کے لیے چاہتا تھا اوسمین خود مبتلا ہوجاتا ہے اور جسپر اسنے حسد کیا تھا اوسکی
نعمت بہی نگئی عقلمند سے بہت دور ہے کہ بیفائدہ آپکو نشانہ اللہ کے غضب کا بنائے محسود کی نعمت اسکے حسد
سے دور نہین ہوتی ہے بلکہ جو اقبال و نعمت اللہ نے کسیکے لئے مقدر کیا ہے وہ وقت مقدر تک ضرور ہی رہتا ہے
کوئی حیلہ اوسکے دفع کا نہین ہوتا **کل شیء عنده بمقدار ولکل اجل کتاب** **حکایت** ایک پیغمبر نے

کہ با دوستانت خلاف ست وجنگ		ترا کی میسر شود این مقام

ایک حکیم نے کہا حلیم وہ نہین ہے کہ ظلم کے وقت چپ ہو رہے جب قدرت پائے تو بدلہ لے بلکہ حلیم وہ ہے کہ ظلم کے وقت حلم کرے اور قدرت کے وقت معاف فرمائے زیاد نے کہا قدرت وقابو پانا کینہ وغصہ کو کھو دیتا ہے **حکایت** ایک چور عمار بن یاسر کے خیمہ مین گھسا اور پکڑ آگیا لوگون نے کہا اسکا ہاتھہ کاٹ ڈالو کہا نہین مین اسکی پردہ پوشی کرونگا شاید اللہ میری پردہ پوشی کرے **ف** فضائل رفق یعنے نرمی کرنیکے بہت آئے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ رفیق ہے یعنی نرم دوست رکھتا ہے رفق کو اور فرمایا جو رفق سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم ہوا اور فرمایا رفق یمن ہے اور خرق شوم ہے اور فرمایا تم جانتے ہو دوزخ کن پر حرام ہے ہر ہین لین سہل قریب پر غرضکہ اور اخلاق کی طرح یہان بھی وہی درجہ اوسط کا درشتی ونرمی مین محمود ہے **ف** جس طرح کینہ شاخ ہے غصہ کی اسی طرح حسد ایک شاخ ہے کینہ کی پھر حسد کی اتنی شاخین ہین جنکا کچھہ حصر نہین ہوسکتا ہے حضرت نے فرمایا ہے حسد کھالیتا ہے نیکیون کو جس طرح کھالیتی ہے آگ لکڑی کو پھر فرمایا آپس مین حسد وقطع وبغض وتدابر نکرو ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی اور فرمایا ہے ظاہر نکر تو خوشی واسطے اپنے بھائی کے ورنہ بچالیگا اللہ اوسکو اور پھانسیگا تجکو بعض سلف نے کہا ہے پہلی خطا جو واقع ہوئی وہ یہی حسد تھا ابلیس نے رتبۂ آدمؑ پر حسد کرکے سجدہ نکیا ملعون ہوگیا معاویہ نے کہا مین سب آدمیون کے راضی کرنے پر قدرت رکھتا ہون مگر حاسد نعمت کہ وہ بدون زوال نعمت کے راضی نہین ہوتا ہے سعدی نے گلستان مین کہا ہے کہ درسایۂ دولت خداوندی ہمکنان را راضی کردم الا حسود را کہ راضی نمی شود الا بزوال دولت من

حسود را چہ کنم کو زخود برنج درست		توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے

ایک حکیم نے کہا ہے حسد ایسا زخم ہے کہ کبھی نہین بھرتا اور جو کچھہ حاسد پر گزرتا ہے یہی اوسکو کافی ہے ایک اعرابی نے کہا مینے کسی ظالم کو مشابہ مظلوم کے سوا حاسد کے نہین دیکھا جب دوسرے کی نعمت کو دیکھتا ہے گویا اسکے چھریان لگتی ہین ایک بزرگ نے کہا ہے حاسد کو مجالس مین ذلت ومذمت ملتی ہے اور ملائکہ سے بغض ولعنت اور خلق سے غم وغصہ اور نزع مین ہول وشدت اور قیامت مین عذاب وفضیحت للہ در الحسد ما اعدلہ بدء بصاحبہ فقتلہ **ف** جب اللہ کسی شخص کو نعمت دے اور دوسرا یہ چاہے کہ وہ اسکے پاس نرہے تو اس حالت کا نام حسد ہے اور اگر وہ نعمت نہ بری لگے اور نہ اوسکا زوال چاہے بلکہ دل مین یہ ہو کہ ویسی ہی نعمت مجکو بھی ملے تو اسکا نام غبطہ ومنافست ہے فضیل نے کہا ہے مومن رشک کرتا ہے اور منافق حاسد ہوتا ہے حسد ہر حال مین حرام ہے مگر ایسی نعمت پر جو کسی کافر فاجر کے ہاتھہ لگے اور وہ اوس سے فتنہ وفساد وایذا رسانی کرتا ہو کہ یہ کچھہ گناہ نہین ہے کیونکہ یہ نعمت پر حسد نہین ہے بلکہ اوس فتنہ وفساد پر ہے اللہ پاک نے حسد کی مذمت کی ہے

دوسرے یہ کہ دل مین محبت زوال نعمت کی ہو اور اوسکی برائی پر خوشی ظاہر کرے زبان سے یا اعضا سے تو یہ حسد یقیناً ممنوع ہے تیسرے یہ کہ نرے دل سے حسد کرے اور اوسکو برا نہ سمجھے اور نہ نفس پر اسوجہ سے غصہ کرے مگر اعضا پر ظہور اثر حسد کا نہو اور بمقتضاے حسد کوئی فعل اختیاری بجا نہ لائے تو اس قسم مین اختلاف ہے ظاہر یہ ہے کہ اس قسم مین بقدر قوت وضعف محبت زوال نعمت کے گناہ ہوگا **حکایت** کسینے حسن بصری سے حسد کو پوچھا کہا اوسکو پوشیدہ رکھے تو کچھ ضرر نکریگا جب تک کہ ظاہر نہو معلوم ہوا کہ انکے نزدیک جب تک ظہور حسد کا اعضاء ظاہری مین نہین ہوتا ہے تب تک گناہ نہین ہوتا معہذا احوط واولی یہ ہے کہ دل کو بھی شماتت باطنی اور حسد معنوی سے جہانتک ہوسکے پاک صاف کرے اسلئے کہ عزم پر مواخذہ ہوتا ہے واللہ اعلم ؃

باب چھٹا بیان مذمت دنیا کے

دنیا دشمن ہے اللہ کی اور اللہ کے دوستون اور دشمنون کی اللہ کی دشمن یون ہے کہ اللہ کے بندون کو اللہ کے راستہ پر نہین چلنے دیتی رہزنی کرتی ہے اسی لئے جب سے اللہ نے اوس کو بنایا طرف اوس کے آنکھہ پھیر کر نہین دیکھا اولیاء اللہ کی یون دشمن ہے کہ اونکے سامنے بڑی ترک وآرائش سے بن ٹھن کر آتی ہے اپنے جلوے دکھاتی ہے کہ کسی طرح یہ اوسپر لٹو ہوجائین اسلئے اونکو فراق دنیا پر بہت سا صبر کرنا پڑتا ہے دشمنون کی یون دشمن ہے کہ اسنے اونکو اپنے دام تزویر ومکر وفریب ودغا مین بتدریج پھانس لیا ہے یہانتک کہ وہ اوسپر اعتماد کر بیٹھے ہین لیکن پہر وہ اونکو ایسا محتاج وخوار کرتی ہے کہ بجز حسرت وندامت کے کچھہ ساتھہ نہین لیجاتے ہین اور سعادت ابدالآباد سے محروم ہکر دنیا کی جدائی کا الگ داغ دل پر لیکر مصائب عقبی مین پھنسکر فریاد وزاری وآہ ونالہ کرتے ہین اوسوقت وہان یہ جواب سنین گے اخسئوا فیہا ولا تکلمون کیونکہ مصداق اس آیت کے ہوجاتے ہین اولئک الذین اشتروا الحیاۃ الدنیا بالاخرۃ فلا یخفف عنہم العذاب ولا ھم ینصرون **ف** قرآن پاک مین مذمت دنیا کی بہت آئی ہے اور بہت جگہہ دنیا سے منہہ پھیرنے اور آخرت کی طرف منہہ کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ انبیاء علیہم السلام کو خود اسی غرض کے لئے بھیجا ہے حضرت صلعم کا گذر ایک مردار بکری پر ہوا پوچھا یہ بکری نزدیک مالک کے خوار ہے یا نہین کہا اگر ذلیل نہوتی تو یہان کیون ڈال جاتا فرمایا قسم ہے اللہ کی کہ دنیا اس بکری سے بھی زیادہ تر ذلیل ہے نزدیک خدا کے اگر پاس اللہ کے برابر ایک پر پشہ یعنے مچھر کے ہوتی تو کبھی کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی اوسمین سے ندیتا اسکو ابن ماجہ وحاکم نے سہل بن سعد سے رفعاً روایت کیا ہے ورواہ مسلم نحوہ دوسری حدیث مین فرمایا ہے دنیا قیدخانہ ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی رواہ الترمذی وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رض حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے دنیا ملعون

اللہ سے عرض کیا کہ فلان عورت جو خلق پر حاکم ہے وہ ظلم کرتی ہے فرمایا جو کچھہ ہمنے ازل مین مقدر کر دیا ہے وہ مبدل
نہین ہو سکتا جتنا اقبال و عہد اوسکا لکہا گیا ہے وہ ضرور ہوگا تمکو اگر برا معلوم ہوتا ہو تو تم اوسکے سامنے سے ٹل جاؤ
غرضکہ یہ انعام الہی ہی کہ حسد سبب زوال نعمت کا نہین ہوتا ہے لائق ادای شکر کے ہے محسود کا فائدہ دین مین تو یہ ہے
کہ حاسد نے اوسپر ظلم کیا ہے ظالم کے حسنات مظلوم کو ملینگے اور دنیا مین یہ نفع ہے کہ ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میرے دشمن
کو برائی پہنچے اور رنج و تکلیف مین رہا کرے سو حاسد ہمیشہ رنج و غم مین رہتا ہے کوئی رنج حسد سے بڑھ کر نہین ہے
اور سب سے زیادہ خوشی شیطان کو ہوتی ہے کیونکہ شیطان جب کسی شخص کو علم و ورع و جاہ و مال کی نعمت مین دیکھتا ہے اور
دوسرے کو اوس سے محروم پاتا ہے تو ڈرتا ہے کہ کہین ایسا نہو کہ یہ دوسرا اوس سے محبت کرنے لگے اور اسکو بھی
اوتنا ہی ثواب ملے اسلئے اسکے دل مین اوسکا بغض و حسد ڈالدیتا ہے تاکہ ثواب محبت سے محروم رہے جس طرح کہ
ثواب عمل سے محروم رہا ہے کیونکہ حدیث مین آیا ہے المرء مع من احب و انت مع من احببت ابو موسی کہتے
ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا فلان آدمی خود تو کچھہ زیادہ نماز و روزہ ادا نہین کرتا مگر نماز روزہ والون سے
محبت رکھتا ہی فرمایا ہو مع من احب **حکایت** ایک شخص نے عمر بن عبد العزیز سے کہا یہ بات پہلے سے مشہور ہے کہ
اگر آدمی سے بنے تو عالم ہو اور جو عالم نہو سکے تو متعلم ہو متعلم بھی نہو سکے تو اونسے محبت رکھے محبت بھی نرکہہ سکے تو بغض بھی
نکرے کہا سبحان اللہ اللہ پاک نے بڑی عمدہ راہ نکالدی حاسد پر گناہون کی بوچہار ہوتی ہے مرنے کے بعد بھی اوسکا
رنج ساتھہ ہی جاتا ہے اور کیا عجب ہے کہ خدا کا غصہ اوسکو دوزخ مین بھی پہنچا دے ولا یحیق المکر السیئ الا باہلہ
رہا علاج حسد کا بطور عمل کے سو اوسکی صورت یہ ہے کہ حسد جس بات کو کرانا چاہے یہ برخلاف اوسکے چلے قول ہو یا فعل مثلاً
اگر حسد یہ چاہے کہ محسود کی برائی کیجالے تو یہ بزور زبان اوسکی مدح و ثنا کرے اور اگر تکبر کو جی چاہے تو محسود سے
بتواضع پیش آئے جب یہ حال محسود کو معلوم ہوگا تو وہ خوش ہو کر محبت کرنے لگیگا پہر حاسد کو بھی خواہی نخواہی
دوستی پیدا ہوگی اور آپس کے اتفاق سے مادہ حسد کا منقطع ہو جائیگا شیطان حاسد کو یہ دہوکا دیتا ہے کہ اگر تو تواضع
و ثنا کریگا تو نظر مین محسود کے ذلیل یا خائف یا منافق ٹہیریگا سو اس فریب مین نہ آنا چاہیے بلکہ یون جانے کہ خوش معاملگی
خواہ تکلفاً ہو یا طبعاً عداوت طرفین کو بجہا دیتی ہے اور حسد کے دانت کھٹے ہو جاتے ہین **ف** آدمی اگر فقط دل سے
حاسد ہے اور ظاہر مین کچہہ اوسکا اثر نہو تو اس طرح کے حسد کے گناہ ہونے مین اختلاف ہے مگر ظاہر کتاب و سنت مقتضی
معصیت کی ہے کیونکہ یہ بات بہت بعید معلوم ہوتی ہے کہ ایک آدمی دوسرے مسلمان کی برائی کا دل سے طالب
ہو اور اس خواہش کو برا بھی نہ جانے اور پہر معاف کر دیا جائے اہل علم نے کہا ہے آدمی کو دشمن کے ساتھہ تین
حال ہوتے ہین ایک یہ کہ طبعاً اوسکی برائی چاہے اور عقلاً اسکو برا سمجھکر اپنے جی پر غصہ کرے اور کوئی بہانہ ڈہونڈتا ہے
جس سے یہ خواہش دل سے جاتی رہے اس قسم کا حسد قطعاً معاف ہے کیونکہ آدمی کے اختیار مین اس سے زیادہ کچھہ نہین

لہ ملک ینادی کل یوم	لدوا للموت وابنوا للخراب

عیسی علیہ السلام نے کہا ہے مومن کے دل مین محبت دنیا و آخرت کی جمع نہین ہوتی جسطرح ایک برتن مین آگ پانی نہین
رہ سکتا اُنسے کہا آپ کوئی گھر بنالو فرمایا مجھے اگلے گھنڈرے کافی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچو دنیا سے
اِس کا جادو ہاروت ماروت سے بھی زیادہ ہے مسیح علیہ السلام نے کہا ہے اہل دنیا پر افسوس ہے کہ کیسے وہ اوسکے
فریب مین آکر مرجاتے ہین دنیا دار دنیا کو چھوڑ جاتا ہے دنیا اوسکو رسوا کرتی ہے اور وہ اوسپر اعتماد کرکے بیخوف رہتا ہے
کُل گناہون کی رسوائی کا سامنا ہوگا

تخم وفای و مہر درین کہنہ کشت زار	آنگہ شود عیان کہ شود موسم درو

فضیل نے کہا مین اس آیت مین بہت تامل کرتا ہون انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لھا لنبلوھم ایھم احسن
عملا و انا لجاعلون ما علیھا صعیدا جرزا **حکایت** ایک راہب سے پوچھا دنیا کا کیا حال ہے کہا بدنونکو پرانا
کرتی ہی اور امیدونکو بنا موت کو نزدیک آرزؤنکو دور کہا اہل دنیا کا کیا حال ہی کہا جسکو ملتی ہی وہ مشقت مین پڑتا ہے جسکو نہین ملتی ہے وہ رنج اوٹھاتا ہی

بلای زین جہان آشوب تر نیست	۵	کہ رنج خاطرست ار ہست ور نیست

دنیا مین ایک عیب یہ ہے کہ کسی کو بقدر استحقاق کے نہین ملتی کمی بیشی خواہی نخواہی ہوتی ہے دنیا کی نعمتون کو دیکھو
گویا اوسپر خفگی ہوئی ہے نااہلون کے حوالہ کی گئی ہے **حکایت** ابو حاتم سے کہا ہمکو دنیا مین رہنا نہین ہے لکن اوسکی
محبت نہین جاتی کہا جو کچھہ اللہ تمکو دے دیکھہ لیا کرو کہ وجہ حلال سے ہے پہر اوسکو جہان مناسب ہے وہان خرچ کرو تو
اوسکی محبت کچھہ ضرر نکریگی یحیی بن معاذ کہتے ہین دنیا شیطان کی دُکان ہے اوسمین سے کچھہ نہ چُراؤ نہین تو وہ تمہارے
پیچھے لگ کر پکڑلیگی فضیل رح نے کہا ہے دنیا اگر سونے کی ہوتی اور فنا ہوجاتی اور آخرت ایک ٹھیکرا ہوتا اور باقی
رہتا تب بھی عقلمند باقی کو لیتا اور فانی کو چھوڑ دیتا معلوم نہین کہ ہمنے اِس واہیات چیز کو عوض اوس عمدہ شے کے
کیون پسند کیا ہے ۵

تا کی غم دنیای دنی ای دل دانا	حیف ست زخوبی کہ بود عاشق زشتی

ابن مسعود نے کہا ہے ہر آدمی مہمان ہے اوسکا مال امانت ہے مہمان ایک روز چل بسیگا امانت مالک کو واپس ملیگی ۵

درین ہستی کہ یا بد نیستی زود	نیابد شد بہ ہست و نیست خوشنود
چشاند آب و بر آتش نشاند	ببخشد چیز و آنگہ واستاند
دہد بستاند و عارے ندارد	بجز داد و ستد کارے ندارد

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اگر دنیا کو عوض آخرت کے دے ڈالو گے تو دونون جگہہ مین نفع رہیگا اور اگر آخرت کو
دنیا کے بدلہ مین دوگے تو دونون جگہہ نقصان رہیگا مطرف بن شخیر نے کہا بادشاہون کی جبین اور گدے فرش

اور جو کچھ اوسمین ہے وہ بہی ملعون ہے مگر جو اوسمین سے واسطے اللہ کے ہو رواہ الترمذی وابن ماجۃ
ابو موسی اشعری کا لفظ یہ ہے جسنے دوست رکہا اپنی دنیا کو اوسنے اپنی آخرت کا نقصان کیا اور جسنے دوست رکہا اپنی آخرت
کو اوسنے اپنی دنیا کا نقصان کیا سو اختیار کرو تم باقی کو فانی پر رواہ احمد والبزار والطبرانی والحاکم حسن سے
مرسلا آیا ہے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ رواہ البیہقی فی الشعب و ابن ابی الدنیا ٹ التعجب تو اوس شخص
سے آتا ہے جو کہ دار الخلود کی تصدیق کرتا ہے اور ہمیشہ ساعی ہے واسطے دار الغرور کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک گھورے پہ کھڑے ہو کر فرمایا آؤ دنیا دیکھو ایک سڑے کپڑے اور گلی ہوئی ہڈیوں کی طرف اشارہ کرکے کہا ہذہ الدنیا
دوسری حدیث ابو سعید میں فرمایا ہے دنیا شیرین و سبز ہے اللہ تمکو اوسمین خلیفہ کریگا پہر دیکہیگا کہ تم کیسے کام کرتے ہو
رواہ الترمذی وابن ماجۃ عیسی علیہ السلام نے کہا ہے تم دنیا کو اپنا مالک نہ بناؤ وہ تمکو اپنا غلام بنائیگی ایک
خباثت اسکی یہ ہے کہ آدمی اسکے لئے اللہ کا عاصی ہو جاتا ہے جب تک یہ نہیں چھوٹتی تب تک آخرت نہیں ملتی سو
اسکو گذرگاہ سمجھکر مسافروں کی طرح گذر جاؤ یہان عمارت وغیرہ کچھ نہ بناؤ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک گھڑی کی خواہش بہت
دلوں کے رنج کا موجب ہوتی ہے **حکایت** سلیمان علیہ السلام کا گذر ایک عابد پر ہوا اوسنے جمعیت لشکر
و سایۂ طیور انکے سر پر دیکہہ کر کہا اے ابن داؤد اللہ نے تمکو بڑی سلطنت دی ہے فرمایا مومن کے نامۂ اعمال میں
ایکبار کا سبحان اللہ کہنا اس سارے کروفر سے کہین زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ ذکر ساتھ رہنے والا ہے اور یہ جو مجھکو ملا ہے
یہ سب فانی ہے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے مجکو کہا چل مین تجکو دنیا و ما فیہا دکہلاؤن پہر میرا ہاتھ پکڑ کر ایک صحرا
مدینہ مین لیگئے وہان ایک جگہہ کہوپڑیان اور پاخانہ وہڈیان و چیتہڑے پڑے تہے کہا ای ابا ہریرہ یہ کہوپڑیان ایسی ہی حرص
کرتی تہین جیسی خواہش تم کرتے ہو اور ایسی ہی امید رکہتی تہین جیسی آج تم رکہتے ہو اب وہ ایسی ہوگئین کہ اونپر چمڑا
بہی نرہا پہر چند روز مین راکہہ ہو جاینگی یہ پاخانہ دیکہتے ہو یہ اونکی غذا تہی معلوم نہیں کہان کہان سے کما کر کہایا تہا آج
ایسا حال ہو گیا ہے کہ تمکو اوس سے نفرت آتی ہے یہ چیتہڑے اونکی پوشاک کے ہین کہ ہوا سے مارے مارے پہرتے
ہین یہ ہڈیان اونکے چوپایوں کی ہین جنپر وہ چڑہ چڑہ کر شہر بشہر پہرا کرتے تہے سو جب انجام اس گہر کا یہ ٹہیرا تو
جگہہ نہایت عبرت و گریہ کی ہے ابو ہریرہ کہتے ہین ہم جب تک خوب نہ رو لئے تب تک وہاں سے نہ ٹلے ٥

یکے بگور غریبان شہر سیر سے کن	ببین کہ نقش املہا چہ باطل افتادہ ست
گذر جب کبہی میرا ہوا شہر خموشان مین	عجب نقشہ نظر آیا وہان شاہان عالم کا ٥
کہین آئینۂ زانوی سکندر کا شکستہ تہا	کہین ٹوٹا پڑا تہا کاسۂ سر خاک مین جم کا

اللہ نے آدم علیہ السلام کو جب زمین پر اوتارا تو فرمایا ابن للخراب ولد للفناء ٥

الا یا صاحب القصر المعلی	ستدفن عن قریب فی التراب

نہین کرتی کیونکہ آخرت شریف ہے اور دنیا کمینی شریف کمینے کا مقابلہ نہین کرتا سیار بن حکم نے کہا دنیا و آخرت دونون دل مین جمع ہوتے ہین جو غالب ہو جاتی ہے دوسری اوسکی تابع رہتی ہے مالک بن دینار نے کہا جتنا تردد واسطے دنیا کے کرو اوتنی ہی فکر آخرت کی دل سے جاتی رہتی ہے اور جتنا تردد آخرت کا کرو اوتنی ہی فکر دنیا کی دل سے ٹل جاتی ہے علی مرتضی نے کہا آخرت و دنیا دو سوتین ہین ایک راضی ہوگی تو دوسری خفا ہو جائیگی حسن نے کہا واللہ ہمنے ایسے لوگ پائے ہین جنکے نزدیک دنیا خاک پا سے بھی زیادہ خوار تھی وہ کچھہ پروا نکرتے کہ دنیا کدہر سے آئی اور کدہر چلی گئی اور کسکے پاس رہی اور کسکے پاس سے چلدی ٥

دنیا نیرزد آنکہ پریشان کنی دلے
زنہار بد مکن کہ نکردست عاقلے

دنیا مثال بحر عمیق ست پر نہنگ
آسودہ عارفان کہ گرفتند ساحلے

فضیل نے کہا اگر فرضاً تمام دنیا میرے پاس وجہ حلال سے ہو اور اوسکا حساب بھی مجھسے آخرت مین نلیا جائے تو بھی مین اوسکو ناپاک سمجھون جیسے تم لوگ مردار کو نجس سمجھتے ہو کہ کہین وہ کپڑے سے نہ لگ جائے ٥

دنیا ہیچ ست و کار دنیا ہیچ ست
ہیچ ست تمام این تماشا ہیچ ست

یک عمر فریب اہل دنیا خوردیم
آخر دیدیم اینکہ دنیا ہیچ ست

سفیان ثوری کہتے ہین دنیا کو آسایش ضروری بدن کے لئے لینا چاہیئے اور آخرت کو واسطے راحت دائمی دل کے حسن نے کہا ہے واللہ بنی اسرائیل نے جو بعد خدا پرستی کے بت پرستی اختیار کی وہ فقط محبت دنیا کے سبب سے کی سعید بن مسعود کہتے ہین جب دیکھو کہ کسی آدمی کے پاس دنیا بڑہتی اور دین کم ہوتا جاتا ہے اور وہ اوس سے خوش ہے تو جان لو کہ وہ شخص بڑے خسران مین ہے دنیا نے اوسکو اپنا مسخرہ بنالیا ہے اور اوسکو خبر بھی نہین حسن رح نے ایک بار یہ آیت پڑہی فلا تغرنکم الحیاۃ الدنیا پھر کہا تم جانتے ہو یہ کسکا قول ہے یہ اوسکا قول ہے جسنے دنیا کو بنایا اور اوسکا حال بھی وہی خوب جانتا ہے تمکو چاہیئے کہ اشغال دنیا سے کنارہ کش ہو اور ہمین بہت سے کاروبار رہتے ہین ایک کام جب آدمی کو درپیش ہوتا ہے تو دس کام اوسکے سامنے آتے ہین ٥

از فتنہ این زمانہ شور انگیز
برخیز و بہر جا کہ توانی بگریز

ور پای گریختن نداری بارے
دستے زن و در دامن خلوت آمیز

پھر کہا آدم زاد بڑا مسکین ہے ایسی جگہہ پر خوش ہوتا ہے کہ جسکے مال حلال مین حساب اور مال حرام مین عقاب اور شبہہ پر عتاب ہے مال کتنا ہی زیادہ ہو اوسکو کم جانتا ہے اعمال کو تھوڑا نہین سمجھتا دین مین اگر مصیبت پڑے تو رنج نہین کرتا بلکہ خوش ہوتا ہے مگر مصیبت دنیا پر واویلا مچاتا ہے فضیل نے کہا دنیا مین آنا تو آسان ہے مگر نکلنا سخت مشکل ہے بعض سلف نے کہا جو یہ جانتا ہے کہ موت حق ہے بڑا العجب ہے کہ وہ کیونکر خوش ہوتا

کوندیکھو یہ دیکھو کہ کیسے جھٹ پٹ چلادیتے ہین اور انجام کیسا برا ہوتا ہے ؎

دم از سیر این دیر دیرینہ زن — صلای بشاہان پیشینہ زن
ہمان مرحلہ ست این بیابان دور — کہ گم شد درو لشکر سلم و طور
ہمان منزل است این جہان خراب — کہ بودست ایوان افراسیاب
کجا رای پیران لشکر کشش — کجا شید ۂ ترک خنجر کشش
نہ تنہا شد ایوان و قصرش بباد — کہ کس دخمہ اش ہم ندارد بیاد
چہ خوش گفت جمشید با تاج و گنج — کہ یک جو نیرزد سرای سپنج

ابن عباس نے کہا اللہ نے دنیا کے تین حصے کیے ہین مومن اوسکو زاد آخرت کرتا ہے منافق زینت ظاہر مین رہتا ہے کافر اوس سے کامیاب ہوتا ہے بعض نے کہا دنیا مردار ہے جو کوئی اوسمین سے کچھ لیا چاہے تو کتون کے ساتھ رہنے پر صبر و تحمل کرے ؎

وما ھی الا جیفۃ مستحیلۃ — علیہا کلاب ھمہن اجتذابھا
فان تجتنبہا کنت سلما لاھلہا — وان تجتنبھا نازعتک کلابھا

یعنے

این جہان بر مثال مردارست ؎ — کرکسان اندرو ہزار ہزار
این مرآن را ہمی زند مخلب — وآن مراین را ہمی زند منقار

حافظ شیرازی فرماتے ہین ؎

نصیحتے کنمت یاد گیر و در عمل آر — کہ این حدیث ز پیر طریقتم یادست
فریب عشوۂ حسن از جہان پیر مخور — کہ ہر کہ کرد با و اختلاط ناشادست
مجو درستی عہد از جہان سست نہاد — کہ این عجوزہ عروس ہزار دامادست
نشان عہد و وفا نیست در تبسم گل — بنال بلبل بیدل کہ جای فریادست
رضا بداده بده وز جبین گره بگشای — کہ بر من و تو در اختیار نگشادست

ابو الدرداء نے کہا یہ بھی ایک خواری ہے دنیا کی نزدیک خدا کے کہ اوسکی نافرمانی اسی دنیا کے باب مین ہوتی ہے اور جو ملارج پاس اللہ کے ہین وہ بے ترک دنیا ہاتھ نہین آتے مالک بن دینار نے کہا اس ساحرۂ دنیا سے بچو یہ علماء کے دلون پر جادو کر دیتی ہے یعنے پھر جاہلون کا کیا ذکر ہے ؎

دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشد — دنیا طلبی نہ آن نہ اینت باشد

ابو سلیمان نے کہا جس دل مین آخرت ہوتی ہے دنیا اوسکا مقابلہ کرتی ہے اور اگر دنیا ہوتی ہے تو پھر آخرت مقابلہ

ایمن مشو ز عشوۂ دنیا کہ این عجوز | مکارہ می نشیند و محتالہ می رود

آج اگر کسی کے سر پر تاج و افسر ہے تو کل سر کے تلے خاک و پتھر ہے ؏

برین رواق زبرجد نگاشتہ بخامۂ خورشید | نگاشتہ سخن خوش باب زر دیدم
کہ ای بدولت دہ روزہ گشتہ مغرور | مباش غرہ کہ از تو بزرگ تر دیدم
شہی کہ تاج مرصع صباح بر سر داشت | نماز شام ورا خشت زیر سر دیدم

کوئی جائے یا رہے اوسکے نزدیک برابر ہے جانیوالے کا اگر کوئی عوض رہے تو فبہا اور اگر نہ رہے تو فبہا ؏

دنیا زنی ست عشوہ دہ و دلستان و لیک | با کس بسر نمی برد او عہد شوہری
آبستنی کہ این ہمہ فرزند زاد و کشت | دیگر کہ چشم دارد ازو مہر مادری

حسن بصری نے ایک خط عمر بن عبد العزیز کو لکہا تہا بعض فقرات اوسکے یہ ہین کہ دنیا جای سفر ہے نہ اقامت کا گہر ؏

اقامت گاہ نتوان ساختن گلزار دنیا را | نسیم صبح گویا این سخن آہستہ در گوشم

آدم جو جنت سے اسمین اوتارے گئے تو فقط سزا و عقوبت کے لئے اوتارے گئے اسکا ترک کرنا زاد آخرت ہے اور اسمین محتاج رہنا غنا و ثروت ہر وقت یہ ایک نہ ایک کو فنا کرتی رہتی ہے جو اسکو عزیز جانتا ہے اوسکو ذلیل کرتی ہے جو اسکو جمع کرتا ہے اوسکو فقیر کر دیتی ہے اسکا حال زہر کا سا ہے کہ جو نہین جانتا وہ اوسکو کہاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے ؏

ہست درین بادیہ دیولاخ | خانۂ دل تنگ و غم دل فراخ
ہر کہ درین بادیہ با طبع ساخت | چون جگر افسر و چو زہرہ شگافت
ہر کہ درین خانہ کند خوابگاہ | یا سرش از دست رود یا کلاہ

اسمین اس طرح رہنا چاہئے جیسے کوئی اپنے زخم کا علاج کرے کہ تہوڑے دن پرہیز کرتا ہے اس ڈر سے کہ کہین بہت تک تکلیف نہ اوٹہانا پڑے اسکی زینت ظاہر دہوکا ہے اسکی صورت دلہن کی سی ہے کہ آنکہون کی تاک دلون کا اشتیاق نفسون کا عشق اسی پر ہے لکن اسنے اپنے سارے شوہرون کو مار ڈالا ہے ؏

عروس دہر نکو روی دختری ست ولی | وفا نمی کند این سست مہر با داماد

افسوس یہ ہے کہ پس ماندون کو گذشتون سے عبرت نہین ہوتی ہے بالفرض اگر اللہ پاک دنیا کی خبر نہ سناتا اور نہ اوسکی مثال بیان فرماتا تب بہی دنیا سوتے کو جگا دیتی اور غافل کو ہوشیار کر دیتی پہر جبکہ خدا نے اوس سے منع کر دیا ہے تو بطریق اولی اوس سے ہوشیار رہنا ضرور ہے **ف** دنیا ظاہر مین دیکہو تو ٹہیری معلوم ہوتی ہے حالانکہ بڑی تیز رفتار ہے جلد جلد بہاگتی ہے اوسکی چال و حرکت دیکہنے سے معلوم نہین ہوتی مگر سال و ماہ گذرنے سے محسوس ہوتی ہے اس باب مین اسکی مثال سایہ کی سی ہے کہ وہ بہی ظاہر مین حرکت کرتا معلوم نہین ہوتا ہے مگر حقیقت مین متحرک

اور جسکو یقین ہے کہ دوزخ حق ہے وہ کس طرح ہنستا ہے اور جو دنیا کے حالات کو بدلتے دیکھتا ہے وہ کیسے اوسپر اعتماد کرتا ہے اور جو تقدیر کو برحق جانتا ہے وہ کیون رنج کرتا ہے ابو حازم نے کہا ہے دنیا مین کوئی چیز خوشی کی ایسی نہین ہے جسکے ساتھہ رنج نہو ۵

شربت انگبین مجوی نزد ہر	کہ بر آمیختست شہد بزہر
تو تصور کنی کہ آن عسل است	آن عسل نیست شربت اجل ست

حکایت ایک عابد سے کہا تم تو انگر ہوگئے کہا تو نگر وہ ہے جو دنیا کی غلامی سے آزاد ہوجائے ابن مبارک نے کہا دنیا اور گناہون کی محبت نے دل کو پراگندہ کر دیا ہے اب اوسمین خیر کس طرح آئے **حکایت** ایک حکیم سے پوچھا دنیا کسکو ملتی ہے کہا جو اوسکو چھوڑ دے کہا آخرت کسکی ہے کہا جو اوسکو طلب کرے ابو حازم نے کہا یسیر الدنیا یشغل عن کثیر الاخرۃ یعنی تھوڑی سی دنیا بہت سی آخرت سے باز رکھتی ہے بندار کہتے ہین حب دنیا دار زہد کی باتین کرے تو جان لو کہ شیطان نے اوسکو مسخرہ بنا رکھا ہے علی مرتضی نے کہا دنیا مین چھہ چیزین ہوتی ہین کھانا پینا پہننا سواری نکاح خوشبو سو سب کھانون مین عمدہ شہد ہے وہ مکھی کا لعاب ہے پینے کی چیزون مین اچھا پانی ہے سو اوسمین سارے نیک و بد یکسان ہین پوشاک کی چیزون مین بہتر ریشم ہے وہ کیڑون سے نکلتا ہے سواریون مین عمدہ گھوڑا ہے جسپر جنگ مین مارے جاتے ہین منکوحات مین عورت ہے وہ ایک پیشاب گاہ کا دوسرے پیشاب گاہ مین جانا ہے عورت اپنے بدن مین اچھے سے اچھے اعضا کو خوب بناتی سنوارتی ہے مگر اوسمین سب سے بری چیز کی طلب ہوتی ہے اور سونگھنے کی چیزون مین عمدہ مشک ہے وہ حیوان کے خون سے بنتا ہے غرضکہ سب چیزین ایسی ہی واہیات خرافات ہین ۵

جہان و کار جہان جملہ ہیچ در ہیچ ست	ہزار بار من این نکتہ کردہ ام تحقیق
بہامہنی رو و فرصت شمر غنیمت وقت	کہ در کمین گہ عمر اند قاطعان طریق

ف بعض اکابر نے کہا ہے دنیا بڑی مکار اور دغا شعار ہے پہلے اپنے مغالطون کو چکناتی ہے پھر تمناؤن مین پھنساتی ہے طالبین کے لئے اوسکی آرایش ایسی ہے جیسے وقت جلوہ کے دُلہن کی صورت کہ سب کی نگاہ اوسی پر پڑتی ہے تمام دل اوسکے شیفتہ ہوتے ہین اور ساری جانین اوسپر فریفتہ بہت سے عشاق کو اسنے خاک مین ملایا ہے جسنکہ اسپر اطمینان کیا اوسکو مزہ رسوائی کا چکھایا بعض نے کہا دنیا کے حالات بدلتے رہتے ہین ابھی تو ایک آدمی کو ہنساتی ہے اسی اثنا مین دوسرون کو اوسپر ہنسی آتی ہے اگر کوئی کسی پر روتا ہے تو تھوڑی دیر مین کوئی اور رونے والے پر نالان ہوتا ہے اگر کسی کو دینے پر آتی ہے تو بعد چندے واپس لینے کو ہاتھہ پھیلاتی ہے ۵

کھال سکڑی تھی اور زیور ولباس مین لدی تھی لوگ گرد اوسکے جمع تھے تعجب سے اوسکو دیکھ رہے تھے [illegible] ہوتے
جاکر دیکھا تو مین لوگون کے دیکھنے سے طرف اوسکے نہایت متعجب ہوا کہ یہ کیون اسکے آس پاس جمع اور [illegible]
آخر مینے اوس سے کہا کہ تو کون ہے اوسنے کہا تم مجھے نہین پہچانتے مینے کہا کہ مین تو نہین جانتا کہ تو کون ہے
دنیا ہون مینے کہا اللہ تیرے شر سے بچائے اوسنے کہا اگر میرے شر سے بچا چاہتے ہو تو روپیہ پیسے کو برا جانو حکایت
ابوبکر بن عیاش کہتے ہین مینے قبل اسکے کہ بغداد مین جاؤن دنیا کو خواب مین بصورت ایک بڑھیا پھوس بدشکل کے دیکھا
کہ وہ تالیان بجا رہی ہے اور ایک خلقت پیچھے اوسکے لگی ہے اور اوسکی خواستگار ہے وہ لوگ بھی تالیان بجاتے اور
ناچتے ہین جب وہ میرے سامنے آئی تو میری طرف متوجہ ہوکر کہنے لگی کہ اگر مجکو موقع ملا تو مین یہی حال تیرا بھی کرونگی
جو حال مینے انکا کیا ہے اس خواب کو کہکر ابوبکر رو پڑے ابن عباس نے کہا قیامت کو دنیا ایک بڑھیا بدصورت کیری
آنکھون والیکی شکل مین لائی جائیگی دانت آگے کو نکلے ہونگے لوگون کے سامنے کرکے پوچھا جائیگا کہ تم اسکو پہچانتے
ہو وہ کہینگے نعوذ باللہ کہ ہم اسکو جانین ارشاد ہوگا کہ یہ وہی دنیا ہے جسکے لئے تم فخر وحسد وبغض وقطع رحم وتکبر وغیبت
کیا کرتی تھی اور اوسکے پھندے مین آگئے تھے پھر اوسکو جہنم مین ڈالدینگے وہ کہےگی الٰہی میرے تابعدار اور گروہ
کہان ہین حکم ہوگا کہ اونکو بھی اسیکے ساتھ کردو **حکایت** فضیل کہتے ہین ایک آدمی اپنی روح سے آسمان پر
چڑھا راہ مین اوسنے ایک عورت دیکھی ہر طرح سے آراستہ وپیراستہ تھی جو اوسکے پاس سے نکلتا اوسکو زخمی کردیتی پشت
کی طرف سے دیکھو تو بہت ہی اچھی معلوم ہو آگے سے دیکھو تو بہت بری بڑھیا پھوس نیلی چندہی آنکھون کی پھر اوسنے
کہا کہ اللہ مجھے تجھسے بچالے جواب دیا کہ واللہ تجکو اللہ مجھسے نہین بچائیگا جب تک کہ تو روپیہ پیسے کو برا جانیگا اوسنے
کہا کہ تو کون ہے کہا مین دنیا ہون پانچوین مثال دنیا کی اس اعتبار سے کہ آدمی کا گزر دنیا پر ہوتا ہے اوسکی کچھہ بھی حقیقت
نہین ہے کیونکہ آدمی کے تین حال ہین اول تو وہ زمانہ جسمین پیدا نہین ہوا تھا یعنے ازل سے تا وقت ولادت دوسرا مرنیکے
بعد سے ابد تک جسمین دنیا کو نہ دیکھیگا تیسرا ایام حیات کا زمانہ جسکا نام دنیا ہے سو اگر اس زندگی دنیا کو ازل وابد سے ملاکر
دیکھو تو ایسی بھی نہین ہوتی ہے جیسے ایک سفر طول طویل مین تھوڑا سا مقام ہوتا ہے حدیث ابن مسعود مین آیا ہے مالی
وللدنیا وانما مثلی ومثل الدنیا کمثل راکب سار فی یوم صائف فرفعت لہ شجرۃ فقال تحت ظلہا ساعۃ
ثم راح وترکہا رواہ الترمذی وابن ماجۃ والحاکم یعنی مجکو دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال تو
ایسی ہے جیسے کوئی سوار گرمی کے دن مین چلے اور اوسکو کوئی درخت ملے اوسکے سایہ کے نیچے ایک دم سو رہے
پھر چلدے اور اوسکو چھوڑ جائے سو جو کوئی دنیا کو اس نظر سے دیکھیگا اوس کو کبھی دنیا مین رغبت نہوگی اور نہ یہ پروا کریگا کہ
دن کس طرح گزرتے ہین تنگی مین یا فراخی مین رنج مین یا راحت مین اور اینٹ پر اینٹ بھی نہ رکھیگا اسیلئے حضرت نے
بعض صحابہ کو لکڑی کا مکان بناتے دیکھکر فرمایا اری الامر اعجل من ھذا اونکا مکان بنوانا برا معلوم ہوا

پانچوین مثال

رہتا ہے اوسکی حرکت آنکھہ سے نظر نہین آتی عقل سے معلوم ہوتی ہے امام حسن علیہ السلام تشبیہ دنیا مین یہ شعر پڑہتے تہے ۵

یا اہل لذات دنیا لا بقاء لہا	ان اغترارا بظل زائل حمق	

حکایت ایک گنوار کسی قوم مین مہمان ہوا تہا اونہون نے اوسکو کہانا کہلایا پہر وہ ایک خیمہ کے سایہ مین سو گیا اون لوگون نے خیمہ اوکہاڑ لیا اوسکو دہوپ لگی اوٹہہ کہڑا ہوا یہ شعر پڑہا ۵

الا انما الدنیا کظل بنیتہ	ولا بد یوما ان ظلک زائل	

دوسری مثال

دوسری مثال دنیا کی خواب ہے اس اعتبار سے کہ وہ اپنے خیالات سے آدمی کو دہوکا دیتی ہے اوسمین سے نکلنے کے بعد کچہہ بہی ساتہہ نہین رہتا گویا خواب کی طرح ہے یونس بن عبید کہتے ہین مینے اپنے دل مین تشبیہ دنیا کی یون دی ہے جیسے سوتا آدمی خواب مین کسی بُری بھلی بات سے رنجیدہ یا خوش ہوا کرتا ہے اسی طرح لوگ بہی خواب مین رنج وراحت دنیا دیکہہ رہے ہین مرنیکے بعد جب آنکہہ کہلیگی تو کچہہ نپائینگے ۵

جب آنکہہ نہ تہی تو دیکہتے تہے سب کچہہ دنیا خواب است و زندگانی در وے	۵	جب آنکہہ کہلی تو کچہہ نہ دیکہا ہمنے خواب ست کہ در خواب بہ بینی آنرا	

تیسری مثال

تیسری مثال دنیا کی اس اعتبار سے کہ وہ اپنی اہل و اولاد کی دشمن جانی ہے اور اونکو تباہ و برباد کرتی ہے اوس عورت کی سی ہے جو مردون کے لئے آپکو بناتی سنوارتی ہے جب کسی سے بیاہی جاسئے تو اوسکو ذبح کر ڈالے یہی حال دنیا کا ہے کہ پہلے تو بہت خوب و نرم و نازک معلوم ہوتی ہے مگر آخر کو تباہ کر دیتی ہے ۵

	ہی الدنیا تقول بملء فیہا حذار حذار من بطشی و فتکی	فلا یغررکم طول ابتسامی فقولی مضحک والفعل مبکی
یعنے	ترا دنیا ہمے گوید شب و روز مدہ خود را فریب از رنگ و بویم	کہ ہان از صحبتم پرہیز و بگریز کہ ہست این خندہ من گریہ آمیز

حکایت دنیا سامنے عیسی علیہ السلام کے ایک پوپلی بڑہیا کی شکل مین آئی ہر ایک طرحکی آرایش سے بنی ٹہنی تہی پوچہا تو نے کتنے شوہر کئے کہا مجکو گنتی نہین یاد ہے کہا وہ سب تجکو چہوڑ کر مر گئے یا تجکو طلاق دیدی کہا نہین مینے اونکو ذبح کر ڈالا فرمایا پہر تیرے رہے سہے شوہرون کی خرابی ہے کہ پہلون کا حال دیکہکر عبرت نہین پکڑتے تو ایک ایک کو مارتی جاتی ہے اور وہ تجہسے نہین ڈرتے چوتہی مثال دنیا کی اس اعتبار سے کہ اوسکا ظاہر کچہہ باطن کچہہ ہے ایسی ہے جیسی ایک بڑہیا بدشکل بہت عمدہ زیور و پوشاک پہن کر منہہ پر برقع ڈال کر لوگون کو فریب دے جب اونکو حال باطن کا معلوم ہوا اور منہہ پر سے گہونگٹ اوٹہا کر دیکہین تو اوسکی پیروی کرنیسے پشیمان ہوکر اپنی کم عقلی و بیوقوفی و دہوکا کہانے پہ نادم و شرمندہ ہون **حکایت** علاء بن زیاد کہتے ہین مینے خواب مین ایک بڑہیا دیکہی جسکی

چوتہی مثال

جیسے شہوات غذا کی معدہ مین لیکن مرتے وقت وہ شہوات دنیا کے آدمی کے دل کو ویسے ہی [illegible] ہوتے

ہین جیسے کہ غذا معدہ مین جاکر اپنے کمال کو پہنچتی ہے کیونکہ غذا جتنی مزہ دار و زیادہ لذیذ و چکنی [illegible]

ہی اوسمین بدبو و کثافت زیادہ ہوگی اسی طرح شہوات دل مین سے جو نسی شہوت قوی تر و لذیذ تر ہوگی او[illegible]

بدبو و بدمزگی وقت مرنیکے اوتنی ہی زیادہ ہوگی حدیث ابی بن کعب مین فرمایا ہے ان الدنیا ضربت مثلا [illegible]

فانظر ما یخرج من ابن آدم وان قزحه وملحه الی یوم یصیر رواه الطبرانی وابن حبان یا [illegible]

یعنی دنیا واسطے آدمی کے ایک ضرب المثل ہے دیکھو جو آدمی مین سے نکلتا ہے اگرچہ اوسمین مصالح [illegible]

مین کیا ہوتا ہے حسن رح نے کہا ہے مین دیکھتا ہون کہ اول غذا مین خوب مصالح [illegible]

کہان پہینک آتے ہین قال تعالی فلینظر الانسان الی طعامه [illegible] سے وہ صورت

ہے جو انجام غذا ہوتی ہے بشر بن کعب کہتے لوگو چلو تمکو دنیا دکھاؤن پہر اونکو کسی [illegible] گھورے پر لیجاکر کہتے کہ یہ

اونکے میوے و مرغ و شہد و گھی ہے دسوین مثال دنیا کی بہ نسبت آخرت کے یہ ہے جو حدیث مستورد بن شداد

مین آئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا کی مقدار آخرت مین ایسی ہے جیسے کوئی سمندر مین انگلی ڈالکر

دیکھے کہ انگلی پر کس قدر پانی آیا یعنی آخرت کے سامنے دنیا ہیچ ہے رواہ مسلم گیارہوین مثال دنیا کی اس اعتبار

سے کہ دنیا دار اوسکی لذتون مین پہنسکر آخرت سے غافل رہتا ہے پہر بڑی بڑی حسرتین اوٹھاتا ہے یہ ہے

کہ جیسے کچھ لوگ ایک ناؤ مین سوار ہون اور ایک جزیرہ مین پہنچکر ملاح اونکو اجازت دے کہ جسکو قضاء حاجت

کرنا ہو وہ یہان اوتر جائے مگر یہ مقام خوفناک ہے یہان سے جلد فارغ ہوکر واپس آجائے ورنہ

ناؤ کھل جائیگی یہ لوگ کشتی سے اوتر پڑے اور اطراف جزیرہ مین پہیل گئے کسینے ناخدا کا کہنا مانا قضاء حاجت

کرتے ہی طرف ناؤ کے آگئے اور کشتی کو خالی پاکر خوب فراغت کی جگہہ اور آسایش کا مکان حسب دلخواہ لے لیا اور

کسینے جزیرہ مین ٹہیر کر اوسکے بیابانون اور شگوفون اور غنچون اور چمنون اور بلبلون کے نغمات دلآویز و چڑیون کے

چہچہے مسرت انگیز اور جواہر بوقلمون و معادن گوناگون اور نقشہای غریب و شکلہای عجیب کی سیر کی مگر اس ڈر سے

کہ کہین کشتی نہ چلے سیر کرتے ہی جلد پہر آئے انکو پہلے لوگون کا سا مکان فراخ ہاتہہ نہ آیا لکن تب بہی اچھی طرح

بیٹہہ گئے اور بعض لوگ ان اشیاء کو دیکہہ کر لٹو ہوگئے اور صدف و جواہر و میوہ و گل و بلبل کی خوبی انکے دل مین ایسی

کہبی کہ اونکے چھوڑنے کو دل نہ چاہا اونمین سے کچھہ ساتھہ لے لیا کشتی مین آئے یہان اتنی گنجایش بہی نہ دیکھی کہ

خود اچھی طرح بیٹہہ سکین بوجھ کے رکھنے کا تو کیا ذکر ہے ناچار اوس بار کو اپنے سر پر لادکر کشتی مین بیٹہہ گئے مگر اپنی

اس حرکت سے پشیمان تھے کہ ناحق اس بوجھہ کو اوٹھایا اور مفت مین ایک دردسر و وبال خرید کیا اور کچھہ لوگ جنگلون

مین گھس کر کشتی کو بالکل بہول گئے اتنی سیر کی کہ ناخدا کی آواز بہی نہ سنی صدہا خوف درندون کا دل مین تھا اور

دسوین مثال

گیارہوین مثال

رہتا ہے اوسکی حرکت بہی اسی طرف اشارہ کیا ہے فرمایا دنیا ایک پل ہے اوسپر سے گزر جاؤ عمارت نہ بناؤ یہ مثال بہت صاف
للہ کی آخرت مین پہنچنے کے لئے ایک پل ہے جسکا ایک ستون مہد ہے اور دوسرا ستون لحد ہے اور دونون
حکایت مسافت محدود ہے بعض نے اس پل کو نصف قطع کیا ہے اور بعض نے تہائی اور بعض نے دو تہائی اور بعض
اون لوگون قدم طے کرنا باقی ہے مگر اوسکو معلوم نہین ہے بہرحال اوسپر سے گزرنا تو ضرور ہی ہے اور پل پر عمارت بنانا اور
وسکو زینت سے آراستہ کرنا اور پہر چہوڑ کر چلے جانا نہایت جہل و ذلت ہے ؎

ہر کس کہ رہ و رسم جہان نیک شناخت	از بہر اقامت اندرو خانہ نساخت
این کہنہ رباط را عمارت چہ کنی	آخر چو بدیگریش بباید پرداخت

چھٹی مثال دنیا کی اس اعتبار سے کہ دنیا مین خوض کرنا بہت آسان و نرم معلوم ہوتا ہے اسلئے دنیا دار جانتا ہے کہ اوس سے
سلامت نکلجانا بہی ایسا ہی آسان و مزہ دار ہوگا حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ اسکے اندر پہنس جانا بہت ہی سہل ہے
اور سلامت نکلنا نہایت مشکل ہی کہ علی مرتضی نے سلمان فارسی کو لکہا تہا کہ دنیا بمنزلہ سانپ کے ہے ظاہر مین
اوسکو ہاتہہ لگاؤ تو نرم و چکنا معلوم ہوتا ہے مگر اوسکا زہر آدمی کو مار ڈالتا ہے سو تمکو جو چیز اوسمین سے اچہی معلوم ہو اوس کی
طرف سے منہہ پہیر و کہ وہ تمہارے سا تہہ بہت کم رہیگی اور چونکہ تمکو اوسکے فراق کا یقین ہے اسلئے اوسکے تردادت کو بہی برطرف
کردو اور اوسکی سب سے بڑہ کر حالت خوشی کی سب سے زیادہ خوف کا مقام ہے کیونکہ دنیا مین جب کسی کو خوشی پہنچتی ہے اوسکے
بعد ویسا ہی رنج بہی پہنچا کرتا ہے والسلام غرضکہ ؎

از دہر جفا پیشہ وفائی نتوان یافت	در گردش ایام صفائی نتوان یافت
زخم دل مجروح جگر سوختگان را	سازندہ تر از صبر دوائی نتوان یافت

ساتوین مثال دنیا کی اس اعتبار سے کہ دنیا مین پہنسکر اوسکی آفات سے سلامت رہنا مشکل ہے یہ ہے کہ حدیث النبی مین
فرمایا ہے دنیا دار کی مثل ایسی ہے جیسے پانی مین چلنے والا تو کہین ہوسکتا ہے کہ پانی مین چلے اور اوسکے پاؤن نہ بہگین
رواہ البیہقی فی الشعب غرضکہ جسطرح پانی مین چلنے سے قدم ضرور ہی تر ہوتے ہین اسی طرح دنیا کے اختلاط سے
بہی دل مین ایک علاقہ و ظلمت پیدا ہوتی ہے بلکہ عبادت کا مزہ جاتا رہتا ہے عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہے مین سچ
کہتا ہون جیسے بیمار آدمی شدت درد مین کہانیکا مزہ نہین پاتا اسی طرح جسکو دنیا کا روگ لگجاتا ہے وہ عبادت کی
حلاوت نہین اوٹہاتا آٹہوین مثال دنیا کی اس اعتبار سے کہ دنیا کا ایک علاقہ دوسرے تعلق کا باعث ہوا کرتا ہے اور مرتے
دم تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے یہ ہے کہ حضرت عیسی نے فرمایا ہے طالب دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص پیاس
کے لئے کہاری پانی پیئے کہ جتنا زیادہ پیئے گا اوتنی ہی پیاس بڑہیگی یہانتک کہ آخر کو مر جائیگا نوین مثال دنیا کی اس اعتبار
سے کہ آغاز دنیا کا اچہا معلوم ہوتا ہے اور انجام پلید ہے یہ ہی کہ شہوات دنیا کے دل مین ایسی اچہے معلوم ہوتے ہین

چھٹی مثال

ساتوین مثال

آٹھوین مثال

نوین مثال

چنانچہ بعد اس عہد کے اوسنے انکو پانی اور ایک ہرا بھرا باغ حسب وعدہ خود بتادیا اور چند روز خود اونمین رہا پہر اوسنے کہا کہ
بہائیو سنتے ہو کہ کہو لہا کہ اب یہان سے چلو و پوچہا کہان جائین کہا ایسے چشمہ و باغ مین جو اس سے کہین زیادہ اعلی تر ہے
اسکو سنکر بعض نے تو یہ کہا کہ خدا خدا کر کے تو ہمکو یہ جگہ ایک نعمت غیر مترقبہ ملی ہے اب ہم اس سے بہتر کو لیکر کیا کرینگے اور
تہوڑے سے لوگون نے یہ کہا کہ تم اسکے ساتہہ عہد کر چکے ہو کہ کسی بات مین نافرمانی نکرینگے پہلے جو کچہہ اس شخص نے
کہا تہا ویسا ہی ہوا اب بہی اسکا قول بیشک درست ہے اور اسی خیال پر اوسکے ساتہہ ہو لئے باقی لوگ وہین پڑے رہے
صبح کو دشمن نے تاخت کر کے بعض کو قتل کیا اور بعض کو اسیر کر لیا مراد اوس شخص سے اس حدیث مین حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ہین جو امت کو طرف آخرت کے بلاتے ہین سو جسنے آخرت کو دنیا سے بہتر جانا وہ تو اونکا متبع ہو کر صحیح سلامت
رہا ورنہ دام شیطان مین پہنسکر خسر الدنیا والآخرہ ہوگیا تیرہوین مثال دنیا کی اس اعتبار سے کہ لوگ اول اول دنیا مین
مزے اوڑاتے ہین پہر آخر کو اوسکی جدائی سے رنج اوٹہاتے ہین یہ ہے جیسے کوئی شخص مکان بنا لئے اور اوسکو خوب
آراستہ کرے پہر ایک ایک قوم کو الگ الگ اپنے مہمان بلا کر دعوت کرے پہر جب ایک قوم گہر مین آجائے تو اوسکے سامنے
ایک سونیکے عطر دان مین عطر وغیرہ رکہدے تاکہ وہ جماعت اوسکو سونگہہ کر اورون کے لئے چہوڑ جائے اوسنے بسبب
ناواقفیت کے رسم سے یہ خیال کیا کہ یہ عطر برتن سمیت ہمکو ملا ہے اس وجہ سے دل کو اوسپر خوب لگایا جب صاحب خانہ
نے وہ برتن واپس لے لیا تو بسبب تعلق خاطر کے کمال رنج لاحق ہوا اور جسکو دستور معلوم تہا اوسنے خوشبو بہی سونگہی
اور مالک کا شکر بہی ادا کیا اور خوشی سے وہ برتن پہیر دیا انتہی حافظ ابن القیم نے عدۃ الصابرین مین لکہا ہے
قد مثلت الدنیا بمنام والعیش فیہا بالحلم والموت بالیقظۃ ومثلت بمزرعۃ والعمل فیہا البذر
والحصاد یوم المعاد ومثلت بدار لہا بابان باب یدخل منہ الناس وباب یخرجون منہ ومثلت
بحیۃ ناعمۃ الملمس حسنۃ اللون وضربتہا الموت ومثلت بطعام مسموم لذیذ الطعم طیب الرائحۃ
من تناول منہ قدر حاجتہ کان فیہ شفاءہ ومن زاد علی حاجتہ کان فیہ حتفہ ومثلت بالطعام
فی المعدۃ اذا اخذت الاعضاء منہ حاجتہا فحبسہ قاتل او موذ ولا راحۃ لصاحبہ الا فی
خروجہ کما اشار الیہ النبی صلعم فی اکلۃ الخضر ومثلت بامرأۃ من اقبح النساء قد انتقبت علی
عینین فتنت بہما الناس وہی تدعو الناس الی منزلہا فاذا اجابوہا کشفت لہم عن منظرہا ودعتہم
لمساکنتہا وذبحتہم بسکاکینہا والقتہم فی الحفر وقد سلطت علی عشاقہا تفعل بہم ذلک قدیما
وحدیثا والعجب ان عشاقہا یرون اخوانہم صرعی قد حلت بہم الآفات وہم ینافسون فی مصارعہم
کما قال تعالی وسکنتم فی مساکن الذین ظلموا انفسہم وتبین لکم کیف فعلنا بہم وضربنا لکم
الامثال ویکفی فی تمثیلہا ما مثلہا اللہ بہ فی کتابہ وہو المثل المنطبق علیہا واذا کان ہذا

[illegible] نشیب و فراز مین لغزش بہی ہوگی اور مصیبت اوٹھانی پڑیگی پاؤن اور کپڑون مین کانٹے چبہینگے
[illegible] مین چھپٹے گا آواز ہولناک سے کلیجہ کانپے گا جہاڑون سے کپڑے پہٹ کر ننگے رہجا ئینگے پہر اگر واپس ہونا
[illegible] تو بن نہ آئیگا اس اثنا مین آواز ناؤ والون کی سُنکر بوجھ کے گٹھے سر پر لئے ہوئے جو کنارہ پر پہنچے تو ان
[illegible] پانی کنارے ہی پر بہوک پیاس سے مر گئے اور بعض کو ناؤ والون کی آواز بہی سنائی نہ دی اور کشتی بہی جلدی تو انکا
[illegible] ہوا کہ کچہہ تو درندون کی خوراک ہو گئے اور کچہہ حیران و پریشان بہٹک بہٹک کر مر گئے کوئی دلدل مین جاکر اسیکو
[illegible] غرضکہ سب کے سب اسی طرح خوار و نزار و مردار ہو گئے اب جو لوگ کہ ناؤ مین بوجھ سمیت سوار ہوئے
[illegible] کی فکر ہوئی مکان تو پہلے ہی سے تنگ تہا کچہہ دیر کے بعد پہول مُرجہا گئے اور پتہر وغیرہ
کا رنگ و پ [illegible] سڑ گئے بدبو آنے لگی پہلے تو فقط سامان کہنے ہی کی دقت تہی اب بدبو سے ایذا ہونے
لگی تب کوئی علاج نہ سوجہا [illegible] کہ اوس بوجھہ کو دریا مین ڈالدیا مگر اوس کی بدبو او خوراک سے یہ تاثیر ہوئی کہ گہر پہنچنے
تک بیمار پڑ گئے بہت دنون تک ہینگ ہگا گئے اِنسے پہلے جو ناؤ مین آ بیٹہے تہے اونکو بیٹہنے مین پوری آسایش نہ
ملی لیکن وطن مین پہنچکر صحیح و سالم رہے کچہہ دُکہہ درد روگ بیماری نہوئی اور جو لوگ سب سے پہلے چلے آئے تہے وہ کشتی
مین بہی چین سے رہے او روطن مین بہی راحت و آرام سے پہنچے یہی حال دنیا کا بہی ہے تامل کرنیسے تفاوت افراد
اہل دنیا کا ظاہر ہو جاتا ہے ۵

نحی علے جنات عدن فانها	منازلک الاولی وفیها المخیم
ولکنا سبی العدو فهل تری	نعود الی اوطاننا ونسلم

بارہوین ۱۲ مثال دنیا کی اس اعتبار سے کہ لوگ اوسکے فریب مین آجاتے ہین اور باوجود اللہ کے ڈرانیکے اللہ کی بات پر
ایمان ضعیف رکہتے ہین یہ ہے جو حدیث ابن عباس مین رفعاً آئی ہے احمد و طبرانی و بزار نے اوسکو روایت کیا ہے
مختصراً اور ابن ابی الدنیا نے حسن سے مرسلاً کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہؓ سے کہا میری اور تمہاری اور
دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کسی قوم کے لوگ ایک جنگل پُر غبار گرد خیز مین چلین چلتے چلتے یہ نوبت آئے کہ خبر بہی نہ رہے
کہ جتنی راہ چل چکے ہین وہ زیادہ تہی یا جو باقی رہگئی ہے وہ زیادہ ہے پہر اونکا کہانا پینا تمام ہو جائے وہ اوسی
جنگل مین کمر کہول کر بے زاد و راحلہ پڑ رہین اور زندگی سے ہاتہہ دہو بیٹہین استنے مین دور سے ایک آدمی کی صورت
دیکہین کہ کپڑے پہنے چلا آتا ہے اور اوسکے کپڑون سے پانی ٹپک رہا ہے گمان کرین کہ یہ شخص کسی زرخیز زمین سے
چلا آتا ہے وہ جگہہ یہان سے قریب معلوم ہوتی ہے جب وہ پاس آکر انسے پوچہے کہ تمہارا کیا حال ہے یہ کہین کہ جو حال ہے
وہ عیان ہے وہ کہے بہلا اگر مین تمکو پانی و باغ بتاؤن تو تم کیا کرو یہ کہین کہ ہم کسی امر مین تیری اطاعت نچہوڑینگے وہ کہے
کہ اگر سچ کہتے ہو تو اس عہد کو پورا کرو انہون نے قسم کہا کر عہد پورا کیا کہ ہم ہرگز کسی بات مین تیری نافرمانی نکرینگے

بعد موت کے تین چیزین آدمی کے ساتھ رہتی ہین

ن نہین گنے جاتے ہین بلکہ اِس وجہ سے کہ یہ معین آخرت و وسیلہ نعمت عقبیٰ ہین داخل قسم اول ہوتے ہین جو کوئی انکو
عد استعانت حاصل کریگا وہ دنیادار نہ ٹہیریگا اور اگر نری لذت دنیا مقصود ہوگی تو داخل قسم ثانی ہوگا اور بعد ...
یا اور دنیا مین آدمی کے ساتھ بعد موت کے تین چیزین رہتی ہین ایک طہارت دل کی میل الی الدنیا سے دوسرے دوام الفت
اللہ سے تیسرے محبت ساتھ اللہ عز وجل کے سوا انہین طہارت دل کی بدون ترک شہوات دنیا کے حاصل نہین ہوتی
اور الفت بغیر کثرت و مداومت ذکر کے میسر نہین آتی اور محبت بے معرفت کے ہاتھ نہین آتی اور یہ معرفت بغیر فکر
حاصل نہین ہوسکتی ہے یہ تینون امر بعد موت کے موجب نجات و سعادت ہوتے ہین آدمی موت سے کچھہ
ست و نابود نہین ہوجاتا ہے بلکہ دنیا کی محبوب چیزین اوس سے چہٹ جاتی ہین اور اللہ کے سامنے حاضر ہونا پڑتا ہے
لئے سالک طریق آخرت وہی شخص ٹہیرتا ہے جو ان تینون صفات پر مقیم و مستقیم ہو اور ساری لذات دنیا کو مکروہ رکہے
مسکن و ملبس و ماکل بقدر ضرورت لے ایسا شخص دنیادار نہ کہلائیگا بلکہ دنیا اوسکے حق مین مزرعۂ آخرت ہوگی ہان اگر ان
کو فقط واسطے حظ نفس کے پیدا کریگا تو دنیا والون مین گنا جائیگا اور دنیا مین راغب اور اوسکا طالب ٹہیریگا سو یہ رغبت
دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جس سے راغب مستحق عذاب آخرت کا ہو اوسکو حرام کہتے ہین دوسرے وہ کہ اوسکو درجۂ اعلیٰ
پہنچنے دے اور طول حساب مین پہنسائے اوسکو حلال کہتے ہین عاقل سمجھتا ہے کہ میدان قیامت مین حساب کے لئے
ا رہنا ایک عذاب ہے جسکو حساب مین الجھایا گیا اوسکو کیسی تکلیف ہوگی حدیث عائشہ مین فرمایا ہے من نوقش
الحساب ... الشیخان اور مروی ہے کہ حلالها حساب وحرامها عذاب یہ بہی آیا ہے حلالها
... بلکہ اگر فرضا یہ حساب بہی نہو تو فقط بسبب ان حظوظ و لذات فانی کے رتبہ اعلائی باقی
سے محروم ... حسرات کا گذرنا کیا عذاب نہین ہے غرضکہ جو شخص دنیا مین جس کسی چیز سے لذت گیر ہوتا ہے گو آواز
خوش طائر کی ہو یا سیر چمن یا آب سرد پینا تو اوسکا حصہ آخرت مین بہت کم ہوجاتا ہے حضرت نے ٹہنڈے پانی کی طرف
اشارہ کرکے فرمایا تہا هذا من النعیم الذی ... عنہ اور عمر فاروق کے سامنے آب سرد مین شہد ملاکر لائے تہے پیا
... یعنی ... اسکا حساب الگ ... حاصل یہ ہوا کہ دنیا کا قلیل کثیر حرام حلال سب ملعون ہے مگر اوسقدر
اللہ سے ڈرنے پر معین ہو کیونکہ وہ مقدار داخل دنیا نہین ہے اور جس کسی شخص کی جتنی معرفت قوی ہوگی وہ اوتناہی لذت
دنیا سے محترز رہیگا غرضکہ بات یہ ٹہیری کہ جو چیز واسطے اللہ کے مخصوص نہین ہے وہ دنیا ہے اور جو چیز اوس ذات پاک کے
ساتھہ مخصوص ہے وہ دنیا نہین ہے رہی یہ بات کہ وہ کون چیز ہے جو خاص اللہ کے لئے ہے سو اشیا تین قسم کے
ہین ایک وہ جنکا ہونا واسطے اللہ کے متصور ہی نہین ہے جیسے معاصی و محظورات و انواع تنعمات مباحہ سو یہ محض دنیای
مذمومہ ہے صورۃً و معنیً دوسری وہ چیز ہے کہ صورۃً اللہ کے لئے ہے اور واسطے غیر اللہ کے بہی ہوسکتی ہے یہ تین چیزین ہین
فکر ذکر کف عن الشہوات جب یہ تینون چیزین مسر کیجائینگی اور سوا حکم خدا اور یوم آخر کے کوئی اور باعث انکا نہوگا تو یہ اللہ کے لئے

شانہا فالتقلل منہا والزھد فیہا خیر من الاستکثار منہا والرغبۃ فیہا انتھی ان سب اشلہ کی تفصیل گزر چکی اسکے بعد لکھا ہے کہ اہل علم نے کہا ہے کہ وقد انقسم الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اربعۃ اقسام قسم لم یریدوا الدنیا ولم ترد ھم کالصدیق رضی اللہ عنہ ومن سلک سبیلہ وقسم ارادتہم الدنیا ولم یریدوھا کعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ومن سلک سبیلہ وقسم ارادوا الدنیا وارادتہم الدنیا کخلفاء بنی امیۃ ومن سلک سبیلہم حاشا عمر بن عبد العزیز فانہا ارادتہ ولم یردھا وقسم ارادوھا وھی لم تردھم کمن افقر اللہ تعالی منہا یدہ واسکنہا فی قلبہ وامتحنہ بجمعہا ولا یخفی ان خیر الاقسام القسم الاول والثانی انما فضل لانہ لم یردھا فالتحق بالاول انتھی بلفظہ **ف** فقط دنیا کا برا جان لینا کافی نہین ہوتا ہے جب تک کہ یہ نجانے کہ قابل مذمت کے کونسی دنیا ہے اور کس دنیا سے بچنا لازم ہے کیونکہ دشمن خدا اور راہزن معرفت یہی ہین سو دنیا و آخرت دو حالتین ہین دل کی جو حال موت سے پہلے ہے اوسکو دنیا کہتے ہین اور جو حال بعد موت کے ہے اوسکو آخرت بولتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ جو چیزین ایسی ہین کہ اونکی خواہش ولذت اور انسے غرض وتعلق موت سے پہلے رہتا ہے وہ داخل ہین دنیا مین اور اسکی تین قسمین ہین ایک وہ اشیاء جو آخرت مین ساتھ رہین اور اونکا ثمرہ بعد موت کے معلوم ہو وہ دو چیزین ہین علم وعمل مراد علم سے وہ علم ہے جس سے اللہ کی ذات وصفات وافعال وملائکہ وکتب ورسل وملکوت آسمان وزمین کی معرفت اور شریعت اسلام حاصل ہو مراد عمل سے وہ عبادت خالص خاص واسطے خدا کے ہے کہ جسمین بو ئے شرک خفی یا جلی کا نہ لگے عالم آدمی کبھی علم سے ایسا مانوس ہوتا ہے کہ سب چیزون سے زیادہ لذت اسی علم مین پاتا ہے یہانتک کہ خواب وخور وملاقات زن وفرزند کو اس غلبۂ شوق مین چھوڑ دیتا ہے اور یہ لذت اوسکو مرنے سے پہلے ہی ہوتی ہے معہذا ہم اسکو دنیای مذموم مین نہین گنتے بلکہ اسکو نری دنیا ہی مین شمار کرنا نہ چاہیئے آخرت ہی مین تصور کرنا چاہیئے اسی طرح کبھی عابد ایسی حلاوت عبادت اور لذت مناجات مین پاتا ہے کہ اگر فرضًا اوسکو روک دیا جائے تو وہ سخت عذاب مین مبتلا ہو ولہذا حدیث مین آیا ہے حبب الیّ من دنیاکم النساء والطیب وقرۃ عینی فی الصلوۃ دوسری قسم وہ لذات وحظوظ ہین جنسے فقط زندگی مین فائدہ ہو اور آخرت مین کچھ بکار آمد نہون جیسے گناہون سے مزہ اوٹھانا مباحات سے زائد از ضرورت فائدہ لینا جسکو رفاہیت ورعونت کہتے ہین جیسے ڈھیر چاندی سونے کی گھوڑے اور چوپائے وزراعت ولونڈی غلام واولاد بچے گھر اور عمدہ لباس اور اچھی غذا سے متمتع ہونا ان سب کا حظ مرنے سے پہلے ہی تک ہے اسلئے یہ داخل ہین دنیائے مذموم مین پھر اسمین کلام دراز ہے کہ انمین سے کسکو فضول تصور کرین اور کسکو داخل حاجت سمجھین تیسری قسم لذات کی وہ ہے کہ ان دونون اقسام مین متوسط ہو جیسے غذا بقدر قوت اور موٹا جھوٹا کپڑا اور ٹوٹا پھوٹا جھوپڑا اسی طرح کی اور ضروری چیزین جنسے کہ آدمی علم وعمل کو پہنچ جائے تو اس طرح کی لذات دنیا

یہی ہین انکا علاقہ بندہ کے ساتھہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک علاقہ دل سے یعنی انکی محبت وحفاظت مین ایسا مصروف رہنا
گویا دنیا کا بندہ ہے اسی علاقہ مین سارے صفات دل کے جو متعلق بدنیا ہین داخل ہین جیسے کبر وکینہ حسد وریاء
سوء ظن مداہنت حب ثنا حب تکاثر وتفاخر وهذه هي الدنيا الباطنة واما الظاهرة فهي الاعيان التي
ذکرناها دوسرا علاقہ بدن سے کہ بدن اون چیزون کی درستی مین مشغول رہے اور وہ قابل اپنے اور غیر کے حظ
کے ہون اس علاقہ مین سارے پیشے اور حرفے داخل ہین جنہین لوگ غرقاب رہتے ہین انہین دونون علاقہ قلبی وقالبی
کی وجہ سے خلق کو نہ اپنے نفس کی خبر ہے نہ آغاز وانجام پر آگاہی قلب کا علاقہ حب سے ہوا اور قالب کا علاقہ شغل سے
اگر آدمی اپنے نفس کو اور اپنے رب کو اور دنیا کی حکمت واسرار کو پہچانتا تو معلوم کر لیتا کہ یہ سب اشیاء جنکو ہمنے ظاہر دنیا
کہا ہے اسلئے بنائی گئی ہین کہ جس سواری پر پاس خدا کے جانا مقصود ہے اوسکا گھاس دانہ انسے ہو جاے مراد سواری
سے بدن انسان ہے کہ وہ بدن بے کھانے پینے پہنے گہر مین رہنے کے باقی نہین رہتا ہے اسلئے ہوشیار آدمی بدن
کی خدمت ضروری کرتا ہے جیسے کوئی پاخانہ مین وقت حاجت کے جا بیٹھتا ہے سو جیسے قضاء حاجت ضروری ہے
ایسی ہی شکم سیری مین بہی قدر ضرورت پر اکتفا کرے اکثر مشغول کرنیوالا اللہ سے یہی پیٹ ہے اسلئے کہ غذا سب
مین زیادہ ضروری ہے مسکن ولباس تو سہل ہے ٥

این شکم بے ہنر پیچ پیچ		صبر ندارد کہ بسازد بہ ہیچ

باب ساتوان مذمت مین بخل وحب مال کے

دنیا کے فتنے شاخ در شاخ اور نہایت وسیع وفراخ ہین لیکن سب مین بڑا فتنہ دنیا کا مال ہے اسی مین رنج ومحنت بہی زیادہ
ہے اگر نہو تو محتاجی کفر کو پہنچاتی ہے اور اگر ہو تو باعث سرکشی ہوتا ہے ٥

اگر دنیا نباشد دردمندم		وگر باشد بمہرش پای بندم

فوائد مال کے داخل منجیات ہین اور مضار مال کے داخل مہلکات اور مال مین یہ پہچان لینا کہ کونسا مال اچھا ہے اور
کونسا برا ایسا مشکل امر ہے کہ سوا علماء راسخین واصحاب دین کے اکثر لوگون کو معلوم نہین ہوتا فقر وغنا دونون
ایسے وصف ہین کہ انسے آدمی کا امتحان ہوا کرتا ہے پھر مفلس کے دو حال ہین قناعت وحرص ایک انمین اچھا
حال ہے دوسرا برا پھر حریص کے دو حال ہین ایک طمع کرنا دوسرون کے مال مین یا مال غیر سے دست بردار ہو کر
حرفہ کرنا انمین طمع مال غیر بری چیز ہے پھر توانگر کے دو حال ہین ایک بخل وامساک دوسرے انفاق وبذل انمین
ایک حالت اچھی اور دوسری بری ہے پھر انفاق کے دو حال ہین ایک اسراف دوسرے میانہ روی پہلا حال برا ہے
اور دوسرا حال اچھا ف قال تعالی يا ايها الذين آمنوا لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن

سے بہی زیادہ پوشیدہ ہے اور شرک جلی موجب خلود نار ہوتا ہے خدا ہمکو دونون قسمون شرک سے بچائے **ف** مال
مین سانپ کی طرح زہر بہی ہے اور زہر مہرہ بہی ہے زہر اوسکی آفات مین ہے اور زہر مہرہ فوائد مین مال مین فوائد دینی
اور دنیاوی دونون ہین فوائد دنیا کا ذکر فضول ہے کہ وہ سب کو معلوم ہین رہے فوائد دینی وہ تین طرح ہین ایک یہ
کہ مال کو اپنے نفس پر خرچ کرے عبادت مین یا استعانت علی العبادۃ مین جیسے حج عمرہ جہاد وغیرہ کہ یہ بے مال کے نہین
ہو سکتے استعانت مین یون کہ غذا ولباس ومسکن مین صرف کرے ہان تنعم وزائد از حاجت مین صرف کرنا داخل حظ دنیا
ہے دوسرے یہ کہ لوگون پر خرچ کرے یہ چار قسم ہے صدقہ دے مروت کے طور پر دے حفظ آبرو کے لئے دے
نوکر چاکر کو عوض خدمت کے دے تیسرے وہ خرچ جو کسی شخص معین پر نہو بلکہ رفاہ عام کے لئے ہو جیسے پل مسجد
سرای شفاخانہ مدرسہ کنوان وقف زمین وجائداد مساکین پر یہ ایسے خرچ ہین جنسے ہمیشہ کو مرنیکے بعد خیرات جاری
رہتی ہے رہے آفات دینی سو وہ بہی تین ہین ایک یہ کہ مال کے ہونیسے نوبت معصیت کی پہنچتی ہے کیونکہ تقاضا
شہوات کا آدمی پر ہمیشہ رہتا ہے بے مالگی سے کچہ کر نہین سکتا مفلسی تک ہی بچتا ہے دوسرے یہ کہ مباحات سے
تنعم کی نوبت آتی ہے مالدار سے یہ کب ہو سکتا ہے کہ وہ جو کی روٹی کہائے موٹا کپڑا پہنے جہد پڑے مین رہے حلال
کمائی سے حسب مطلب حاصل نہوگا مال مشتبہ ومشکوک مین رغبت کریگا پہر سارے اخلاق ذمیمہ پیدا ہو جائینگے
جیسے اہانت جہوٹ نفاق طمع کینہ دشمنی حسد ریا کبر چغلی غیبت وغیر ذلک یہ سب باتین مال ہی کی نحوست سے ہوتی
ہین تیسری آفت جس سے کوئی خالی نہین ہے یہ ہے کہ آدمی مال کی اصلاح ودرستی مین خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا
ہے اور یہ مرض لاعلاج ہے اسلئے کہ سب عبادتون کی اصل ذکر وفکر ہے سو اوسی سے الگ ہو جاتا ہے اور سیکڑون
طرحکی آفات مین صبح وشام رہتا ہے کہین کسانون کا جہگڑا کہین حساب کا بکہیڑا کہین پانی اور سرحدون کی تکرار
کہین سرکاری خراج وقسطون کا تنازع کہین معمار ومزدورون سے الجہاؤ کہین چوری وخیانت کا بکہیڑا کہین شرکت
تجارت کا نزاع وعلی ہذا القیاس ان ترددات کی کچہ انتہا نہین ہے جسکے پاس ایکدن کا کہانا موجود ہے وہ ان سب
ترددات سے بری ہے اسکے سوا حاسدون سے بچنے کی مشقت اوٹہانی مال کی حفاظت کرنا اور طرح طرحکی آلام و
رنج مین بسبب اوسکے مبتلا رہنا ہوتا ہے مال تریاق اوسی صورت مین ہے کہ بسر اوقات کے لئے رکہہ کر باقی کو راہ
خدا مین جسطرح شرع مین آیا ہے صرف کردے اگر ایسا نہوگا تو وہ مال زہر ہو جائیگا **ف** فقر عمدہ چیز ہے مگر فقیر کو
قانع ہونا چاہئے لوگون کا مال تاکنے کی طمع نکرے حریص جمع مال پر نہو یہ بات جب ہی ہوگی کہ غذا ولباس ومسکن سے
قدر ضرورت پر مکتفی ہو بلکہ ان چیزون کی مقدار قلیل پر جو سب سے ادنی قسم ہو اوس پر اکتفا کرے اور اپنے امل کو ایک دن
خواہ ایک مہینے سے نہ بڑہائے اگر طول امل کریگا تو عزت قناعت سے محروم ہوکر ناپاکی طمع مین آلودہ ہو جائیگا کیونکہ
انسان کی سرشت مین حرص وطمع داخل ہین لو کان لابن آدم وادیان من ذہب لابتغی ثالثا ولا یملأ

للہ ومن یفعل ذلک فاولئک هم الخاسرون اسمین مذمت ہے مال کی اور برائی ہے اوسکی محبت کی وقال تعالی
شہیر نگا انما اموالکم واولادکم فتنة واللہ عندہ اجر عظیم وقال تعالی من کان یرید الحیاة الدنیا
یا غرض سے وزینتها نوف الیہم اعمالهم وهم فیها لا یبخسون وقال تعالی ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی
الدنیا کہ اگر آدمی سر چڑھتا ہے اس سے کہ دیکھے آپکو محظوظ اور فرمایا الهاکم التکاثر حتی زرتم المقابر حدیث مسلم میں فرمایا
ہے ابن آدم کہتا ہے مال میرا تیرا مال وہی ہے جو کھاکر فنا کیا اور پہن کر پرانا کیا اور صدقہ میں دیدیا کتب حدیث مذمت
مال سے مملو ہین **حکایت** ایک شخص نے ابو الدرداء کے ساتھ کچھ برائی کی تھی انہوں نے کہا ای اللہ جسنے
مجھسے برائی کی ہے تو اوسکو تندرست رکھہ اور اوسکی عمر زیادہ کر اور اوسکو بہت سا مال دے یہ درحقیقت بددعا تھی
اس لئے کہ ع

باده نوشیدن و هشیار نشستن سهل است	گر بدولت رسی مست نگردی مردی

امرا اور روسا کے دربار مین جو بدار صدای عمر و دولت زیادہ بلند کیا کرتے ہین یہی وجہ ہے کہ انمین اکثر کا خاتمہ بالخیر نہین ہوتا
طول عمر ہمراہ تھوڑی و کثرت مال کی نشان سوء عاقبت ہے **حکایت** علی مرتضی نے ایک درم ہتیلی پر رکھکر کہا تو ایسی چیز
ہے کہ جب تک تو میرے پاس سے دور نہوگی مجکو کچہہ نفع ندیگی حسن رح نے کہا جسکو روپیہ عزت دیتا ہے اللہ اوسکو ذلیل
کردیتا ہے اول اول جب روپیہ اشرفی طیار ہوا ابلیس نے اوٹھاکر اپنی ماتھے پر رکھکر بوسہ دیا اور کہا جو تجھسے محبت کریگا وہ حقیقت مین
میرا غلام ہوگا سمیط بن عجلان نے کہا روپیہ اشرفی منافقون کی باگین ہین جنسے دوزخ کی طرف کھینچے جاتے ہین
یحیی بن معاذ نے کہا روپیہ ایک بچھو ہے جسکو اوسکا منتر نہ آتا ہو وہ اوسکو نہ لے کیونکہ اگر کاٹ کھائیگا تو اوسکا زہر
چڑھکر ہلاک ہوجائیگا لوگون نے کہا منتر کیا ہے کہا وجہ حلال سے حاصل کرکے حق پر صرف کرنا **ف** مال کی جسطرح
برائی آئی ہے اوسی طرح ثنا بھی آئی ہے قال تعالی ان ترک خیرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
نعم المال الصالح للرجل الصالح وقال تعالی یمددکم باموال وبنین تطبیق مدح وذم مال مین یون ہے
کہ اگر مقصد اچھا ہے تو مال بھی اچھا ہے اور اگر مقصد برا ہے تو مال بھی برا ہے غرضکہ قدر کفایت سے زیادہ مال لینے مین
بڑے خوف کا مقام ہے اسی لئے انبیاء نے اوسکے شر سے پناہ مانگی ہے حضرت نے فرمایا ہے اللهم اجعل رزق
ال محمد قوتا اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام کہا ہے کہ مراد اصنام سے ایجگہ
چاندی سونا ہے ع

زر پرستی میکند دل را سیاه	آه ازین صفرا [illegible]

حضرت نے فرمایا ہے تعس عبد الدینار وعبد الدرهم جو عابد غیر اللہ ہے وہ درحقیقت بت پرست ہے کیونکہ شرک
دو طرح پر ہے جلی وخفی شرک خفی موجب خلود نار نہین اور اوس سے کم کوئی ایماندار خالی ہوتا ہے کیونکہ وہ چونٹی کی چال

جزو نبوت کا فرمایا ہے دوسرے یہ کہ اگر بقدر کفایت فی الحال موجود ہے تو آیندہ کے لیے زیادہ مضطرب نہو روزی
کچھ حرص کرنے سے نہین ملتی ہے بلکہ اللہ نے وعدہ رزق رسانی کا کیا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی
اللہ رزقہا اگر کسی کو ایک وجہ سے روزی ملتی تہی اور وہ بند ہوگئی تو دل مین پیچ و تاب نہ کہائے یون جانے کہ

خدا گر ز حکمت ببندد درے	گشاید بفضل و کرم دیگرے

سفیان ثوری نے کہا خدا سے ڈرو مینے کسی شخص کو جو خدا سے ڈرتا ہے محتاج نہین دیکہا ومن یتق اللہ یجعل
له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب تیسرے یہ کہ فائدۂ قناعت سے آگاہ ہو کیونکہ اوس سے عزت بے پروائی
کی حاصل ہوتی ہے اور حرص و طمع سے ذلت و رسوائی آتی ہے قناعت مین فقط شہوات و فضول پر صبر کرنے
کی ہی مشقت ہوتی ہے سوا اللہ کے کوئی اوسکو نہین جانتا اسی پر ثواب آخرت ہوتا ہے

قناعت بہر حال اولی بود	کہ در ضمن آن چند معنی بود

چوتھے یہ کہ اہل کتاب و اراذل و حمقا و اجلاف و بددینون کے تنعم مین اور اونکی معیشت و زیست مین تامل کرے
پھر احوال انبیاء و اولیاء و صلحاء و خلفاء راشدین و دیگر صحابہ و تابعین کا دیکہے اور اونکے حالات سنے اب چاہے اجلاف
و سکان دنیا کی مشابہت پیدا کرے اور خواہ اون لوگون کا مقتدی ہو جو مخلوق خدا مین سب سے زیادہ عزت
رکہتے تہے سو اگر انکی اقتدا کریگا تو تہوڑی چیز پر قانع ہوگا اور اس بات مین کوئی اوسکا شریک نہوگا سوا ہی انبیاء
و اولیاء کے اور اگر پہلی بات کو اختیار کریگا تو کچہ حاصل نہوگا مثلاً اگر تنعم شکم سیری مین پڑیگا تو اس امر مین گدہا
اوس سے افضل ہوگا اور اگر لذت جماع مین مصروف رہیگا تو سور اس صفت مین اوس سے بڑہکر ہے اور اگر زینت تن
و سواری مین چین اوڑائیگا تو کفار بہ نسبت اوسکے اس امر مین زیادہ ہونگے پانچوین یہ کہ خطرہ جمع کرنے مال کا
سوچے کہ کس طرح چوری و غصب و تلف و لوٹ کہسوٹ کا ڈر لگا رہتا ہے اور جب انسان تہیدست ہوتا ہے تو
ان سب باتون سے محفوظ و مامون ہوتا ہے

لب لگے زیر و لب لگے بالا	نی غم دزد و نی غم کالا

ان پانچون باتون سے آدمی مین قناعت کی صفت آسکتی ہے اور سب کی ایک بات یہ ہے کہ صبر کرے امل کو کوتاہ
کرے ابد الآباد کے مزہ اوڑانیکے لیے چندہی روز دنیا مین صبر کرنا ہے جس طرح بیمار دوا کی تلخی پر اسلیے صبر کرتا
ہے کہ ہمیشہ کو اچہا رہے **ف** سخاوت خلق انبیاء ہے اور نجات کے اصل اصول اسکے فضائل قرآن و حدیث
مین بہت آئے ہین **قال تعالی** ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ اور حدیث مین آیا کہ
ان اللہ جواد یحب الجود ابن عمر نے کہا ہے طعام الجواد دواء و طعام البخیل داء جنت سخی لوگون
کا گہر ہے اور ہر معروف صدقہ ہوتا ہے ابن سماک کہتے ہین مجکو بڑا تعجب ہے کہ آدمی اپنے مال سے لونڈی غلام

جوف ابن آدم الا التراب و یتوب اللہ علی من تاب آدمی بوڑہا ہوتا ہے اور دو چیزین اوسمین جوان ہوجاتی ہین یعنی طول امل و حب مال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قناعت پر ثنا کی ہے فرمایا طوبی لمن ھدی الی الاسلام وکان عیشہ کفافا و قنع بہ ۵

ای قناعت توانگرم گردان		کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست

اور فرمایا جبرئیل نے میرے دل مین پہونکدیا ہے کہ کوئی نفس مرنے کا نہین جب تک کہ اپنا رزق پورا نکر لے سو اللہ سے ڈرو اور طلب مین میانہ روی کرو ابو ہریرہ کو فرمایا تہا جب تجکو سخت بہوک لگے تو ایک روٹی اور ایک پیالہ پانی پر کفایت کر اور دنیا پر لات مار ۵

شکوہ رزق مکن ہیچ تو تنگ حوصلگان		در گلو گریہ گرہ چون شود ت دانہ شمر

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا طمع فقیری ہے اور لوگون سے نا امید ہونا تونگری ہے **حکایت** ایک حکیم سے پوچہا غنا کیا ہے کہا قلت تمنا اور رضا بکفایت محمد بن واسع سوکہی روٹی پانی مین گیلی کر کے کہاتے اور کہتے جو کوئی اسپر قناعت کرے اوسکو کسی کی پروا نہین ہے حضرت نے فرمایا ہے ما قل وکفی خیر مما کثر والھی سمیط بن عجلان نے کہا ای ابن آدم تیرا پیٹ ایک بالشت مکسر ہے پہر تجکو دوزخ مین کیون ڈالتا ہے **حکایت** ایک حکیم سے پوچہا تمہارا مال کیا ہے کہا ظاہر مین بتکلف رہنا اور باطن مین میانہ روی کرنا اور لوگون کے مال سے قطع طمع کر لینا **حکایت** ایک خلیفہ بنی امیہ نے ابو حازم کو خط لکہا اور قسم دلائی کہ جو کچہہ تمکو حاجت ہو مجکو لکہو اونہون نے جواب لکہا کہ مینے ساری حاجتین اپنی سامنے اپنے مولا کے پیش کین جو اوسنے منظور فرمائی اوسکو مینے قبول کیا اور جو نامنظور فرمائی اوسپر مینے قناعت کی ایک حکیم نے کہا مینے سب سے زیادہ غمگین حاسد کو پایا اور سب سے زیادہ خوش عیش قانع کو اور زیادہ تر صابر اندا پر حریص کو اور بہت سہل گزران تارک دنیا کو اور سخت پشیمان عالم ناپرہیزگار کو ۵

قناعت توانگر کند مرد را		خبر کن حریص جہان گرد را

حکایت ایک اعرابی نے اپنے حریص بہائی کو عتاب کیا اور کہا تجکو تو کوئی چیز ڈہونڈہتی ہے اور تو کسی چیز کو ڈہونڈہتا ہے جو شئے تیری جستجو مین ہے تو اوس سے نہ بچیگا یعنی موت اور جس شئے کی تلاش مین تو ہے وہ تجہسے فوت نہوگی یعنے رزق پہر اس حرص سے کیا حاصل ۵

بے مگس ہرگز نماند عنکبوت		رزق را روزی رسان پر میدہد

ف حرص و طمع کا علاج صبر و علم و عمل سے ہوتا ہے یہ سب ان پانچ باتون مین آجاتے ہین ایک عمل ہے یعنے میانہ روی معیشت مین اور کفایت شعاری خرچ مین قانع کو چاہیئے کہ دروازہ خرچ کا اپنے نفس پر بند کرے اور ضروریات پر مکتفی ہو ما عال من اقتصد یعنی میانہ رو محتاج نہین ہوتا ہے حضرت نے اقتصاد کو ایک

الذين يبخلون ويامرون الناس بالبخل ويكتمون ما اتاهم الله من فضله اور حضرت نے کہا ہے ایاکم والشح
فانه اهلك من كان قبلكم حملهم على ان يسفكوا دماءهم ويستحلوا محارمهم اور فرمایا ہے کہ بخیل جنت مین
نجائیگا تین چیزین مہلکات ہین شح مطاع ہوی متبع اعجاب آدمی کا اپنے نفس کے ساتھہ اور دعا مین کہا ہے اللهم انی اعوذ بك
من البخل واعوذ بك من الجبن واعوذ بك من ان ارد الی ارذل العمر رواہ البخاری اور فرمایا ہے شر ما
فی الرجل شح هالع وجبن خالع ابن عمرو نے کہا شح بہ نسبت بخل کے زیادہ تر سخت ہے اسلئے کہ شحیح دوسرے کے مال
پر بخل کرتا ہے اور بخیل اپنے مال کو نہین دیتا شعبی نے کہا مین نہین جانتا کہ جھوٹ اور بخل ان مین سے کون دوزخ مین زیادہ
تر نیچے جائیگا کعب کہتے ہین ہر صبحکو دو فرشتے یون پکارتے ہین کہ الٰہی بخیل کا مال جلد تباہ کر اور خرچ کرنیوالے کو جلد اوسکا عوض
دے **حکایت** اصمعی کہتے ہین مینے ایک اعرابی کو سنا کہ وہ کہتا تھا فلان شخص میری نظرون مین حقیر ہوگیا ہے اسلئے
کہ دنیا اوسکی نظرون مین بڑی ہے سائل کا سامنے آنا اوسکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ملک الموت آیا امام ابوحنیفہ رح
نے فرمایا ہے مین کسی بخیل کو عادل نہین جانتا اسلئے کہ بخل کی وجہ سے آدمی اپنے حق سے زیادہ لیا کرتا ہے سو جسکا یہ حال ہو وہ کب
لائق امانت کے ہے علی مرتضی نے کہا کریم آدمی کبھی اپنا حق پورا نہین لیتا **كما قال تعالى** عرّف بعضه واعرض
عن بعض بشر بن حارث نے کہا بخیل کی غیبت کرنا غیبت نہین ہے حضرت نے ایک شخص کو کہا تھا انك اذا لبخيل
اس حدیث سے بخیل کو بخیل کہنا جائز ہوا بشر نے کہا بخیل کی طرف دیکھنے سے دل سخت ہوتا ہے اور بخیلون کی ملاقات سے
ایمانداروں کے دل پر کرب پہنچتا ہے یحیی بن معاذ نے کہا دل طالب محبت اسخیا رہتا ہے گو وہ بدکار ہون اور بخلا سے
نفرت کرتا ہے گو وہ نیک کردار ہون **حکایت** یحیی علیہ السلام کو شیطان ملا کہا مجکو یہ تو بتا کہ لوگون مین تیرے نزدیک
کون بہت محبوب ہے اور کون زیادہ ناپسند کہا مومن بخیل محبوب ہے اور بدکار سخی ناپسند پوچھا کیا سبب کہا بخیل کو اوسکا
بخل کافی ہے میری کچھہ ضرورت نہین ہے اور سخی بدکار سے مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہین خدا بسبب سخاوت کے اوسکی خبر
نلے پھر وہ میرے بس کا نرہے مقبول خدا ہوجاوے پھر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ اگر تم یحیی نہوتے تو مین ہرگز یہ بات نہ بتلاتا
حکایت بصرہ مین ایک بخیل مالدار تھا ہمسایہ نے اوسکی دعوت کی قیمہ انڈون کے ساتھہ پکاکر سامنے رکھا وہ بہت سا
کھا گیا پیٹ پھول گیا برا حال ہوا طبیب نے کہا کچھہ ڈر نہین قے کر ڈال کہا مجھے مرنا قبول ہے مگر یہ عمدہ غذا جو پیٹ مین گئی ہے
اسکو قے نکرونگا **حکایت** ایک اعرابی ایک شخص کی تلاش مین نکلا وہ انجیر کھا رہا تھا جسکو عربی مین تین کہتے ہین
اوسنے اعرابی کو دیکھکر چادر تلے چھپا دیا پھر اعرابی سے کہا تم کچھہ قرآن پڑھو اوسنے کہا بہتر پڑھا والزیتون وطور سینین
اوسنے کہا اسکا شروع والتین کہان گیا جواب دیا کہ وہ آپکی چادر کے نیچے ہے **حکایت** محمد بن یحیی برمکی بخیل و
بدشکل تھا ایک آدمی نے اوسکے ایک رشتہ دار سے جو اوسکا بہت محبوب تھا حال اوسکے دسترخوان کا پوچھا کہا چار انگشت
تکسر ہوگا پیالے ایسے چھوٹے ہین کہ گویا خشخاش کھود کر بنائے ہین کہا دسترخوان پر کون لوگ کھاتے ہین کہا کرام کاتبین

مول لیتا ہے اور آزاد انسان کو اپنے احسان سے بندہ نہین کرتا عذافیہ نے کہا ہے بہت سے آدمی ایسے ہین کہ ظاہر
مین بدکار و معیشت سے تنگ ہین مگر بسبب سخاوت کے جنت مین جاوینگے **حکایت** احنف بن قیس نے ایک
آدمی کے ہاتھہ مین روپیہ دیکھکر پوچھا کہ یہ کسکا ہے اوسنے کہا میرا ہے کہا تیرا تو اوسوقت ہوگا جبکہ تیرے ہاتھہ سے چلا جاویگا
حکایت امام حسن نے امام حسین کو لکھا کہ تم اپنا مال شاعرون کو کیون دیتے ہو کہا بہتر مال وہی ہے جس سے
آدمی اپنی عزت بچائے **حکایت** عائشہ صدیقہ نے ایکدن مین اسی ہزار درہم بانٹ دئے روزہ روٹی و تیل
پر افطار کیا معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسین کو اسی ہزار دینار ادای قرض کے لئے دئے تھے سب امام حسن
کے پاس بھیجدئے امام حسن سے ایک شخص نے سوال کیا اوسکو پچاس ہزار درم اور پانسو دینار دئے اور مزدور بلاکر فرمایا
دیکر اوسکے ہمراہ کردئے ابن عباس نے ایکدختر ہمسایہ کی شادی مین چہہ تھیلیان صندوق سے نکال کر دیدین جبکہ
وہ عامل بصرہ تھے **حکایت** مصر مین خشک سالی ہوئی عبدالحمید بن سعد کا عہد تھا کہا واللہ مین شیطان کو جتا
دونگا کہ مین اوسکا دشمن ہون ارزانی کے وقت تک سب لوگون کے حوائج پورے کئے جب معزول ہوکر گئے تجار کا
قرضہ انکے ذمہ پر دس لاکھہ درہم نکلا اپنی بیبیون کا زیور گرو کردیا جو پچاس کرور درہم کا تھا جب وہ زیور نہ چھوٹ سکا
کہا اسکو بیچکر اپنے دام لے لو اور جو باقی ہے وہ اونکو دیدو جنکو میرے ہاتھہ سے کچھہ نہین پہنچا **حکایت** ابو مرثد
ایک سخی تھا شاعر نے تعریف کی دینے کو کچھہ نہ تھا کہا مجھپر دس ہزار درم کا دعوی کرکے قید کرادے گھر والے ضرور چھوڑا لینگے
چنانچہ ایسا ہی ہوا اوسوقت نالش کے اقبال کرکے قید ہوگئے گھر والون نے چارناچار چھوڑا یا **حکایت** معن بن زائدہ
حاکم عراقین تھے ایک شاعر نے مدح کی اوسکو دس ہزار ایکدن ایک لاکھہ دوسرے دن دئے تیسرے دن اور دینا چاہا
لکن وہ چلدیا تھا **حکایت** عبداللہ بن عامر نے خالد بن عقبہ سے اونکا گھر نوے ہزار درم کو مول لیا جب
رات ہوئی خالد کے گھر والے رونے لگے اونکی آواز انکے کان مین آئی پوچھا تو کہا کہ گھر کے لئے روتے ہین خادم
کو بھیجا کہ جاکر کہدے کہ وہ مال وگھر دونون تمہارے ہین **حکایت** لیث بن سعد کی روزانہ آمدنی ہزار دینار تھی
مگر اونپر زکوۃ واجب نہوئی ایکبار ایک عورت نے ذرا سا شہد مانگا تھا اوسکو ایک مشک شہد کی بھیجدی ہر روز جبتک
تین سو ساٹھہ مسکینون کو کھانا نہ کھلا لیتے تب تک بات نکرتے **حکایت** قیس بن سعد بیمار پڑے اونکے
اقارب عیادت کو نہ آئے پوچھا تو کہا تمہارا قرض اونکے ذمہ ہے آتے ہوئے شرماتے ہین ایک شخص کو کہا باہر
جاکر یون پکاردے کہ جسکے ذمہ پر قیس کا کچھہ آتا ہو وہ معاف ہے اس طرح کی حکایات غزالی نے بہت لکھی ہین
اور امام شافعی و ابو ثور کی سخاوت کا ذکر کیا ہے وللہ الحمد وبیدہ التوفیق **ف** اللہ نے بخل کی مذمت کی
ہے فرمایا ہے ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون **وقال تعالی** ولا یحسبن الذین یبخلون
بما اتاھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ **وقال تعالی**

لقمہ یا اور کوئی چیز زیادہ لے لیں اور اسکو ناگوار گذرے تو یہ بھی اتفاقاً بخل ہے یا کوئی روٹی کھاتا ہو اور دوسرا آجائے
اور اسکو یہ خیال ہو کہ وہ میرے ساتھ بیٹھ جائیگا اور اس نظر سے وہ اوسکو چھپا لے تو یہ بھی بخیل ہے حالانکہ ان تینون
مثالون مین یہ نہین ہے کہ کسی نے حق واجب ندیا ہو اور بعض نے کہا بخیل وہ ہے جو دینے کو سخت جانے یہ تعریف
بھی ناقص ہے کیونکہ تھوڑا سا دینا کبھی بخیل کو بھی گران نہین گذرتا ہے دانے دو دانے دیڈالتا ہے ہان زیادہ
دینا بھاری ہوتا ہے اور بعض دہش تو سخی کو سخت معلوم ہوتی ہے جیسے کسیکو سب مال یا اکثر مال دینا ناگوار گذرتا ہے
اس سے وہ شخص بخیل نہین کہلائیگا اسی طرح سخاوت وجود کی تعریف مین اقوال مختلف ہین کسی نے کہا سخاوت یہ ہے کہ
بے تامل حاجت پوری کردے اور بغیر احسان جتائے نکلے کسیکو کچھ دے کسی نے کہا جوُد یہ ہے کہ بے مانگے کسی کو دے
اور یہ تصور کرے کہ مینے تھوڑا دیا ہے اور بعض نے کہا سائل کو دیکھ خوش ہونا اسکا نام جود ہے جب کبھی میسر ہو بعض
کہتے ہین اس خیال پر دینا کہ یہ مال خدا کا ہے اور یہ بھی اوسی کا بندہ ہے جود کہلاتا ہے کسی نے کہا جسنے کچھ دیا اور کچھ رکھا
وہ سخی ہے اور جسنے بہت دیا تھوڑا رکھا وہ صاحب جود ہے اور جسنے خود تکلیف اوٹھائی اور دوسرے کی تمنا پوری کی
وہ صاحب ایثار ہے اور جو کچھ بھی خرچ نکرے وہ بخیل ہے لکن قول فیصل یہ ہے کہ صرف عدل کے ساتھ ہو جہان
روکنا ضروری ہو وہان روکا جائے جہان خرچ کرنا ضروری ہے وہان خرچ کیا جائے خرچ کی جگہہ روک رکھنا بخل ہے
اور روکنے کی جگہہ خرچ کرنا اسراف ہے اور ان دونون کے درمیان خرچ وامساک کرنا اچھا ہے چاہئے یون کہ سخاوت و
جود اسی درجۂ وسُطی کا نام ہو بدلیل ولا تجعل یدك مغلولة ولا تبسطها كل البسط وقال تعالى
والذين اذا انفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا وكان بين ذلك قواما معلوم ہوا کہ جود درجۂ اوسط کا نام ہے درمیان
اسراف وتقتیر یعنی بیشی وکمی بے حد وقبض وبسط زائد کے لکن اتنی بات ہے کہ یہ فعل فقط اعضا سے کفایت نہین کرتا جبتک
کہ دل بھی اوسپر راضی نہو ورنہ متکلف لسخاوت ہوگا نہ سخی بہر سخی وہ ہوتا ہے جو کہ اپنے مال کو نہ واجبات شرعی سے
روکے اور نہ ضروریات مروت سے اگر ایک کو بھی انمین سے روکے گا تو بخیل ٹھیریگا اور مانع واجبات شرعی زائد تر
بخیل ہوگا اسی طرح جو نفقہ واجب اہل وعیال نہین دیتا ہے یا زکوۃ ونفقہ ندکور دیتا ہے مگر ناگواری طبیعت کے ساتھ ہے
تو وہ طبعاً بخیل ہے یا برا مال دیتا ہے اور اچھا دینے سے اوسکا جی خوش نہین ہوتا نہ اوسط درجہ کا مال دیکر راضی ہوتا
تو وہ بھی بخیل ہے اور جو صرف براہ مروت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ادنی چیزون کی داد وستد مین تنگی نکرے یہ ایک
بڑی بات ہے یہ برائی بلحاظ اختلاف احوال و اشخاص کے مختلف ہوتی ہے غرضکہ بخیل وہ ہے جو مال کو ایسی جگہہ خرچ
کرنے سے روکے جہان بحکم شرع یا مقتضای مروت روکنا نہ چاہئے اسکی مقدار کا تعین نہین ہوسکتا ایک تعریف
بخل کی یہ بھی ممکن ہے کہ جونسا مطلب بہ نسبت حفظ مال کے اہم ہے اوس مطلب سے مال کو روک لینا بخل ہوتا ہے
مثلاً دین کا بچانا بہ نسبت مال کے اہم ہے تو اب اگر کوئی زکوۃ یا نفقۂ واجب مین مال نہ اوٹھائے تو بخیل ہے اسیطرح

کہا آخر کوئی اوسکے ساتھہ کہتا ہوگا کہا ہان البتہ نکمیان کھاتی ہین کہا تم تو اوسکے خاص الخاص ہو تمہارے کپڑے اتنے کیون
پھٹے ہین کہا مجھے سوئی میسر نہین زیادہ کیا کہون اگر فرضاً اوسکے پاس ایک کوٹھہ بغداد سے تا مقام نوبہ سوئیون سے بھرا ہوتا
اور حضرت یعقوب جبرئیل و میکائیل کو ساتھہ لیکر آتے اور اوس کوٹھہ مین سے ایک سوئی حضرت یوسف کے پیراہن ٹانکنے کو
جو پیچھے سے پھٹ گیا تھا مانگتے تو بھی وہ کبھی ندیتا **حکایت** مروان بن ابی حفصہ مارے بخل کے گوشت نہ کھاتا تھا
جب جی چاہتا تو غلام سے کہتا کہ ایک سری لے آ کسینے کہا تم جاڑے گرمی مین سری ہی کھاتے ہو کیا وجہ ہے کہا
اسکا نرخ مجھے معلوم ہے غلام اسمین خیانت نہین کرسکتا ہے اور نہ مجھے خسارہ نہین دلسکتا ہے اور گوشت ہو تو وہ پکانے
کے وقت اوسمین سے نکال کر کھاسکتا ہے یہ بات سری مین نہین ہے اوسمین سے اگر آنکھہ یا کان کو ہاتھہ بھی لگائیگا
تو مجھے معلوم ہوجائیگا با اینہمہ مجھے کئی طرح کا مزہ اوسمین ملتا ہے آنکھہ کا مزہ اور ہے کانون کا مزہ اور زبان کا ذائقہ جدا
ہے گدی و مغز کا جدا **حکایت** ایک شخص نے ایک درم کا گوشت خرید کسینے اوسکی دعوت کی گوشت قصائی کو
پھیر دیا اور چوتھائی درہم مجھ سے دیا اور کہا مجکو اسراف برا معلوم ہوتا ہے **ف** سخاوت و بخل کے بہت سے درجات ہین انواع
سخاوت مین سب سے زیادہ ایثار ہے یعنی اپنی حاجت کے ہوتے ہوئے دوسرے کو دیدینا ادنے سخاوت یہ ہے کہ جس چیز کی
حاجت آپکو نہین ہے وہ کسی محتاج یا غیر محتاج کو دینا سو جسطرح باوجود اپنی احتیاج کے دوسرے کو دینا نہایت مشکل
ہے اسی طرح بخل بھی کبھی اس درجہ کو پہنچ جاتا ہے کہ آدمی اپنا مال اپنی جان پر بھی خرچ نہین کرتا ان دونون حال مین
کتنا فرق ہے **قال تعالی** ویوثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة اس آیت کے سبب نزول مین قصہ ایک
انصاری کا حدیث مین آیا ہے کہ اوسنے ایک مہمان کو چراغ گل کرکے کھانا کھلادیا تھا اور آپ نہ کھایا اوسپر یہ آیت آئی
غرضکہ سخاوت ایک خلق الٰہی ہے اور اعلی درجہ اوسکا ایثار ہے جو کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روزمرہ
تھا **حکایت** عبداللہ بن جعفر نے ایک غلام کو دیکھا کہ جب اوسکا کھانا آیا تو ایک کتا بھی اوس جگہہ گھس آیا اسنے
ایک روٹی اوسکو دی جب کھا چکا تب دوسری پھر تیسری دی سب کھلادی انہون نے کہا تیری غذا ہر روز
کتنی ہے کہا اسی قدر کہا پھر تو نے کیون سب اسکو کھلادی آپ نہ کھائی کہا یہان کوئی کتا نہین رہتا ہے معلوم ہوتا
کہ یہ کتا مسافر ہے دور سے آیا ہے اور بھوکا تھا اسکا بھوکا رہنا اور اپنا پیٹ بھرنا مجھے برا لگا کہا پھر دن بھر تو کیا
کریگا کہا فاقہ کرونگا انہون نے سوچا کہ مین اسکو سخاوت پر ملامت کرتا ہون یہ تو مجھسے بھی زیادہ سخی ہے شب
ہجرت کو علی مرتضی بجای حضرت مصطفی سو رہے یہ ایثار جان کا تھا **کما قال تعالی** ومن الناس من یشری
نفسه ابتغاء مرضات الله **ف** تعریف بخل مین اقوال مختلف ہین کسی نے کہا بخل یہ ہے کہ حق واجب کو نہ دے
لکن یہ تعریف کافی نہین ہے اگر ایک آدمی قصائی سے گوشت یا نان بائی سے روٹی مول لیکر پھر اوسکو کچھہ کم دام پھیر دے یا بس
کردے تو بالاتفاق بخیل ہوگا اسی طرح جو اپنے اہل و عیال کا روزینہ مقرر کردے اور پھر وہ اوس مقدار سے ایک

مین کیسے کیسے رنج اوٹھائے اور مصائب سہے آخر خالی ہاتہہ چلے گئے اور وہ سارا مال تباہ ہوگیا اور اگر دلمین خیال اولاد کا
ہو تو علاج اوسکا یہ ہے کہ یون سوچے کہ جس خالق نے لڑکا دیا ہے اوسنے اسکا رزق بھی اوسکے ساتہہ اوتارا ہے بہت
سے لڑکے ایسے ہوتے ہین کہ اونکے پاس میراث باپ کی نہین ہوتی ہے مگر اونکا حال باپ سے اچھا ہوتا ہے پہر جو باپ واسطے
اولاد کے جمع کیا کرتا ہے اوسکی نیت یہی ہوتی ہے کہ اونکا حال اچھا رہے لکن کبھی برعکس اسکے ظاہر ہوتا ہے لڑکا صالح
ہوا تو اللہ اوسکو کافی ہے وھو یتولی الصالحین اور اگر فاسق نکلا تو مال میراث کا گناہون مین اوڑا دیتا ہے اوسکا
وبال مورث کی گردن پر رہتا ہے ۵

	دل لیسے خون بہم آورد ولی دیدہ بریخت		اللہ اللہ کہ تلف کرد کہ اندوختہ بود	

پہر ایک علاج دل کا یہ بہی ہے کہ احادیث ذم بخل و فضل سخا مین خوب تامل کرے اور اپنے حال کو اونپر منطبق کرے اور جانے
کہ اگر مین بخل کرونگا تو مستحق وعید شدید بخل کا ٹھیرونگا اور سب کی نظر مین حقیر و گران معلوم ہونگا جیسے میرے دل مین
اور بخیل برے معلوم ہوتے ہین دوسری تدبیر یہ ہے کہ مقصود مال مین فکر کرے کہ یہ کیون پیدا ہوا ہے اور جب یہ جانے
کہ ضروری کار برآری و حاجت روائی کے لئے بنا ہے تو بقدر حاجت رکہہ لے باقی کو آخرت کے لئے جمع کرے ایک
لطیف حیلہ دفع بخل کا یہ ہے کہ نفس کو دہوکا دے کہ دینے لینے سے تیری ناموری ہوگی اور تو سخی مشہور ہو جائیگا اس
حالے سے بقصد ریا خرچ کرے یہانتک نفس پر صفت جود کی لالچ سے اور صرف کرنا گران نگزرے اسمین یہ ہوگا کہ
بخل دور ہو کر ریا مین پڑیگا پہر بعد کو ریا کا علاج کرکے اوسکو دفع کرے کیونکہ کبھی صفات خبیثہ مین سے بعض کو بعض
پر مسلط کرکے ایک کی تیزی دوسرے سے کم کیجاتی ہے جیسے کبھی شہوت کو غضب پر مسلط کرے کہ اوسکی تیزی ٹوٹ جائے
اور کبھی غصہ کو شہوت پر مسلط کرے کہ اوسکی حدت جاتی رہے لکن یہ علاج اوس جگہہ فائدہ مند ہے جہان ایک صفت
خبیثہ غالب اور دوسری صفت کمزور ہوتی ہے اور اگر دونون برابر ہین تو پہر کچہہ فائدہ نہین اسلئے کہ ایک بلا سے نکل کر
دوسری بلا مین پہنسیگا اسکی پہچان یہ ہے کہ اگر ریا سے خرچ کرنا اوسپر بھاری نہین ہے تو جان لے کہ صفت ریا کا غلبہ
ہے اور اگر ریا سے بہی گران ہے تو بخل کا غلبہ ہے اب ضرور خرچ کرے **حکایت** ایک بادشاہ کے سامنے
ایک پیالہ فیروزہ کا مرصع بجواہر آیا جسکا نظیر روی زمین پر کسینے نہ دیکہا تہا بادشاہ بہت خوش ہوا ایک حکیم سے جو اوسکے
پاس حاضر تہا پوچہا کہ آپکے نزدیک یہ کیسا ہے کہا میرے نزدیک تو یہ مصیبت ہے یا محتاجی بادشاہ نے کہا کیونکر
کہا اگر یہ ٹوٹ جائے تو ایسی مصیبت ہے جسکا کچہہ تدارک نہین اور اگر چوری جائے اور پہر تمکو اوسکی حاجت ہو تو کبھی
ایسا نہ ملے اور پہلے اس سے کہ یہ تمہارے پاس نہین آیا تہا تمکو نہ کچہہ ڈر مصیبت کا تھا اور نہ کچہہ خوف احتیاج کا اتفاقا
بعد چندے وہ پیالہ ٹوٹ گیا یا چوری گیا بادشاہ کو نہایت رنج ہوا کہا حکیم صاحب نے سچ کہا تہا اچہا ہوتا کہ وہ میرے پاس
نہی آتا ناحق ناروا رنج و مصیبت اوٹھانی پڑی یہی حال سارے اسباب دنیا کا ہے کہ وہ اللہ کے دشمنونکی بہی دشمن

حفظ مروت کا بہ نسبت حفظ مال کے اہم ہے تو جو کوئی تہوڑی سی چیزون مین تنگی کرے خصوصاً جس جگہہ کہ تنگی نامناسب ہے تو
وہ بخیل ہوگا پہر جو شخص کہ واجب شرعی و واجب مروت کو ادا کرے وہ بخل سے تو بری ہے لکن موصوف بہ صفت سخا وجود جبہی
ہوگا کہ اوس مقدار سے زیادہ اوٹہا لے کہ فضیلت و درجت اسی سے ملتی ہے مگر اسمین یہ ضرور ہے کہ وہ سلوک دل کی
خوشی سے ہو کسی طمع یا توقع خدمت یا تمنا و مکافات یا شکر و ثنا کے لئے نہو کیونکہ طامع شکر و ثنا سخی نہین ہوتا ہے بلکہ
ثنا کو اپنے مال سے مول لیتا ہے وہ تو سوداگر ہوا جود اوس صرف کو کہتے ہین جو بدون کسی غرض کے ہو اور اگر خرچ کا
سبب ہجو کا ڈر یا لوگونکی ملامت کا اندیشہ ہے یا جسکو دیتا ہے اوس سے متوقع نفع ہے تو یہ جود نہوا کیونکہ یہ چیزین
سر دست اوسکو بطور عوض ہو جاتی ہین محاسبی نے کہا سخاوت دین مین یہ ہے کہ محض اللہ کے لئے اپنی جان پر
کہیل جائے جان کا دیدینا اپنے خون کا بہا دینا راہ خدا مین برا نہ لگے دل کی سخاوت سے یہ کام کرے ثواب کی نیت نہ
حال مین ہو نہ مآل مین اور گو ثواب کی حاجت بہی ہو لکن کمال سخاوت کی خوبی دل پر ایسی جم جائے کہ ثواب کو اللہ کے
ارادے پر چہوڑ دے تا کہ اللہ اوس سے وہ معاملہ کرے کہ اوسکے وہم و خیال مین بہی نہو ٥

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن | که خواجه خود روش بنده پروری داند

ف سبب بخل کا محبت ہے مال کی اور یہ محبت دو طرح سے ہوتی ہے ایک تو بسبب شہوات کے کہ بے مال کے ہاتہ
نہین آتی اور اسی مین طول امل بہی داخل ہے کیونکہ آدمی اگر یہ جان لے کہ مین کل مرجاؤنگا تو غالب ہے کہ بخل
نکرے کیونکہ جتنا ایک دن یا ایک ماہ یا ایک سال کے لئے اوسکو کافی ہے وہ قدر قلیل ہے اوس سے زیادہ رکہنا فضول
ہے اور کبہی طول امل یون ہوتا ہے کہ خود تو اپنی زندگی کی زیادہ توقع نہین ہوتی ہے لکن فکر اولاد قائم مقام طول امل
کی ہو جاتی ہے اونکا جینا بہی اپنی ہی زندگی سمجہتا ہے اونکے لئے مال روکتا ہے اسی جگہہ سے حضرت نے حدیث ابو سعید
مین فرمایا ہے الولد مبخلة مجبنة محزنة رواہ ابو یعلی والبزار و رواہ الحاکم عن اسود بن خلف دوسرے
یہ کہ خود مال ہی اچہا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ پاس بعض اشخاص کے اتنا مال ہوتا ہے کہ اگر دستور سے چلین تو زندگی بہر کو
کافی ہے اور ہزارون روپئے بچ رہین اور خود پیر لاولد بہی ہین معہذا اون زکوۃ نکالنے کو نہین چاہتا بلکہ علاج مین
سعی یہ کا اوٹہانا برا لگتا ہے حالانکہ جانتے ہین کہ ہمارے مرنے پر یہ مال برباد ہوگا دشمنون کے ہاتہ پڑیگا مگر ایک دانہ
خیرات نہین کرتے مال کے عاشق صادق ہین یہ مرض قلبی ایسا ہے جسکی علاج بہت دشوار ہے جو آدمی زر و پتہر مین
فرق سمجہے وہ جاہل ہے اور ہر بیماری کی علاج اوسکی ضد سے ہوتی ہے سو محبت شہوات کی علاج یہ ہے کہ قدر قلیل پر
قناعت و صبر کرے ٥

کار دنیا کسے تمام نکرد | هر چه گیرید مختصر گیرید

طول امل کا علاج یہ ہے کہ ہر دم موت کو یاد کرے اپنے ہمسرون کے مرنے کو خیال مین لائے کہ اونہون نے جمع مال

تھی ویسے ہی مین بھی مال جمع کرتا ہون تو اس شخص کا حال ویسا ہے جیسے کوئی لڑکا کسی بڑے افسون گر اپنے فن کے کامل کو دیکھے کہ اوسنے سانپ کو پکڑکر اوسکا جوہر نکالا اور دل مین جانے کہ اسکو اسی سبب سے پکڑا ہے کہ شکل اچھی تھی اور کھال نرم مین بھی ایسا ہی کرون جب اسنے پکڑا تو اوسی دم سانپ نے کاٹ کھایا اور یہ مر گیا ان دونون مین اتنا ہی فرق ہے کہ سانپ کا کاٹا مر گیا مگر مال کا کاٹا معلوم نہین ہوتا ہے دنیا کی تشبیہ سانپ سے دیجاتی ہے ہان صحبت مار اوسکو زیان نہین کرتی ہے جسکو سانپ کا منتر یاد ہوتا ہے اور جس طرح اندھا آدمی دیکھنے والونکی برابری پہاڑون پر پھرنے اور دریاؤن کے کنارے پر چلنے اور رخاردار راہون مین گذر کرنے مین نہین کر سکتا ہے اسی طرح اضلال مین عامی و عالم برابر نہین ہو سکتا **ف** علما کا اختلاف ہے کہ غنی شاکر افضل ہے یا فقیر صابر اس بحث کو جیسا ابن القیم نے **عدۃ الصابرین وذخیرۃ الشاکرین** مین بسط تمام سے لکھا ہے ویسا کسی نے نہین لکھا یہ بحث رسالہ **ادامۃ السکر باقامۃ الصبر والشکر** مین تفصیل سے آچکی ہے اسلئے اس جگہہ تطویل و اعادہ اوسکا ضرور نہین ہے اور غزالی نے بھی **کتاب الزھد والفقر احیاء العلوم** مین اسکو لکھا ہے اور اس جگہہ یہ کہا ہے کہ فی الجملہ بہ نسبت غنا کے فقر افضل ہے صحابہ و اہلبیت مین اکثر لوگ صاحب فقر تھے اور توانگر بہت کم تھے یہی حال سلف امت کا تھا کیا اولیا اور کیا علما اونمین غزالی رح نے بہت بسط کیا ہے لائق مراجعت ہے *

باب آٹھوان بیان مین ذم جاہ و ریا کے

جاہ کہتے ہین آوازہ منتشر ہونے کو اس طرح کہ شہرت و ناموری اچھی نہین ہوتی ہے بلکہ اس سے بہتر گمنامی ہے ہان اگر اللہ پاک اپنے دین پھیلانے کو شہرت عنایت فرمائے اور اسمین اوس شخص کی کچھہ تکلیف و تدبیر نہو تو ایسی بے تکلف شہرت کا کچھہ مضائقہ نہین ہے حضرت نے فرمایا ہے کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ اشارہ کرین لوگ طرف اوسکے انگلیون سے دین یا دنیا مین **رواہ البیھقی والطبرانی عن ابی ھریرۃ** ابراہیم بن ادہم نے کہا ہے جس شخص نے شہرت کو اچھا جانا اوسنے صدق کو نہ مانا خالد بن معدان کے حلقے مین جب لوگ بہت ہوتے تو خوف شہرت سے اوٹھہ جاتے ابو العالیہ کے پاس جب تین آدمیون سے زیادہ بیٹھتے تو اوٹھہ کھڑے ہوتے طلحہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اونکے ہمراہ دس آدمیون سے زیادہ ہین کہا طمع کی مکھیان دوزخ کے پروانے ہین عمر نے کچھہ لوگ ہمراہ ابی بن کعب کے دیکھے کہا تابعین کے حق مین لغزش ہے اور تمہارے حق مین آزمایش ابن مسعود ایکدن گھر سے نکلے اونکے پیچھے بہت سے لوگ ہولئے کہا تم میرے پیچھے کیون آتے ہو واللہ جس سبب سے مین اپنے گھر کا دروازہ بند کرتا ہون اگر تم جانو تو پھر دو شخص بھی میرے ساتھہ نہون حسن نے کہا مردون کے پیچھے جوتونکی آواز ہوتی ہے اسپر احمقون کے دل کم ٹھیرتے ہین یعنی بیوقوف لوگ جلد شیخی مین آجاتے ہین ایکدن حسن باہر نکلے کچھہ لوگ ہمراہ ہو گئے کہا کچھہ کام ہے تو خیر ورنہ یہ ساتھہ چلنا ایمان داروں کے دل مین کچھہ باقی نہین چھوڑتا یعنے

ہے کہ اون کو طرف آگ کے لیجاتی ہے اور اللہ کے دوستون کی بہی دشمن ہے کہ اونکو اوسپر صبر کرنیکا غم رہتا ہے اور خدا کی بہی دشمن ہے کہ اوسکے بندون کو اوسکا رستہ نہین چلنے دیتی رہزنی کرتی ہے بلکہ اپنے آپ کی بہی دشمن ہے کہ اپنی جان کو آپ کہاتی ہے مثلاً مال کی حفاظت خزانہ اور پاسبانون سے ہوتی ہے خزانہ و پاسبان مال خرچ کرنیسے ہوتے ہین تو گویا دنیا کی حفظ مین خود دنیا ہی جاتی ہے یہانتک کہ فنا ہوجائے اور کچہہ باقی نرہے **ف** پہلے معلوم ہوچکا ہے کہ مال ایک طرحسے خیر ہے اور دوسری طرحسے شر سو کوئی شخص اوسکے شر و زہر سے بچ نہین سکتا مگر جبکہ پانچ امر کا خیال رکہے ایک یہ کہ مقصود مال کو پہچانے کہ وہ کس لئے بنا ہے اور اوسکی حاجت کیون ہوتی ہے دوسرے یہ کہ وجہ آمدنی کو سوچے کہ کہان سے آتا ہے اگر وجہ اوسکی حرام محض ہو تو اوس سے پرہیز کرے اور اگر غلبہ حرام ہے اور کوئی وجہ مکروہ بہی ہے تو بہی اوس سے بچے مثلاً مرتشی کا ہدیہ نہ لے اور سائل ہوکر حاصل نکرے تیسرے مقدار معیشت پر لحاظ رہے کہ قدر واجب سے کمی و بیشی نہو قدر واجب نام ہے حاجت کا حاجت تین چیزین ہین خوراک پوشاک گہر انمین ہر ایک کے تین درجے ہین ادنیٰ اعلیٰ اوسط سو جبتک طرف کمی کے مائل رہیگا اور حد ضرورت کے قریب ہوگا ہلکا پہلکا رہکر نجات پائیگا اور اگر مقدار مذکور سے بڑہ جائیگا تو ایک ایسے گڑہے مین جا گریگا جسکی تہاہ نہین هلك المثقلون ونجا المخففون

ع سبکباران مردم سبکتر روند ‬چوتہے مقامات خرچ کو پرکہے اور خرچ مین میانہ روی کرے بلکہ حلال کمائی کو موقع ہی پر اوٹہائے بے موقع خرچ نکرے اسلئے کہ جیسا گناہ ناحق لینے مین ہے ایسا ہی گناہ ناحق صرف کرنے مین بہی ہوتا ہے پانچوین یہ کہ اخذ و ترک و نفقہ و امساک مال مین نیت درست رکہے یعنے جو مال حاصل کرے اوسمین یہ نیت ہو کہ مین اس مال سے عبادت پر مدد لونگا اور جو مال نہ لے اوسمین نیت زہد کی ہو اور مال کو حقیر جانے اگر ایسا کریگا تو وجود مال اوسکو مضر نہوگا اسی لئے علی مرتضیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر آدمی ساری روی زمین کی چیزون کو لے لے اور نیت اللہ ہی کے لئے ہے تو وہ زاہد ہے ٥

	نے قماش و نقرہ و فرزند و زن		چیست دنیا از خدا غافل شدن	

اور اگر تمام چیزین دنیا بہر کی چہوڑ دے مگر نیت واسطے اللہ کے نہین ہے تو وہ زاہد نہوگا حاصل یہ ٹہیرا کہ اپنی تمام حرکات و سکنات کو اللہ کے لئے منحصر کردے جو کہ عبادت ہون یا معین ہون عبادت پر سب مین زیادہ منافی عبادت سے کہانا اور پاخانہ ہے مگر اونسے بہی عبادت پر اعانت ہوتی ہے اگر یہ کام بہ نیت عبادت کریگا تو اوسکے حق مین عبادت لکہی جائیگی اسی طرح جس چیز کی حفاظت کرنی پڑتی ہے جیسے کرتہ پاجامہ بچہونا برتن لوٹا چارپائی تخت مشک آب سب مین نیت رکہنا چاہئے کیونکہ دین مین کبہی ان اشیاء کی حاجت پڑتی ہے اور جو چیز حاجت سے زیادہ ہے اوسمین یون نیت ہو کہ اوس سے کسی اللہ کے بندے کا کام چلے لکن یہ بات اوسی شخص کو حاصل ہو سکتی ہے جو دین مین پکا ہو اور علم دین سے بخوبی آگاہ ہو اور جو جاہل آدمی یہ خیال کرے کہ جیسے بعض صحابہ غنی تہے اونکے پاس بہی بہت دو

علمیہ ہون یا عبادت یا حسن عادت یا النسب یا حسن صورت یا حکومت یا زور بدن خواہ اور کوئی چیز جسکو لوگ اچھا جانتے ہین تو دلون
مین اوس شخص کے جاہ قائم ہونیکا سبب یہی اوصاف ہوتے ہین سو جسقدر اوسکے کمال کا لوگون کو اعتقاد ہوگا اوسی قدر
دل بہی منقاد ہونگے اور جسقدر دل منقاد ہونگے اوتنی ہی فرحت ومحبت جاہ سے ہوگی یہ محبت وفرحت اوسکے حق مین زہر
قاتل ہے **ف** جاہ اسلیئے محبوب ہوتی ہے کہ اول اوس سے مال کا ملنا بہت سہل ہوجاتا ہے اور مال سے جاہ کا حاصل
ہونا مشکل ہے دوسرے یہ کہ مال تلف بہی ہوسکتا ہے کہ چوری جائے یا چہن جائے یا حاکم لیلیے اور جاہ مین یہ کوئی آفت
نہین ہوتی تیسرے یہ کہ دلون کی ملکیت بے رنج ومشقت بڑہتی جاتی ہے ایک کی ثنا کرنیسے دوسرا بہی معتقد ہوجاتا ہے
کیونکہ آدمی کے دل کو چار طرحکی صفات کی رغبت ہوتی ہے ایک صفات بہیمیہ جیسے کہانا پینا جماع کرنا دوسری صفات
سبعیہ جیسے مارنا پیٹنا ایذا دینا تیسری صفات شیطانیہ جیسے مکروفریب وبہکانا چوتہی صفات ربانیہ جیسے کبر وعزت و
شیخی وطلب علو وجاہ وغیرہ بہرحال انسان اس جہت سے کہ اوسمین امر ربانی بہی ہے ربوبیت ووجاہت پسند ہوتا ہے
اور چاہتا ہے کہ کمال کے ساتہہ یگانہ ہوجاؤن اسی جگہہ سے بعض صوفیہ نے کہا ہے کہ باطن مین ہر ایک انسان کی
وہ بات ہے جسکو فرعون نے کہل کر کہا تہا انا ربکم الاعلی لکن اس امر کا مجال نہین پاتا بالجملہ جاہ کے معنی یہ ٹہیرے
کہ دل لوگون کے مسخر ہون اور جب کسی کی تسخیر مین دل آجاتے ہین اونکو اوسپر غلبہ وقدرت ہوجاتا ہے اور یہ غلبہ وقدرت
داخل کمال ہے کیونکہ منجملہ صفات ربوبیت کے ہے اسی وجہ سے دل کو کمال علم وقدرت طبعاً محبوب ہے **ف**
کمال دو قسم پر ہے ایک حقیقی دوسرا وہمی یہ دونون کمال بابت علم وقدرت کے باہم ملے جلے ہوتے ہین سو کمال حقیقی
علم کا سوا اللہ پاک کے اور کسیکو نہین ہے تین وجہ سے ایک کثرت معلومات کہ کوئی شئے اوسکے احاطہ علم سے باہر نہین ہے
اس بناپر جتنے معلومات کسی بندہ کے زیادہ ہونگے اوتنا ہی قرب اوسکو اللہ سے ہوگا دوسرے معرفت حقایق اشیا
معلومہ سے سو جس بندہ کو جس چیز کی حقیقت جسطرح پر وہ چیز ہے صدق ویقین ووضوح کے ساتہہ معلوم ہوگی اوتنا ہی وہ خدا
سے قریب ہوگا تیسرے بقاء وقیام علم کیونکہ اللہ کے علم مین تغیر وتبدل کو راہ نہین ہے پہر اگر بندہ کے علم مین بہی یہ وصف ہو
تو وہ خدا سے نزدیک ہوگا پہر معلومات دو طرح پر ہین ایک متغیر ہونے والی دوسرے ازلی متغیرات کی مثال یہ ہے
جیسے یہ جاننا کہ زید گہر مین ہے اور ہوسکتا ہے کہ زید گہر مین سے چلا جائے اور علم اوسکے گہر مین ہونیکا موجود ہے اس
صورت مین یہ علم جہل ہوجائیگا اور موجب نقصان ہے نہ باعث کمال اسمین داخل ہین تمام جہان کی متغیرات ازلی
کی مثال یہ ہے جیسے جواز امکان ممکن ووجوب واجب یا استحالہ محال کا کہ یہ معلومات کبہی نہین بدلتے یہ امور
داخل ہین خدا کی معرفت مین انکی متعلقات کا علم کمال حقیقی ہے جو کوئی ساتہہ اسکے متصف ہوگا وہ خدا سے قریب
ہوگا اور یہ کمال واسطے نفس کے بعد موت کے بہی رہیگا اور یہ معرفت واسطے عرفاء کے بعد مرنیکے نور ہوجائیگی نورہم
یسعی بین ایدیہم اور جسکو اصل معرفت حاصل نہین ہے اوسکو اس نور کی بہی طمع نہین ہوسکتی ہے وہ ایسا

مشایعت سے خوف سلب معرفت کا ہے ایوب رح سفر کو نکلے اونکے ساتھہ بہت سے لوگ ہو لئے کہا اگر مین یہ نجانتا کہ مین دل سے اس مشایعت کو برا جانتا ہون تو مجکو خوف غضب خدا کا تھا **حکایت** ایک شخص نے کہا مین ہمراہ ابو قلابہ کے تھا اتنے مین ایک آدمی آیا بہت سے کپڑے پہنے تھا کہا اس بولنے گدہے سے بچتے رہو یعنی طالب شہرت ہونا سفیان ثوری نے کہا اگلے لوگ دو شہرتون کو برا جانتے تہے ایک عمدہ لباس کی شہرت دوسرے پہٹے پرانے کپڑون کی شہرت بشر نے کہا مین ایسا کوئی نہین جانتا جسنے اپنا مشہور ہونا پسند کیا ہوا اور اوسکا دین تباہ و خوار نہوا ہو جو شخص اپنی شہرت چاہتا ہے وہ آخرت کا مزہ نہین پاتا **ف** حضرت صلعم نے فرمایا رب اشعث اغبر ذی طمرین لا یوبہ لہ لو اقسم علی اللہ لابرہ منہم البراء بن عازب اسمین فضیلت ہے عدم شہرت و خاکساری کی اور فرمایا جنت والے ہر ضعیف مستضعف ہین اور دوزخ والے ہر متکبر و جواظ یعنی سنڈے اور فرمایا میری امت مین بعض لوگ ایسے ہین کہ اگر کسی سے ایک اشرفی یا روپیہ یا ایک پیسہ مانگین تو کوئی نہ دے اور اگر اللہ سے جنت مانگین تو اونکو عطا کر دے حدیث قدسی مین فرمایا ہے ان اغبط اولیائی عبد مومن خفیف الحاذ ذو حظ من صلوۃ احسن عبادۃ ربہ واطاعہ فی السر وکان غامضا فی الناس لا یشار الیہ بالاصابع ثم صبر علی ذلک عجلت منیتہ وقل تراثہ وقلت بواکیہ **حکایت** ابراہیم بن ادہم کہتے ہین کہ دنیا مین ٹہنڈک آنکہہ کی مجکو صرف ایکبار حاصل ہوئی ایک رات شام کے ایک گاؤنکی مسجد مین لیٹ رہا تہا مجکو دست آتے تہے موذن نے میری ٹانگ پکڑ کر اتنا گھسیٹا کہ مسجد سے باہر نکال دیا فضیل رح نے کہا اگر تجہسے یہ ہو سکے کہ کوئی تجکو نجانے تو تو ایسا ہی کر اور اسمین کچہہ ہرج نہین کہ کوئی تجکو نہ پہچانے اور نہ اسمین کچہہ مضائقہ ہے کہ کوئی تیری تعریف نکرے اور نہ اسمین کچہہ برائی ہے کہ تو لوگون کے نزدیک برا ہو اور اللہ کے نزدیک اچہا ہو

نیک باشی و بدت گوید خلق — بہ کہ بد باشی و نیکت خوانند

شہرت و انتشار آوازہ سے غرض جاہ ہوتی ہے یعنی لوگون کے دلمین جگہہ کرنا اونکی نظر و نمین معزز ہونا سو جاہ کی محبت ہر فساد کی جڑ ہے **ف** جاہ کی محبت بری چیز ہے اللہ نے فرمایا تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین اس آیت مین دو ارادون کو جمع کیا ہے ارادہ رفعت و ارادہ فساد کو پہر فرمایا کہ آخرت اوسکے لئے ہے جو ان دونون ارادون سے خالی ہو **قال تعالی** من کان یرید الحیاۃ الدنیا وزینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا وہم فیہا لا یبخسون اولئک الذین لیس لہم فی الاخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیہا وباطل ما کانوا یعملون یہ آیت بہی بعموم خود شامل جاہ ہے کیونکہ یہ لذت ساری لذات حیات دنیا سے بڑہ کر ہے اور سب زینتون سے یہ زینت زیادہ ہے **ف** مال و جاہ دنیا کے دو رکن ہین مال کے معنی یہ ہین کہ جن چیزون سے نفع ہو اونکا مالک ہونا اور جاہ کے معنی یہ ہین کہ جن دلون سے اپنی تعظیم و طاعت مطلوب ہے اونکا مالک ہونا جب دلونمین کسی شخص کی صفات کمالیہ کا اعتقاد آجاتا ہے خواہ وہ صفات

اور اسی کو مقصود اصلی جانتے وہ جاہل ہے **ف** محبت مال وجاہ کی اگر اس وجہ سے ہے کہ انسے اغراض بدن حاصل
ہوتے ہین تو کچھہ برائی نہین اور اگر خود انہین سے محبت ہے اس سے کچھہ غرض نہین کہ یہ ذریعہ اغراض کے ہین یا نہین
یا مقدار ضرورت سے زائد کو محبوب رکھے تو مذموم ہے محبت رکھنے والا مال وجاہ سے فاسق وعاصی نہین ہوتا ہے
جب تک کہ بوجہ اس محبت کے کسی گناہ کا مرتکب نہو یا انکے حصول کے لئے مکر وفریب جھوٹ وغیرہ کو ذریعہ نہ بناوے یا
کسی عبادت کو وسیلہ انکے حصول کا نہ ٹھیراوے کیونکہ عبادت سے پیدا کرنا مال وجاہ کا گناہ وحرام ہے اور یہی انجام ریا کا
بھی ہے پھر دوسرے شخص کو اپنا معتقد کرنا تین طرح پر ہوتا ہے جو صورت کہ ممنوع ہے وہ یہ ہے کہ اونکو ایسی صفت کا
معتقد کرے جو اپنے آپ مین نہو جیسے علم یا تقوی یا سیادت یہ حرام ہے کیونکہ دروغ ودہوکا دینا ہے خواہ قول مین ہو
یا معاملہ مین المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور اور مباح صورت یہ ہے کہ جس صفت کے ساتھہ متصف ہے
اوسی رتبہ کا طالب ہو جس طرح یوسف صدیق علیہ السلام نے حاکم مصر سے کہا تھا اجعلنی علی خزائن الارض
انی حفیظ علیم دوسری صورت مباح کی یہ ہے کہ اپنے کسی عیب یا گناہ کو مخفی رکھے جس سے دوسرے کی نظرون سے
نگر جائے کیونکہ گناہ کا مخفی رکھنا جائز ہے اسمین کچھہ دہوکا دینا نہین ہے مثلاً ایک شخص شراب خوار ہے مگر حاکم
سے نہین کہتا کہ مین شراب پیتا ہون اور نہ یہ اظہار کرتا ہے کہ مین پرہیزگار ہون اگر اظہار تقوی کریگا تو صریح
دروغگوئی وفریب دہی ہوگی اور یہ بات بھی ممنوع ہے کہ دوسرے کے سامنے نماز بہت اچھی طرح پڑہے تاکہ وہ خوب معتقد
ہوجائے اسلئے کہ یہ بالکل ریا وفریب دہی ہے سوا سطور سے جاہ حاصل کرنا حرام ہے اور اس طرح سے مال کمانا
ناجائز ان دونون مین کچھہ فرق نہین کیونکہ جسطرح غیر کا مال مکر وفریب سے مفت یا عوض مین کسی شئے کے لینا درست
نہین ہے اسیطرح دوسرے کے دل کا مکر وفریب سے مالک ہونا درست نہین ہے بلکہ ملکیت دلون کی بہ نسبت ملکیت
مال کے بڑہکر ہے **ف** دل کو جو مدح وثنا سے خوشی ولذت ہوتی ہے اوسکے چار سبب ہین ایک سبب جو
سب مین زیادہ قوی ہے یہ ہے کہ نفس بسبب اس مدح کے یہ جانتا ہے کہ مین صاحب کمال ہون اور ممدوح کو اپنے کمال
کا شعور ہوجاتا ہے اور جس وصف کے ساتھہ تعریف کیجاتی ہے یا تو ظاہر ہوتا ہے جیسے کہین کہ قد کا اونچا اور رنگ کا
سفید ہے اسمین چندان لذت نہین مگر دوسرے کے جتانے سے کچھہ نہ کچھہ مزہ ملتا ہے یا وہ وصف ایسا ہے جسمین شک کو
مجال ہے تو اوس سے بہت لذت ملتی ہے جیسی تعریف ساتھہ کمال علم یا کمال ورع یا حسن مطلق کے اور ہجو ومذمت کے
برا لگنے کا بھی یہی سبب ہے کہ نفس کو اپنے نقصان کا شعور ہوتا ہے دوسرا سبب یہ ہے کہ مدح سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ
مداح کا دل معتقد ومسخر ومملوک ممدوح ہے اور دل کی ملکیت بہرحال آدمی کو پسند ہوتی ہے خصوصاً جبکہ ایسا شخص
مداح ہو جسکو قدرت زیادہ اور اوسکے دل کے مسخر ہونیسے کام زیادہ نکلے تو اور بھی زیادہ فرحت ولذت ملتی ہے
تیسرا سبب یہ ہے کہ ایک شخص کا تعریف کرنا اس بات کا موجب ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کا دل بھی اپنا معتقد ہوجائے

ہوگا کمن مثلہ فی الظلمات لیس بخارج منہا بلکہ اوسکی ظلمت کی یہ مثال ہوگی کظلمات فی بحر لجی یغشاہ
موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضہا فوق بعض اس سے ثابت ہوا کہ سعادت فقط معرفت
خدا مین ہے اور دوسری چیزون کی معرفت کا حال یہ ہے کہ بعض مین تو کچھ فائدہ ہی نہین ہے جیسے معرفت شعر و انساب
عرب اور بعض ایسی چیزین ہین کہ وہ معین ہین معرفت پر جیسے لغت عرب و تفسیر و فقہ و حدیث و کیفیت عبادات و اعمال
جنسے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور معلوم کرنیسے طریقہ تزکیہ نفس کی لیاقت حصول معرفت کی حاصل ہوتی ہے کما قال
تعالی قد افلح من زکاھا و قال تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یہ حکم کمال
علم کا اگرچہ مناسب احکام جاہ و ریا نہ تھا لکن اتماماً للکلام اس جگہہ ذکر کیا گیا رہا کمال قدرت سو بندہ کو اوسمین کمال حقیقی نہین
ہوتا ہے گو علم حقیقی ہے قدرت حقیقی فقط اللہ کو ہے اور اشیا مین جو اثر بندہ کی قدرت و ارادہ کا ظاہر ہوتا ہے یہ بھی اللہ ہی کے
پیدا کرنیسے ہے حاصل یہ کہ کمال علم کا ہمراہ آدمی کے بعد الموت بھی باقی رہتا ہے اور اوسکو خدا تک پہنچاتا ہے مگر قدرت مین کوئی
کمال واسطے اوسکے ہم نہین جانتے ہین ہان قدرت قوی وسیلہ ہے کمال علم کا کمالات تین طرحکے ہوتے ہین ایک کمال علم
دوسرے کمال حریت یعنی شہوات کا غلام ہونا اور اسباب دنیا کا نہ چاہنا سوم کمال قدرت بندہ کو کمال علم و کمال حریت حاصل
کرنیکا رستہ ملسکتا ہے لکن کمال قدرت حاصل کرنیکا رستہ نہین ملسکتا ہی یہ کمال ہی بعد موت کے باقی رہتے ہے اسلئے یہ قدرت جو اموال و جسام
و قلوب و ابدان کی تسخیر سے تھی موت سے جاتی رہتی ہے اور معرفت و حریت موت سے فنا نہین ہوتی بلکہ باقی رہکر وسیلہ
قرب خدا ہوتی ہے جاہل لوگ اندھے ہین معاملہ بالعکس کرتے ہین کہ مال و جاہ سے کمال قدرت کے طالب ہین جو فانی شئے
ہے اور کمال علم و حریت سے روگردان ہین یہی لوگ مصداق اس آیت کے ہین اولئک الذین اشتروا الحیاۃ الدنیا
بالاخرۃ فلا یخفف عنہم العذاب ولا ھم ینصرون ان جہلا نے یہ ارشاد الہی نہ سمجھا المال والبنون زینۃ
الحیاۃ الدنیا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا و خیر املا باقیات صالحات یہی علم و حریت
ہے جو ہمیشہ نفس مین باقی رہیگی اور مال و جاہ چند روز کے بعد فنا ہو جائینگے انکی مثال اس آیت مین مذکور ہے انما مثل
الحیاۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یاکل الناس والانعام حتی
اذا اخذت الارض زخرفہا وازینت وظن اھلہا انہم قادرون علیہا اتاھا امرنا لیلا او
نہارا فجعلناھا حصیدا کان لم تغن بالامس کذلک نفصل الآیات لقوم یتفکرون و قال
تعالی واضرب لھم مثل الحیاۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض
فاصبح ھشیما تذروہ الریاح وکان اللہ علی کل شئ مقتدرا غرضکہ جو اشیا موت کے چھونیکے سے فنا
ہو جاتی ہین وہ زندگی کے مزے ہین اور جنپر موت کا صدمہ نہین ہوتا اور نہ موت سے فنا ہوتی ہین وہ باقیات صالحات
ہین اس سے ثابت ہوا کہ مال و جاہ کی قدرت کو کمال سمجھنا امر ظنی و بے اصل ہے جو کوئی اوسکی طلب مین اپنی عمر صائع کرے

باتون کا یہانتک کرتے ہین کہ لوگونکی نظرون سے گرجائین اور آفت جاہ سے نجات پائین ۵

بیا ای عشق رسوائے جہانم کن کہ یکچندے	نصیحت ہا بپیران شنیدن آرزو دارم

مگر یہ صورت شخص مقتدا کو جائز نہین ہے کیونکہ لوگ اوسکی حرکات سے دین مین سستی کرینگے اور نہ غیر مقتدا کو فعل حرام کرنا جائز ہے بلکہ مباحات مین ایسے افعال کرے جس سے قدر اوسکی لوگونمین گھٹ جائے **حکایت** ایک بادشاہ نے ایک زاہد کے پاس جانا چاہا جب زاہد نے سُنا کہ بادشاہ قریب پہنچا اپنا کھانا اور ساگ منگا کر بڑے بڑے لقمے کھانے شروع کئے بادشاہ کے دل سے اوتر گیا لوٹ آیا زاہد نے کہا اللہ کا شکر ہے جسنے تجھکو مجھسے ہٹا دیا اسی طرح بعض لوگ رنگین پیالون مین شربت پیتے تھے تاکہ دیکھنے والے کو گمان ہو کہ یہ شخص شراب خوار ہے اور اوس سے کنارہ کش رہین **حکایت** ایک بزرگ زہد مین مشہور ہو گئے تھے لوگون نے اونکے پاس ہجوم کرنا شروع کیا ناچار وہ ایکدن حمام مین گئے اور دوسرے شخص کے کپڑے پہنکر باہر نکلے عین راہ مین کھڑے ہو گئے لوگون نے کپڑے پہچان کر زدوکوب کی اور وہ کپڑے چھین لئے اور کہا کہ یہ شخص چور ہے اور پھر اونکے پاس نگئے سب سے بہتر طریق قطع جاہ کا یہ ہے کہ لوگون سے کنارہ کش ہو یا ایسی جگہہ چلا جائے جہان کوئی اوسکو نہ جانتا ہو کیونکہ اگر اسی شہر اور اپنے گھر مین گوشہ گزین خلوت نشین ہوگا تو لوگون کو اور زیادہ اعتقاد پیدا ہوگا ترک جاہ بغیر قناعت و قطع طمع کے ممکن نہین ہے جتنے اخبار آثار ذم جاہ و شرف و مدح خمول و ذلت مین آئے ہین اونسے اس امر مین مدد لے یہ قول مشہور ہے المؤمن لا یخلو من ذلة او قلة او علة سلف نے ذلت کو عزت پر اور ثواب آخرت کو جاہ دنیا پر اختیار کیا تھا **ف** محبت مدح کی اور خوف ذم کا مہلکات مین سے ہے سو طریقہ اوسکے دور کرنیکا یہ ہے کہ جن امور سے محبت مدح و کراہت ذم اوٹھتی ہے اونکو دیکھے مثلاً ایک سبب یہ ہے کہ مدح مادح سے اپنے کمال پر مطلع ہوتا ہے اب سوچے کہ مجھہ مین وہ کمال ہے یا نہین اگر ہے تو وہ وصف لائق مسرت ہے جیسے علم و زہد وغیرہ یا نہین ہے جیسے ثروت و جاہ وغیرہ اسباب دنیا سو متاع دنیا لائق مسرت کے نہین یہ کچھہ مدح کے سبب نہین آئے کہ مدح پر فرحناک ہو اور اگر لائق فرحت ہے مثل علم و زہد کے تو بھی خوش نہو کیونکہ خاتمہ کا حال معلوم نہین علم و زہد خدا سے قریب کر دیتے ہین مگر خطرہ خاتمہ کا لگا ہوا ہے سو جس کسی کو یہ ڈر خاتمہ کا ہوگا اوسکو کسی شئے دنیا کی خوشی اس پاس بھی نہ پہٹکے گی بلکہ وہ دنیا کو مقام رنج و اندوہ جانیگا نہ خوشی کی جگہہ پھر اگر علم و زہد سے اسلئے خوش ہوتا ہے کہ توقع حسن خاتمہ کی ہو گئی تو چاہئے کہ اس طرح خوش ہو کہ اللہ نے اپنا بڑا فضل و انعام کیا کہ مجکو علم و زہد و تقوی عنایت فرمایا قل بفضل اللہ وبرحمته فبذلك فليفرحوا مادح کی مدح پر کوئی وجہ خوشی کی نہین ہے اور اگر وہ ایسی صفت ہے جو ممدوح مین موجود نہین تو اوسپر خوش ہونا نرا دیوانہ پن ہے یہ ویسی بات ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے ہنسی کی طور پر کہے کہ تمہارے پیٹ کا مواد کتنا معطر ہے اور تمہارے براز سے مہک پر مہک خوشبو کی اوٹھتی ہے حالانکہ اوسے معلوم ہے کہ اوسکے پیٹ مین نجاست بھری ہے اور اوسمین نہایت بدبو ہوا کرتی ہے معہذا پھر اس شخص کی مدح سے خوش ہو یہ جنون و جہل نہین ہے

خصوصًا جب ایسا شخص تعریف کرے کہ جسکے قول پر سب ملتفت ہون اور اوسکا اعتبار کرتے ہون مثلاً میر مجلس یا حاکم ثنا کریگا تو
مدح نہایت لذیذ معلوم ہوگی اور برائی برعکس اسکے نہایت شاق گذریگی جو تھا سبب یہ ہے کہ تعریف سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ ممدوح صاحب حشمت و رعب ہے کہ مادح اوسکی ثنا مین گویا ہونے کو مضطر ہے خواہ برغبت دل یا بزور دباؤ کیونکہ اپنا دباؤ
بہی آدمی کو اچھا معلوم ہوتا ہے پہر اگر یہ چارون سبب ایک ہی مداح کی مدح کرنے مین جمع ہو جاوینگے تو ظاہر ہے کہ نہایت
درجہ کی لذت ہوگی اور اگر مختلف ہونگے تو اوسی قدر لذت بہی کم ہوگی پہلا سبب تو یون دور ہو سکتا ہے کہ ممدوح یہ جانلے کہ مادح اس
قول مین سچا نہین ہے بلکہ بطمع صلۂ نظم و تحصیل مال بذریعہ ثنا خوانی مداح بنا ہے تو وہ لذت جو نفس کو کامل جاننے سے ہوتی
وہ جاتی رہیگی پہر جب یہ جانیگا کہ مادح فقط اوپر کے دل سے کہتا ہے اور اپنے قول کا معتقد نہین ہے اور مین اس صفت سے
خالی ہون تو دوسرے سبب سے جو لذت ہوتی وہ بہی نہوگی اور تیسری لذت تو اہی دوسری لذت کی تابع ہے وہ بطریق اولی
نہوگی رہی چوتہی لذت اوسکی دوا یہ ہے کہ یون سمجہے کہ مادح میرے خوف سے ثنا نہین کرتا بلکہ مجکو بناتا ہے اور یہ تصور
ایسا ہے کہ اسکے بعد کوئی لذت باقی نہین رہتی **ف** محبت جاہ کی علاج علم و عمل سے ہوتی ہے علم سے یون کہ جس
سبب سے جاہ محبوب ہوئی ہے وہ کیا ہے سو وہ سبب یہ ہے کہ لوگون کے دل و بدن پر کمال قدرت حاصل ہو اور یہ
بات گذر چکی کہ اگر یہ امر میسر بہی ہو جائے تو اوسکی انتہا موت ہے یہ امر کچہہ باقیات صالحات سے نہین ہے فرضًا
اگر مشرق سے مغرب تک سب لوگ ایک شخص کو سجدہ کرین اور پچاس برس تک تمام روی زمین کے آدمی اوسکے لئے
اسی حال پر رہین تب بہی نہ وہ ساجدین رہینگے نہ وہ خود رہیگا بلکہ اوسکا حال ویسا ہی ہوگا جیسے کہ اور اصحاب جاہ و
عظمت پیوند زمین ہو گئے اور اونکے سامنے جو لوگ ذلیل و منقاد رہتے تہے وہ بہی فنا ہو گئے تو ایسے امر فانی کے لئے
نہین چاہئے کہ اپنے دین کو جسمین حیات ابدی ہے چہوڑ دے جو شخص کمال حقیقی وہی کو سمجہ گیا ہے اوس کے
نزدیک جاہ بالکل حقیر ہوتی ہے مگر اس فہم کے لئے اوس شخص کی بصیرت کام کرتی ہے جسنے آخرت کو حاضر جان لیا
ہے اور دنیا کو حقیر پہچان لیا اور جانتا ہے کہ گویا موت آچکی **حکایت** حسن بصری نے عمر بن عبد العزیز کو لکہا تہا
یون جانو کہ گویا موت نے آخر کو یہ لکہدیا ہے کہ تم مر گئے یعنی زمانہ آیندہ کو زمانہ گذشتہ سمجہ لیا تہا عمر نے جواب لکہا تہا
خیال کرو کہ گویا تم دنیا مین کبہی نہ آئے تہے ہمیشہ آخرت ہی مین رہے ہو غرضکہ ان لوگون کا التفات آخرت ہی پر تہا
اور اس بات کا یقین تہا کہ العاقبة للمتقین لیکن اکثر لوگ یہ بینائی نہین رکہتے ہین اونکی نظر دنیا ہی پر پڑتی ہے
اسی لئے اللہ نے فرمایا بل تؤثرون الحیاة الدنیا والآخرة خیر و ابقی اور فرمایا کلا بل تحبون العاجلة
وتذرون الآخرة اور علاج عملی یہ ہے کہ ایسے کام کرے جسنے مستحق ملامت ہو اور لوگون کے دل سے اوتر جائے اور
اونکی نظرون سے گر جائے اور اپنے مقبول ہونیکا جو مزہ تہا وہ جاتا رہے اور گمنامی کے اور خلق کے نزدیک برا
ٹہیرنے کی الفت ہو اور نرے اللہ کے قبول پر قناعت ہو یہ طریق فرقۂ ملامتیہ کا ہے کہ ارتکاب معاصی اور بری

اوس سے نزدیک اللہ پاک کے بری ہے تو اس حال مین بُرا ماننا کیا بلکہ اللہ کا شکر کرے کہ اگرچہ یہ عیب خاص مجھہ مین نہین ہے لکن اس جیسے اور عیب بہت مین جنکی خبر اسکو نہوئی دوسرے یہ کہ اسکا کہنا باقی عیبون کا کفارہ ہوا گویا اوسنے ایک گناہ تیرے ذمہ لگایا مگر اور عیوب سے پاک کردیا جنمین تو حقیقۃً آلودہ تہا علاوہ اسکے جو تیری غیبت کرتا ہے وہ اپنی نیکیان پاس تیرے ہدیہ بہیجتا ہے اور جو مدح کرتا ہے وہ تیری گردن مارتا اور کمر توڑتا ہے تو یہ کیا بات ہے کہ تو گردن زنی اور کمر شکنی سے خوش ہوا اور نیکیان آنیسے رنجیدہ تیسرے اوس بیچارہ نے اپنے دین کی خرابی کی اللہ کی نظر سے گر گیا اس افترا و گناہ سے نفس کو ہلاک کیا مستحق عذاب الیم ہوا اب خدا کے غضب کے ہوتے ہوئے تجھکو اوسپر غصہ کرنا کیا ضرور ہے اوسکو بد دعا دینے سے شیطان خوش ہوتا ہے بلکہ اوسکے لیئے دعای خیر کرے جنگ احد مین جب دانت حضرت ؐ کا شہید ہوا اور حمزہ مارے گئے کہا اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون **حکایت** جس آدمی نے ابراہیم بن ادہم کا سر مجروح کیا تہا اونہون نے اوسکو دعای خیر دی پوچہا تو کہا مجہے یقیناً معلوم ہے کہ اوسکے سبب سے مجہے اجر ملیگا تو مجہے اچہا نہ لگا کہ مجہے تو اوسکے سبب سے ثواب ملے اور میرے سبب سے اوسکو عذاب ہو حاصل یہ ٹہیرا کہ طالب مال و جاہ و محب مدح و ثنا و نا خوش مذمت کو توقع سلامت دین کی نرکہنا چاہیے کیونکہ ان امور کے ساتہہ سلامتی دین کی بہت دور ہے واللہ اعلم **ف** احوال خلق کی بابت مدح و ذم چار طرح پر ہوتے ہین ایک یہ کہ مدح سے خوش ہو کر شکر گذار ہو اور مذمت سے ناخوش و برا اور برا کہنے والے سے انتقام لے یا انتقام لینے کو اچہا سمجہے یہ حال اکثر خلق کا ہے درجات معاصی جو اس اعتبار سے ہوتے ہین اونمین کا اعلی درجہ یہی ہے دوسرے یہ کہ مذمت جی مین تو بری لگے لکن زبان و اعضا سے بدلہ اوسکا نہ لے یہہ صورت بہی نکمی ہے اگرچہ بہ نسبت پہلی صورت کے اچہی ہے تیسرے یہ کہ مدح و ذم دونون یکسان نظر آئین یہ درجہ کمالات مین اعلی و اولی ہے لکن جب تک امتحان نہو تب تک دہوکا رہتا ہے اسکی تصدیق کی چہہ علامتین ہین ایک یہ کہ زیادہ نشست بدگوکی گران نہو جتنی دیر مداح کا بیٹہنا بہاری گذرے اوتنا ہی مذمت والے کا دوسرے یہ کہ قضاء حوائج مین دونون کو برابر رکہے تیسرے یہ کہ دونون کا مجلس سے چلا جانا ایکسان ہو مذمت والے کا جانا بہ نسبت مادح کے زیادہ اچہا نہ لگے چوتہے یہ کہ دونون کی موت کا غم برابر ہو مادح کے لئے زیادہ غم نکرے پانچوین یہ کہ مداح کے مصائب پر بہ نسبت ذام کے زیادہ رنجیدہ نہو چہٹے یہ کہ خطا مادح کی دل پر اور نظر مین بہ نسبت ذام کے خفیف حلوم نہو مگر یہ رتبہ سوم نہایت سخت و مشکل ہے چوتہا رتبہ جو صدق العبادت ہے وہ یہ ہے کہ مداح کو برا جانکر ناخوش ہو اسلئے کہ مدح اسکے حق مین کمر شکن گردن زن ہے اور ذام کو دوست رکہے کہ اوسنے اسکے عیب بتا دئے اور اپنی نیکیان تحفہ مین دیدین یہ رتبہ بہی نہایت سخت و دشوار ہے ہم جیسے لوگونکی اوس سرے کی طمع فقط رتبہ دوم مین ہے کہ ذام کی برائی مداح کی بہلائی دلمین ہو مگر قولاً و عملاً ظہور مین نہ آسکے اور تیسرے رتبہ کی طمع تو ہمکو نہین ہو سکتی بلکہ اگر ہم اپنے نفسو نمین علامات دوسرے رتبہ کی جستجو کرین تو وہ بہی پوری نہین ہوتی اور اسوقت مین جو شخص کہ مداح و ذام کو

تو پھر کیا ہے غرضکہ مادح اگر سچا ہی تو ممدوح اللہ کے فضل پر خوش ہو اور اگر جھوٹا ہے تو رنج کرے دوسرا سبب خوشی کا مدح پر یہ
ہوتا ہے کہ مادح کا دل ہمارا مسخر ہوگیا ہے اس سے اور دل بھی مسخر ہونگے سو اسکا اور محبت جاہ و مال کا انجام ایک ہے
جسکا علاج ذکر ہو چکا تیسرا سبب اپنا رعب ہے جسکے سبب مادح مضطر ثنا کرنیکا ہوا سو یہ بھی ایک قدرت عارضی ہے
اسکو قیام نہین پھر خوشی کس بات پر بلکہ مدح پر غم کرنا اور اوسکو برا جاننا اور اوسکی وجہ سے غصہ کرنا چاہیئے اس لیئے کہ
آفات مدح بہت بڑی اور بری ہین بعض اکابر نے کہا ہے جب کوئی تجھکو کہے کہ تو اچھا آدمی ہے اور یہ بات تجھکو بہ نسبت
اوس بات کے کہ کوئی یون کہے کہ تو برا آدمی ہے اچھی معلوم ہو تو واللہ تو برا آدمی ہے حضرت نے فرمایا ہے اذا رایتم المداحین
فاحثوا فی وجوھھم التراب صحابہ مدح سے بہت ڈرتے اور اوسکے فتنے سے بچتے تھے **حکایت** ایک خلیفہ
راشد نے ایک شخص سے کچھ پوچھا اوسنے کہا آپ مجھسے بہتر و عالم تر ہین خفا ہو کر کہا مینے تجکو یہ نہین کہا تھا کہ تو مجکو پاک
صاف بتا **حکایت** ایک شخص نے ایک صحابی سے کہا جب تک تم لوگون مین زندہ ہو تب تک ہم خیر سے ہین غصہ
مین آکر کہا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو عراق کا رہنے والا ہے یعنی تو ہم لوگون کی عادت سے واقف نہین ہے ہم خوشامد پسند
نہین ہین **حکایت** ایک اور صحابی نے اپنی تعریف سنکر کہا الٰہی یہ تیرا بندہ میرے پاس تیرے غصہ کی بات سے تقرب
کرتا ہے مین تجھکو گواہ کرتا ہون کہ مین اوس سے ناراض ہون الحاصل ان لوگون نے تعریف و خوشامد اسی لیئے
بری جانی کہ کہین اس خوشی سے اللہ تعالیٰ ناراض نہو جائے ممدوح اگر اللہ کے نزدیک دوزخی ہے تو مدح سے خوش
ہونا کمال جہل و نادانی ہے اور اگر مغفور ہے تو اللہ کے فضل کی خوشی چاہیئے نہ مدح کی کیونکہ اسکا کام خلق کے اختیار
مین نہین ہے **ف** علاج نفرت کا مذمت سے یہ ہے کہ جو شخص تجکو برا کہتا ہے تین حال سے خالی نہین ہے یا تو اپنی بات مین
سچا ہے اور براہ خیر خواہی و دلسوزی برا کہتا ہے یا سچا ہے مگر مقصد اوسکا ایذا دہی و رنج رسانی ہے یا وہ سرے ہی سے جھوٹا ہے
سو اگر پہلی بات ہے تو اوس پر غصہ کرنا کیا بلکہ اوسکے کہنے پر چلنا چاہیئے وہ حقیقت مین دوست و ناصح ہے اور اگر دوسری
بات ہے تو بھی نافع ہے کہ اوسنے تجکو تیرے عیب جتا دیئے جو تجکو معلوم نہ تھے یا اگر تو اونکو اچھا سمجھتا تھا تو کیا برا
کیا کہ اوسکی برائی بتا دی تاکہ تجھکو اوسکے دور کرنے کی حرص پیدا ہو بلکہ جب مذمت سننے سے ایسے اسباب سعادت ہاتھ آئین
تو طلب مین اس سعادت کے مشغول ہونا چاہیئے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ تیرا قصد کسی بادشاہ کے پاس جانیکا
ہے اور تیرے کپڑے مین غلیظ لگا ہو جسکی تجھے خبر نہین ہے اگر تو اسی طرح وہان چلا جاتا تو کیا عجب تھا کہ تیری گردن
ماری جاتی اب اگر کسی نے تجھکو کہدیا کہ تو نجاست آلود ہے آپ کو پاک صاف کرلے تو تجکو چاہیئے کہ تو اس کہنے سے خوش ہو
اور اوسکا احسان مان اور اس اطلاع کو غنیمت جان اسی طرح جتنے اخلاق بد ہین آخرت مین سب آدمی کے مہلک ہین اونکو
آدمی دشمن کے کہنے سے پہچان لیتا ہے اور دشمن کا مقصد جو ایذا دہی ہے تو وہ اپنے دین کی خرابی کرتا ہے مگر
تیرے حق مین اوسکا کہنا غنیمت ہے تیسری صورت یہ ہے کہ وہ مفتری ہے یعنی جو عیب وہ تجھ مین بتاتا ہے تو

معاذ نے رفعاً کہا ہے کہ ادنی ریا شرک ہے ریاکار اوسدن تین ناموں سے پکارا جائیگا اے فاجر اے غادر اے مرائی تیرے عمل
ضایع ہوئے اور ثواب جاتا رہا **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو گردن جھکائے دیکھا کہا اے گردن والے
اپنا سر اوٹھا خشوع کچھ گردنوں مین نہین ہے بلکہ دلون مین ہے ابو امامہ نے ایک شخص کو مسجد مین سجدہ کے درمیان
روتے دیکھا کہا تو یہ بات اگر اپنے گہر مین کرتا تو بہت اچھا ہوتا علی مرتضی نے کہا ریاکار کی تین علامتین ہین جب اکیلا
ہو سست ہو جب مجمع مین ہو خوش ہو جب کوئی اوسکی تعریف کرے تو عمل زیادہ کرے اگر کوئی مذمت کرے تو کم کرے
حسن نے کہا ریاکار قیامت کے دن چار ناموں سے پکارا جائیگا اے ریاکار زیانکار مکار بدکار جاجسکے لئے تو نے عمل کیا ہے
اوسی سے اپنی اجرت لے ہمارے پاس تیرے لئے کوئی اجر نہین ہے عکرمہ نے کہا کہ اللہ بندے کو نیت پر اتنا دیگا
کہ اوتنا عمل پر نہ دیگا اسلئے کہ نیت مین ریا نہین ہوتا ہے فضیل رحمہ کہتے تھے جو کوئی ریاکار کو دیکھا چاہے وہ مجھے
دیکھ لے ابو سلیمان نے کہا کہ بہ نسبت عمل کے عمل کا بچانا بہت سخت ہے **ف** ریا کے اصلی معنی یہ ہین کہ لوگون
کو اچھے خصال دکھا کر اونکے دلون مین منزلت حاصل کرنا یہ بات عبادات مین ہوتی ہے مگر جاہ کا طلب کرنا اور ریا
کا خواہان ہونا ایسے اعمال سے جو داخل طاعت نہین ہین بہ نسبت طاعت کے خفیف ریا ہے آدمی اپنی نمود پانچ
چیزون سے لوگونمین کرتا ہے دنیادار بہی انہین پانچ قسمون سے نمود کرتے ہین ایک نمود بدن کی یہ دین کے
باب مین اسطرح پر ہوتی ہے کہ بدن پر لاغری و زردی ظاہر کرے تاکہ لوگون کو یہ خیال ہو کہ یہ دین مین بہت محنت
کرتا ہے اور اسپر دین کا خوف غالب ہے آخرت کا ڈر بہت ہے دبلا ہو نیسے یہ معلوم ہو کہ غذا بہت کم کہاتا ہے اور زردی
رنگ سے یہ وہم ہو کہ شب بیدار ہے اسی طرح بالون کا بکہرا رہنا دلیل ہے اسپر کہ دین کی فکر بہت ہے فرصت کنگہی کرنے
کی نہین ملتی اسی کے قریب پستی آواز اور آنکہون کا گڑ جانا اندر کو اور لبون کا پژمردہ رہنا کہ اس سے یہ
پایا جاتا ہے کہ یہ شخص صائم الدہر ہے اسی لئے عیسی علیہ السلام نے کہا تہا کہ جب کوئی تم مین روزہ رکہے تو سر مین
تیل ڈالے کنگہی کرے سرمہ لگائے اسی طرح ابو ہریرہ و ابن مسعود سے بہی مروی ہے یہ سب معاملہ اسی لئے ہے
کہ کہین شیطان طرف ریا کے نہ جہکا دے یہ طور بدن کے نمود کا اہل دین کرتے ہین دنیادار برعکس اسکے فربہی
صفائی رنگ راستی قد خوب صورتی اور جسم کی پاکیزگی اور اعضا کی قوت اور اونکا متناسب ہونا ظاہر کرتے ہین خوب چکنے
چپڑے بنے رہتے ہین دوسری قسم ہیئت و لباس ہے مثلاً سر کے بالون کو پراگندہ رکہنا موچہون کو مونڈانا راہ مین گردن
ڈال کر چلنا آہستہ آہستہ حرکت کرنا سجدہ کا نشان ماتہے پر باقی رکہنا موٹے کپڑے پہننا کمل کی عبا پہننا اوسکے
دامن پنڈلیون تک اونچے رکہنا آستین چہوٹی کرنی میلے پہٹے کپڑے رکہنا اونکا نہ دہلانا یا بے علم آدمی علماء کا
لباس پہنے تاکہ لوگ اوسکو عالم سمجہین تیسری قسم نمود ہے قول مین اسمین اہل دین کی نمود یون ہے کہ ریا کے لئے
وعظ و نصیحت کرنا حکمت و دانائی کی بات کہنا اخبار و آثار کا اسلئے یاد کرنا کہ روزمرہ کے محاورے مین کام آئے

ظاہر افعال مین برابر کرے اوسکو پیشوا جاننا چاہئے اوسکا حکم کبریت احمر کا ہے مگر ایسا شخص کوئی معلوم نہین ہوتا جب دوسرے مرتبہ کا شخص ہی نہین سوجہتا تو اوپر کے دو مرتبون کا مستغرق کہان ہوگا ۵

عنقا شکار کس نشود دام باز چین		کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را	

اِن مراتب مین سے بہی ہر ایک رتبہ مین بہت سے درجے ہین کوئی شخص تمنا مدح وثنا کی اپنی شہرت کے لئے کرتا ہے اور اِسکے حاصل کرنیکو عبادت ظاہری بجا لا کر ممنوعات سے بچتا رہتا ہے تاکہ سب لوگ اوسکی تعریف کرین ایسا آدمی ہالکین مین داخل ہے کوئی طالب اِس مطلب کا مباحات سے ہوتا ہے تو ایسا آدمی کنارہ پر لگا ہے یہ بہی پہلے شخص سے لگ بہگ ہے یعنی تباہ کار کوئی طالب مدح وثنا نہین اور نہ اوسکے لئے ساعی ہے لکن جب مدح ہو تو دل پر اوسکے سرور آتا ہے اگر مجاہدہ سے دور نکرے تو فوراً پہر ورسے پہلے درجہ تک پہنچ جائے اور اگر بزور مجاہدہ برائی اوسکے دلمین ڈالے تو کبہی ہار جاتا ہے اور کبہی جیت جاتا ہے کوئی اپنی تعریف سُنکر نہ خوش ہوتا ہے اور نہ رنجیدہ لکن کسیقدر تعریف اوسمین اثر کرتی ہے سو گویہ شخص پورا اخلاص نہین رکہتا لکن تاہم اچہا ہے کوئی تعریف سُنکر برا جانتا ہے لکن مادح پر غصہ نہین کرتا سب مین اعلی درجہ یہ ہے کہ تعریف کو برا جانکر غصہ ہو اور سچا اظہار غضب کرے دل سے نہ فقط ظاہر مین اگر دل مین خوش اور ظاہر مین ناخوش ہوگا تو یہ عین نفاق ہے اِسی طرح باب ذم مین بہی درجات ہین ادنی درجہ یہ ہے کہ مذمت سُنکر غصہ کرے اور اعلی درجہ یہ ہے کہ مذمت پر اظہار خوشی کرے یہ اوسی شخص سے ہوگا جو اپنے نفس کی طرف سے دل مین غصہ اور کینہ رکہتا ہوگا کہ یہ بڑا سرکش وعیب دار نہایت خلاف وعدہ ہے بہت سے مکر وفریب وخبث رکہتا ہے کیونکہ آدمی سب طرحکے حسنات مین تو قائم نہین رہ سکتا کیا بعید ہے کہ یہ مذمت اوسکے اِن عیبون کا جبر کرے کہ جنکا دور ہونا اس سے دشوار ہے **ف** ریا حرام ہے اور ریاکار نزدیک خدا کے مغضوب ہوتا ہے یہ بات آیات واخبار وآثار سے بخوبی ثابت ہے **قال تعالی** الذین ہم یراءون **وقال تعالی** والذین یمکرون السیئات لہم عذاب شدید ومکر اولئک ہو یبور مجاہد نے کہا مراد اس سے ریاکار لوگ ہین **وقال تعالی** انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا یہ مدح ہے اہل اخلاص کی **وقال تعالی** فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اس آیت مین ریا کو شرک ٹہرایا ہے حدیث ابو ہریرہ مین ذکر شہید ومتصدق وقاری یعنی عالم کا آیا ہے کہ اللہ اونکو کہیگا تم جہوٹے ہو تمنے یہ کام ریا کے لئے کئے تہے تاکہ سخی ومولوی وشہید کہلاؤ معلوم ہوا کہ ثواب نہ ملا اور سب اعمال برباد ہوگئے اور فرمایا ہے بڑا ڈر تمپر شرک اصغر کا ہے پوچہا وہ کیا ہے کہا ریا اللہ دن قیامت کے فرمائیگا کہ جاؤ پاس اونکے جنکے لئے یہ کام کیا تہا جب حزن جو ایک وادی ہے جہنم مین اوسمین قرا مرائین یعنی علما ریاکار جائینگے یہ بہی ارشاد کیا ہے کہ جسنے کسی عمل مین میرے غیر کو شریک کیا وہ سارا عمل اوسی کے لئے ہے مین اوس سے بری ہون انا اغنی الاغنیاء عن الشرک جس عمل مین ذرہ برابر ریا ہوتی ہے اللہ اوسکو قبول نہین کرتا

اسلئے کہ یہ ریا عبادت سے نہین ہے اسی طرح اگر کوئی شخص آپکو لوگونکی نظرون مین اچھا کرنا چاہے اس خیال سے کہ اونکی مذمت
اور ملامت سے بچا رہے اور اونکی توقیر و حرمت سے راحت پائے تو یہ امر مباح ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو چیزین عبادت
نہین ہین اونمین ریا کرنا مباح ہوتا ہے اور کبھی طاعت و کبھی مذموم جیسی غرض ریا سے مطلوب ہوگی ویسا ہی حکم
اوس ریا کا ہوگا مثلاً کوئی شخص اپنا مال اغنیا کو دیتا ہے نہ عبادت کے طور پر نہ صدقہ کی وضع پر بلکہ اسلئے کہ لوگ
اوسکو سخی جانین تو یہ مذموم ہے اور حرام نہین اسی طرح اور مثالین ہین اور جو ریا عبادت مین ہوتی ہے اوسکے دو حال
ہین ایک یہ کہ سوا ریا کے اور کچھ ارادہ نہین نہ اجر و ثواب مطلوب ہے تو یہ عبادت باطل ہے کیونکہ یہ عمل بہ نیت عبادت
کے نہین ہوا کہ نیت پر اجر ملے اور یہی نہین کہ فقط عبادت باطل ہوگئی اور جیسا قبل عبادت کے تھا ویسا ہی رہا بلکہ اس
عبادت سے عاصی و نافرمان ہوا اس قسم کی ریا مہلک ہے اسیلئے اوسکو شرک اصغر فرمایا ہے دوسرے یہ کہ ثواب و ریا
دونون مراد ہون مثلاً نماز و روزہ سے غرض حصول اجر آخرت اور لوگونکا ثنا ہو تو یہ وہ شرک ہے جو اخلاص کے مقابل ہے سعید بن
مسیب و عبادہ بن صامت کے نزدیک ایسی عبادت مین بھی مطلقاً ثواب نہین ہوتا **ف** ریا کے درجات ہین اور اوسکے تین
رکن ہین ایک خود قصد ریا دوسرے جس چیز سے ریا ہوتا ہے تیسرے جسکے لئے ریا کیا جاتا ہے قصد ریا کی چار صورتین
ہین ایک جو سب مین سخت تر ہے یہ ہے کہ ارادہ ثواب کا مطلقاً نہو جیسے کوئی شخص لوگونکے سامنے نماز پڑھے تنہا ہو تو نہ پڑھتا
یا بے وضو کھڑا ہوجائے تو یہ نری ریا ہی ریا ہے اسلئے نزدیک خدا کے مغضوب ہے دوسرے یہ کہ ارادہ ثواب کا تو ہے
مگر ضعیف ہے کہ اگر خلوت مین ہوتا تو یہ قصد ثواب آمادہ نہ تھا کہ اوسکے سبب سے وہ عمل ضرور کرتا لکن اگر قصد ثواب نہوتا تو قصد
ریا ایسا قوی تھا کہ اوسکے سبب سے ضرور عمل کرتا یہ صورت قریب صورت اولی کے ہے تیسرے یہ کہ قصد ثواب ریا دونون
برابر ہون مثلاً اگر دونون قصد جمع ہوتے ہین تو عمل کرتا ہے اور ایک قصد ہوا اور ایک قصد نہو تو عمل کی رغبت نہین کرتا
تو اس حال مین توقع ہے کہ نہ ثواب ہو نہ عذاب یا ثواب اوتنا ہو جتنا عذاب ہو ظاہر احادیث یہ ہے کہ ایسا شخص بھی
نہین بچیگا چوتھے یہ کہ قصد ریا ضعیف ہو اور قصد ثواب قوی تو ہمارے گمان مین اصل ثواب باطل نہوگا بلکہ اوسمین
کچھ ناقص ہوجائیگا یا بقدر ریا عذاب اور بقدر قصد ثواب اجر پائیگا آگے خدا جانے اور اس ارشاد سے انا
اغنی الاغنیاء عن الشرک مراد وہ صورت ہے کہ قصد ریا و ثواب دونون مساوی ہون یا قصد ریا غالب ہو دوسرا رکن
وہ امور ہین جنسے ریا ہوتا ہے جیسے طاعات و عبادات اسکی دو قسمین ہین ایک اصول عبادات سے ریا کرنا ایک
اوصاف عبادات سے قسم اول انہین سے بہت بُری ہے اور اوسکے تین درجے ہین ایک یہ کہ اصل ایمان ہی سے ریا
منظور ہو یہ صورت سب صورتون سے بدتر ہے ایسا ریا والا ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اسی طرف اشارہ ہے اس آیت مین
اذا جاءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ الآیہ یعنی انکا قول موافق انکے باطن کے نہین ہے
انکے حق مین اور بہت سی آیتین آئی ہین اور نفاق شروع اسلام مین بہت تھا اور فی زماننا یہ بات تو کم ہے مگر

لوگون کو کثرت علم و زیادتی توجہ کے احوال سلف پر معلوم ہو اور سامنے لوگون کے ذکر کے لئے ہونٹ ہلاتے رہنا اور
اہل معاصی پر افسوس ظاہر کرنا اور تلاوت مین پتلی آواز نکالنا تاکہ خوف و حزن ثابت ہو اور بہت سے محدثین کی ملاقات
ظاہر کرنا اور اگر کوئی حدیث بیان کرے تو جلدی سے کہدینا کہ یہ حدیث صحیح ہے یا غیر صحیح تاکہ حدیث دان ہونا معلوم
ہو اور کسی کے الزام دینے کو مجادلہ اور تقریر ناحق کر بیٹھنا اس طرح کی صدہا باتین ہین جنکا شمار نہین چوتھی قسم
عمل کی نمود ہے مثلاً نماز مین دیر تک قیام کرنا لنبا سجدہ و رکوع کرنا گردن جھکانا التفات کا ترک کرنا سکون و وقار کا
ظاہر کرنا اسی طرح روزہ جہاد حج صدقہ اور کھانا کھلانے مین بھی ریا ہوتا ہے اور چلنے مین ملاقات کے وقت فروتنی کرنا مثلاً
آنکھین نیچی کرنا سر جھکانا بات وقار سے کرنا اپنے کام مین تیز چلنا اور جب کوئی سامنے آجائے تو آہستہ روی کرنے لگنا
اور دنیادارون کی نمود یہ ہے کہ تکبر و تبختر سے چلنا ہاتھون کا ہلانا قدم قریب قریب رکھنا دامن کو تھامے رہنا دونون پہلو پر
ہاتھ دھرنا وغیرہ امور جنسے جاہ و حشمت معلوم ہو پانچوین قسم کی نمود ملاقات اصحاب و احباب ہے مثلاً کوئی بہ تکلف
اس بات کا خواہان ہو کہ فلان عالم یا عابد میری ملاقات کو آئے تاکہ لوگ یہ جانین کہ یہ شخص بڑا دیندار ہے کہ ایسے لوگ
اوسکے پاس آتے جاتے ہین یا کسی پادشاہ یا حاکم کا آنا چاہے تاکہ لوگ سمجھین کہ یہ بڑا دیندار ہے کہ حاکم بھی اس سے
برکت حاصل کرنے کو اوسکے پاس آتے ہین یا بہت سے شیوخ و مرشدین کا ذکر کرے تاکہ ثابت ہو کہ اسکی ملاقات
بہت سے اکابر سے ہوئی ہے اور سب سے استفادہ کیا ہے سو جن چیزون سے لوگ ریا کرتے ہین وہ انہین پانچ قسمون
مین ہوتی ہے ہر ایک کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ لوگون کے دلون مین جاہ و منزلت حاصل ہو اور بعض لوگ حسن اعتقاد
خلق کو اپنے حق مین جانکر قانع ہوجاتے ہین جیسے بہت فقیر اپنے تکیہ سے برسون نہین نکلتے اور بہت سے عابد
پہاڑون کی چوٹی پر مدتون عزلت گزین رہتے ہین اور اونکی زندگی اسی اعتبار سے ہے کہ ہماری منزلت و وجاہت
لوگون کے دلونمین قائم ہے جاہ کی محبت ایسی مزہ دار ہے کہ ہنوز اوسکا چسکا اسکو موجود ہے کیونکہ یہ ایک طرحکی
قدرت و کمال ہے گو سریع الزوال ہے اکثر جاہل آدمی اسکے دہوکے مین آجاتے ہین پھر کوئی ہمراہ اسکے طالب مدح و
ثنا ہوتا ہے اور کوئی اپنا شہرہ ملکو نمین چاہتا ہے تاکہ بہت سے لوگ اوسکی طرف رجوع کرین اور کوئی حکام کے نزدیک
طالب شہرت ہوتا ہے تاکہ اوسکی سفارش قبول ہو اور عوام مین اقتدار حاصل ہو اور کوئی ریا سے طالب مال و زر ہوتا
گو وہ مال وقف کا یا یتیمون کا ہو یا مال حرام ہو یہ طبقات ریاکارون کے سب مین زیادہ بُرے ہین پھر بعض ریا حرام
ہے اور بعض مکروہ اور بعض مباح اگر یہ ریا غیر عبادات سے ہے تو حرام نہین تھوڑی سی جاہ جسکے سبب سے آفات
سے محفوظ رہے ویسی ہے جیسے یوسف علیہ السلام نے کہا تہا انی حفیظ علیم ہان جب کثرت جاہ کی موجب
کسی شئے ناجائز کی ہوگی تو بہتر نہین بلکہ صرف ہمت ریا مین مثل مال کے جڑ تمام بُرائیون کی ہے اسمین مصروف کرنا
ہمت کا دین کا نقصان ہے گو حرام نہو کوئی گھر سے اچھے کپڑے پہنکر واسطے دکھانے خلق کے نکلے تو یہ حرام نہین

اور صف اوّل کا قصد کرنا اور امام کی دہنی طرف بیٹھنا کہ جنکی پروا تنہائی مین نکرتا یہ اقسام ریا کے بہ نسبت رکن دوم کے ہین بعض صورتین
بہ نسبت بعض کے زیادہ بُری ہین اگرچہ بُری تو سب کے سب ہی ہین تیسرا رکن ریا کا وہ ہے جسکے واسطے ریا ہوتا ہے کیونکہ ریاکار کا کوئی نہ کوئی
مطلب ضرور ہوتا ہے خواہ مال کی محبت سے یا جاہ کے لئے یا کسی اور غرض کے لئے اسکے بھی تین درجے ہین ایک درجہ جو سب مین غلیظ اور بہت بُرا ہے
یہ ہے کہ ریا سے کسی گناہ پر قابو پانا مقصود ہو جیسے عبادت و تقویٰ کرنا اسلئے کہ لوگ امین سمجھکر ولایت و قف سپرد کرین یا امانت رکھین تو اوسکو
ہضم کر بیٹھے یا لباس صوفیانہ پہنے اور کلام ناصحانہ و حکیمانہ کرے اور مطلب یہ ہو کہ کوئی عورت یا لڑکا پہنس جائے تو اوس سے بدکاری
کرے یا امانت کا انکار کر کے رفع تہمت خیانت کے لئے مال خیرات کرے تاکہ لوگ یہ خیال کرین کہ جب یہ اپنا مال دیتا ہے
تو غیر کا مال کس طرح اپنے رکھہ لیا ہوگا دوسرے یہ کہ مقصود ریا سے کوئی لذت مباح دنیا ہو جیسے مال کا ملنا یا کسی عورت
خوبصورت یا شریف کا نکاح مین آجانا یا علم و عبادت ظاہر کرنا تاکہ کسی عالم و عابد کی لڑکی نکاح مین آجائے سو اس طرح کی
صورتین ممنوع ہین پہلی صورت مین طاعت خدا کو وسیلہ معصیت کا ٹھیرایا تھا اب طاعت سے طالب لذائذ دنیا ہوا مگر یہ
درجہ اگلے درجے سے کم ہے اسمین جس چیز کا طالب ہے وہ مباح تو ہے تیسرے یہ کہ ریا سے نہ معصیت غرض ہے نہ
مال نہ نکاح لکن اظہار عبادت اسلئے ہے کہ کوئی اوسکو نظر حقارت سے نہ دیکھے اور یہ نجانے کہ وہ مثل عوام کے ہے بلکہ
خواص فرّ ہا دمین تصور کرے جیسے کہے کہ میری ماں نہایت نرم دل ہے اوسی یہ خوف ہے کہ اگر مین روزہ رکھون گا
تو بیمار پڑ جاؤنگا اسلئے مجھے روزہ نہین رکھنے دیتے و قس علی ہذا یہ بیان ہے ریا و اہل ریا کا تفصیل اس اجمال کی اصل
کتاب مین ہے سب قسم کی ریا غضب الٰہی مین داخل ہے اور یہ ریا بڑی سخت مہلکات مین سے ہے اور نہایت مخفی
ہے اسی سبب سے بڑے بڑے عالم اسمین لغزش کہا جاتے ہین پہر اونکا کیا ذکر ہے جو آفات نفس و مہلکات دل
سے آگاہ ہی نہین ہین **ف** ریا دو طرح پر ہے ایک جلی ایک خفی ریای جلی وہ ہے جو آدمی کو باعث ہو عمل پر
گو قصد ثواب نہو الیسا ریا سب اقسام سے زیادہ تر واضح ہے اور جلد سمجہہ مین آجاتا ہے ریاکار بہی جان لیتا ہے کہ
مینے ریا کیا اور اس سے ذرا پوشیدہ وہ ریا ہے کہ اگر فقط وہی ریا ہو تو موجب عمل کے تو نہو لکن جس عمل کو بارادۂ ثواب
کرتا ہے وہ بسبب اُس ریا کے سہل معلوم ہوتا ہے جیسے کسی کی عادت روزمرہ تہجد پڑہنے کی ہو مگر کچہہ گرانی
و سستی کے ساتہہ لکن اگر کوئی مہمان گہر مین آگیا تو ادائی تہجد سے خوشدل ہوا اور اداکرنا تہجد کا آسان گزرا
اور جانا کہ اگر توقع ثواب کی نہوتی تو فقط اس مہمان کے دکھانیکو نہ پڑہتا سو یہ قسم بہ نسبت پہلی قسم کے خفی ہے اس سے
بہی زیادہ خفی وہ ریا ہے کہ نہ موجب عمل کے ہو اور نہ عمل کو آسان کرے اسکی پہچان یہ ہے کہ اپنے عمل پر لوگون
کی اطلاع سے خوش ہو یہ سرور دلیل ہے ریائی خفی پر جیسے آگ پتہر مین چہپی ہوتی ہے ویسے ہی یہ ریا دل مین مخفی
تہا لوگونکی اطلاع بمنزلہ چقماق کے ہوگئی اور اوسنے اثر فرحت و سرور کا ظاہر کر دیا اس سے بہی زیادہ خفی وہ ریا
ہے جسمین نہ خواہش اطلاع ہو نہ ظہور طاعت و سرور مگر یہ چاہے کہ جب لوگونکی اوسپر نظر پڑے تو وہ ابتدا بسلام

عمل تو اخلاص پر بغیر ریا کے پورا ہو چکا تہا ہان اگر اسکو بعد عمل کے رغبت اظہار کی ہوئی تو محل خوف ہے اور اخبار و آثار سے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مبطل بہی ہو ابن مسعود نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ کل رات مینے سورۂ بقرہ پڑہی تہی کہا اس
شخص کا حصہ اوسمین سے یہی تہا اور اگر قبل فراغ از عمل اوسکی نیت مائل طرف ریا کے ہوگئی تو بطلان اوسکا ہوسکتا ہے
اور اگر عمل کو اخلاص کے ساتھہ ادا کیا مگر اثناء ادا مین ریا بہی آلگا تو اسکی دو صورتین ہین یا تو فقط سرور ہے جو عمل مین
کچھہ تاثیر نہین کرتا اور ریا ایسا ریا ہے جسکے باعث اوس عمل کو پورا کیا چاہتا ہے سو اگر دوسری قسم کا ہے تو ثواب باطل
ہوجائیگا مثلاً نماز مین کوئی چیز یاد آ لئے جسکو بہولا تہا اوسکی تلاش کی خواہش کی اگر آدمی نہوتے تو نماز توڑ کر اوسکو تلاش
کرتا لکن بخوف مذمت خلق نماز پوری کی تو یہ عمل باطل ہوا اور یہ حال اگر نماز فرض مین ہو تو اوسکا اعادہ کرے اور اگر
ریا یون آیا ہے کہ مانع تکمیل عمل بغرض ثواب نہین ہے جیسے اثناء نماز مین کچہہ لوگ آ لئے یہ اونکے آنیسے خوش ہوا
اور بباعث اونکے دیکھنے کے نماز کو درستی سے ادا کیا اگر یہ لوگ نہ آتے تب بہی وہ نماز کو پورا کرتا اس صورت مین
بصورت غلبۂ قصد ریا عمل فاسد ہوجائیگا اگرچہ یہ احتمال بہی ہے کہ فاسد نہو اسلئے کہ نیت سابقہ اور اصل قصد ثواب
باقی ہے گو کسی دوسرے قصد کے ہجوم سے ضعیف ہوگیا ہو حارث محاسبی نے کہا مین نہ تو قطعاً اس عمل کو باطل کہتا ہون
اور نہ بالکل اوسکے بطلان سے مامون ہون لکن میرے نزدیک ترجیح اسیکو ہے کہ اگر عمل کو ریا پر تمام کیا ہے تو عمل باطل
ہے عمل کی تمامی خاتمہ سے ہی ہوتی ہے مگر غزالی کہتے ہین ہمارے نزدیک قرین قیاس یہ ہے کہ اتنا سرور جسکی تاثیر
عمل مین نہو بلکہ عمل تو فقط دین ہی کے باعث سے صادر ہوا ہو اور سرور محض اطلاع کے سبب سے ہوگیا مفسد عمل نہین ہوتا ہے
کیونکہ اسکے حبت سے اصل نیت منعدم نہین ہوئی بلکہ وہی نیت باعث عمل پر رہی اور اوسیکے سبب سے عمل پورا
ہوا اور جو احادیث ریا مین آئی ہین وہ اوسی صورت مین ہین کہ عمل سے فقط قصد مخلوق ہو اور جو شرکت مین آئی ہین اونسے
یہ مراد ہے کہ قصد ریا مساوی قصد ثواب کے ہو یا اوس سے غالب ہو مگر جس صورت مین کہ قصد ریا ضعیف ہو
تو ثواب صدقہ اور سائر اعمال کا بالکلیہ باطل نہین ہوتا اور نہ نماز مین فساد آنا چاہیے لکن یہان یہ اعتراض آتا ہے
کہ عابد پر نماز خالص لوجہ اللہ واجب ہوئی تہی اور خالص وہ ہے جسمین کسیطرحکی آمیزش نہو سو جب اس طرحکی ریا آلگی
تو جو امر واجب تہا وہ ادا نہوا یہ حال اوس ریا کا تہا جو بعد نیت خواہ قبل فراغ یا بعد فراغ عارض ہو رہی وہ ریا
جسمین عین نیت کے ساتھہ قصد ریا ہو سو اگر سلام پہیرنے تک اسی قصد پر جمار ہیگا تو اوس نماز کا کچہہ اعتبار نہین سب کے
نزدیک اوسکو قضا کرنا چاہیے اور اگر عین نماز مین قبل اتمام کے نادم ہوکر استغفار کریگا اور حالت اصلی پر آجائیگا تو ایسی
صورت مین تین حال ہین بعض نے کہا اس شخص نے نماز بقصد ریا شروع کی تہی وہ سرے ہی سے منعقد نہوئی ثواب
از سر نو نیت کرے بعض نے کہا افعال اسکے صحیح نہین ہونگے گو اصل نیت نماز باقی ہے جتنے رکوع سجدہ کئے ہین
اونکو دہرائے بعض نے کہا دوبارہ ادا کرنا ضرور نہین بلکہ اپنے دل مین استغفار کرکے عبادت کو اخلاص پر تمام

کرین کشادہ روئی و توقیر سے پیش آئین ثناخوان رہین ہمارے کام کرنے مین خوش ہون معاملات بیع وشرا مین رعایت
کرین مجلس مین اچھی جگہہ دین عجب نہین کہ یہ ریا ثواب کو حبط کرے اس سے بجز صدیقین کے اور کوئی نہین بچتا
علیؑ مرتضی نے کہا ہے قیامت کے دن اللہ علماء سے کہیگا کیا لوگ تمہارے لئے نرخ ارزان نہین کرتے تھے کیا تمکو
پہلے سلام نہین کرتے تھے کیا تمہاری حاجتین پوری نہین کرتے تھے اور حدیث مین آیا ہے کا اجر لکم قد استوفیتم
اجورکم مخلص لوگ ہمیشہ ریای خفی سے ڈرتے رہتے ہین جسطرح اور لوگ اپنی برائی چھپانے کے حریص ہوتے
ہین اس سے زیادہ یہ لوگ اپنے اعمال صالحہ کے پوشیدہ رکہنے مین حرص کرتے ہین یہ سب اسی توقع پر کہ اونکے
اعمال صالحہ اخلاص کے ساتھہ رہین کیونکہ اونکو یقین ہے کہ اللہ سوا عمل خالص کے قبول نکریگا وہان تو صدیقین
کو اپنی ہی پڑی ہوگی نفسی نفسی کہہ رہے ہونگے دوسرون کو کون پوچھتا ہے ریای خفی کے شوائب بیشمار ہین
جب تک آدمی اپنے دل مین انسان وحیوان کے مطلع ہونے مین عبادت پر فرق سمجھیگا تب تک اوسمین ایک
شاخ ریا کی موجود ہے پھر سرور پانچ طرح پر ہے چار طرح اچھی اور ایک طرح بری ہے ایک یہ کہ عابد یہ چاہتا تھا کہ طاعت
مخفی اور ریا اخلاص رہے مگر جب خلق کو اوسپر اطلاع ہوگئی تو اسنے یہ جانا کہ اللہ نے مجھپر فضل کیا کہ میرے عیب
چھپائے میری طاعت ظاہر کی مین اسکے درپے تھا کہ طاعت وگناہ دونون مخفی رہین مگر اللہ نے بنظر رحم وکرم دکھیا
تو یہ سرور کچھہ لوگونکی تعریف سے نہوا بلکہ اللہ کے فضل سے ہوا قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا
دوسرے یہ کہ یون خیال کرے کہ جیسے اللہ نے میرے گناہ یہان چھپائے اور طاعت ظاہر کی ویسے ہی وہان بھی کریگا
حدیث مین فرمایا ہے ما ستر اللہ علی عبد ذنبا فی الدنیا الا سترہ علیہ فی الآخرۃ تو یہ سرور اسلئے ہوا
کہ زمان آیندہ مین مغفور متصور ہوگا تیسرے یہ کہ ظہور سے اس طاعت کے یہ گمان کرے کہ لوگ اس باب مین میرا
اقتدا کرینگے تو مجکو ثواب بڑہتا جائیگا جسطرح حدیث مین آچکا ہے سو یہ توقع لائق سرور ہے چوتھے یہ کہ جسنے اسکو
اچھا کہا تو یہ اسلئے خوش ہوا کہ اوسنے اللہ کے مطیع کو محبوب رکہا معلوم ہوا کہ اوسکا دل مائل طرف طاعت کے ہے
کیونکہ بعض اہل ایمان ایسے بھی ہوتے ہین کہ جب اہل طاعت کو دیکھتے ہین تو اوسپر حسد اور اوسکی مذمت کرتے
ہین اور بعض براہ تمسخر ریاکار بتاتے ہین اور اس صورت مین اخلاص کی یہ علامت ہے کہ اگر لوگ کسی دوسرے
عابد کی تعریف کرین تو اوسکی تعریف سے بھی اوتنا ہی خوش ہو جتنا اپنی تعریف سے خوش ہوتا ہے پانچوین یہ کہ سرور
اس خیال پر ہو کہ لوگون کے دلونمین میری منزلت ہوگئی اور تعظیم کرنے لگے اور نشست وبرخاست مین مجکو
مقدم سمجھنے لگے اور میری حاجات مین کام آنے لگے تو یہ صورت سرور کی بہت بری ہے **ف** بندہ نے جب
کوئی عبادت اخلاص سے کی پھر اوسمین ریا آگیا تو یہ تین حال سے خالی نہین ہے یا تو بعد فراغ کے عمل سے آیا یا قبل
فراغ کے یا ہمراہ عمل کے اگر بعد فراغ کے آیا اس طرح پر کہ بے اسکے ظاہر کرنیکے خود ظاہر ہوگیا تو یہ سرور مفسد عمل نہین کیونکہ

بڑا سخت ضرر تہا گو اور حسنات کے باعث پلہ جہکا ہی رہتا کیونکہ اگر عبادت بیکار نہوتی اور حسنات مین گن لیجاتی تو ایک بہی نیکی سے پاس اللہ کے علو رتبۂ انبیاء و صدیقین مین شامل ہوتا اب اونکے زمرہ سے بسبب ریا کے اوتر کر صف نعال مین جا پڑا یہ نقصان تو دین مین ہوا رہی دنیا سو یہان الگ دل پریشان رہا کہ لوگون کے دلون کی رعایت کرنی پڑی اور اونکی رضامندی کی کوئی حد نہین ایک فریق راضی ہوتا ہے تو دوسرا ناخوش رہتا ہے بندون کا حال یہ ہے کہ لا یملکون لانفسہم ضرا و لا نفعا و لا یملکون موتا و لا حیاۃ و لا نشورا پہر اونسے طمع رکہنا کیا اونکے اچہا برا سمجہنے سے کیا ہوتا ہے اونکے اختیار مین کچہہ بہی تو نہین ہے جو اپنی جان کو نفع نہ دیسکے وہ دوسرے کو کیا نفع پہنچا سکیگا غرضکہ جب یہ آفات و مضرات ریا کی دل مین ٹہن جاینگی تو رغبت فی الریا بہی کمزور ہو کر دل متوجہ الی اللہ ہوگا یہ دوا علمی ہے جس سے ریا کی جڑ کٹ جاتی ہے یہی علاج عملی سو وہ یہ ہے کہ نفس کو عادت مخفی رکہنے عبادات کی ڈالے اور حسنات کو ایسا چہپائے جیسے کوئی اپنی سیئات کو چہپاتا ہے یہانتک کہ فقط اللہ کے علم و اطلاع پر قانع ہو طلب اطلاع غیر اللہ کی بالکل دل مین نرہے **حکایت** ابو حفص حداد کے ایک مرید نے اونکے جلسہ مین مذمت دنیا و اہل دنیا کی بیان کی کہا تو نے وہ بات ظاہر کی جسکو خفیہ رکہنا چاہئے تہا اب سے پہر ہمارے پاس نہ بیٹہنا غرضکہ اتنے اظہار کو بہی روا نرکہا کیونکہ ضمن مین اس ذم کے دعوی زہد کا نکلتا ہے ریا کی دوای عملی اس سے بہتر نہین ہے ابتدا مجاہدہ مین گو شاق گذرے لیکن چند روز کے صبر کرلینے مین آسان ہو جاتی ہے اور لطف خدا شامل حال ہوتا ہے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین وقال تعالی وان تک حسنۃ یضاعفہا ویؤت من لدنہ اجرا عظیما ۝

قبول ست گرچہ ہنر نیستش	کہ جز ما پناہ دگر نیستش

دوسری صورت دور کرنا خطرۂ ریا کا ہے جو کہ اثناء عبادت مین آتا ہے وہ تین خطرے ہین کبہی ایکبارگی آتے ہین اور ایک خطرہ سمجہا جاتا ہے اور کبہی بتدریج ایک بعد دوسرے کے اول وقوف اطلاع مردم پر اور اونکے مطلع ہونیکی تمنا کرنا اسکے بعد رغبت نفس کی اونکی مدح مین ہونا اور اونکے نزدیک منزلت پیدا کرنا تیسرے قبول کرنا نفس کا اوسکو اور دل کا اوسپر عقد ثبات ہونا سو پہلی بات کا نام معرفت ہے اور دوسرے کا نام حالت ہے جسکو شہوت و رغبت بہی کہتے ہین تیسرے کا نام عزم و ارادہ ہے انہین خطرۂ اول کے لئے نہایت قوت درکار ہے کہ قبل خطرۂ دیگر کے دور ہو جائے یون جانے کہ مجکو خلق سے کیا غرض ہے وہ جانین یا نہ جانین میرا معبود تو جانتا ہے دوسرے کے جاننے سے کیا فائدہ ہوگا ابو حازم نے کہا جو خطرہ کہ تیرا نفس اپنے لئے برا سمجہے وہ اگر دشمن کی طرف سے ہے تو تجکو مضر نہین اور جو خطرہ کہ تیرا نفس اپنے لئے اچہا جانے اوسپر نفس کو عتاب کر معلوم ہوا کہ شیطان کا وسوسہ اور نزاع نفس مضر نہین بشرطیکہ مراد نفس و شیطان کی بوجہ انکار و کراہت پوری نہونے پائے دفع خواطر ریا مین لوگ چار طرح پر ہین ایک وہ لوگ کہ جو خطرہ آیا اوسکو شیطان پہ رد کیا اور جہٹلا دیا اور اوسپر اکتفا نکیا بلکہ اوسکے ساتہہ دیر تک لڑائی رکہی یہ امر واقع مین نقصان ہے اسلئے کہ اللہ کی

کرے اسلئے کہ اعتبار خاتمہ کا ہوتا ہے اگر اخلاص سے شروع کرتا اور ریا پر تمام کرتا تو عمل باطل ہوجاتا اسی طرح یہان
اوسکا عکس ہے کہ ریا سے شروع کیا اور اخلاص پر تمام کیا تو باطل ہونا چاہئے غزالی نے کہا یہ دونون قول پہلے
ہمارے نزدیک قطعاً خلاف قیاس فقہی ہین اور جو صورت بالقیاس فقہ درست ہے وہ یہ ہے کہ اگر باعث اوس عمل کا
صرف ریا ہے نہ ثواب ہے غرض نہ طاعت اور خدا سے مطلب تو اس صورت مین شروع عمل ہی ٹھیک نہین افعال مابعد بھی
درست نہوئے اسلئے کہ سرے سے نیت ہی نہین ہے کیونکہ نیت تو اسیکا نام ہے کہ حکم کو باعث دین مانے ہان اگر
ایسی صورت ہو کہ دو باعث جمع ہون تو جتنی نیت صحیح ہوگی اوتنا ثواب ملیگا اور جتنی فاسد ہوگی اوتنا عذاب ہوگا ف
ریا دور کرنے کی علاج یہ ہے کہ اول اوسکے اصول و عروق کی بیخ کنی کیجائے جس سے وہ پیدا ہوتی ہے دوسرے جو خطرہ
ریا سے سر دست ہوتا ہے اوسکو دور کیا جائے بیخکنی اصول کی اسپر موقوف ہے کہ وہ اصول و اسباب معلوم ہون
سو اصل ریا کی محبت جاہ و منزلت کی ہے اگر اسکو مفصل کہا جائے تو تین امر ہین ایک محبت لذت ثنا کی دوسرے
نفرت رنج مذمت تیسرے طمع اوس چیز کی جو لوگون کے قبضہ مین ہے یہی چیزین سبب ریا کا ہوتی ہین اور ریا کا
کو ابھارتی ہین جسطرح حدیث ابوموسی مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کوئی حمیت
سے لڑتا ہے اور کوئی نامور ہی کے لئے انہین کونسا لڑنا اللہ کے لئے ہے فرمایا من قاتل لتکون کلمۃ
اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ ان اصول کا علاج اول مین اس باب کے ذکر ہوچکا ہے یہان وہ علاج جو ریا
کے لئے خاص ہے بیان کیا جاتا ہے انسان جو کسی چیز کی خواہش کرتا ہے تو یہ گمان کرلیتا ہے کہ وہ شئے اوسکے
لئے حال مین یا مال مین بہتر و مفید و لذیذ و نافع ہے اگر یہ جان لے کہ گو درست اسمین مزہ ہے مگر آگے کو نقصان
ہوگا تو اوسپر عدم رغبت اوسکی سہل ہوجاتی ہے اسی طرح طریق علحدگی کا رغبت ریا سے یہ ہے کہ اوسکی مضرت
کو پہچان لے جب یہ جان لیگا کہ ریا سے دل کی صلاحیت جاتی رہتی ہے اور دنیا مین توفیق و آخرت مین منزلت
سے محروم ہوجاتا ہے اور مستحق بڑے غصہ و عذاب الیم کا ہوتا ہے اور وہان کھلم کھلا رسوا ہوگا جبکہ یون پکارا جائیگا
او بدکار او مکار او ریاکار تجکے شرم نہ آئی کہ طاعت خدا کے بدلے دنیا کا اسباب مول لیا بندون کے نزدیک
محبوب بنا اور خدا کے نزدیک مبغوض اونکے لئے آرایش مین رہا اور خدا کے لئے آلایش مین اونسے قریب
ہوتا گیا اور اللہ سے بعید اونکے نزدیک محمود ٹہیرا اور اللہ کے نزدیک مردود اونکی رضا کا طالب ہوا اور خدا کے غضب
کا راغب کیا تیرے نزدیک خدا سے زیادہ حقیر اور کوئی نہ تہا جب بندہ اس رسوائی مین تامل کریگا تو نزدیک اوسکے
ریا حقیر ہوجائیگی اعمال کے ثواب کا اکارت جانا کچھ تہوڑا نقصان و ضرر نہین ہے کیا عجب ہے کہ ایک ہی عمل خالص سے
پلہ حسنات کا جھک جائے اور جب اوسکو ریا کے سبب فاسد کردیا تو وہ عمل بدی کے پلہ مین رکھدیا جائیگا جسکے
سبب سے بدی کا پلہ بھاری ہوگا اور دوزخ مین لے پڑیگا عیاذاً باللہ ریا سے اگر ایک ہی عبادت بیکار ہوجاتی تب بہی

اس بیان سے دوسرا قول اہل شام کا باطل ہوا کہ حذر کرنا خلاف توکل ہے صحیح یہی ٹھیرا کہ حذر کرنا ضرور ہے حارث محاسبی کا
مذہب بھی یہی ہے اور یہی واقع مین درست و بجا ہے نور علم بھی اسیکا شاہد ہے اور اگلے دو قول شاید اون عابدون
کے قول ہین جنکو زیادہ علم نہین پھر جو لوگ قائل حذر کے ہین وہ تین طرح پر ہین ایک تو یہ کہتے ہین کہ کوئی چیز ہمارے
دلون پر اس خوف و انتظار سے زیادہ نہو کیونکہ اگر ہم ایک لحظہ بھی غافل رہینگے تو عجب نہین کہ دشمن ہلاک کر ڈالے
دوسرے یہ کہتے ہین کہ مناسب یون ہے کہ عبادت مین مشغول رہین اور شیطان کا ڈر بھی رکھین اوسکو بھولین نہین تیسرے
جو اہل تحقیق ہین وہ یون کہتے ہین کہ یہ دونون قول غلط ہین پہلے قول کی تو غلطی واضح ہے کہ خدا کو بھول کر شیطان
ہی کے ہو رہے اور ہمکو حکم حذر کا اسلئے تھا کہ وہ ہمکو یاد الٰہی سے نروکے علاوہ اسکے ہمکو حکم ہمیشہ اوسکے یاد کا ہے
دوسرے قول کی یہ غلطی ہے کہ اوسمین بھی شرکت ذکر خدا و ذکر شیطان کی پائی جاتی ہے تو انسان بقدر ذکر شیطان کے
ذکر رحمن سے نقصان و خسران مین رہیگا اور حکم اللہ کا یہ ہے کہ سوا اوسکے کسیکی یاد نہو شیطان ہو یا اور کوئی بہر حال تو
فیصل یہ ہے کہ پہلے بندہ خوف شیطان کا اپنے دل کے ساتھ رکھے اور نفس پر اوسکی دشمنی جما لے جب خوب یقین
اوسکی عداوت کا ہو جائے اور خوف بھی اوسکے اندر ہو تب ذکر خدا مین رہے اور ساری ہمت سے طرف اوسکے متوجہ
ہو اور دلمین شیطان کا ذرا بھی خیال نکرے اہل بصیرت اپنے دلون کو شیطان کی عداوت و گھات مین رہنے سے آگاہ
کرکے اوسکا ڈر لازم رکھتے ہین مگر یاد شیطان مین مشغول نہین ہوتے بلکہ یاد خدا مین رہتے ہین اور اوسکی یاد سے
دشمن کی بدی کو دور کرتے ہین اور نور ذکر کی چاندنی مین وسواس دشمن کو دیکھ لیتے ہین **ف** جیسے اخفاء اعمال
مین حصول اخلاص و ریا سے بچنے کا فائدہ ہے اسی طرح ظاہر کرنے مین یہ فائدہ ہے کہ لوگ پیروی کرین اور اونکو
خیر مین رغبت ہو ولہذا اللہ نے فرمایا ہے ان تبدوا الصدقات فنعما ہی وان تخفوہا وتؤتوہا الفقراء
فہو خیر لکم رہا اظہار سو وہ دو طرح پر ہے ایک تو نفس عمل کو ظاہر کرنا دوسرے عمل کر کے کہدینا اول جیسے صدقہ دینا سب کے
سامنے تاکہ لوگون کو اوسمین رغبت ہو ایک انصاری نے سب سے پہلے ایک تھیلہ زر لاکر دیا تھا پھر اور لوگ دیکھا دیکھی لانے لگے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من سن سنۃ حسنۃ فعمل بہا کان لہ اجرہا واجر من اتبعہ اسیطرح
سارے اعمال ہین جیسے نماز روزہ حج جہاد زکوٰۃ غرضکہ جس عمل کا خفیہ بجالانا ممکن نہین ہے جیسے حج و جہاد و جمعہ وغیرہ تو
افضل اوسمین سبقت کرنا ہے بغرض رغبت دیگران بشرطیکہ آمیزش ریا نہو اور جو عمل کہ اونکا خفیہ کرنا ممکن ہے جیسے
صدقہ و نماز وہان اخفاء افضل ہے غرضکہ نفس بڑا مکار ہے اور شیطان جدا گھات مین لگا ہے اور محبت جاہ کی الگ
دل پر غالب ہے اور اعمال ظاہری آفات سے کم بچتے ہین اور سلامتی اعمال کی خفیہ بجالانے مین ہے سلامت عمل کے
برابر کوئی چیز نہین ظاہر کرنے مین ایسے خطرے ہین کہ ہم جیسے آدمی اونکی برداشت و طاقت نہین رکھتے تو ہمارے لئے
اور ہمارے ضعفاء کے لئے اظہار سے اخفاء ہی اولی ہے دوسری بات یہ تھی کہ عمل کرکے کہدے سو اوسکا حکم بھی مثل

مناجات اور وہ خیر جسکے درپے ہونا منظور تہا جاتی رہی دوسرے وہ جو فقط شیطان کی تکذیب و دفع ہی پر اکتفا کرتے ہین
اور اوس سے لڑائی کرنے مین مشغول نہین ہوتے تیسرے وہ لوگ جو تکذیب مین بہی مصروف نہین ہوتے کیونکہ اسمین
بہی توقف ہوتا ہے گو ذرا سا ہی کیون نہو بلکہ اپنے دلمین ریا کی کراہت اور شیطان کا جہوٹ مصمم کرکے اپنے کام سے
کام رکہتے ہین چوتہے وہ لوگ جو یہ عزم کر لیتے ہین کہ جب شیطان وسوسہ کرے تو اخلاص و مناجات و اخفاے صدقہ
و عبادات اور زیادہ کرین تاکہ شیطان جلے اس مرتبہ کے لوگ شیطان کو غصہ دلاتے رہتے ہین اور اوسکی بیخکنی کرکے اوسکو ناامید
کردیتے ہین کہ پہر اونکے پاس نہ پہٹکے شیطان کو جب یہ عادت بندے کی معلوم ہوجاتی ہے تو پہر وہ اوس سے باز رہتا ہے
کہ مبادا اوسکے حسنات کہین اور زیادہ نہوجائین **حکایت** ایک شخص نے فضیل سے کہا فلان آدمی تمکو برا
کہتا ہے کہا واللہ جسنے اوسکو یہ امر کیا ہے مین اوسکو جلاؤنگا پوچہا وہ کون ہے کہا شیطان پہر کہا الٰہی اللہ تو اوسکو
بخشدے جسنے مجکو برا کہا ہے اور فرمایا کہ میرے اس کہنے سے ضرور شیطان جلتا ہوگا کہ مینے اوس شخص کے حق مین
اللہ کی اطاعت کی رہی یہ بات کہ جب کوئی بشر وساوس شیطان سے خالی نہین ٹہیرا تو قبل اوسکے آنیکے اوسکا منتظر
ہوکر اوسکی گہات مین لگا رہے یا اللہ پر بہروسا کرے کہ وہی اوسکو دور کردیگا یا عبادت مین لگکر شیطان کو بہولجائے
کیا کرے سو اسمین تین قول ہین اہل بصرہ نے کہا کہ زبردست عابدون کو کچہہ حاجت حذر کی شیطان سے نہین ہے
کیونکہ وہ لوگ بالکل اللہ ہی کے ہورہے ہین شیطان خود اونسے کنارہ کرتا ہے اہل شام نے کہا واسطے بچنے
کے پہلے سے گہات مین رہنا اوسکے لئے ہے جسکا یقین کم ہو اور توکل ناقص او جسکا یقین کامل ہے وہ دوسرے سے
کیون ڈریگا عارف کو شرم آتی ہے کہ وہ غیر اللہ سے ڈرے وحدانیت کا یقین اوسکو ڈر سے بے پروا کردیتا ہے بعض نے
کہا کہ شیطان سے ڈرنا ضرور چاہئے جب آدم جنت سی جگہہ مین رہکر مامون نرہے تو غیر نبی اس دار منبع فتن و محن مین
مبتلاے شہوات رہکر کیسے بچسکتا ہے دیکہو موسی علیہ السلام نے کہا تہا ہٰذا من عمل الشیطان اور اللہ نے
کہا ہے یا بنی آدم لا یفتننکم الشیطان کما اخرج ابویکم من الجنة پہر فرمایا انہ یراکم ہو و قبیلہ من
حیث لا ترونہم تمام کتاب عزیز مین از اول تا آخر شیطان سے تحذیر دلائی ہے تو جس چیز سے اللہ ڈرائے حذر دلائے
اوس سے حذر کرنا کچہہ منافی شغل محبت الٰہی کے نہین ہے اسلئے کہ تقاضاے محبت مین سے یہ بہی ہے کہ محبوب
کے حکم کو مانے اوسکے دشمن سے پرحذر رہے کما قال تعالیٰ ولیاخذوا حذرہم و اسلحتہم و اعدوا لہم
ما استطعتم من قوة و من رباط الخیل ابن جبیر نے کہا اگر شکار ایسا ہے کہ ہم اوسکو دیکہتے ہین اور وہ ہمکو نہین
دیکہتا تو غالباً وہ ہمارے ہاتہہ آجائیگا اور اگر ایسا ہے کہ وہ تو ہمکو دیکہتا ہے اور ہم اوسکو نہین دیکہتے تو کیا عجب کہ
وہ ہمپر غالب ہوجائیگا مراد اس سے شیطان ہے دشمن ظاہری سے اگر غفلت ہوگی تو نہایت یہ کہ وہ ہمین مار ڈالیگا
اوسکے مار ڈالنے سے شہادت ملتی ہے لیکن شیطان سے اگر حذر نکیا جائیگا تو اپنے آپکو دوزخ و عذاب الیم مین لیجا پڑیگا

کوئی کسی طرحکی بدی نہ پہنچاسکے اور یہ بات صدمۂ ندمت کے علاوہ ہے اس صورت مین جائز ہے کہ خوف شرارت سے
گناہ کو خفیہ رکھے ساتوین وجہ فقط حیا کا ہونا ہے کہ یہ بھی ایک طرحکا الم ہے علاوہ ندمت اور تکلیف شرارت کے حیا ایک
عمدہ عادت ہے الحیاء خیر کلہ والحیاء شعبۃ من الایمان اسی لئے فاسق مجاہر بہ نسبت اوس شخص کے
جو فسق کو چھپاتا ہے اور شرم کرتا ہے بُرا ہے مگر حیا ساتھہ ریا کے بہت مشابہ ہے کم لوگ اوسکا تمیز کرتے ہین
ہوسکتا ہے کہ آدمی حیا کے سبب اخلاص کرے یا ریا کرے آٹھوین یہ کہ ظہور گناہ سے یہ خوف ہو کہ کوئی دوسرا شخص میری
دیکھا دیکھی ایسا ہی کریگا اسلئے اپنا گناہ زن و فرزند پر بھی ظاہر نکرے ورنہ وہ لوگ بھی اسکی اقتدا کرینگے اور جب اخفاء
گناہ سے یہ مقصود ہوگا کہ لوگ مجکو متقی جانین تو یہ ریا ہے **ف** بعض لوگ عمل کو اس ڈر سے چھوڑ دیتے ہین کہ اوسکے
سبب سے کہین ریا کار نہو جائین یہ اونکی غلطی ہے جب تک آدمی مین عمل کا باعث دینی ہو تب تک عمل کو نچھوڑے بلکہ ریا
کے وسوسے کو ٹالے اور دل مین خدا سے شرم کرے اور اپنے نفس کو سزا دینے کے لئے عمل زیادہ کرے ہان اگر دلمین
بُرائی ریا کی نہو اور نہ خوف و شرم ہو اور نہ عمل کا کوئی باعث دینی ہو فقط ریا ہی باعث عمل ہو تو پھر عمل نکرے مگر یہ
بات اوس شخص سے جو خدا کے لئے عمل کرتا ہے نہایت بعید ہے اسلئے کہ اوسکے ساتھہ اصل قصد ثواب تو رہتا ہے
اور جو عبادات متعلق خلق ہین جیسے امامت خلافت قضا تذکیر تدریس فتوی وغیرہ سو وہ اگر عدل و اخلاص کے ساتھہ
ہون تو افضل عبادات ہین امام عادل کے فضائل احادیث مین بہت آئے ہین ایکدن امام عادل کا دوسرے کی
عبادت شصت سالہ سے بہتر ہوتا ہے مگر چونکہ اسمین خطرے بہت ہین اسی لئے اہل تقوی ہمیشہ اوس سے کنارہ
کرتے رہتے ہین اس مقام کو غزالی رح نے بہت بسط سے لکہا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنا چاہیئے **ف** عبادت
مین لوگون کے دیکھنے سے جو نشاط بندہ کو حاصل ہوتا ہے اونہین سے کون جائز ہے اور کون ناجائز اسکی صورت یہ ہے
کہ جب معلوم ہوجائے کہ محرک اوس نشاط کی ریا ہے تو نا ئد از معتاد ادا نکرے گو ایک ہی رکعت مثلاً کیون نہو اسلئے
کہ خدا کی طاعت پر لوگون کی مدح کی خواہش سے گنہگار ہوگا اور اگر باعث دور ہونا عوائق کا اور غبطہ و رغبت اون لوگونکے
اعمال مین ہو تو موافقت کرنے مین کچھہ مضائقہ نہین **ف** مرید کو قبل عمل و بعد عمل و عین عمل مین کیا کرنا چاہیئے
بہتر یہ ہے کہ تمام اوقات مین اپنی طاعات پر اللہ ہی کے علم پر قناعت کرے علم الہی پر اوسیکو قناعت ہوتی ہے جو اللہ سے ڈرتا
ہے اور اوسی سے توقع رکہتا ہے اور جو شخص غیر سے خوف و توقع رکہیگا تو وہ اوسکی اطلاع کا بھی خواہان ہوگا پھر بعد فراغ عمل
کے بھی یہ خوف رہنا چاہیئے تاکہ اوس عمل کو ظاہر نکرے اور لوگون سے نہ کہے اسکے بعد یہ خوف بھی رہے کہ کہین ایسا نہو کہ
ریای خفی اوسمین آگئی ہو اور مجکو اطلاع نہو اس بنا پر اپنے عمل کے قبول و رد مین شک کرنا ضرور ہے اور اس بات کے
معلوم کرنیسے مناجات و طاعات مین بڑی لذت ملتی ہے ❊

ظاہر کرنے نفس عمل کے ہین اور اسمین بہی بہت خطرہ ہے اِسلئے کہ زبان ہلانے مین کچہہ مشقت نہین ہوتی ہے اور وقت بیان کے کچہہ مبالغہ بہی ہوجاتا ہے لکن یہ اظہار زبانی اگر ریا کے لئے ہے تو اتنی بات ہے کہ عبادت گذشتہ کے فاسد کرنے مین اثر نکریگا بلکہ رہگذر بہ نسبت امراول کے یہ خفیف ہے اِسکا حکم یہ ہے کہ جس شخص کا دل قوی و مخلص ہو اور ریا سے وہ بالکل پاک صاف ستہرا ہو اور وہ مقتدا بہی ہو تو اوسکے اظہار کرنے مین نہایت ترغیب ہے واسطے دوسرونکے اور اگر قائل ریاکار ہے تو یہ اپنے سرسے کی ریاکاری ہوئی ونعوذ باللہ منہ معہذا اگر ریاکار بہی اپنی عبادت ظاہر کرتا ہے اور لوگ نہین جانتے کہ یہ ریاکار ہے تو اوس سے بہی لوگون کو فائدہ ہورہتا ہے گو خاص اوسکے حق مین مضر ہے حدیث مین آیا ہے ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر تو جن اہل ریا کو دیکہہ کر لوگ اعمال خیر پر متوجہ ہوتے ہین وہ مصداق اسی حدیث کے ہین **ف** اصل باب اخلاص مین یہ ہے کہ ظاہر و باطن یکسان ہو لکن یہ درجہ بہت بڑا ہے ہر کسیکو نہین ملسکتا انسان دل و اعضا کے گناہ کرکے چہپاتا ہے اور لوگون کا اوسپر مطلع ہونا برا جانتا ہے حالانکہ اللہ کو سب کچہہ معلوم ہے نیکبخت بے ریاکو بہی اپنے عیب چہپانے چاہئین اور اگر اونپر کوئی مطلع ہو تو اوسکو غم کرنا درست ہے اِس غم و پردہ پوشی کی آٹہہ وجہین ہین ایک یہ کہ اللہ نے جو اِسکا پردہ چہپا رکہا تہا یہ اوس سے خوش تہا اب جو پردہ فاش ہوگیا تو اِسلئے غم ہوا کہ قیامت مین بہی رسوا ہوگا حدیث مین آیا ہے من ستر اللہ علیہ فی الدنیا ستر اللہ علیہ فی الاخرۃ یہ غم قوت ایمان سے پیدا ہوتا ہے دوسرے یہ جانتا ہے کہ اللہ کو ظاہر ہونا گناہون کا برا لگتا ہے اور پردہ پوشی محبوب ہے جس طرح حدیث مین آیا ہے من ارتکب شیئاً من ھذہ القاذورات فلیستر و ابستر اللہ سو ہرچند گناہ سے اوسنے اللہ کی نافرمانی کی مگر دلمین اوس بات کی محبت رہی جو اللہ کو محبوب تہی اور جو چیز اللہ کو بری معلوم ہوتی تہی وہ اِسکو بہی بری لگی اِس ایمان کی علامت یہ ہے کہ اگر کسی دوسرے کا گناہ ظاہر ہوجا ئے تو ایسا ہی غم ہو جیسے اپنے گناہ کے ظاہر ہونیکا ہو تیسرے یہ کہ لوگ گناہ کی وجہ سے مذمت کرتے ہین اوسکا رنج ہوتا ہے دل اور عقل کو غم لگتا ہے یہ دونون طاعت خدا سے باز رہتے ہین اِس اعتبار پر چاہئے کہ جس مدح سے دل خدا کی یاد سے پہرتا ہو اوسکو بہی برا سمجہکر رنج کرے یہ بات قوت ایمان سے ہوتی ہے چوتہے اخفاء گناہ اسلئے کیا جاتا ہے کہ خلق کی مذمت شاق معلوم ہوتی ہے اور اسی لئے رنج بہی ہوتا ہے کہ طبیعت کو ایذا پہنچتی ہے اور رنج کرنا دل کا بسبب مذمت کے حرام نہین نہ انسان اوسکے جہت سے گناہگار ہوتا ہے اِسلئے گناہ کو در پردہ رکہنا اِس خوف سے کہ لوگ برا نہ کہین جائز ہے اتنا چاہئے کہ اللہ کے مطلع ہونے اور اوسکی مذمت کا زیادہ غم ہو پانچوین یہ کہ مذمت کو اِسلئے برا جانے کہ مذمت کرنے اللہ کی نافرمانی کی اور یہ بات بہی ایمان کی وجہ سے ہوتی ہے اِسکی علامت یہ ہے کہ اگر دوسرے کی مذمت سُنے تب بہی اوتناہی رنج ہو جتنا اپنی مذمت سے ہوا ہے کیونکہ علت دونومین ایک ہے چہٹے یہ کہ اخفاء گناہ اِسلئے کرتا ہے کہ مطلع ہونے پر

حسن نے کہا تعجب ہے آدمی سے کہ ہر روز ایک یا دو بار اپنے ہاتھ سے پاخانہ دھوتا ہے پھر تکبر کرتا ہے اور آسمانوں اور زمین کے جبار کا مقابلہ کرتا ہے بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر مین وفی انفسکم افلا تبصرون کہا ہے کہ مراد اس سے جای بول و براز ہے محمد بن حسین بن علی علیہم السلام فرماتے ہین جب کسی کے دلمین کسیقدر کبر آتا ہے اوتنی ہی اوسکی عقل کم ہوجاتی ہے اگر کبر کم ہوگا تو عقل کا نقصان بہی کم ہوگا اور اگر زیادہ ہوگا تو زیادہ **حکایت** سلمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا تہا ایسی بدی کون ہے جسکے ہوتے نیکی کچھہ کام نہ آئے کہا کبر ہے **ف** حدیث مین اترانے اور اترا کر چلنے اور کپڑے لٹکانے کی ذم آئی ہے ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین نہین دیکہتا اللہ اوس شخص کی طرف کہ گھسیٹے چادر اپنی اترا کر رواہ الشیخان دوسر الفظ انکا رفعاً یون ہے اس اثنا مین کہ ایک آدمی اترا تہا اپنی دو چادرون مین اور اوسکو اپنا نفس اچہا معلوم ہوتا تہا کہ دہنسا دیا اللہ نے اوسکو زمین مین وہ گھستا چلا جاتا ہے اوسمین قیامت کے دن تک رواہ الشیخان ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے جو شخص گھسیٹتا ہے اپنا کپڑا تکبر سے اللہ اوسکو دن قیامت کے نہ دیکہے گا **حکایت** ابن اہتم کا سامنے سے حسن بصری کے گذر ہوا وہ کپڑے ریشمی پہنے تہا جو پنڈلی پر تہ بتہ رکہے تہے اور بند قبا کہل رہے تہے ناز نخرے سے چل رہا تہا اوسکو دیکہکر کہا تف ہے اس ناک پہلانے کمر لچکانے گردن مروڑنے پر اپنے دونون طرف دیکہتا جاتا ہے اے بیوقوف اپنے دونون جانب تو کیا دیکہتا ہے دونون طرف اللہ کی نعمتین ہین جنکا نہ تو نے شکر ادا کیا اور نہ اونکو زبان پر لایا اور نہ انکے بارہ مین خدا کا حکم مانا نہ جو حقوق خدا کے اونمین تہے وہ ادا کئے واللہ لوگ ایسے چلتے ہین کہ اونکا جی یہ چاہتا ہے کہ پاگلون کی طرح جہک جہک پڑین یہ نہین جانتے کہ ہر عضو مین ایک نعمت الہی موجود ہے اور شیطان اوس سے لعب ولہو کرنے کو طیار ابن اہتم یہ سنکر لوٹ آیا اور عذر کرنے لگا کہا تجہسے کیا عذر کرتا ہے اللہ کے سامنے توبہ کر تو نے نہین سنا کہ اللہ نے کیا فرمایا ہے ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا **حکایت** عمر بن عبد العزیز نے قبل خلافت کے حج کیا تہا طاؤس نے دیکہا کہ اونکی چال مین تکبر پایا جاتا ہے اپنی اونگلی انکے پہلو مین ماری اور کہا جسکے پیٹ مین غلیظ بہرا ہو اوسکی چال یون نہین ہوتی ہے **حکایت** محمد بن واسع نے اپنے لڑکے کو اتراتے دیکہکر بلایا اور کہا تو جانتا ہے کہ تو کون ہے تیری مان وہ تہی جسکو مین نے دوسو درم کو مول لیا تہا اور تیرا باپ ایسا ہے کہ خدا مسلمانونمین ویسے لوگ بہت نکرے **حکایت** ابن عمر نے ایک آدمی کو دیکہا کہ اپنے پائچے لٹکائے تہا دو تین بار یہ کہا کہ شیطان کے بہت بہائی ہین **حکایت** مطرف بن عبد اللہ نے مہلب کو دیکہا کہ ریشمی جبہ پہنے اتراتا ہے کہا اے بندہ خدا اللہ و رسول اس چال کو برا جانتے ہین کہا تم مجہے پہچانتے ہو کہ مین کون ہون فرمایا ہان مین جانتا ہون ابتدا مین تو ایک نطفہ خراب تہا انتہا کو ایک مردار ناپاک ہوگا اب غلاظت کو لادے پہرتا ہے مہلب یہ سنکر چلا گیا اور وہ چال چہوڑ دی مجاہد نے کہا مراد یتمطی سے اس آیت مین

باب نوان بیان مین کبر و عجب کی برائی کے

قرآن شریف مین مذمت کبر و متکبر و جبار کی بہت جگہہ آئی ہے قال تعالیٰ ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون
فی الارض بغیر الحق وقال تعالیٰ کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار وقال تعالیٰ
وخاب کل جبار عنید وقال تعالیٰ انہ لا یحب المستکبرین وقال تعالیٰ لقد استکبروا
فی انفسہم و عتوا عتوا کبیرا وقال تعالیٰ ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون
جہنم داخرین اور حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے داخل نہوگا جنت مین وہ شخص جسکے دلمین برابر ایک دانہ رائی
کے کبر ہوگا اور نہ وہ شخص جسکے دلمین برابر ایک دانہ رائی کے ایمان ہوگا رواہ مسلم اور حدیث قدسی مین فرمایا ہے
اللہ کہتا ہے کبریا میری چادر ہے عظمت میرا تہمد ہے جو کوئی انمین مجھسے نزاع کریگا مین اوسکو دوزخ مین ڈالونگا اسکو
مسلم و ابوداؤد نے ابو ہریرہ و ابو سعید سے روایت کیا ہے ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہے جسکے دلمین برابر دانہ رائی کے
کبر ہوگا اللہ اوسکو اوندہے منہہ دوزخ مین ڈالیگا رواہ احمد والبیہقی فی الشعب سلمہ بن کعب نے رفعًا
کہا ہے آدمی اپنے آپ کو ہمیشہ اونچا کرتا ہے کہ انجام کو جبارون کی فہرست مین درج ہوجاتا ہے رواہ الترمذی
حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے دوزخ مین سے ایک گردن نکلیگی جسمین دو کان سننے والے دو آنکھین دیکھتی ایک
زبان بولتی ہوگی وہ کہیگی کہ مجھکو تین قسم کے آدمی حوالہ ہوئے ہین ایک جبار عنید دوسرے مشرک تیسرے مصور
رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا رفعًا یون ہے جنت دوزخ مین باہم گفتگو ہوئی دوزخ نے کہا مجھکو متکبرین جبارین
ملینگے جنت نے کہا پہر مجھے کیا ہے جو مجھکو ضعیف افتادہ عاجز لوگ ملینگے اللہ نے جنت کو کہا تو میری رحمت ہے
مین تجھسے جسپر چاہونگا رحمت کرونگا دوزخ کو کہا تو میرا عذاب ہے تجھسے جسکو چاہونگا عذاب دونگا اور مین تم دونو
لوگون سے بہر دونگا رواہ الشیخان حدیث ابن عمر مین رفعًا آیا ہے دوزخ کے لوگ درشت خو سنڈے متکبر بہت
جوڑنے والے کچہہ نہ دینے والے ہین اور جنت کے لوگ ضعیف و ذلیل رواہ احمد والبیہقی عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ نے کہا ہے متکبر لوگ قیامت کو آدمیون کی سی صورت کی چیونٹیان بنکر اوٹھینگے لوگ اونپر پاؤن
رکھکر چلینگے ہر ایک طرح کی ذلت اونپر سوار ہوگی پہر جہنم کے قیدخانہ مین جسکو بولس کہتے ہین مقید ہونگے اور سب آگون
کی آگ اونکو آلیگی دوزخیون کا نچوڑا اور پیپ گاڑہا پینے کو ملیگا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب
ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا کوئی مسلمان کسی مسلمان کو حقیر نہ جانے اسلئے کہ مسلمانون مین جو صغیر ہے وہ اللہ کے نزدیک بڑا
ہے احنف بن قیس نے کہا تعجب ہے کہ آدمی زاد تکبر کرے حالانکہ وہ دو بار پیشاب کی جگہہ سے نکلا ہے ٥

	از رہ بول دو بار آمدہ		از شکم تا بہ کنار آمدہ	۰

اونکو اپنا کلیم کیا **حکایت** یونس بن عبید جب عرفات سے پھرے کہنے لگے کہ اگر مین لوگون مین نہوتا تو یقیناً اُنپر رحمت ہوتی
اب مجھے ڈر ہے کہ شاید میرے سبب سے یہ کہین رحمت سے محروم نرہے ہون زیاد نمیری نے کہا جو زاہد خاکسار نہین ہے وہ
درخت بے ثمر ہے **حکایت** مالک بن دینار نے کہا کوئی اگر دروازہ مسجد پر کھڑا ہو کر پکارے کہ جو تم سب مین برا ہو وہ
باہر نکلے تو مجھسے پہلے کوئی نہ جا سکے سب سے آگے مین ہی دوڑون ہان جسکے اندر طاقت دوڑنے کی مجھسے زیادہ ہو وہ
بڑہ جائے تو بہ ہیجائے ابن مبارک نے اِس بات کو سُنکر کہا مالک اِسی جہت سے مالک ہوا ہے فضیل نے کہا ہے جو شخص محبت
ریاست کی رکہتا ہے وہ کبہی فلاح نہ پائیگا **حکایت** ایکبار سرخ آندہی اور زلزلہ آیا موسی بن قاسم نے پاس محمد
بن مقاتل کے جاکر کہا کہ تم ہمارے امام ہو اللہ سے دعا مانگو کہ یہ آفت دور ہو وہ رونے لگے اور کہا تم اگر میرے سبب سے
ہلاک نہو تو مین اسی کو غنیمت جانون یہ کہتے ہین مینے حضرت صلعم کو خواب مین دیکھا مجکو فرمایا محمد بن مقاتل کی دعا سے اللہ نے
آندہی وغیرہ دور کر دی جملہ اکابر نے کہا ہے کہ جو شخص اپنے نفس کی کچہہ بہی قدر جانتا ہے اوسکو تواضع سے کچہہ بہرہ
نہین ہے ابو یزید بسطامی نے کہا ہے آدمی کو جب تک یہ گمان ہے کہ خلق مین کوئی مجھسے برا ہے تب تک وہ متکبر ہے
پوچھا پہر تواضع کیا ہے کہا جب اپنے نفس کے لئے نہ کوئی مقام جانے اور نہ حال **ع**

گاہے خلش غرور باشد مارا
ما ہیچ نہ ایم درو وہم ہستی

گہ ناخن عجز می خراشد مارا
ہر لحظہ تصور ئے تراشد مارا

ابو سلیمان نے کہا جتنا مین اپنے جی مین پست رتبہ وحقیر ہون اگر تمام خلق مجکو اوتنا کم رتبہ کرنا چاہے تو نکر سکے گی
عروہ بن الورد نے کہا خاکساری ایک جال ہے حصول شرف کا آدمی سوای تواضع کے سب نعمتون پر محسود ہوتا ہے
سلف نے کہا عزت اوسیکو ہے جو خدا کے لئے ذلیل ہو برتری اوسکو ہے جو اللہ کے لئے فروتنی کرے مامون وہ ہے
جو خدا سے ڈرے نفع اوسکو ہے جو اپنے نفس کو اللہ کے ہاتہہ بیچ دے **حکایت** عطا سلمی جب آواز رعد کی سُنتے
اوٹھتے بیٹھتے اور مانند عورت صاحب دردزہ کے پیٹ پکڑتے اور کہتے یہ بلا میرے سبب سے تمپر آئیگی اگر مین مرجاؤن تو
تمکو راحت پہنچے بشر حافی نے کہا دنیادارون کے لئے یہی سلام ہے کہ اونکو سلام نکرو **حکایت** ایک شخص نے
ابن المبارک سے کہا تمکو جو توقع ہو وہ اللہ دے کہا توقع بعد معرفت کے ہوتی ہے یہان سرے سے معرفت ہی نہین
ہے **ف** کبر دو طرح پر ہے ایک کھلا دوسرا چھپا کبر باطن تو عادت نفس کا نام ہے اور کبر ظاہر وہ اعمال ہین جو اعضا سے
صادر ہوتے ہین اور واقع مین عادت باطنی ہی کا نام کبر رکہنا ٹھیک ہے کیونکہ اعمال اوسی عادت کے ثمرات ہین
اسیلئے جب اعضا پر اثر ظاہر ہوتا ہے تو کہتے ہین کہ تکبر کیا اور جب تک اوسکا ظہور نہین ہوتا تو یون کہتے ہین کہ اوس کے
نفس مین کبر ہے سو کبر یہ ہے کہ نفس اپنے آپ کو دوسرے پر فائق پاکر راحت پائے اور اسی کی طرف جُھکے کیونکہ کبر ایک
امر اضافی ہے اِسکے لئے کئی چیزین درکار ہوتی ہین ایک تکبر کرنے والا دوسرا وہ جسپر تکبر کرتا ہے تیسرے وہ چیز جس سے

ثم ذهب الی اهله یتمطی تبختر ہے یعنی اتراتے چلنا **ف** جسطرح کبر و اترانے و ناز نخرے کرنیکی برائی آئی ہے اسیطرح
تواضع وخاکساری کی فضیلت بہی فرمائی ہے ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین نہین بڑہائی اللہ نے کسی بندہ کو بباعث عفو کے مگر
عزت اور خاکساری نہ کی کسینے واسطے اللہ کے لیکن اونچا کردیا اللہ نے اوسکو رواہ مسلم مراد رفعت درجہ ہے ٥

دیکہا تو خاکساری ہی عالیمقام ہے	جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی

حدیث انس مین فرمایا ہے خوشحال وہ شخص ہے کہ مسکنت کی حالت مین ہنو اور فروتنی کرے اور جو مال کہ بے گناہ جمع
کیا ہے وہ اوٹہائے اور خوار و محتاج پر رحم کرے اور فقہ و حکمت والون سے ملے یعنی ٥

تواضع ز گردن فرازان نکوست	گدا گر تواضع کند خوی اوست

رواہ البزار فرمایا جو کوئی خاکساری کرتا ہے واسطے اللہ کے اللہ اوسکو بلند رتبہ کردیتا ہے اور جو کوئی بیچ کی چال چلتا ہے
اوسکو تونگر کردیتا ہے اور جو کوئی بیجا صرف کرتا ہے اوسکو محتاج کردیتا ہے اور جو اللہ کا بہت ذکر کرتا ہے اللہ اوسکو چاہنے
لگتا ہے عائشہ صدیقہ رض نے کہا تم افضل عبادت سے غافل ہو وہ تواضع ہے یوسف بن اسباط نے کہا بہت سے عمل سے تہوڑا
ورع کافی ہے اور بہت سے مجاہدہ سے تہوڑی فروتنی وخاکساری بس ہے فضیل سے پوچہا تواضع کیا ہے کہا انقیاد امر حق
کو کسی طفل یا جاہل سے سُننے قتادہ نے کہا جس کسیکو مال یا جمال یا بیان یا علم عنایت ہوا ہے اور وہ اوسمین تواضع
نہین کرتا تو یہ چیزین دن قیامت کو اوسپر وبال جان ہوجاینگی **حکایت** کسینے عبدالملک بن مروان سے پوچہا تہا
کہ مردونمین کون شخص بہتر ہے کہا جو باوجود قدرت کے تواضع کرے اور باوجود رغبت کے زہد بجالائے اور قابو پاکر
انتقام نہ لے **حکایت** ابن سماک پاس ہارون رشید کے گئے اونکی فروتنی دیکہکر کہا آپکا اس شرف وکرامت کے
ساتہہ تواضع کرنا خود آپکے شرف سے بہتر ہے پہر کہا امیر المومنین اگر اللہ کسیکو جمال وشرف وحسب ومال عنایت
کرے اور وہ اپنے جمال مین پارسا رہے اور مال سے لوگون کے ساتہہ سلوک کرے اور حسب مین خاکساری بجالائے
تو اللہ کے دفتر مین ولی اللہ لکہا جائیگا ہارون نے کاغذ و دوات وقلم منگاکر اس بات کو اپنے ہاتہ سے لکہا **حکایت**
سلیمان علیہ السلام صبحکو ملاحظۂ اغنیا و شرفا کرکے پاس مساکین کے آکر بیٹہہ جاتے فرماتے مسکین کی گذر مسکینون ہی
مین ہوتی ہے ع ما للغریب سوی الغریب انیس ٭ حسن نے کہا تواضع یہ ہے کہ جب آدمی گہر سے باہر نکلے
تو جو مسلمان رستہ مین ملے اوسکو یہ سمجہے کہ وہ مجہسے بہتر و زیادہ ہے مجاہد نے کہا جب اللہ نے قوم نوح علیہ السلام
کو غرق کردیا تو پہاڑ آپسمین ایکدوسرے سے اونچے اور بڑے ہونے لگے کوہ جودی نے فروتنی کی اللہ نے اوسکو بلند رتبہ
کردیا کہ نوح کی ناؤ اوسی پر جا ٹہیری ٥

نئے گفت کہ من ہیم شکر خورد	شاخے کہ بلند شد تبر خورد

ابو سلیمان نے کہا اللہ نے جو لوگون کے دلون کا حال معلوم کیا تو کسی مین موسی علیہ السلام کیسی تواضع نپائی اسلئے

لوگون جیسا ہے قال تعالی انؤمن لبشرین مثلنا وقال ان انتم الا بشر مثلنا وقال تعالی
لئن اطعتم بشرا مثلکم انکم اذا لخاسرون یہ دونون قسمین تکبر کے قریب قریب ہین تیسری قسم تکبر کرنا ہے
بندون پر کہ آپکو بڑا اور دوسرے کو حقیر و بُرا جانے یہ قسم اگرچہ ہر دو قسم مذکور سے کم ہے تاہم دو طرح سے بہت بڑی ہے
ایک یہ کہ عظمت و کبریا و عزت مالک برحق قادر مطلق ہی کو زیبا ہے نہ بندۂ مملوک ضعیف و عاجز کو جو کسی چیز کی قدرت نہین رکہتا

مرا او را رسد کبریا و منی	٥	کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی

سو جب بندہ کبر کریگا تو گویا شریک وصف خاص وحدہ لاشریک لہ ہوا چاہتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی غلام بادشاہ کی
تاج سلطنت اپنے سر پر رکہہ کر اوسکے تخت پر بیٹہہ جائے تو سلطان کو کتنا غصہ اوسپر ہوگا اور وہ کیسی کیسی رسوائی کا
نشانہ بنیگا کیونکہ یہ بڑی جرأت و گستاخی و بے ادبی کی حرکت ہے جسکا وہ مرتکب ہوا ہے دوسرے یہ کہ کبر سے خلاف
حکم خدا کے کرنے لگتا ہے اور جب کسی بندہ سے حق بات سنتا ہے تو اوسکو نہین مانتا بلکہ رد و انکار کے لئے طیار ہو جاتا
ہے جسطرح مناظرہ مین دیکہا سنا جاتا ہے قال تعالی واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم
فحسبہ جہنم ولبئس المہاد یہ بیان ہے جزا و ضد کبر کا **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو پڑہ کر او انا للہ الخ
کہکر فرمایا ایک آدمی تو کہڑا ہو کر اچہی بات کہنے لگا اور مارا گیا دوسرا یہ کہنے کہڑا ہوا کہ جو لوگ اچہی بات کا امر کرتے ہین اونکو
کیون قتل کرتے ہو تو متکبر نے اوسکو بہی نہ چہوڑا جسنے اچہی بات بتائی تہی اوسکو بہی مار ڈالا اور جسنے بُری بات سے
منع کیا تہا اوسکو بہی کبر کے مارے مار ڈالا ابن مسعود کہتے ہین آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ جب اوس سے کوئی کہے
کہ خدا سے ڈر تو وہ جوابدے کہ تم اپنے نفس کی تو حفاظت کرو **ف** جن چیزون سے تکبر ہوتا ہے وہ دو طرح پر ہین ایک
دینی دوسری دنیاوی دینی دو قسم ہین علم و عمل دنیاوی پانچ قسم ہین نسب و جمال و قوت و مال و کثرت اصحاب و احباب
تو یہ سب سات سبب ہوئے سو علم کا یہ حال ہے کہ علماء کو بہت جلد کبر آتا ہے عالم اپنے جی مین جمال و کمال علم سے واقف
ہو کر آپکو بڑا اور دوسرون کو حقیر و جاہل جانتا ہے اور اونکی طرف یون دیکہتا ہے گویا کہ جانورون کو دیکہتا ہے اور متوقع
لوگون کی ابتدا السلام کا رہتا ہے اگر آپ پہلے سلام کیا یا کسیکے سلام کا جواب دیا یا کسیکی تعظیم کی یا دعوت منظور کر لی تو
اونپر اپنا احسان جانتا ہے یا اسکی شکر گذاری اونپر لازم سمجہتا ہے اکثر یہ ہوتا ہے کہ لوگ اوسکے ساتہہ سلوک کرتے ہین
وہ کسیکے ساتہہ سلوک نہین کرتا اوسکے پاس سب آتے ہین وہ کسیکے پاس نہین جاتا اور اپنی نجات کی توقع بہ نسبت
اور لوگون کے زیادہ رکہتا ہے وعلی ہذا القیاس تو ایسے عالم کو جاہل کہنا چاہئے اسکو کسنے عالم کیا ہے علم حقیقی تو یہ
ہے کہ جس سے آدمی اللہ کو اور اپنے نفس کو پہچانے اور خطر خاتمہ کو جانے کیونکہ بڑا مواخذہ تو عالم ہی سے ہوگا اس علم سے
زیادتی خوف و خضوع و خشوع کی ہوتی ہے یہ علم مقتضی اسکا ہے کہ سب کو آپسے بہتر جانے عالم سے شکر نعمت علم کا کم
ادا ہوتا ہے اور وجہ اس بیخوفی کی یہ ہے کہ وہ کسی ایسے علم مین مشغول ہے کہ برائے نام علم ہے نہ علم حقیقی جیسے طب

تکبر کرتا ہے بخلاف عجب کہ اوسمین فقط ایک صاحب عجب ہوتا ہے وگر صحیح فرضاً اگر کوئی انسان اکیلا ہی پیدا ہو تو ہو سکتا ہے کہ
وہ عجب کرے مگر متکبر نہین ہو سکتا جب تک کہ غیر کے ساتھہ ہو اور اپنے نفس کو اوصاف کمال مین اوس دوسرے پر
فائق نجانے نرا اپنے نفس کا بڑا جاننا کفایت نہین کرتا اگر آپ کو بڑا جانتا ہے مگر غیرون کو آپ سے بڑھکر یا اپنے برابر سمجھتا ہے
تو یہ تکبر نہین اسی طرح اگر غیر کو حقیر جانتا ہے اور آپکو اوس سے زیادہ حقیر سمجھتا ہے تو یہ بھی تکبر نہوا یا دوسرے کو اپنے مثل ہی
سمجھے تب بھی تکبر نہین ہوگا کیونکہ تکبر مین یہ ضرور ہے کہ ایک رتبہ اپنے نفس کا سمجھے اور ایک رتبہ غیر کا پھر اپنے رتبہ کو غیر کے
رتبہ سے بہتر جانے تب کہین کبر پیدا ہوگا اسی کا نام عزت وعظمت بھی ہے ابن عباس نے ان فی صدورھم الا کبر
ماھم ببالغیہ مین کہا ہے کہ مراد عظمت ہے جو اونکو نہ ملیگی وہ اعمال جو کبر سے صادر ہوتے ہین بیشمار ہین اور یہ آفت کبر
مہلک ہے اس سے خواص لوگ تباہ ہو جاتے ہین عابد زاہد عالم اس سے خالی نہین ہوتے پھر عوام کا کیا ذکر ہے یہ آفت
کیون نہ بڑی ہو حضرت نے اسکی شان مین کہا ہے لا یدخل الجنۃ من فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر
سب سے بڑی قسم کبر کی وہ ہے جو علم سے فائدہ لینے نہ دے اور امر حق کو ماننے نہ دے اور اوسکا منقاد ہونے نہ دے ایسے ہی
کبر و متکبر کے حق مین آیا ہے والملائکۃ باسطوا ایدیھم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون
بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم عن آیاتہ تستکبرون اور فرمایا ہے ادخلوا ابواب جھنم
خالدین فیھا فبئس مثوی المتکبرین وقال تعالی ثم لننزعن من کل شیعۃ ایھم اشد
علی الرحمن عتیا یعنی دوزخیون مین سے سخت عذاب اونکو ملیگا جو سرکشی مین زیادہ گڑے تھے اور فرمایا ہے فالذین
لا یومنون بالآخرۃ قلوبھم منکرۃ وھم مستکبرون اور فرمایا ان الذین یستکبرون عن عبادتی
سیدخلون جھنم داخرین عیسی علیہ السلام نے کہا ہے کھیتی نرم زمین مین پیدا ہوتی ہے پتھر پر نہین ہوتی
اسی طرح حکمت تواضع کرنیوالے کے دلمین اثر کرتی ہے متکبر کے دل مین اثر نہین کرتی دیکھو اگر آدمی اپنا سر
نہایت اونچا کرلے اور چھت تک پہنچ جائے تو اوسی کا سر ٹوٹے گا اور اگر جھکا رہیگا تو آرام وسایہ دونون پائے گا

ف جس شخص پر تکبر کیا جاتا ہے اوسکے اقسام ومدارج ہین کیونکہ آدمی باعتبار سرشت کے ظلوم وجہول ہے اسلئے
کبھی خالق پر تکبر کرتا ہے اور کبھی مخلوق پر سو اللہ پر تکبر کرنا بدترین اقسام کبر ہے باعث اسکا نرا جہل وتمرد ہوتا ہے جیسے
نمرود وفرعون نے کیا تھا وقال تعالی واذا قیل لھم اسجدوا للرحمن قالوا وما الرحمن انسجد لما تامرنا
وزادھم نفورا نمرود نے دلمین یہ ٹھانا تھا کہ رب آسمان سے لڑون گا اور فرعون نے کہا تھا انا ربکم الاعلی
اور جو اللہ کے نیک بندے ہین وہ برخلاف اس حال کے ہین کما قال تعالی لن یستنکف المسیح ان
یکون عبداللہ ولا الملائکۃ المقربون ومن یستنکف عن عبادتہ ویستکبر فسیحشرھم الیہ
جمیعا دوسرے تکبر کرنا ہے رسولون پر اپنے نفس کو عزت دار وبلند سمجھکر نہین چاہتا کہ کسی ایسے شخص کا تابعدار ہو جو اور

بڑا گناہ ہے فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون عالم و عابد باعتبار کبر کے تین طرح پر ہوتے ہین ایک یہ کہ کبر دل مین موجود
ہے کہ اپنے نفس کو دوسرے سے بہتر سمجھتا ہے مگر کوشش کر کے تواضع کرتا ہے تو ایسے شخص کے دل مین درخت کبر کا جما
ہوا ہے گو اوسنے شاخین اوسکی بالکل کاٹ ڈالی ہین دوسرے یہ کہ کبر کو افعال مین بھی ظاہر کرتا ہے جیسے بلند بیٹھنا ہمسرون
سے آگے بڑھنا اور جو کوئی اوسکے حق مین قصور کرے اوسکو برا جاننا پھر عالم رخ بدلتا ہے گویا کہ منھہ پھیر لیا عابد ترش رو ہو کر
پیشانی پر شکن ڈالتا ہے اور یہ خبر نہین کہ تقوی ماتھے مین نہین کہ اوسپر شکن ڈالی جاوے نہ چہرے مین ہے کہ اوسکو ترش کیا
جاوے نہ رخسار مین ہے کہ اوسکو پھیرا جاوے نہ گردن مین ہے کہ اوسکو جھکایا جاوے نہ دامن مین ہے کہ اوسکو سمیٹا جاوے
تقوی تو دل مین ہوتا ہے التقوی ھھنا تیسرے یہ کہ کبر زبان پر ظاہر ہو اور اوسکے سبب سے دعوی و فخر و مباحات و تزکیہ
نفس و احوال و مقامات کا ذکر کرے اور دوسرون پر علم و عمل مین غالب ہونا چاہے یہ مرتبہ اگلے مراتب سے ظہور کبر مین
زیادہ ہوتا ہے تیسری چیز کبر کی حسب نسب ہے جسکا نسب شریف ہے وہ اوس شخص کو جسکا نسب ویسا نہین ہے گو
علم و عمل مین اس سے بڑھ کر ہے حقیر جانتا ہے اور بعض لوگ تکبر نسب کا ایسا کرتے ہین کہ گویا اورون کو اپنا غلام جانتے ہین
اور اونکے ملنے جلنے پاس بیٹھنے سے نفرت کرتے ہین تفاخر نسب کا اونکی زبان پر رہتا ہے اور یہ ایک ایسی چھپی آگ ہے
کہ اہل نسب اوس سے خالی نہین ہوتے اگرچہ نیکبخت و عاقل ہون **حکایت** ابوذر نے روبرو حضرت کے ایک
شخص کو کہا کہ او کالی عورت کے بچے فرمایا ای اباذر طف الصاع بالصاع لیس لابن البیضاء علی ابن السوداء
فضل رواہ ابن المبارک یعنے دونون پلے برابر ہین گوری عورت کے بچے کو کالی عورت کے بچے پر کچھہ زیادتی نہین
ابوذر کہتے ہین مین یہ سنکر لیٹ گیا اور اوس شخص سے کہا کہ تو میرے گال کو پامال کر حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے لوگ اپنے
باپ دادون کا فخر کرتے ہین حالانکہ وہ جہنم کے کوئلے ہوگئے ہین یا خدا کے نزدیک گبریلے سے بھی زیادہ ذلیل ہین جو دن
بھر اپنی ناک سے غلیظ کریدتا رہتا ہے رواہ ابوداؤد والترمذی و ابن حبان چوتھی چیز تکبر کی جمال ہے اور یہ کبر
اکثر عورتون مین ہوتا ہے اسکا ثمرہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیوب و نقصانات و غیبت زبان پر آتی رہتی ہے حضرت کے
پاس ایک عورت آئی تھی عائشہ نے ہاتھہ کے اشارہ سے کہا کہ یہ بونی ہے حضرت نے کہا تو نے اسکی غیبت کی اسکا منشا
وہی کبر مخفی تھا اسلئے کہ اگر خود پستہ قد ہوتین تو اوسکو بونی نہ کہتین اپنے قد کو اچھا جانا اسلئے اوسکو بونی کہدیا پانچوین
چیز کبر کی مال ہے یہ خزانہ ملوک و رؤسا مین ہوتا ہے اور اموال تجارت مین پاس تجار کے اور گاؤن والونمین بابت
زمین کے اور آرائش والون مین بابت لباس و سواری کے پس جو غنی ہوتا ہے وہ فقیر پر تکبر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تو بھکمنگا
محتاج ہے مین چاہون تو تجھہ جیسے کو خرید لون اور تجھسے اچھے اچھون سے خدمت لون تیری کیا اصل ہے جتنا تو
سال بھر مین کماتا ہے اوتنا مین ایک دن مین دیڈالتا ہون اسی طرف اللہ نے اشارہ کیا ہے فقال لصاحبہ وھو
یحاورہ انا اکثر منک مالا واعز نفرا یہ کلمہ تکبر کا اوسنے مال و اولاد کی جہت سے کہا تھا اور اسی جنس کا تکبر قارون کو بھی تھا

وحساب ولغت وشعر ونحو وفقہ وفصل خصومات وطریق مجادلہ ان علمون کے سیکہنے سے البتہ نفاق وکبر سے بہرجاتا ہے
سو یہ علوم نہین ہین بلکہ فنون وصناعات ہین دوسرے یہ کہ شروع علم مین نفس نکما اور اخلاق بد ہمراہ ہوتے ہین کیونکہ
اول وہ طرف تزکیہ النفس وتہذیب قلب کے متوجہ نہین ہوا اور نہ عبادت وریاضت مین اوسنے مجاہدہ کیا پہر جب علم
مین داخل ہوا تو اوسکے دلمین علم کو اچہی جگہہ نہ ملی اوسی خبیث جگہہ مین علم رہا اسلئے اوسکا ثمرہ بہی اچہا نہوا اور نہ کچہ
اوسکا اثر خیر مین ظاہر ہوا حدیث مین آیا ہے ایک لوگ ایسے ہونگے کہ قرآن پڑہینگے وہ اونکے گلون سے تجاوز نکریگا
اور کہینگے کہ ہمنے قرآن پڑہا ہے ہمسے زیادہ کون عالم ہے وہ سب دوزخ کے کندے ہونگے اگر حضرت یہ نہ فرماتے کہ سیاتی
علی الناس زمان من تمسک فیہ بعشر ما انتم علیہ نجا تو ہمارے اعمال بد تو یہی چاہتے تہے کہ ہم دریاے
ناامیدی مین ڈوبجائین اور اب بہی دسوان حصہ صحابہ کے اعمال کا کون کرتا ہے کاش اگر دسوان حصہ بہی ہمسے ادا ہوتا
تو ہم اوسکو غنیمت جانتے یہ حال غزالی نے اپنے وقت کا لکہا ہے یہ ۵۰۰ہجری مین تہے ہم اسوقت شروع چودہوین صدی
مین ہین ہمارے زمانے کو اونکے زمانہ سے وہ نسبت بہی نہین ہے جو اونکے زمانے کو صدر اول وقرن اول سے تہی کیونکہ
اب ہزار برس پر تین سو برس اور زیادہ گذر گئے اور دنیا بالکل متغیر ہوگئی خدا جانے ہم نالائقون کا کیا حال ہوگا دسوان حصہ
کجا دسوین حصہ کا دہم حصہ بہی تو حاصل نہین ہے اللہ ہی اپنے فضل عمیم ورحم جسیم سے اگر بیڑا پار لگا لیگے تو لگا لیگے ورنہ
خیر وعافیت ہے دوسری چیز تکبر کی عمل وعبادت ہے زاہد عابد لوگون کے دل اپنی طرف مائل کرنیسے خالی نہین ہوتے
عبادت کیا کرتے ہین گویا خلق پر احسان رکہتے ہین پہر اپنے نفس کو ناجی اور سب کو تبہ کار وہالک خیال کرتے ہین
حالانکہ واقع مین خود ہی ہالک ہین حدیث مین آیا ہے کہ جب تم کسی شخص کو سنو کہ وہ کہتا ہے کہ سب لوگ ہلاک ہوگئے تو جانو
کہ سب سے زیادہ ہلاک وہی ہوگا یہ اسیلئے فرمایا کہ وہ خلق اللہ کو حقیر جانتا ہے اسی طرح دنیا مین طالب تعظیم واحترام رہتا ہے
تو گویا دین ودنیا دونون مین متکبر ہے عیاذاً باللہ اللہ بندون کے دل کو دیکہتا ہے جاہل گناہگار جب خدا سے ڈر کر توبہ
کریگا تو وہ اپنے دل سے خدا کا مطیع ہوا اور عالم وعابد متکبر سے زیادہ مطیع خدا کا ٹہیرا کبہی بیوقوفی سے یہ کہتا ہے کہ
دیکہو اسکا کیا حال ہوگا اگر اتفاقاً موذی پر کوئی رنج ومصیبت آگئی تو اوسکو اپنی کرامت سمجہتا ہے کہ خدا نے ہمارا بدلہ
لیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ نہین دیکہتا کہ کفار نے اللہ ورسول کو گالیان دین اور مشرکین نے انبیاء کو بہت کچہ
ستایا تہا اور تکلیف پہنچائی تہی یہانتک کہ بعض کو مار ڈالا مگر اللہ نے کفار ومشرکین کو دنیا مین مہلت دی اور عذاب
نکیا بلکہ بعض مسلمان ہوگئے اونکو نہ دنیا مین کچہہ تکلیف ہوئی نہ آخرت مین یہ عابد جاہل زاہد متکبر گویا یہ سمجہتا ہے کہ
مین اللہ کے نزدیک انبیاء ورسل سے بہی بڑہکر ہون کہ اونکا انتقام تو نہ لیا اور میرا بدلہ لیا غرضکہ احمق اپنے دلمین اتنا کبر
وحسد وریا رکہتا ہے کہ شیطان اوسکو اپنا مسخرہ بنائے رہتا ہے اوسپر یہ طرہ ہے کہ اپنے عمل کا اللہ پر احسان رکہتا ہے
حاصل یہ کہ جسکا اعتقاد یقینی اس بات پر ہے کہ وہ کسی بندہ سے بہتر ہے تو اوسکے عمل سب برباد گئے کیونکہ جہل سب مین

ایک بری عادت ہے تکبر کی ابو الدردا نے کہا ہے بندہ اللہ سے دور ہوجاتا ہے جب تک کہ اوسکے پیچھے لوگ چلتے ہین
عبد الرحمن بن عوف اپنے غلامون سے ممتاز نہ تھے صورت ظاہری مین اونکا اور اپنا لباس وغیرہ مین ایک سا حال رہتے
تھے حضرت کبھی اصحاب کے ساتھہ چلتے تو اونکو آگے کر دیتے آپ بیچ مین یا پیچھے ہوتے یہ امر واسطے تعلیم کے تھا
یا دفع وسوسہ کبر و عجب کے اور کسیکی یہ عادت ہوتی ہے کہ دوسرے سے ملنے کو نہین جاتا گو اوسکے ملنے سے خیر و برکت دینی
حاصل ہو پھر کسیکی عادت ہے کہ اگر کوئی اپنے پاس آبیٹھے تو برا لگے سامنے بیٹھے تو کچھ مضائقہ نہین حالانکہ تواضع
اسکے برعکس ہے انس کہتے ہین مدینہ مین ایک لونڈی تھی حضرت کا ہاتھہ پکڑکر جہان چاہتی لیجاتی آپ اپنا ہاتھہ اوس سے
نہ چھوڑاتے ایک عادت یہ ہے کہ پاس بیمارون کے نہ بیٹھے اونسے احتراز کرے یہ بھی تکبر مین داخل ہے ابن عمر اپنے
ساتھہ کھانے کسی کوڑہی و سفید داغ والے اور بیمار کو نہ روکتے ایک عادت یہ ہے کہ گھر مین اپنے ہاتھہ سے کوئی کام
نکرے حالانکہ تواضع اسکے خلاف ہے ایک عادت یہ ہے کہ اپنے گھر کی کوئی چیز اپنے ہاتھہ مین اوٹھاکر نہ لائے حالانکہ
حضرت بنفس نفیس اکثر چیزین لے آتے تھے علی مرتضی نے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنے عیال کے لئے کچھ اوٹھا لائے تو
اوسکے کمال مین کچھ بٹہ نہین لگتا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ امیر لشکر تھے پانی کا گھڑا خود حمام مین لیجاتے ابو ہریرہ طرف سے مروان
کے امیر مدینہ تھے بازار سے لکڑیون کا گٹھا اوٹھا لاتے اور کہتے امیر کو رستہ دو عمر رضی اللہ عنہ بائین ہاتھہ مین گوشت
اور داہنے ہاتھہ مین درہ لئے بازار مین گشت کرتے اپنے گھر مین آتے علی مرتضی نے ایک درم کا گوشت خرید کرکے
اپنی چادر مین رکھہ لیا کسینے کہا مین لے چلون فرمایا عیالدار ہی کو اسکا لیجانا زیبا ہے ایک عادت لباس کی ہے
کہ اوس سے بھی تکبر ٹپکتا ہے اور تواضع ظاہر ہوتی ہے حضرت نے فرمایا ہے البذاذة من الایمان مراد بذاذت
سے کم قدر لباس ہے زید بن وہب نے کہا مینے عمر فاروق کو دیکھا کہ درہ لیکر بازار مین نکلے اونکی چادر مین چودہ پیوند تھے
جنمین کوئی پیوند چمڑے کا بھی تھا عیسی علیہ السلام نے کہا ہے کہ اچھا ہونا کپڑون کا دل کے لئے اترانے کا سامان
ہے عمر بن عبد العزیز کا لباس قبل خلافت ہزار دینار کا ہوتا تھا پھر خلافت مین پانچ درم کا رہگیا اوسپر کہتے تھے کہ اسمین
بھی عیب ہے کہ نرم ہے مقصود کچھ ضرور نہین کہ عمدہ کپڑے سب لوگون کے حق مین ہر حال مین داخل تکبر ہین احوال
باعتبار نیات و اشخاص کے مختلف ہوتے ہین سب سے اچھی پوشاک وہ ہے جو اوسط درجہ کی ہو جسمین نہ شہرت عمدگی
ہو نہ آوازہ خرابی بکر بن عبد اللہ نے کہا کپڑے چاہے بادشاہون کے سے پہنو مگر دلون کو خوف خدا سے نرم
رکھو ع درویش صفت باش و کلاہ تتری دار یہ اون لوگون کو کہا جو پارسائی کا کپڑا پہنکر طالب تکبر ہین ایک عادت
یہ ہے کہ جب کوئی گالی یا ایذا دے یا حق چھین لے تو اوسکی برداشت کرے اصل دستور العمل اس باب مین حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی سیرت ہے اوسی سے حسن خلق و تواضع کو سیکھنا چاہئے پس طالب تواضع آپکا اقتدا کرے
اور جو شخص کہ اپنا رتبہ آپکے رتبہ سے زیادہ سمجھکر اون اعمال پر جو آپکو پسند تھے راضی نہ ہو وہ سخت جاہل و بیوقوف ہے

چھٹی چیز تکبر کی قوت وزور ہے جس سے کمزور پر تکبر کیا جاتا ہے ساتوین چیز کثرت اتباع ہے بادشاہ کا تکبر کثرت لشکر سے اور عالم
کا تکبر کثرت تلامذہ سے اور عابد کا تکبر کثرت مریدین سے ہوتا ہے غرضکہ جس نعمت کا کمال ہونا متصور ہو سکتا ہے گو وہ واقع
مین کمال نہو اوس سے تکبر کرنا ممکن ہوتا ہے یہانتک کہ مخنث بہی اپنے ہمسرون پر تکبر کرتا ہے کہ مین اس صنعت مین اورون سے
زیادہ ماہر ہون کیونکہ وہ اسکو کمال جانتا ہے اسیطرح فاسق فاجر کثرت بادہ نوشی و کثرت جماع و اغلام کا فخر کرتا ہے کیونکہ اپنے
گمان مین اسی کو کمال جانتا ہے حالانکہ اسمین غلط کار ہے **ف** کبر فقط امر باطن کا نام ہے اور اسکا ایک ہی سبب ہے
جسکو عجب کہتے ہین اور تکبر ظاہری کے تین سبب ہین ایک متکبر مین ہوتا ہے دوسرا اوسمین جسپر تکبر ہوا تیسرا وہ جو ان دونون
کے سوا کسی اور سے متعلق ہو پہلا سبب تو وہی ہے جو کبر باطنی کا سبب ہے یعنی عجب اور دوسرا سبب حقد و حسد ہے اور
تیسرا سبب ریا ہے اس اعتبار سے یہ سب چار سبب ہوئے عجب و کینہ و حسد و ریا پیدا ہونا کبر باطنی کا عجب سے تو ظاہر ہی ہے
اور اس کبر باطنی سے تکبر ظاہری اعمال و اقوال و احوال مین سرایت کرتا ہے اور کبھی کینہ بے عجب ہی کے تکبر مین پہانستا ہے
جیسے ایک شخص دوسرے کو اپنے برابر یا آپسے بہتر سمجہتا ہے مگر کسی سبب سے اوسپر غصہ ہو گیا ہے تو بوجہ اس غصے کے
اوسکی طرف سے اسکے دل مین کینہ جمگیا ہے اسلئے اسکا جی اوسکے سامنے تواضع کرنیکو نہین چاہتا اگرچہ وہ شخص نزدیک اسکے
مستحق تواضع ہے یہی حال حسد کا ہے کہ اس سے بہی محسود کے ساتہ بغض ہوتا ہے گو اوسکی طرف سے کچہ ایذا نہ پہنچے
اور نہ کوئی ایسا باعث ہو جسکی وجہ سے نوبت غصہ اور کینہ کی آئے نرے حسد کے باعث امر حق کا منکر ہو جاتا ہے
اور نصیحت کو نہین مانتا اسی طرح ریا بہی خواہان اخلاق اہل تکبر ہوتی ہے یہانتک کہ ایسے شخص سے مناظرہ کرتا ہے
جسکو جانتا ہے کہ قطعاً مجہسے بہتر ہے اور پہلے سے کچہ معرفت یا حسد یا بغض بہی ہو نہین ہوتا ہے یہ اسلئے کہ لوگ کہین
یہ نہ کہین کہ دوسرا اس سے افضل ہے سو باعث تکبر کا اس جگہہ فقط یہی ریا ہے اسی طرح بعض لوگ ریا کے لئے
اپنا نسب شریف کر لیتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ ہم اس دعوے مین جہوٹے ہین پہر وہ اس سے دوسرون پر
تکبر کرتے ہین جو اوس نسب کے نہین ہوتے **ف** کبہی تکبر آدمی کی وضع مین ہوتا ہے جیسے چہرہ پہلانا کن انکہیون
سے دیکہنا اور گردن اوٹہانا اور چار زانو اور تکیہ لگاکر بیٹہنا اور کبہی بات چیت مین یہانتک کہ آواز مین اور کبہی صفت بیان
مین اور کبہی چال و نشست و برخاست و دیگر افعال و حرکات و سکنات مین پہر بعض متکبر ایسے ہوتے ہین کہ ان سب
باتون مین تکبر کرتے ہین اور بعض چند چیزون مین تکبر اور چند چیزون مین تواضع کسیکی یہ عادت ہوتی ہے کہ لوگ ہمارے سامنے
کہڑے رہین یا ہماری تعظیم کو کہڑے ہون سو یہ خصلت متکبرین کی ہے علی مرتضی نے کہا ہے جسکو یہ منظور ہو کہ دوزخی
آدمی کو دیکہے تو وہ ایسے شخص کو دیکہے کہ خود بیٹہا ہو اور لوگ اوسکے سامنے کہڑے ہون انس نے کہا صحابہ کے نزدیک
حضرت سے بڑہکر کوئی نہ تہا مگر جب آپکو دیکہتے تو تعظیم کے لئے کہڑے نہوتے کیونکہ جانتے تہے کہ یہ کہڑا ہونا آپکو
پسند نہین ہے اور کسی کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جب تک کوئی پیچہے پیچہے ساتہہ کا آدمی نہو تب تک نہین چلتا یہ بہی

اور جسکو جمال کا تکبر ہو اوسکی دوا یہ ہے کہ اپنے باطن کو عاقلانہ طور پر دیکھے اور اپنے ظاہر کو بہائم کی طرح معائنہ نکرے جب باطن
کو دیکھیگا تو ایسی رسوائیان سوجھینگی جنکے سامنے کبر جمال گرد ہو جائیگا مثلاً پیٹ مین براز ہے اور مثانہ مین پیشاب اور ناک
مین رینٹھ اور منھہ مین تھوک اور کان مین میل اور رگون مین خون اور پوست مین پیپ اور بغل مین بدبو سعہذا ہر دن ایک دو
بار پاخانہ اپنے ہاتھہ سے دہوتا ہے اور وہ ایسی چیز ہے جسکے دیکھنے سے کراہت آتی ہے سونگھنا اور چہونا درکنار یہ حال تو
حیات کا ہے اور ابتداء خلقت جس سے ہوئی وہ معلوم ہے کہ نطفہ و خون حیض ہے اور پہر دوبار پیشاب کے رستہ سے
نکلا ہے یہ ابتدا و وسط کا حال ہے اور ایام حیات مین اگر ایک دن بہی اپنے بدن کی صفائی نکرے اور غسل نکیا کرے
تو ایسی پلیدی اور بدبو ہو جائے جیسے چوپایون مین ہوتی ہے غرضکہ جب ان باتون کو خیال کریگا تو پہر جمال پر تکبر نکریگا کیونکہ
وہ تو گھورے کا سبزہ ٹھیرا کہ ظاہر مین تو ہرا بہرا اچھا معلوم ہوتا ہے اور اصل مین ناپاک ہے یا جنگلی باغ ہے کہ ابہی تو
خوب نظر آتا ہے کچھہ دنون بعد پہر پتہ پتہ ہوا مین مارا مارا پہریگا اور اگر فرضاً حسن و جمال دیرپا ہوتا اور ان سب آفات سے
مبرا تب بہی کبر بدصورت پر زیبا نہ تہا اسلئے کہ اوسکی بدشکلی کچھہ اوسکے بس مین نہ تہی کہ وہ اوس سے بچ رہتا اور نہ
جمال اسکے اختیار مین تہا کہ اوسکی مدح کیجاتی اور ابتو جمال کو کچھہ قیام ہی نہین ہے ہر دم یہ ڈر لگا ہوا ہی کہ جاتا رہے
ایک دن کی بیماری یا چیچک یا زخم یا کسی اور سبب سے زائل ہو جاتا ہے بہت سے حسین ان اسباب سے بدشکل ہو گئے ؎

	کان را بشبے برند واین را بہ تبے		بر مال و جمال خویش مغرور مشو	

ان باتونکا سمجھنا کبر جمال کو وبال کر دیتا ہے ایسا متکبر گو دیکھنے مین حسین و جمیل ہو لکن صورت باطنی اوسکی بغایت درجہ
قبیح و شنیع ہوتی ہے پہر اس خوبصورتی زائل پر کیا فخر ؎

	بگاڑا تجھے خوبصورت بنا کر		تناسب یہ اعضا کے اتنا تبختر	

تیسرا سبب تکبر کا قوت و طاقت ہے اسکی دوا یہ ہے کہ جو امراض و اسقام انسان پر مسلط ہوتے ہین اونمین تامل کرے
ایک رگ مین درد ہو تو سب عاجزون سے بدتر ہو جاتا ہے سارا زور و قوت بہول جاتا ہے ایک مگس اگر کچھہ چہین لے تو
اوس سے نہین لے سکتا اور اگر مچھر ناک مین گھس جائے یا ایک جونٹی کان مین چلی جائے تو باعث ہلاک کا ہو اور ایک کانٹا
پاؤن مین لگ جائے تو عاجز کر دے ایک دن کے بخار مین مدت کا زور جاتا رہتا ہے سو جسکا یہ حال ہو وہ کیا زور و قوت
پر تکبر کریگا اور مانا کہ یہ طاقت رہی ہے لکن گدہے گاؤ ہاتہی گہوڑے سے تو کسی طرح بہی زبردست تر نہین ہے پہر اوس
وصف و صفت پر فخر کیا جسمین بہائم اس سے بڑہ کر ہین چوتہا سبب غنا و مال ہے اور اسی مین کثرت اصحاب و احباب
و اعوان و انصار ملوک و غیرہم بہی شامل ہے جو کہ سبب پنجم ہے تکبر کا اور یہ قسم سب سے بدتر ہے کیونکہ جمال و قوت تو اندر
آدمی کے تہا اور یہ تو اوسکی ذات سے خارج ہے جو شخص بادشاہونکی طرف سے حکومت پانے پر متکبر ہے اور خود کوئی
وصف نہین رکھتا تو اوسنے بنیاد اپنے کام کی ایسے دل پر رکھی ہے جو ہانڈی سے بہی زیادہ جوش زن ہے کیونکہ

آپ کو منصب دین دنیا کا سب سے زیادہ تھا اسلئے عزت و رفعت بدون آپکی اقتدا کے میسر نہین آسکتی ہے عمر فاروق نے کہا ہم وہ لوگ ہین کہ اللہ نے ہمکو اسلام سے عزت دی ہم اوسکے سوا کسی اور چیز سے عزت کے طالب نہین ہین یہ بات انہون نے جب کہی تھی کہ ملک شام مین گئے تھے اور کسینے آپکی ہیئت ظاہری پر اعتراض کیا تھا **ف** کبر مہلکات مین سے ہے اور کوئی آدمی اوس سے خالی نہین دور کرنا اس کبر کا فرض عین ہے یہ فقط تمنا سے نہین جاتا بلکہ دوا دارو سے جاتا ہے وہ دوا دو طور پر ہے ایک یہ کہ جو جڑ کبر کی دلمین ہے اوسکو بیخ و بنیاد سے اوکھیڑ کر پہینکدے دوسرے جن اسباب سے تکبر کرتا ہے اونکو دور کرے پہلی دوا کے دو طریق ہین علمی و عملی سو علمی علاج یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو اور اپنے رب کو پہچانے اس سے انشاء اللہ کبر جاتا رہیگا کیونکہ معرفت نفس سے جان لیگا کہ یہ نفس سب ذلیلون سے ذلیل تر اور سب قلیلون سے قلیل تر ہے اوسکے مناسب حال سوای خاکساری و ذلت و خواری کے اور کچھ نہین ہے اور معرفت خدا سے جان لیگا کہ عظمت و کبریا اوسیکو لائق ہے اور علاج عملی یہ ہے کہ علانیہ واسطے اللہ کے تواضع کرے لوگونکے ساتھ باخلاق حسنہ و خاکساری پیش آئے ہمارے حضرت زمین پر کھانا کھاتے اور فرماتے مین بندہ ہون بندونکی طرح کھانا کھاتا ہون **حکایت** سلمان فارسی سے کسینے کہا تم نیا کپڑا نہین پہنتے کہا مین غلام ہون جس دن آزاد ہونگا اوسدن نیا کپڑا پہنونگا رہے وہ اسباب جن سے تکبر ہوتا ہے سو اونکا ذکر پہلے ہوچکا کہ وہ سات سبب ہین اونکو دور کرے کیونکہ کمال حقیقی نام ہے علم و عمل کا انکے سوا جو چیز ہے اور موت سے فنا ہونیوالی ہے وہ کمال وہمی ہے اور دور کرنا اون اسباب کا یون ہوتا ہے کہ جسکو نسب کے سبب سے تکبر ہو وہ یہ سوچے کہ نسب پر فخر کرنا محض جہل ہے اسلئے کہ دوسرے کے کمال سے اپنی عزت ہونا یعنی چہ مفتخر بہ نسب اگر خود صفات خسیس رکھتا ہے تو اسکی عزت کو دوسرے کا کمال کس طرح تدارک کریگا بلکہ اگر وہ شخص جسکے نسب سے یہ تکبر کرتا ہے زندہ ہوتا تو کہتا کہ فضیلت مجکو ہے تو تو ایک کیڑا ہے میرے پیشاب کا تجھ مین کمال نسے شرف آیا ۵

اعتبار شرف آدمیان از حسب ست	بہر تحقیق نسب آدم و حوا کافی ست

دوسرے یہ کہ اپنا نسب حقیقی پہچانے اور باپ دادے کو سوچے کہ اوسکا باپ تو ایک نطفہ ناپاک ہے اور دادا مٹی و قال اس نسب کو خود خدا نے قرآن پاک مین بتادیا ہے وبدأ خلق الانسان من طين ثم جعل نسله من سلالة من ماء مهين سو جسکی اصل ذلیل مٹی ہے جو پامال ہوتی رہتی ہے پھر جب اوس مٹی کو خمیر کیا تو وہ سیاہ و بدبودار ہوگئی پھر کیونکر وہ تکبر کرسکتا ہے جسکی طرف وہ منسوب ہے وہ تو نہایت خوار و ذلیل چیز ہے غرضکہ اصل انسان کی مٹی ٹھیری اور جب یہ نطفہ ہوکر جدا ہوا تو اور بھی بدنسب ہوا کیونکہ اصل تو پاؤن کے تلے ملی جاتی ہے اور نطفہ اگر بدن کو لگ جاتا ہے تو دھویا جاتا ہے عارف اس نسب حقیقی کا تکبر نہین کرتا ۵

ز خاک آفریدت خداوند پاک	پس ای بندہ افتادگی کن چو خاک

گہاس پرندسے بدتر سمجتے تہے دوسرا امر عالم کے سوچنے کا یہ ہے کہ کبر سوا اللہ کے اور کسی کو زیبا نہین ہے اگر مین تکبر
کرونگا تو اللہ کے نزدیک مغضوب ٹہیرونگا اللہ کو میری خاکساری ہی محبوب ہے حدیث قدسی مین آیا ہے بندے
کی قدر میرے نزدیک جب ہی تک ہے کہ وہ اپنے نفس کی قدر نہ جانے اور اگر جانیگا تو میرے یہان اوسکی کچہہ قدر نہین ہوگی
پس اس بات کا تامل دافع کبر ہوتا ہے اسی تامل سے انبیا کا تکبر بہی زائل ہوا تہا ہی یہ بات کہ عالم و عابد ہوکر فاسق
بدعتی کے لئے تواضع کیسے کرے سو یہ بات فکر خاتمہ سے ممکن ہے ہوسکتا ہے کہ کافر ایمان لے آئے اور ایمان ہی
پر اوسکا خاتمہ ہو اور عالم عابد کافر ہوکر مرے کیونکہ بُرا وہی ہے جو آخرت مین اللہ کے نزدیک بُرا ہو اور جو کوئی اللہ کے
نزدیک دوزخی ہے گو نہین جانتا تو اوس سے رتبہ مین کُتّا و سور بہتر ہے دانا وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ خاتمہ کا لحاظ
رکہے سارے فضائل نیبات کے اسی خاتمہ کے لئے مطلوب ہوتے ہین معلوم ہوا کہ بندہ کو کسی حال مین بہی تکبر کرنا زیبا
نہین جاہل کو دیکہے تو دل مین یہ کہے کہ اسنے تو اللہ کی نافرمانی جہل کی راہ سے کی ہے اور مینے جان بوجہکر تو وہ بہ نسبت میرے
معذور تر ہے عالم کو دیکہے تو یہ کہے کہ یہ مجہسے زیادہ تر جانتا ہے مین اسکی برابری نہین کرسکتا اور اگر عمر مین بڑے کو دیکہے
تو یہ خیال کرے کہ اسنے مجہسے پہلے اللہ کی طاعت کی ہے اسکے عمل مجہسے زیادہ ہین مین کیونکر اسکے برابر ہوسکتا ہون
اور اگر چہوٹے کو دیکہے تو یہ تصور کرے کہ مینے اس سے پہلے خدا کی نافرمانی کی ہے مین کسطرح اسکی برابری کرسکتا ہون
میرے گناہ زیادہ اور اوسکے کم ہین بدعتی و کافر کو دیکہے تو جی مین یہ کہے کہ مجہے نہین معلوم شاید انکا خاتمہ اسلام پر ہو
اور میرا خاتمہ کفر و بدعت پر کیونکہ ہدایت کچہہ میرے ہاتہہ مین نہین ہے یہ فکر خاتمہ دافع کبر ہوتی ہے اور جو حکم بغض
رکہنے کا ساتہہ بدعتی و فاسق کے آیا ہے وہ کچہہ اسکے مخالف نہین ہے اسلئے کہ وہ بغض للہ ہے اور کبر مین بغض
للنفس ہوتا ہے نہ واسطے خدا کے ایسے لوگون کو جب دیکہے یا امر و نہی کرے تو تین امر کا دل مین یقین کرلے ایک
اپنے گناہون کا جو اس سے سرزد ہوئے ہین تاکہ اپنا نفس اپنی ہی آنکہون مین حقیر ہوجائے دوسرے جس علم یا عمل کے باعث
تکبر کرتا ہے جان لے کہ وہ اللہ کا احسان و انعام ہے اسپر کچہہ اسکے بس کی بات نہین ہے کہ یہ آپکو بڑا اور دوسرے
کو حقیر جانے تیسرے یہ کہ اپنا اور دوسرے کا خاتمہ معلوم نہین ہوسکتا ہے کہ کسکا خاتمہ اچہا اور کسکا بُرا ہوگا ان تینو
امر کے پیش نظر رکہنے سے محفوظ عن التکبر رہیگا انشاء اللہ ساتوان سبب تکبر کرنا ہے بسبب عبادت و ورع کے یہ بہی ایک
بڑے امتحان کی چیز ہے اسکا علاج یہ ہے کہ تمام خلق کے ساتہہ تواضع کرے عابد عالم کو فاجر دیکہہ کر حقیر نہ جانے اور یہ
نہ کہے کہ احادیث مین جو فضائل علم کے آئے ہین وہ علماء باعمل کے حق مین ہین اوس سے عالم فاجر کی فضیلت نہین
پائی جاتی کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جس طرح عالم سے بازپرس بسبب اوسکے علم کے ہو اسی طرح یہ بہی ممکن ہے کہ علم وسیلہ
نجات کا واسطے عالم کے ہوجائے اور اوسکے گناہون کا کفارہ ہو یہ دونون باتین اخبار سے ثابت ہین بلکہ ہر حال مین
تواضع ہی کرنا چاہیے کہ عالم بہی اپنے نفس کو عابد سے اچہا نہ جانے کیونکہ خاتمہ کا حال مشکوک ہے احتمال ہے کہ مرتے

ملوک ہمیشہ متغیر دل متلون مزاج رہتے ہین گاہ بسلامے برنجند وگاہ بدشنامے خلعت دہند اگر ذراسی بات مین بگڑ جائین تو جو
لوگ آپکو معزز جانتے ہین وہ سب ذلیل ہو جاتے ہین تو ایسا شخص جو ایسی چیز پر تکبر کرتا ہے جو کہ اوسکی ذات مین نہین
ہے وہ بڑا جاہل بیمغز ہے مثلاً توانگری کا تکبر والا اگر سوچے تو کفار اوس سے زیادہ دولتمند اور مالدار ہین سو تف ایسے
شرف پر جسمین کفار بڑھکر ہون اور تف ایسے فضل پر جسکو چور ایک دم مین چرا لے اور مالک مفلس و ذلیل رہجائے ؎

من آن نگین سلیمانؑ بہیچ نستانم		کہ گاہ گاہ برو دست اہرمن باشد	

غرضکہ یہ اسباب ایسے ہین کہ آدمی کی ذات مین داخل نہین اور جو ذات مین داخل نہین اونکا ہمیشہ قائم رہنا آدمی کے
اختیار مین نہین اور آخرت مین موجب وبال و نکال و مصیبت و آفت کے ہونگے اونپر فخر کرنا کیا اور جس شئے پر
آدمی کو اختیار نہین ہے وہ اوسکی ملک بہی نہین ہو سکتی مالک حقیقی انکا اور ہے وہ چاہے تو یہ اشیا اسکے پاس
رہین اور نہ چاہے تو نرہین آدمی تو ایک غلام مملوک ہے کہ کسی چیز پر اوسکا قابو نہین سو جسکو یہ حال معلوم ہو جائیگا
اوسکا کبر ضرور ہی جاتا رہیگا چہٹا سبب تکبر کا علم ہے اور یہ سب سی بڑی آفت اور برا مرض ہے اسکا علاج بہی سہل نہین
بلکہ نہایت مشکل و محنت سے ہوتا ہے کیونکہ علم کی قدر نزدیک اللہ اور بندون دونون کے بہت بڑی ہے اسکے سامنے
مال وجمال و قوت کی کچہہ ہستی نہین عمرؓ نے کہا ہے عالم کی لغزش سے ایک عالم لڑکہڑا جاتا ہے کعبؓ نے کہا طغیانی
علم کی مثل طغیانی مال کے ہوتی ہے سو اسکے دور کرنے کے لئے دو امر کا خیال کرے ایک یہ کہ عالم پر بہ نسبت جاہل کے
اللہ کی حجت زیادہ تر استوار ہے جتنی برداشت جاہل کی کیجاتی ہے اوسکا دسوان حصہ بہی عالم سے برداشت نہین
کیا جاتا اسیلئے اللہ نے عالم بے عمل کو گدہے اور کتے سے مشابہت دی ہے فرمایا مثل الذین حملوا التوراۃ
ثم لم یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا اور بلعم باعورا کے حال مین کہا ہے فمثلہ کمثل الکلب ان
تحمل علیہ یلہث او تترکہ یلہث اور حضرتؐ نے فرمایا ہے قیامت کے دن عالم بلایا جائیگا اوسکو دوزخ
مین ڈالدینگے اوسکی انتڑیان نکل پڑینگی اوسے ایسا چکر دینگے جیسے گدہا چکی پہراتا ہے دوزخی اوسکے گرد ہو کر پوچہینگے
کہ تیرا کیا حال ہے وہ کہیگا کہ مین دوسرون کو نیکی کا حکم کرتا اور خود بجا نہ لاتا اور بدی سے اورون کو روکتا اور خود اوسکو
کرتا اسکو شیخین نے اسامہ بن زید سے روایت کیا ہے سو عالم کو یہی ایک خطر کافی ہے وہ کون عالم ہے جس نے
پیروی شہوت کی نہین کی اور بدی کا خود عامل نہوا اسی لئے بہت سے عالم قیامت مین یہ تمنا کرینگے کہ کاش جاہل
ہی ہوتے اور اونکی طرح بچ جاتے غرضکہ یہ خطر مانع تکبر ہے کیونکہ اگر دوزخی ہے تو پہر سؤر بہی اوس سے بہتر ہے
پہر تکبر کس بات کا عالم کو نہ چاہئے کہ وہ اپنے آپکو صحابہ سے بڑہکر دیکہے اونمین کسی نے کہا کاش میری مان مجہے
نہ جنتی کسی نے کہا مین ایک تنکا گہاس کا ہوتا تو خوب ہوتا کسی نے کہا مین اگر پرندہ ہوتا اور لوگ کہا جاتے تو اچہا ہوتا
کسی نے کہا کیا خوب ہوتا جو میرا ذکر ہی دنیا مین نہوتا یہ سب باتین ڈر سے انجام کے کہتے تہے اپنے نفس کو مٹی

آدمی مطیع ہو خواہش نفس جسکا پیرو ہو اور اترانا آدمی کا اپنے نفس پر اور ابو ثعلبہ سے فرمایا تھا جب تو بخل کی پیروی اور ہوائے
نفس کا اتباع اور اہل رای کی خود رائی دیکھے تو الگ ہو جا ابن مسعود نے کہا دو امر مین تباہی ہے ایک یاس دوسرے عجب
اور اللہ نے کہا ہے فلا تزکوا انفسکم کسی نے عائشہ سے پوچھا کہ آدمی کب برا ہوتا ہے کہا جبکہ وہ یہ گمان کرے کہ
مین اچھا ہون **ف** عجب بہی ایک سبب ہے منجملہ اسباب کبر کے اس سے بہت آفات پیدا ہوتے ہین جو بندون کے
ساتھہ ہین اور اگر اللہ کے ساتھہ دیکھیے تو اور بہی زیادہ خرابیان ہین جیسے گناہ کو بہول جانا یا ذکر نکرنا اور اگر یاد آگیا تو اوسکو
چھوٹا جاننا اوسکا تدارک نکرنا اور عبادت و اعمال کا بڑا جاننا اوسکی منت اللہ پر رکہنا اور نعمت خدا کا فراموش کرنا آدمی
جب اپنے اعمال پر عجب کرتا ہے تو اوسکی آفتون سے اندہا ہو جاتا ہے اور جو شخص آفات اعمال کو نجانے اکثر سعی اوسکی
ضائع ہو جاتی ہے اور آفات کی جستجو اوسی کو ہوتی ہے جسپر خوف غالب ہے **ف** عجب ایسے وصف مین ہوتا ہے جو
یقیناً کمال ہو عجب یہ ہے کہ نعمت کو بڑا جانے اور اوسپر مطمئن ہو اور منسوب ہونا اوسکا طرف منعم کے یاد نرکہے اور
اگر اسکے ساتھہ یہ بہی ہو کہ نفس مین یہ جمادے کہ اللہ پر میرا حق ہے اور اوسکے نزدیک میرا ایسا مرتبہ ہے کہ اتنے ہی
عمل کی جزا مین مجھے دنیا ہی مین توقع بڑائی کی ہے اور بعید ہے کہ مجھے کوئی آسیب پہونچے جیسے اور بدکارون کو پہنچا
ہے تو اسکا نام ادلال بالعمل ہے یعنی ناز کرنا اپنے عمل پر گویا اللہ کو اپنے نفس کا نازبردار سمجھتا ہے قتادہ نے کہا
ولا تمنن تستکثر یعنے اپنے عمل سے ناز مت کر غرضکہ ادلال بعد عجب کے ہوتا ہے ادلال وہی کریگا جو معجب ہو گا
ف سبب عجب کا جہالت ہے اوسکی علاج معرفت سے ہوتی ہے جو ضد ہے اوس جہالت کی سو عجب یا تو فعل
اختیاری عبد مین ہو گا جیسے عبادت صدقہ عزت سیاست خلق اصلاح یا غیر اختیاری مین جیسے جمال قوت نسب
سو پہلی قسم مین عجب زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت قسم دوم کے پہر صورت اول مین دو اعتبار ہین ایک تو یہ کہ معجب محل
ہے اوس عبادت کا دوسرے یہ کہ وہ عبادت اسکے اختیار سے ظہور مین آئی ہے اگر اعتبار اول سے ہے تو جہالت محض ہے
اسلئے کہ محل کو بیجا دو تحصیل عمل مین کچہ دخل نہین ہوتا ہے وہ ایک مطیع و مسخر شئی ہے اور اگر دوسرے اعتبار سے
ہے تو یہ سمجھنا چاہئے کہ قدرت و اختیار و ارادہ و اعضا و تمام اسباب جنسے عمل پورا ہوا ہے وہ کہان سے میرے پاس
آئے یہ سب چیزین تو خدا کی عنایت ہی سے ملی ہین اب اگر عجب ہو تو خدا کے کرم و فضل پر ہو جنسے بلا کسی استحقاق
کے ایسا انعام کیا ان اشیاء پر اسی طرح عابد کو اپنی عبادت پر اور عالم کو علم پر اور خوبصورت کو حسن و جمال پر اور
غنی کو اموال پر عجب کرنا بے معنی ہے کیونکہ یہ سب نعمتین اللہ نے دی ہین اور اسکا وجود فقط اون نعمتون کا
محل ہے وہ بہی اوسیکے فضل و جود سے ہے جو شخص یہ جان لیگا کہ سارے اعمال و اوصاف اوسکے منجانب اللہ نعمت
ہین اور بے استحقاق ملے ہین اوس سے عجب و ادلال جاتا رہیگا ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ ما زکی
منکم من احد ابدا حدیث مین آیا ہے ما منکم من احد ینجیہ عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ

وقت عالم ایسا ہوجائے کہ ایک ہی گناہ کے سبب سے حال اوسکا نزدیک خدا کے جاہل سے بڑا اور بدتر ہو اور یہ اوس گناہ کو خفیف سمجھتا ہو یہی احتمال حق مین عابد کے بھی ہے غرضکہ عابد ہو یا عالم ہر ایک کو اپنے اپنے نفس کا ڈر ضرور ہے اپنے نفس پر خائف رہے اور دوسرے کے لئے رجا رکھے انہین باتون سے تکبر سے بچا رہیگا یہ حال عابد کا عالم کے ساتھ ہے اور غیر عالم دو طرح پر ہین ایک مستور الحال دوسرے ظاہر الحال سو مستور الحال پر بھی تکبر کرنا نہ چاہئے شاید وہ لوگ بہ نسبت عابد کے کم گنہگار ہون اور زیادہ عبادت کرتے ہون اور اللہ سے محبت زائد رکھتے ہون اور ظاہر الحال پر اوسوقت تکبر کرسکتا ہے جبکہ یہ بات معلوم ہو کہ اوسنے تمام عمر مین بہ نسبت اون لوگون کے گناہ کم کئے ہین اور چونکہ تعداد تمام عمر کے گناہون کی نہ اپنی اور نہ غیر کی دریافت ہوسکتی ہے تو یہ معلوم ہونا کہ ہمارے معاصی کم اور اونکے زیادہ ہین ممکن نہین ہے ہان یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ فلان شخص نے ہماری نسبت گناہ کبیرہ زیادہ کئے ہین جیسے ناحق قتل کیا ہے یا شراب پی ہے مگر تکبر نہ چاہئے کیونکہ دل کے گناہ جیسے کبر و حسد وریا و خیانت و اعتقاد باطل و وسوسہ فی صفات اللہ نزدیک اللہ کے بہت سخت ہین تو ہوسکتا ہے کہ اس عابد سے باطن مین کوئی گناہ ایسا ہوجائے جس سے نزدیک خدا کے وہ مغضوب ٹھیرے اور فاسق معلن سے کوئی ایسی طاعت قلبی بن پڑے جیسے اخلاص یا محبت خدا یا خوف یا تعظیم جو عابد مین نہو اور اللہ اوسکے سبب سے وہ گناہ اوس فاسق کے بخشدے اسکا حال قیامت کو کھلیگا فاسق کا بہتر ہونا ممکن ہے اور عابد کا برا ہونا احتمال ضعیف ہے احتمال بعید جو اپنے لئے مضر ہو اوسکو قریب سمجھنا چاہئے

ف تواضع کے تین درجے ہین ایک وہ جو طرف زیادتی کے مائل ہو اوسکا نام تکبر ہے دوسرا وہ جو طرف کمی کے مائل ہو اوسکا نام ذلت و خفت ہے تیسرا اوسط اوسکا نام تواضع ہے اسی کو اختیار کرنا چاہئے اللہ کو امور اوسط محبوب ہوتے ہین جو شخص اپنے ہمسرون پر بڑھنا چاہے وہ متکبر ہے اور جو اونسے پیچھے رہے وہ متواضع ہے اور عالم اگر کسی موچی کی جوتیان سیدہی کرے اور در تک پہنچا نے جائے تو یہ ذلت و خفت ہے بہتر یہ ہے کہ میانہ رو ہو ہر ذی حق کو اوسکا حق دے عالم کی تواضع بازاری کے لئے اتنی ہی چاہیئے کہ اوس سے بکشادہ روئی و خندہ پیشانی بات چیت کرے اوسکی دعوت قبول کرے اوسکو بنظر حقارت نہ دیکھے اوسکی حاجت مین ساعی ہو آپ کو اوس سے بہتر نہ سمجھے کیونکہ اپنا اور اوسکا خاتمہ معلوم نہین ہے **ف** مذمت عجب کی کتاب و سنت دونون مین آئی ہے اللہ نے فرمایا ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا اسکو بطور انکار کے ذکر فرمایا ہے کہ یہ عجب اچھا نہ تھا وقال تعالی وظنوا انہم مانعتہم حصونہم من اللہ فاتاہم اللہ من حیث لم یحتسبوا اسمین کفار پر شوکت وقلعہ جات سے عجب کرنے کا انکار کیا ہے اور فرمایا ہے وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا یہ بھی راجع ہے طرف عجب کے انسان جسطرح عمل ثواب پر عجب کرتا ہے اسی طرح کبھی عمل خطا پر بھی معجب ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ثلث مہلکات شح مطاع وہوی متبع واعجاب المرء بنفسہ یعنی تین چیزین مہلک ہین بخل جس کا

دنیا مین جتنا چاہو چین و مزہ اوڑالو پہر آخرت مین شفاعت کرکے وہانکی لذات بہی دلوا دیجائینگی حاصل یہ کہ تقوی کو چھوڑکر
بتوقع شفاعت گناہون مین غرقاب رہنا ایسا ہے جیسے کوئی بیمار پیٹ بہر کر بد پرہیزی کرے اور جانے کہ میرا معالج بڑا
طبیب نامی ہے اور نہایت مہربان اور ماں باپ بہائی سے بہی زیادہ نگران حال سو یہ محض جہالت ہے سعی و ہمت
طبیب سے بعض امراض دور ہو سکتے ہین نہ کل اوسکے بہروسے پر پرہیز کا چھوڑنا نچاہیے اسی طرح عنایت شفعا کی خواہ انبیا
ہون یا صلحا حق مین اقارب واجانب کے ایسی ہی ہوگی کہ کبہی منظور ہوا اور کبہی نہو سارے خلق سے بہتر صحابہ تھے
اونکی ڈر کا یہ حال تہا کہ تمنا کرتے تہے کہ کاش ہم چوپایہ ہوتے تو کیا خوب ہوتا حالانکہ کامل تقوی رکھتے تھے اور اونکو
حسن عمل اور صفاء قلب بہی بروجہ اتم حاصل تہا اور حضرتؐ سے اپنے لئے بشارت جنت بہی سُن چکے تہے اور آپکی
شفاعت عموماً واسطے اہل اسلام کے جانتے تہے مگر اونہون نے کسی بات پر تکیہ نکیا اور نہ اونکے دل سے اللہ کا
ڈر گیا تو جس شخص مین کوئی بات بہی اونکی سی نہو تو وہ کیسے عجب کرتا ہے پانچوین یہ کہ نسب سلاطین سے عجب
کرے یا آپکو اونکا اعوان سمجھکر اترائے سو یہ بہی پلے سرے کی جہالت ہے اسکا علاج یہ ہے کہ اونکی رسوائی کو سوچے
اور جانے کہ جو مظالم و مفاسد اونہون نے کئے ہین اونکی وجہ سے وہ نزدیک اللہ کے مغضوب و مبغوض ہین اور اگر دوزخ
مین اونکی صورت نظر آئے اور اونکی بدبو و پلیدی معلوم ہو تو پہر دیکھنے والا کبہی آپکو طرف اونکے منسوب نکرے اور
اگر اونکی قیامت کا حال اسپر کہلجائے کہ ہر طرف سے مظلوم اوسکو لپٹے ہوئے ہین اور فرشتے سر کے بال پکڑے
اوندہے مُنہہ جہنم مین لئے جاتے ہین اور طرح طرح کی ذلت و خواری و رسوائی و بدنامی مین مبتلا ہین تو اللہ سے
پناہ مانگین اور کہین کہ ہمین سؤر و کتے کی قرابت منظور ہے مگر انکی منظور نہین غرضکہ اولاد ظالمین کو یہ چاہیے
کہ اگر اللہ ظلم سے اونکو بچائے تو اوسکا شکر ادا کرین کہ ہمارا دین سلامت رکہا اور اگر اونکے آبا مسلمان غیر مشرک
تہے تو اونکے لئے استغفار کرین نہ کہ اونکے نسب سے عجب کرنا جہل محض و حمق صرف و خبط خالص ہے چہٹے یہ کہ
کثرت اعوان و خدام وغیرہم سے عجب کرے جسطرح کفار نے کہا تہا نحن اکثر اموالا و اولادا یا جیسا مسلمانون
نے دن حنین کے کہا تہا کہ ہم آج کمی کے باعث مغلوب نہونگے اسکا علاج یہ ہے کہ اپنا ضعف اور اونکا خیال
کرکے یہ جانے کہ ہم سب عاجز بندے ہین اپنی جانون کے لئے کچہہ نفع و ضرر کا اختیار نہین رکہتے یہ لوگ تو بعد موت
کے سب جدا ہو جائینگے اور مین تنہا قبر مین ذلیل و خوار جا پڑونگا نہ کوئی یار آشنا ہوگا اور نہ اپنا و بیگانہ
بلکہ وہ خود ہی لیجا کر اسکی لاش خاک مین حوالہ سانپ بچہوؤن کے کر دینگے اور ایسے اڑے وقت مین اونسے کچہہ
کام نہ نکلے گا اور میدان حشر مین بہی پاس سے کہسک جائینگے قال تعالی یوم یفر المرء من اخیہ وامہ
وابیہ وصاحبتہ وبنیہ سو ایسے لوگون سے کیا فائدہ جو شدت کے وقت اور موقع حاجت پر جدا ہو جائین
اونپر عجب کیسے آتا ہے اعتماد مالک موت وحیات و نفع و ضرر پر چاہیے نہ انپر جو خود عاجز و ذلیل ہین ساتوین یہ کہ

قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ برحمتہ ف جن اسباب سے تکبر ہوتا ہے اونہین سے عجب بہی ہوتا ہے اور
کبہی عجب ایسی چیز سے بہی ہوتا ہے جس سے تکبر نہین ہوتا مثلاً اپنی رای خطا وار سے جو بوجہ جہل اچہی معلوم ہوتی ہے عجب
کرنا یہ سب آٹہہ چیزین ہین ایک حسن وجمال وصحت وقوت وتناسب اعضا اور جو متعلقات بدن ہین کہ فقط اوپر نظر کرے
اور بہول جاے کہ یہ اللہ کی نعمت ہے اور معرض زوال مین ہے اسکی علاج یہی ہے کہ اپنی ناپاکیون کو ابتدا و انتہا
مین سوچے کہ مجہسے پہلے کیسے کیسے حسین جمیل ہوئے خاک ہوکر بدبودار ہوگئے جنسے طبیعت کو نفرت ہوگئی دوسرے یہ کہ
قوت وزور کے سبب سے عجب کرے جس طرح قوم عاد نے کہا تہا من اشد منا قوۃ اسکی علاج وہی تصور ہے کہ ایک دن
کی تپ مین ساری طاقت ڈہیلی ہوجاتی ہے اور کیا عجب ہے کہ اللہ اس عجب کے سبب سے کوئی ادنی آفت مسلط کرکے ساری
طاقت لیلیے تیسرے یہ کہ اپنی عقل وکیاست پر عجب کرے کہ مین بڑا دقیقہ رس مصلحت فہم دانا ہون اسکا علاج یہ ہے
کہ جتنی عقل اللہ نے اوسکو دی ہے اوسپر خدا کا شکر بجالاے اور سوچے کہ اگر ذرا سا مرض میرے دماغ مین ہوجائیگا
تو ایسا وسواس وجنون ہوجائیگا جس سے لڑکے ہنسین گے اور کیا عجب ہے کہ اس عجب کے سبب سے میری عقل جاتی رہے بلکہ یہ
جانے کہ جتنا لوگون کو معلوم ہے اوتنا مجہے نہین معلوم تو مین اوس سے بطریق اولی جاہل ہون اور احمقون کا حال
دیکہے کہ وہ اپنے عقول پر کیسے عجب کرتے ہین اور لوگ اونپر ہنستے ہین تو ڈرے کہ کہین میرا بہی یہی حال نہو جاے
چوتہے یہ کہ نسب کی وجہ سے معجب ہو جسطرح بعض سادات کو ہوتا ہے کہ وہ بسبب شرف نسب آپکو مغفور جانتے ہین
اور بعض تمام خلق کو اپنا غلام وکنیز خیال کرتے ہین اسکا علاج یہ ہے کہ یون خیال کرے کہ جب مین افعال واخلاق
مین مخالف اپنے اکابر کا ہوا تو یہ جہالت ہے اور اگر اونکی پیروی کا دعوی ہے تو اونہین عجب کہان تہا وہ تو اپنے
نفس کو حقیر جانتے تہے اور مذمت کرتے تہے پہر اونکی اولاد مین ایسے بہی ہین جو اللہ و یوم آخر پر یقین نہین رکہتے
وہ سؤر و کتے سے بہی زیادہ بدتر ہین نزدیک خدا کے اللہ نے فرمایا یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی
یعنی تمہارے انساب مین کچہہ فرق نہین سب کی اصل ایک ہی ہے پہر فائدہ نسب کا ذکر کیا اور فرمایا وجعلناکم شعوبا
وقبائل لتعارفوا پہر فرمایا کہ شرف تقوی سے ہوتا ہی نہ نسب سے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم سید اگر خدا کے غضب مین مبتلا
ہوگا تو پہر کسیکو اوسکی سفارش کی اجازت نہوگی شفاعت کے اعتبار سے گناہ دو قسم کے ہین ایک وہ جو موجب غضب
خدا کے ہین اجازت اونکی شفاعت کی نہوگی دوسرے وہ کہ جو شفاعت کے سبب معاف ہوجائینگے بلکہ خود شفاعت ہی
بے اذن کے نہوگی قال تعالی ولا یشفعون الا لمن ارتضی وقال تعالی من ذا الذی یشفع
عندہ الا باذنہ اور فرمایا فما تنفعہم شفاعۃ الشافعین سو جب گناہ دو طرح کے ٹہیرے ایک وہ جنمین
شفاعت منظور ہوگی دوسرے وہ جنمین منظور نہوگی تو ڈرنا اور خوف کو لازم پکڑنا واجب ہوا اگر سب گناہون کی شفاعت
ہوسکتی تو آپ فاطمہ علیہا السلام سے نہ فرماتے لا اغنی عنک من اللہ شیئا بلکہ اونکو اجازت دیدیتے کہ

اور سب مسلمانون سے بشفقت درافت و تواضع پیش آئے اگر ان مذاہب و بدعات مین گھسیگا اور عقائد مین پابند تعصب کا ہوگا اور عقائد سلف سے تجاوز کرکے اہل بدع و کلام کی بات پر دہیان و کان رکھیگا تو ہلاک ہوجائیگا اور اسکو خبر بھی نہوگی یہ تو اوس شخص کا حال ہوا جو علم کے سوا اور چیزونمین اپنی زندگی صرف کرتا ہے اور جبکا یہ عزم ہو کہ فقط علم ہی کا ہو رہوگا تو اوسکے لئے مہم اول معرفت دلیل و شروط دلیل و کیفیت استدلال کا معلوم کرنا ضرور ہے اسمین بہت طول ہوتا ہے اکثر مسائل و مطالب مین رتبۂ یقین و معرفت تک پہنچنا مشکل پڑتا ہے سوای زبردست لوگون کے جو مؤید بنور الٰہی ہین ہر کسیکی قدرت نہین کہ اوسکو معلوم کرے اور ایسے لوگ بہت کمیاب و عزیز الوجود ہین اللہ ہمکو ہر گمراہی سے بچالے اور خیالات جہّال و مبتدعین سے پناہ دے ✦

باب دسوان بیان مین غرور کے

مراد غرور سے اس جگہہ وہو کا کھانا مغالطے مین پڑجانا ہے آدمی کے لئے ہوشیار و چوکنا رہنا کنجی ہے سعادت کی اور غرور و غفلت مین رہنا کنجی ہے شقاوت کی اللہ کی نعمت بندون پر ایمان و معرفت سے بڑہ کر نہین اور نہ شرح صدر سے زیادہ کوئی اوس طرف وسیلہ ہے اور کفر و معصیت سے بڑہ کر کوئی برائی نہین اور نہ کوئی چیز سوا کوری دل و جہالت کے اوس طرف داعی ہے اہل بصیرت کو وہ دل ملا ہے جسکی شان مین یہ آیت ہے کمشکوٰۃ فیھا مصباح الی قولہ نور علی نور اور اہل غفلت کا دل ایسا ہے کظلمات فی بحر لجی الی قولہ فما لہ من نور سو یہ غرور اصل جملہ شقاوات اور منبع جملہ مہلکات ہے اہل غرور و اصحاب غفلت اگرچہ بے گنتی ہین مگر چار قسم مین سب آجاتے ہین ایک عالم دوم عابد سوم صوفی چہارم اہل دولت پھر ان اقسام مین بہت سے فرقے ہین اور اونکے غرور کے وجوہ بھی مختلف ہین مثلاً کوئی امر منکر کو اچہا جانتا ہے اور مال حرام سے مسجد بناکر اوسکو زیب و زینت دیتا ہے اور کار ثواب خیال کرتا ہے اور بعض کو یہ تمیز نہین ہوتی کہ اوسکی کوشش نفس کے لئے ہے یا اللہ کے لئے جیسے وہ واعظ جنکی غرض قبول و جاہ ہے اور کوئی آدمی امر مہم کو چہوڑکر غیر مہم مین مصروف ہوتا ہے اور کوئی فرض ترک کرکے نفل مین لگا رہتا ہے اور کوئی مغز کو چہوڑکر پوست مین متوجہ ہے جیسے وہ نمازی جسکی ہمت فقط مخارج حروف مین ہے الی غیر ذلک **ف** مذمت غرور کے لئے یہی دو آیتین کافی ہین فلا تغرنکم الحیاۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور **وقولہ تعالی** ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی حتی جاء امر اللہ وغرکم باللہ الغرور حدیث شداد بن اوس مین فرمایا ہے الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسہ ھواھا وتمنی علی اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ یعنی دانا وہ ہے جو خوار رکہے اپنے نفس کو اور کام کرے مابعد موت کے لئے اور احمق وہ ہے

مال سے عجب کرے جسطرح فرمایا ہے انا اکثر منک مالا واعز نفرا ایکبار حضرت نے دیکھا کہ ایک غنی کے پاس ایک
فقیر آکر بیٹھا اوسنے اپنے کپڑے سمیٹ لئے او رسکڑ گیا فرمایا تو اس بات سے ڈرتا ہے کہ کہین اسکی مفلسی تجکو
نہ لگ جائے سو اہ احمد اسکی علاج یہ ہے کہ آفات مال اور کثرت حقوق مال وفضیلت فقرا اور اونکی سبقت
کوطرف جنت کے سوچے اور جانے کہ یہ مال صبح آتا ہے اور شام جاتا ہے اسکی کچھہ اصل نہین بہت سے کفار صاحب مال
ودولت وثروت ہین ابوذر سے مسجد شریف مین فرمایا کہ سر اوٹھاکر دیکھہ دیکھا تو ایک شخص بہت عمدہ کپڑے پہنے ہے
تہوڑی دیر کے بعد پہر فرمایا کہ اپنا سر اوٹھاکر دیکھہ دیکھا تو ایک شخص پُرانے کپڑے پہنے ہوئے ہے فرمایا ای ابوذر
یہ آدمی نزدیک اللہ کے ساری زمین سے بہتر ہے سو جب حقیقت حال یہ ہے تو پہر ایسا نادار کا اپنے مال وثروت پر عجب
کرنا یعنی چہ اوسکو تو یہی ڈر لگا رہتا ہے کہ کہین ادای حقوق مال مین کچھہ قصور نہوا ہو حلال سے لیا ہے کہ نہین موقع پر صرف
کیا ہے کہ نہین آٹھوین یہ کہ اپنی رای غلط پر عجب کرے کما قال تعالی افمن زین له سوء عمله فراٰه حسنا
وقال تعالی ويحسبون انهم يحسنون صنعا حدیث ابوثعلبہ مین فرمایا ہے کہ غلط رای پر عجب کرنا اس امت
کے آخر زمانے مین ہوگا یہ وہ بلا ہے جس سے اگلی قومین ہلاک ہوگئین اسی سے ہر ایک فرقہ الگ الگ ہوگیا ہر ایک یہی
جانتا ہے کہ مین ہی خوب جانتا ہون اپنے ہی اعتقاد پر خوش ہے کل حزب بما لديهم فرحون غرضکہ جتنے
اہل بدعت وضلالت ہین سب اپنی بدع وضلال پر اسیلئے مصر ہین کہ وہ اپنی رای پر معجب ہین سو اسکا علاج بہت
مشکل ہے اسلئے کہ اگر غلطی رای پر آگاہ ہوتا تو اوسکو ترک کردیتا لکن جس بیماری کو نہین جانتا ہے اوسکی دوا کیونکر کریگا
ہان عارف شخص یہ کرسکتا ہے کہ جاہل کو اوسکی بیماری پر اطلاع دے اور اوسکو جہل سے دور کردے لکن اگر وہ اپنی
جہالت پر بہی معجب ہوگا تو پہر عارف کی کب سُنے گا بلکہ اوسی کو اولٹا الزام دیگا اسلئے کہ اللہ نے اوسپر ایک ایسی بلا مسلط
کردی ہے جو موجب اوسکی بربادی کی ہے اور وہ اوسکو نعمت جانتا ہے وہ اوس سے کیون نفرت کرنے لگا تاہم علاج
مجمل یہ ہے کہ ہمیشہ اپنے نفس کو متہم جانے غلطی وخطا سے خالی نہ سمجھے اوسکے دہوکے مین نہ آئے جب تک کہ کسی
دلیل کتاب وسنت کو اپنا ممد ومعاون نہ پائے مگر یہ ہر شخص کا کام نہین ہے اسکے لئے طبیعت کامل وعقل تیز واستعداد
قوی وتلاش جیّد ودرس ومطالعہ قرآن وحدیث کا وصحبت دائمی اہل علم کی درکار ہے بلکہ ان امور کے ہوتے
ہوئے بہی بعض امور مین انسان سے غلطی کا خوف موجود ہوتا ہے اسلئے جو شخص تمام عمر اپنی تحصیل علم مین مستغرق
نکرسکے اوسکے لئے یہ بہتر ہے کہ مذہب کی باتون پر کان نہ دہرے اور نہ اونمین خوض کرے فقط یہ اعتقاد رکہے کہ اللہ
ایک ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور نہ کوئی اوسکے مانند ہے وہی سنتا دیکھتا ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اوسکے رسول سچے
اور برحق ہین جو کچھہ اونہون نے کیا اور کہا اور پہونچایا وہ سب سچ ہے یہی طریقہ سلف کا تھا اور جو احکام قرآن وحدیث مین
ہین بے بحث وتکرار اور بغیر تفصیل اونکو مان لے اور آمنا وصدقنا کہکر معاصی وذنوب سے پرہیز وتقوی کرے طاعات بجالائے

کدورات و آلام و آفات سے ملے ہوئے ہین آخرت کی لذت پاک صاف ستھری نفیس عمدہ حلوا ہی بے دود ہے تو یہ کہنا کہ
نقد ادوہار سے بہتر ہے غلط ٹہیرا ایسے شخص کو جو آخرت مین شک رکھتا ہے یہ کہنا چاہیے کہ اگر آخرت کے معاملات
جھوٹ ہوئے تو مجھے کیا نقصان ہوا ازل سے ابتک بھی تو مین ایسا ہی تھا کہ کچھہ عیش نکرتا تھا مین جانونگا کہ معدوم
ہی رہا اور اگر سچ ہوئی تو ابدالآباد تک آگ مین جلونگا اسکی برداشت نہوسکے گی حالانکہ آخرت نزدیک اہل ایمان کے
یقینی چیز ہے اوسکا یقینی ہونا دو چیزون سے معلوم ہوتا ہے ایک تصدیق انبیاء و علماء سے دوسرے بصیرت و
مشاہدۂ باطن سے اکثر خواص وجملہ عوام کا یقین اسیطرحکا ہوتا ہے اور جب یہ لوگ اپنے کلام و عقائد سے اتلاف احکام
الٰہی کرتے ہین اور معاصی و شہوات مین مبتلا ہوکر اعمال صالحہ سے باز رہتے ہین تو وہ بھی اس مغالطہ مین شریک کفار
ہوجاتے ہین کیونکہ اونہون نے بھی زندگی دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ہے ہان اتنی بات ہے کہ اصل ایمان کے
سبب عذاب ابدی سے بچ جائینگے اور دوزخ سے کچھہ عرصہ بعد نکل آئینگے جیسے متکلمین و متفلسفین اہل اسلام تمام
اِنکے مغرور ہونے مین کچھہ شبہ نہین کیونکہ ہرچند اونکو یہ اقرار ہے کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے لکن جو کہ مائل طرف دنیا
کے ہوئے اور اوسکو اختیار کیا اسلئے فقط ایمان اِنکا واسطے فلاح ابدی کے کافی نہین ہے جب تک کہ عمل نہو کما
قال تعالیٰ وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدی وقال تعالیٰ ان رحمة الله
قریب من المحسنین اور حضرتؐ نے فرمایا ہے الاحسان ان تعبد الله کانک تراه وقال تعالیٰ
والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا
بالصبر غرضکہ تمام قرآن پاک مین وعدہ مغفرت کا ایمان و عمل صالح دونون سے متعلق ہے صرف ایمان ہی پر
نہین تو جو لوگ دنیا پہ مطمئن ہوکر خوش ہوتے ہین اور اوسکے مزون مین ڈوبے رہتے ہین موت کو برا جانتے ہین
اسلئے کہ یہ سب لذات چھوٹ جائینگی نہ اسلئے کہ آگے چل کر پھر کیا گذریگا وہ دنیا کے مغالطے مین پڑے ہین خواہ
کافر ہون یا مسلمان کفار کو ایک مغالطہ یہ ہے کہ وہ اپنے دل یا زبان سے کہتے ہین کہ اگر قیامت ہوئی تو
بھی ہم غیرون کی نسبت زیادہ تر مستحق ہونگے وما اظن الساعة قائمة ولئن رددت الی ربی لاجدن
خیرا منها منقلبا عصاۃ مسلمین کو ایک مغالطہ یہ ہے کہ اللہ کریم ہے ہمکو اوسکے عفو کی توقع ہے
اس اعتماد پر عمل کرنا بھی چھوڑ دیتے ہین اور اس تمنا و غرور کا نام توقع و رجا رکہا ہے اور جانتے ہین کہ دین مین
رجا کرنا عمدہ بات ہے خدا کی نعمت وسیع ہے اور اوسکی نعمت سب کو پہنچتی ہے اوسکا کرم عمیم ہے پھر بھلا اوسکی
دریای رحمت کے سامنے ہمارے گناہ ہونگی کیا حقیقت ہے ہم موحد و ایماندار ہین بذریعۂ ایمان کے اوس سے توقع
مغفرت کی رکھتے ہین اور کبھی اِنکے رجا کی یہ دلیل ہوتی ہے کہ ہمارے باپ دادا صلحاء و عالی رتبہ تھے جیسے
بعض سادات اپنے نسب پر مغرور ہین اور خوف و تقوی و ورع مین خلاف اپنے آباء و اجداد کے ہین حالانکہ اونکے

جواپنے نفس کو اوسکی خواہشون کے درپے رکہے اور پہر اللہ سے آرزو مند مغفرت کا ہو ابو الدردا کہتے ہین کیا خوب ہے سونا ہوشیارون کا اور اونکا افطار یہ لوگ بیوقوفون کی شب بیداری و کوشش کو کیسا ناقص کر دیتے ہین یقین و تقوی والیکا ذرہ برابر عمل بہتر ہے مغرورون کے زمین بہر عمل سے غرضکہ جو کچھہ فضیلت علم کی اور مذمت جہل کی آئی ہے وہ سب دلیل ہے مذمت غرور پر اسلیئے کہ غرور بہی ایک قسم جہالت کا نام ہے گو ہر جہل غرور نہو کیونکہ غرور کے لیئے ایک مغرور فیہ اور دوسرے مغرور بہ درکار ہوتا ہے غرور یہ ہے کہ شیطان کے شبہ اور مکر کے باعث نفس ایسی چیز پر جم جائے جو ہوائے نفسانی کے موافق اور خواہش طبع کے مطابق ہو اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو شخص کسی نکمے شبہ سے حال یا مآل مین خیر کا معتقد ہو وہ مغرور ہے اکثر لوگون کا یہی حال ہے کہ اپنے نفوس کے لیئے بہتری کا گمان رکہتے ہین حالانکہ یہ گمان اون کا غلط ہے سو اکثر لوگ مغرور ہین گو اقسام اونکے غرور کے جدا ہون اور درجات بہی مختلف یہانتک کہ بعض کا غرور نسبت بعض کے ظاہر تر اور شاید بدتر ہوتا ہے سب مین سخت تر دو غرور ہین ایک کفار کا دوسرے بدکارون کا کفار مین بعض ایسے ہین جنکو حیات دنیا نے مغرور کر رکہا ہے اور بعض ایسے ہین جنکو شیطان نے مغرور بنا دیا ہے بعض اول کا یہ قول ہے کہ نقد بہ نسبت اودہار کے بہتر ہے دنیا نقد ہے آخرت اودہار تو اس سے دنیا ہی بہتر ٹہیری اوسکو اختیار کرنا چاہیئے دنیا یقینی ہے آخرت موہوم یقین شک سے بہتر ہوتا ہی اللہ نے اس آیت مین انکا حال کہا ہے اولٰئك الذین اشتروا الحیاة الدنیا بالاخرة فلا یخفف عنهم العذاب ولا هم ینصرون اس طرحکے غرور کا علاج یا تو سچے ایمان سے ہوتا ہے یا دلیل و حجت سے ایمان سے یون کہ اللہ کی باتون کو سچا جانے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق وقال تعالی وما عند اللہ خیر وقال تعالی والاخرة خیر وابقی وقال تعالی وما الحیاة الدنیا الا متاع الغرور وقال تعالی فلا تغرنکم الحیاة الدنیا ان آیات کو سنکر بہت سے کافر ایمان لے آئے حضرت کو سچا جانا کوئی دلیل طلب کی اور کسینے قسم دیکر پوچہا کہ کیا اللہ نے تمکو بہیجا ہے فرمایا ہان وہ لوگ اسی پر ایمان لے آئے یہ عوام کا ایمان ہے دائرہ غرور سے باہر ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اوس قیاس کا فاسد ہونا معلوم ہو جائے جو شیطان نے گہڑ کر اسکے دل مین جما دیا ہے کیونکہ ہر غرور کا ایک سبب ہوتا ہے مغرور اوسی سبب کو دلیل جانتا ہے گو اسکو خبر نہو جیسے مثال مذکور مین دو جملے تہے ایک یہ کہ دنیا نقد اور آخرت اودہار ہے یہ جملہ تو درست ہے دوسرا جملہ یہ تہا کہ نقد بہ نسبت اودہار کے بہتر ہے سو اسمین دہوکا ہے کیونکہ اگر نقد و نسیہ مقدار و مقصود مین برابر ہون تب تو یہ جملہ درست ہے اور اگر نقد بہ نسبت اودہار کے کم ہے تو پہر اودہار ہی بہتر ہوگا اب اگر مدت دنیا و مدت آخرت کو دیکہو تو کچہہ پتا ہی نہین لگتا مثلاً انسان زیادہ سے زیادہ سو برس جیتا ہے اس عمر کو اگر مدت آخرت سے نسبت کرو تو آخرت کے کروڑوین حصے کے برابر بہی نہین ہوتی ایک دنیا کے چہوڑنے مین لاکھہ بلکہ بے انتہا آخرت مین پائیگا اور باعتبار نوع کے یہ خیال کرے کہ ساری لذات و شہوات و طیبات دنیا مین سب طرح کی

اللہ کریم ہے توبہ قبول کرتا ہے اور توبہ ایک طاعت ہے جس سے گناہ دور ہو جاتے ہین ایسے متوقع کو ہمراہ توبہ کے راجی کہنا
چاہئے رہی توقع مغفرت ہمراہ اصرار معاصی کے تو وہ بالکل غرور ہے دوسری صورت رجا کی یہ ہے کہ نفس اوس کا
نوافل و فضائل سے قاصر ہے اور فقط فرائض پر اکتفا کرتا ہے اور اپنے لئے متوقع نعمت خدا کا ہے یہانتک کہ سرور سے
اس توقع کے مزہ عبادت کا جوش زن ہو اور اوسکو نوافل پر متوجہ کرے اور یہ مضمون یاد دلائے قد افلح المومنون
الذین ہم فی صلوتہم خاشعون اس آیت تک اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس
ہم فیہا خالدون تو اس حالت مین پہلی رجا سے وہ یاس جو مانع توبہ کی تھی ٹوٹ جاتی ہے اور دوسری رجا سے وہ
سستی جو کہ مانع نشاط و طیاری عبادت کی تھی جاتی رہتی ہے غرضکہ جو توقع توبہ پر یا تہیۂ عبادت پر آمادہ کرے اوسکو
رجا کہتے ہین اور جو موجب کاہلی کی عبادت سے یا میل طبع کو طرف امر ناحق کے ہو تو وہ غرور و سودای خام ہے
اکثر لوگ جو اعمال مین سستی کر لیتے ہین اور دنیا کی طرف متوجہ ہین اور اللہ سے روگردان ہین اور آخرت کے لئے
غیر ساعی تو اسکی یہی وجہ ہے کہ اونکا تمنا و غرور ہے جسکو وہ رجا سمجھے ہوئے ہین خوف کی جگہہ استعمال رجا کا کرتے
ہین اگر فکر کرنے والا قرآن مین تامل کرے تو بجز اسکے کہ اوسکا غم بڑھ جائے اور خوف زیادہ ہو اور کچھہ متصور نہین ہے
اسی کے قریب غرور اون لوگون کا ہے جو طاعت و معصیت دونون کرتے ہین اور توقع مغفرت کی رکھتے ہین اس خیال
پر کہ پلہ نیکیون کا جھکے گا گو بدی کے پلے مین بدیان زیادہ ہون اور یہ نہایت جہالت ہے اور بعض لوگ چند درم
حلال و حرام کی خیرات کرتے ہین اور اوس سے زیادہ مال شبہ اور مسلمانون کا مال لے مرتے ہین اوس پر یہ خیال کرتے ہین کہ یہ نیکی و بدی
برابر ہے حالانکہ یہ بڑی جہالت ہے اور بعض کو خیال ہے کہ ہماری نیکیان زیادہ ہین اور گناہ کم ہین اسلئے کہ وہ لوگ نیکی کو یاد رکھتے
ہین اور گناہون کا شمار نہین کرتے مثلاً ایک شخص دن بھر سو بار استغفار یا تسبیح کرتا ہے پھر مسلمانون کی غیبت و ہتک حرمت کرتا ہے
اور دن بھر ایسی ہی باتین بکا کرتا ہے جس سے اللہ خوش نہین اور ان باتون کو شمار نہین کرتا حالانکہ فرشتے وہ سب باتین لکھتے
ہین اسکو کچھہ التفات نہین کہ غیبت و کذب و بہتان و چغلخوری و نفاق کے عذاب مین کیا کچھہ آیا ہے اور آفات زبان کے سبب سے
کتنی خرابی بھگتنی پڑیگی یہ مغالطہ نہین ہے تو کیا ہے **ف** اہل غرور چار فرقے ہین ایک اہل علم انہین ایک وہ لوگ ہین جو علوم
شرعی و عقلی کو خوب سیکھتے ہین اور اونہین تعمق و شغل اتنا کرتے ہین کہ اعضا کی کچھہ پروا نہین کرتے اور نہ اونکو گناہون سے روکتے
ہین اور نہ طاعت بجا لاتے ہین وہ اپنے علم کے سبب سے اس مغالطہ مین پڑے ہین کہ ہم نزدیک اللہ کے ذی رتبہ ہین اللہ ہمکو عذاب نکریگا
اور ہمسے بسبب نیکی علم کے بازپرس گناہون کی نہوگی حالانکہ اگر سوچین تو جان لین کہ علم دو طرح کے ہین ایک علم مکاشفہ یعنی اللہ کو اور
اوسکی صفات کو پہچاننا اسکا نام اصطلاح مین معرفت ہے دوسرا علم معاملہ یعنی حلال و حرام و اخلاق حمیدہ و ذمیمہ نفس کا پہچاننا اور کیفیت اونکے
علاج کی معلوم کرنا سو یہہ دوسرا علم اسیلئے حاصل کرتے ہین کہ عمل ہو اگر اس علم کی یہ علت غائی نہ ہوتی تو یہہ نکما ہوتا کیونکہ
جس علم سے عمل مقصود ہوتا ہے وہی عمل اوس کی قیمت ہے جو عالم علم فقہ و احکام عبادات سیکھے

آبا کرام باوجود تقوی وورع کے خائف تھے اور یہ لوگ باوجود فسق وفجور کے بیخوف ہین شیطان نے انکے دلونمین یہ مغالطہ ڈالا ہے کہ جو شخص کسی سے محبت رکھتا ہے وہ اوسکی اولاد کو بھی چاہتا ہے تمہارے اکابر اللہ کو محبوب تھے تو وہ تمکو بھی چاہیگا حالانکہ انکو یہ یاد نہین کہ نوح علیہ السلام نے چاہا تہا کہ اپنے فرزند کو ناؤ مین لے لین اور کہا رب ان ابنی من اھلی اللہ نے فرمایا یا نوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح اور ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لئے دعا کی نامنظور ہوئی اور ہمارے حضرت نے اجازت چاہی کہ اپنی مان کی زیارت کرین اور اونکے لئے استغفار مانگین زیارت کا حکم ہوا اور مغفرت چاہنے کی اجازت نہوئی اور اگر محبت باپ کی بیٹے تک چلی آئے تو پھر بغض بھی بیشک اوس تک پہنچیگا مگر اصل یہ ہے کہ لا تزر وازرۃ وزر اخری وان لیس للانسان الا ما سعی اور جس شخص کو یہ خیال ہے کہ باپ کے تقوی کی جہت سے مجھے نجات ہوگی تو وہ ایسا ہے جیسے کوئی یہ خیال کرے کہ باپ کے شکم سیر ہونیسے میرا پیٹ بھی بھر جائیگا یا اوسکے پانی پینے سے میری پیاس بجھہ جائیگی یا اوسکے عالم وحاجی ہونیسے مین بھی عالم حاجی ہوجاؤنگا اس سے ثابت ہوا کہ تقوی فرض عین ہے اوسمین بیٹے کے عوض باپ کافی نہوگا اللہ کے یہان ثواب تقوی پر ملتا ہے نہ رشتہ داری پر شیطان نے نام بر تمنا وآرزوی بے عمل کو رجا وتوقع کہدیا اور جاہلون کو فریب دیدیا حالانکہ رجا کا بیان اللہ نے یون کیا ہے ان الذین آمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ یعنی لائق رجا کے یہ لوگ ہین ثواب اجرت کو جزاء عمل قرار دیا ہے اگر ایک شخص کریم صادق الوعد مزدوری سے زیادہ دیتا ہے اور اوسنے کسی مزدور کو برتن مانجنے پر مقرر کیا تہا اوس مزدور نے سب برتن توڑ تاڑ کر برابر کر دئے پھر اس بات کا منتظر ہوکر بیٹھہ رہا کہ اجرت دینے والا کریم ہے وہ اجرت دے ہی دیگا تو ایسے شخص کو عقلمند بجز اسکے کہ مغرور واحمق کہین اور کیا کہین گے وجہ اس غلطی کی جہال کو یہ ہے کہ وہ لوگ معنی مین توقع وغرور کے کچھ تمیز نہین کرتے

حکایت کسینے حسن سے پوچھا تہا کچھ لوگ کہتے ہین ہم اللہ سے توقع رکھتے ہین اور عمل نہین کرتے کہا اونکا یہ خیال خام ہے جو شخص کسی چیز کی توقع رکھتا ہے اوسکی جستجو کرتا ہے اور جس چیز سے ڈرتا ہے اوس سے بھاگتا ہے دوسری مثال یہ ہے کہ کسی کو توقع اولاد کی ہو حالانکہ ابھی تک نکاح نہین ہوا ہے یا نکاح ہوا مگر ہنوز ہم بستری نہین ہوئی تو ایسے شخص کا متوقع اولاد ہونا خیال خام ہے اسی طرح جو شخص اللہ کی رحمت کا متوقع ہو اور ایمان نہین رکھتا ہے یا ایمان تو ہے لیکن اعمال صالح نہین کئے ہین یا اعمال صالح بھی کئے ہین مگر اعمال بد بھی نہ چھوڑے تو وہ بھی خیال خام مین مبتلا ہے ہان رجا دو جگہہ پر کرنا اچھا ہوتا ہے ایک یہ کہ کوئی شخص سراپا گناہ ہو اور اوسکے دلمین خطرہ توبہ کا گزرے تو اوسکو شیطان بہکاتا ہے کہ تیری توبہ قبول نہوگی تاکہ وہ رحمت خدا سے ناامید ہوجائے ایسے حال مین توبہ کرنا واجب ہے مایوسی کو دور کرکے امیدواری کرے اور جانے کہ

بڑی غلطی ہے آدمی کا دل اگر ان آفات سے صاف نہوگا تو کچھہ پھل طاعات ظاہری کا نہ ملیگا تیسرا گروہ اہل علم کا وہ ہے
جنکو ان اخلاق باطنی کا بھی علم ہے اور جانتے ہین کہ شرعاً یہ صفات بُرے ہین مگر اپنے نفسون کو بڑا سمجھکر کہتے ہین کہ
ہم مین یہ باتین نہین ہین ہمارا رتبہ اللہ کے نزدیک ایسا نہین ہے کہ وہ ہمکو ایسی چیزون سے آزمائے یہ چیزین تو
واسطے امتحان عوام کے ہین پھر اگر اونسے آثار کبر و ریاست و شیخی و شرف کے ظاہر ہوتے ہین تو کہتے ہین کہ یہ کبر نہین
ہے بلکہ عزت ہے دین کی اور اللہ کے مخالفین و اہل بدعت کو زک دینا ہے حالانکہ شیطان ان حرکات پر خوب ہنستا ہے
اور انکو اپنا مسخرہ بناتا ہے ایسے ہی لوگ وعظ و تدریس مین ریا کرتے ہین اور بادشاہونکے مصاحب بنکر مال مارتے ہین
اور ظاہر مین یہ بات بناتے ہین کہ ہم مسلمانون کی سفارش کرکے اونسے ضرر دور کرتے ہین اور شر اعدا سے بچاتے
ہین مگر اللہ کو خوب معلوم ہے کہ انکا یہ مقصد نہین ہے ایسے ہی علما دین کے دجال اور موجب استحکام مذہب شیاطین ہوتے
ہین نہ ہادی امام دین کیونکہ دین کا امام وہ عالم ہوتا ہے جسکی پیروی سے دنیا چھوٹے اللہ کی طرف توجہ ہو انبیا و صحابہ
و سلف سب اسیطرح کے تھے اور اقسام غرور اہل علم کے اس آخر زمانے مین بے گنتی ہین چوتھا گروہ علما کا وہ ہے
جنھون نے خوب علم پڑھا اعضا کو بھی پاک صاف کیا طاعات کو ادا کیا معصیت ظاہری سے بچے اخلاق ذمیمہ کے
درپے رہے مگر دل کے کونونمین خفیہ مکر شیطانی و فریب نفسانی ایسے رہگئے جنکا جاننا مشکل تھا انکو اوسپر
اطلاع نہوئی اسلئے اونکو ویسا ہی چھوڑ دیا مثلاً بعض اہل علم رات کو جاگتے ہین اور جمع علوم و تحسین الفاظ و تصنیفات
مین اوقات بسر کرتے ہین اور یہ جانتے ہین کہ اس سے ہماری غرض دین خدا کو ظاہر کرنا اور اوسکی شریعت کا پھیلانا ہے
اور باعث پوشیدہ اسکا شاید یہ ہوتا ہے کہ اطراف و جوانب ملک مین ہمارا نام مشہور ہو اور ہمکو لوگ بڑا عالم سمجھکر ہر طرف سے
رجوع لائین اور علم و زہد و ورع کے مداح ہون اور حاجات و اغراض مین لوگ ہمکو اپنے اوپر ترجیح دین اور جب ہم کوئی
بات کہین تو دل لگا کر اور کان رکھکر سنین اور ہمکو عزت دین اور ہماری تصدیق کے لئے سر ہلائین یا رقت کرین اور
جانین کہ سب ہمسر ونمین یہ خاصیت ہمین کو حاصل ہے کہ علم و ورع و زہد ظاہری سب ہم مین موجود ہے ظاہر زندگی اس
بیچارے مغرور کی در پردہ اسی امر پر موقوف ہے اور کبھی کوئی آدمی کسی عالم سے استفادہ کرتا ہے اور اوسکو عمل کی
رغبت پیدا ہوتی ہے تو عالم کو یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ تاثیر میرے اخلاص و صدق کی ہے اور ایسے گمان پر اللہ کا
شکر بجالاتا ہے اور اس امر کو باعث عفو گناہ و سیئات سمجھتا ہے اور ابھی تک اپنی نیت کی خبر نہین کہ درست ہے
یا نہین پھر کوئی عالم تصنیف و تالیف کتب مین بہت سرگرم رہتا ہے اور اس خیال مین ہے کہ اللہ کا علم جمع کرتا
ہون تاکہ لوگون کو اوس سے فائدہ ہو حالانکہ واقع مین یہ منظور ہے کہ عمدگی تصنیف کی جہت سے میرا نام پھیل جائے
اگر یہ غرض نہین ہے تو پھر جو کوئی دوسرا شخص اوس کتاب مین سے مولف کا نام مٹا کر اپنا نام لکھدے تو مصنف
کو کیون برا لگتا ہے اور کبھی تصنیف مین آدمی اپنی تعریف صراحۃً بڑی لمبی چوڑی لکھتا ہے اور کبھی ضمناً اس طرح پر

اور خود عمل نکرے یا گناہون کو جان لے اور اون سے نہ بچے یا اخلاق مذمومہ کو پہچان لے اور اپنے نفس کا تزکیہ نکرے
اور اخلاق حمیدہ کو سیکہے اور اون کے ساتہہ متصف نہو تو وہ مغرور ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے قد افلح من زکاہا
یعنی صاحب فلاح وہ شخص ہے جس نے تزکیۂ نفس کا کیا ہے نہ وہ شخص جسنے فقط تزکیۂ نفس سیکہہ لیا اور سکہلایا ہے دوا کا
جاننا مرض کو دور نہین کرتا ہے جب تک کہ دوا کا استعمال نکیا جائے فضائل علم کو یاد رکہنا اور مذمت علماء بے عمل
کو بہول جانا مغالطہ ہے شیطان کا اللہ نے عالم بے عمل کو مشابہ کتے و سور کے کہا ہے اس سے بڑہ کر اور کیا برائی
ہوگی جس شخص نے فضائل علم کی خبر دی ہے اوسی نے علماء بے عمل کی برائی بہی بیان کی ہے اور کہا ہے کہ اللہ کے
سامنے وہ جاہل سے بہی بدتر ہونگے اور جو شخص مدعی علم مکاشفہ کا ہے اور تارک امر و نہی الٰہی ہے وہ اور زیادہ
مغالطہ مین پڑا ہوا ہے جو شخص شیر کو پہچانے اور اوس سے نہ ڈرے تو وہ دہوکے مین نہین ہے تو پہر کیا ہے
کبہی آدمی شیر کے نام و رنگ و شکل و صورت کو جانتا ہے اور ڈرتا نہین تو اوس نے ابتک گویا شیر کو نہین پہچانا ہے
و لہذا جو شخص عارف خدا ہے وہ اسکا بہی عارف ہے کہ اوسکی ایک صفت یہ ہے کہ چاہے تو تمام عالم کو برباد کردے
اور کچہہ پروا نکرے اور نوع انسان کو ابدالآباد تک عذاب مین رکہے تو کچہہ اوسکی شان مین اثر نہو اور نہ اوسکو رحم آئے
اور نہ کچہہ افسوس ہو اسی لئے فرمایا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء فاتحہ کتاب زبور بہی ہے کہ
خوف خدا سب حکمتون کی جڑ ہے ابن مسعود نے کہا اللہ سے ڈرنے کو علم کافی ہے اور اوسمین مغالطہ کہانے کو
جہل بس ہے حکایت ایک شخص نے حسن بصری سے ایک مسئلہ پوچہا تہا انہون نے اوسکا جواب دیا اوس نے
کہا کہ فقہاء تو اس طرح نہین کہتے کہا تو نے کبہی کوئی فقیہ دیکہا بہی ہے فقیہ وہ ہے جو رات کو جاگے دن کو روزہ
رکہے دنیا کا تارک ہو آخرت مین راغب ہو معلوم ہوا کہ جو ایسا نہو وہ مغرور ہے پہر دوسرے لوگ اہل علم مین وہ
ہین جو علم و عمل دونون کرتے ہین مگر دل کو نہین ٹٹولتے کہ جو صفات مبغوض خدا ہین جیسے کبر و حسد و ریا و طلب علو
و ریاست و جاہ و شہرت اونکو نیست و نابود کرین اور بعض کو اتنی بہی خبر نہین کہ یہ صفات مذموم ہین اسی لئے
ان ذمائم کے تزکیہ سے رہتے ہین اور یاد نہین لاتے کہ حضرت نے کہا ہے تہوڑی ریا بہی شرک ہے جس دلمین ذرہ برابر
کبر ہوگا وہ جنت مین نہ جائیگا حسد نیکیون کو ایسا کہاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو محبت شرف و مال کی ایسا نفاق بڑہاتی ہے
جیسے پانی ساگ کو ان لوگون نے اپنے ظاہر کو تو بنا لیا اور باطن کو بالکل بہول گئے ویسا ہی رہنے دیا حالانکہ اللہ
کسیکی صورت و عمل کو نہین دیکہتا ہے دلون کو دیکہتا ہے کما قال تعالیٰ الا من اتی اللہ بقلب سلیم انکی
ایسی مثال ہے جیسے قبور موتے کہ ظاہر مین تو آراستہ اور باطن مین مردار ہے

از برون چون گور کافر پر حلل		و ز درون قہر خدای عز و جل

یا اندہیری کوٹہری جسکی چہت پر چراغ رکہا ہو کہ اوپر تو بہت روشنی ہے مگر اندر کچہہ نہین تو ظاہر ہے کہ یہ ایک

ر نفسانی ٹھیرایا ہے **ف** دوسری قسم اہل غرور کی اہل عبادت وعمل ہین یہ لوگ بہی چند فرقے ہین کسیکو انمین سے
ہین اور کسیکو تلاوت کتاب مین اور کسیکو حج مین اور کسیکو جہاد مین اور کسیکو زہد مین مغالطہ ہوتا ہے جو عابد جسطرحکا عمل
ا ہے وہ اوسمین خالی غرور سے نہین ہوتا ہان دانا آدمی مغالطہ نہین کہاتا ہے سو ایسے لوگ بہت تہوڑے ہین ایک
م انمین وہ ہین جو فرائض چہوڑکر نوافل ومستحبات مین مشغول ہوتے ہین پہر مستحبات مین نوبت افراط واسراف کی
ہ جاتی ہے کسیکو وضو مین وسوسہ ہوتا ہے اور کسی کو اکل حلال مین یہانتک کہ احتمالات قریب کو بہی بعید جان لیتا ہے
بعض اوقات مین حرام محض کہا لیتا ہے دوسرے فرقہ کو نیت نماز مین شک غالب رہتا ہے شیطان اوسکو اتنی مہلت
ین دیتا کہ نیت درست کر لے بلکہ اتنا پریشان کرتا ہے کہ جماعت جاتی رہے یا وقت نماز نکلجا لے پہر کبہی الفاظ
یر مین وسوسہ کرتا ہے اور کسیکو حروف الحمد وتمام وظائف مین مخارج کا وسوسہ غالب رہتا ہے ہمیشہ مد وشد وضاد
ا کے جدا کرنے مین اہتمام رکہتا ہے تو ایسے لوگ بجز اسکے کہ تادیب دیکر او سرزنش ہوکر پاگل خانہ مین بہیجدئے جائین
ر کس لائق ہین تیسرا فرقہ وہ ہے جو تلاوت قرآن مین مغالطہ کہاتا ہے گہاس سی کاٹتا چلا جاتا ہے کبہی ایک دن
ن ختم کرتا ہے زبان پر قرآن ہے اور دلمین طرح طرحکی آرزوئین گذرتی ہین کوئی مقصود بہی تلاوت کا اس طرح کے
ہنے یا سنانے سے ہاتہ نہین آتا کبہی قاری کی آواز اچہی ہوتی ہے تو تلاوت سے لذت پاتا ہے اوسکو لذت مناجات
ب الارباب گمان کرتا ہے حالانکہ یہ مزہ آواز کا ہے اسی درد سے اگر کوئی اور شعر یا کلام پڑہے گا تب بہی لذت آئیگی
ہ مغالطہ صریح ہے چوتہا فرقہ وہ ہے جو فریفتہ صوم ہے کبہی لگاتار روزے رکہتا ہے اور کبہی ایام متبرک مین صائم
ہوتا ہے مگر زبان غیبت سے اور دل ریا سے اور پیٹ حرام سے بہرا ہوتا ہے دن بہر فضول بکتا رہتا ہے معہذا آپکو
صائم الدہر سمجہتا ہے اور یہ صریح غرور ہے پانچوان فرقہ وہ ہے جو حج کرنیکو جاتا ہے اور حقوق ودیون لوگون کے نہین
دیتا بے اجازت والدین اور بغیر زاد حلال کے نکل کہڑا ہوتا ہے پہر راہ مین جاتے یا آتے نماز وفرائض کو ضائع کرتا ہے
اور لوگون پر چندہ ساڈالتا جاتا ہے بعض لوگ انہین مال حرام پیدا کرکے رفقا کو دیتے جاتے ہین غرض اوس سے ریا وشہرت ہوتی
ہے حالانکہ یہ صریح مغالطہ ہے چہٹا فرقہ وہ ہے جو خدمت احتساب کی لیتا ہے اور رون پر تو امر ونہی جاری کرتا ہے
مگر اپنے نفس سے غافل ہے کسی سے اگر کوئی قصور ہوگیا تو اوسپر سختی ودرشتی کرتا ہے اور اوسکے قصور پر اگر کوئی
معترض ہو تو کہتا ہے کہ ہم محتسب ہین تو ہمپر اعتراض کرتا ہے کوئی اذان دیتا امامت کرتا ہے پہر اگر اوسکے پیچہے
دوسرے نے اذان دی یا امامت کی تو اوسپر قیامت ٹوٹ پڑی کہتا ہے تونے ہمارا حق کیون لیا اور ہمارے ثواب
مین کیون دخل دیا ساتوان فرقہ وہ ہے جو مجاورت مکہ معظمہ کرتا ہے یا مدینہ منورہ مین جا رہتا ہے مگر اپنے دل کی
نیابت کو نہین دیکہتا اور نہ اپنے ظاہر وباطن کو پاک کرتا ہے دل وطن مین رکہتا ہے ہر شناسا سے یہ عشناسائی
چاہتا ہے کہ فلان شخص مکہ کا مجاور یا مدینہ کا مہاجر ہے اور کبہی خود بہی فخر کرتا ہے کہ مین اتنی مدت مکہ یا مدینہ مین

کہ دوسرے پر طعن و اعتراض کرتا ہے حالانکہ اسکی کچہہ حاجت نہ تہی اور کبہی کسیکی عبارت مین کچہہ غلطی فاحش پاتا ہے
وہ عبارت مع نام صاحب عبارت کے نقل کرتا ہے پہر اگر عمدہ عبارت ہوئی تو بے نام لکہتا ہے تاکہ دیکہنے والا اسکی
عبارت سمجہے یا عبارت کو چوراکر اور بدل کر نقل کرتا ہے جیسے کوئی شخص کرتہ چوراکر قبا بنالے تاکہ چوری معلوم نہو
پہر کوئی الفاظ کتاب دسجع وعمدگی ترتیب مین تکلف کرتا ہے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ عبارت پوچ ولچر ہے اور اپنی کتاب
مین یہ کہتا ہے کہ مقصود میرا اس سے رواج حکمت ہے تاکہ لوگ جلد منتفع ہون اسکو یہ خبر ہی نہین کہ ایک حکیم نے
تین سو ساٹہہ کتابین حکمت مین لکہی تہین اسوقت کے پیغمبر کو حکم آیا کہ اوس سے کہدو کہ تو نے اس کلام فضول سے تمام زمین
بہر دی مین اوسمین سے کچہہ بہی قبول نہین کرتا اس طرح کی خفیہ باتین بہت ہین جنکی گنتی مشکل ہے سوا دانا
لوگون کے اور کوئی اونکو دریافت نہین کرسکتا غرضکہ ادنی درجہ آدمی کے لئے یہ ہے کہ عارف اپنے عیوب کا ہو اور انکو
برا جانکر سعی اصلاح مین کرے اللہ جب کسی انسان کی بہتری چاہتا ہے تو اوسکو عیوب نفس پر اوسکے آگاہ کر دیتا
ہے اور جو شخص اپنی نیکی سے خوش ہو اور اپنی بدی کو برا جانے توقع ہے کہ اوسکا حال اچہا ہو اور اوسکی اصلاح
جلد ممکن ہے بہ نسبت اوس مغرور کے جو اپنے نفس کو پاک سمجہے اور اپنے علم وعمل کا اللہ پر احسان رکہے اسکے بعد
غزالی رح نے ذکر غرور اور اسباب غرور فرقۂ فقہا و متکلمین و وعاظ و مذکرین کا کیا ہے اور اونکی آفات ظاہری و
باطنی بتائے ہین اور جس دہوکے و مغالطہ مین وہ پڑے ہین اونکو تفصیل سے بیان کیا ہے پہر گروہ اہل حدیث
کے ذکر مین لکہا ہے کہ طالبان حدیث جو شرائط سماع حدیث کے ہین بجا نہین لاتے صرف سُننے سے کیا کام چلتا
ہے الفاظ حدیث کے معین ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ اوسکے معنی سمجہے پہر سمجہنے کے بعد عمل کرے اسطرح ترتیب وار
پانچ چیزین ہوتی ہین پہلے سُننا پہر سمجہنا پہر یاد کرنا پہر عمل مین لانا پہر دوسرون کو سمجہانا ان لوگون نے ان پانچ
امر مین سے فقط ایک سماعت پر قناعت کی ہے اور سُننا بہی جیسا چاہئے تہا ویسا نہین سنا تو یہ سب باتین
غرور کی ہین اور اگر فرضاً حدیث کو اوسکے شرائط کے ساتہہ سیکہین تب بہی مغرور ہین اسلئے کہ صرف نقل کرنے
پر اکتفا کرلیتے ہین جمع روایات مین عمر برباد دیتے ہین ضروریات دین و معرفت معنی احادیث سے غافل رہتے
ہین یہ نہین سمجہتے کہ مقصود علم حدیث سے بہی یہی سلوک راہ آخرت ہے اور کیا عجب ہے کہ اسکے لئے ایک
ہی حدیث عمر بہر کو کافی ہو ع در خانہ اگر کس ست یک حرف بس ست حکایت بعض اکابر ایک مجلس حدیث
مین حاضر ہوئے پہلے حدیث جو شیخ نے پڑہی یہ تہی من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ وہ بزرگ
اس حدیث کو سُنکر اوٹہہ کہڑے ہوئے کہا مجہے اتنا ہی کافی ہے پہلے ایسا ہو لون تو پہر دوسری حدیث سنونگا
اسکے بعد غزالی رح نے ذکر علماء نحو وشعر ولغت کا کیا ہے اور جن مغالطات و غرورات مین وہ گرفتار ہین
اور اپنی دانست مین مغفور ہین اونکو مفصل بیان کیا ہے پہر حیل فقہی لکہے ہین اور اونپر عمل کرنیکو مغالطہ

نہین ہوتا ہے تو اوسکا حج کرنا غرور و مغالطہ ہے کیونکہ خدمت والدین مقدم ہے حج پر اور یہ مغالطات نہایت باریک مین
اس طرح کی مثالین جنمین ایک ممنوع بات دوسرے کے مقابل ہے یا ایک طاعت دوسری کی مزاحم ہے بہت ہین اون مین
ترتیب کا لحاظ نرکھنا مغالطہ مین پڑنا ہے **ف** تیسری قسم اہل غرور کی فرقہ صوفیہ کا ہے ان لوگون پر دہوکا بہت
غالب ہوتا ہے اِنکے بہت سے فرقے ہین ایک وہ ہے جو سچے صوفیون کا سا لباس و ہیئت و الفاظ و آداب و مراسم و
واصطلاحات رکہتا ہے اور ظاہر حالات مین اونکے موافق ہے مگر اپنے باطن کی حفاظت نہین کرتے نہ گناہون سے
پاک رہتے ہین حالانکہ یہ طہارت ادنی درجہ تصوف کا ہے قیامت مین جب سامنے اوس جبار کے پیش ہونگے جو کہ
گدڑی و لباس ظاہری کو نہین دیکہتا بلکہ راز دل سے سروکار رکہتا ہے تو ساری حقیقت اس غرور کی کھلجائے گی
دوسرا فرقہ اس سے بہی زیادہ مغالطہ مین ہے اوسکو بیقدر لباس پہننا شاق ہے اور دل صوفی بننے کو چاہتا ہے اور بدون
لباس صوفیانہ کے صوفی بن نہین سکتا اسلئے اوسنے حریر و دیبا چہوڑکر نفیس مرقع اور اچہے اچہی مخطط کپڑے اور رنگین سجادے
تلاش کئے اور کپڑے ایسے پہنے جو حریر سے بہی زیادہ قیمت کے ہین اور جان لیا کہ صرف رنگین کپڑے اور پیوند لگانے اور
گدڑی بنانے سے صوفی ہوگئے یہ فرقہ اس دہوکے کی ٹٹی سے شکار کہیلتا ہے حکام ظالم کا مال لیکر خوب مزے اوڑاتا ہے
اور ظاہری گناہون سے بہی نہین بچتا باطن کا تو کیا ذکر ہے ۵

دراز دستی این کوتہ آستینان بین		بزیر دلق ملمع کمندها دارند

انکا شر خلق مین پہیلتا ہے جو کوئی انکی پیروی کرتا ہے وہ تباہ ہوجاتا ہے اور جو نہین کرتا اوسکا عقیدہ سارے صوفیوں سے
پہیلا پڑجاتا ہے سب کو ایسا ہی جانتا ہے یہ سب بعضون کی شامت و شرارت سے ہوتا ہے تیسرا فرقہ مدعی علم معرفت
و عبور جملہ مقامات و حالات و مشاہدۂ حق کا ہے حالانکہ اِن امور کے اوسنے فقط نام و الفاظ ہی سُنے ہوتے ہین یا
چند باتین اہل معرفت کی سیکہہ کر اونکو ہر جگہہ گاتے پہرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ یہ الفاظ سارے علوم اولین و
آخرین سے بہتر ہین اسی بنیاد پر علماء مفسرین و محدثین و فقہاء عابدین کو نظر حقارت سے دیکہتے ہین عوام بیچارے
کس گنتی مین ہین یہانتک کہ اگر کوئی کسان یا جولاہا اپنا کام چہوڑکر چند روز اِنکے پاس رہتا ہے اور کچہہ واہی تباہی
باتین سیکہہ لیتا ہے تو وہ بہی ادن کلمات شطحیات کو کہتا پہرتا ہے اور جانتا ہے کہ جو کچہہ مین کہتا ہون وہ سب وحی
الٰہی سے کہتا ہون اور بڑے راز کی باتین سُناتا ہون عُبّاد و علماء کو کچہہ مال نہین جانتا عابدون کو مزدور محنتی بتاتا ہے
اور علما کو کہتا ہے کہ یہ بوجہ تکلم کے اللہ سے محجوب ہین آپکو خدا رسیدہ و مقرب جانتا ہے حالانکہ اللہ پاک کے نزدیک
یہی لوگ بڑے منافق و بدکار ہین اور اہل دل کے عندیہ مین جاہل و احمق ہین نہ کبہی علم پڑہا نہ کوئی خُلق درست کیا
نہ ہموار انہ دل کی حفاظت کی بجز اسکے کہ جو دل نے چاہا وہ کیا اور چند بیہودہ باتین سیکہہ کر یاد کرلین اور جو کچہہ زبان
پر آیا بکدیا چوتہا فرقہ وہ ہے جسنے بساط شریعت کو لپیٹ دہرا ہے اور آزادی مین مبتلا ہوکر اور ترک احکام کرکے سب

رہا پہر کبہی مکہ مین اِسلئے جا بیٹہتا ہے کہ لوگ کچہہ اپنے ہاتہہ کا بہیں اوسکو دین اور کسب رزق کے لئے محنت کرنا نہ پڑے تو ایسا
آدمی بہی مغالطہ مین ہے جس عمل مین آفات ہین وہ عبادت ہو یا اور کچہہ جو شخص اوسپر اعتماد خوبی و بہلائی کا رکہتا ہے اور اوسکی آفات
سے آگاہ نہین ہے وہ غلطی مین پڑا ہے اِن آفات کی تفصیل بدون عبور کے تمام کتب جیل گانہ کتاب احیاء العلوم کے معلوم نہین ہوسکتی
آٹہوان فرقہ وہ ہے جو مال مین زہد کرتا ہے اور خوراک و پوشاک کم قدر پر قانع ہے اور گہر کے عوض مسجد مین جا رہتا ہے
گمان مین مرتبہ زہاد کو پہنچ گیا ہے مگر دلمین رغبت جاہ و ریاست کی لگی ہے خواہ علم سے یا وعظ سے یا زہد سے سو اِن لوگون
نے گو مال چہوڑ دیا ہے مگر اوس سے زیادہ مہلک چیز مین جا پہنسے ہین کیونکہ جاہ بہ نسبت مال کے مہلک تر ہوتی ہے
یہ لوگ اگر تارک جاہ ہو کر مال لیتے تو شاید کچہہ بچ بہی جاتے اب تو مغالطہ مین پڑ گئے یہ نہین جانتے کہ دنیا کسکو
کہتے ہین انتہای دنیا تو یہی حبّ جاہ ہے طالب ریاست بیشک منافق و حاسد و متکبر و ریاکار و متصف بہ جملہ
اوصاف ذمیمہ ہوتا ہے پہر کبہی کوئی عابد تارک جاہ ہو کر گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے مگر پہر بہی مغرور رہتا ہے اپنے
اس فعل سے اغنیاء کو سخت سست باتین سناتا ہے اور اونکو نظر حقارت سے دیکہتا ہے اور براہ عجب اپنے نفس کو
بہ نسبت اونکے زیادہ تر متوقع اجر کا جانتا ہے اور دل کی خباثتین اپنے اندر رکہتا ہے اور بعض عابد اپنے نفس پر
بہت سختی کرتے ہین مثلاً دن رات مین ہزار رکعت پڑہتے ہین یا روز ایک ختم کرتے ہین اور دل کو مہلکات سے پاک
نہین کرتے جیسے ریا و کبر و عجب وغیرہ سو یہ سب خیالات مختل ہین اصل یہ ہے کہ متقی کی ایک ذرہ بہر نیکی ان جاہلون
کے پہاڑ برابر اعمال ظاہری سے افضل ہوتی ہے پہر جب کوئی انکو قطب زمین اور ولی اللہ کہتا ہے تو بہت خوش ہوتے
اور زیادہ تر مغالطے مین پڑ جاتے ہین پہر کوئی انمین ایسا ہوتا ہے جو نوافل پر حرص کرتا ہے جیسے نماز چاشت
اور فرض مین لذت نہین پاتا اور نہ اول وقت فرض کو ادا کرتا ہے نہ اوسمین جی لگاتا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ
خیرات مین ترتیب کو چہوڑ دینا بہی برا ہے مثلاً کبہی آدمی پر دو فرض معین ہوتے ہین ایک جاتا رہتا ہے اور دوسرا
نہین جاتا یا دو نفل ہوتے ہین ایک کا وقت تنگ ہے نہ دوسرے کا تو ہر ایک مین ترتیب کا نگاہ رکہنا ضرور ہے اگر
ترتیب کا خیال نہ کریگا تو مغالطہ مین پڑ جائیگا اِسکے نظائر بیشمار ہین کیونکہ گناہ بہی ظاہر ہے اور طاعت بہی ظاہر مگر
مشکل بات اِسمین یہی ہے کہ کونسی طاعت کو کس پر مقدم کیا جائے مثلاً کل فرائض کو نوافل پر مقدم سمجہے پہر فرض
عین کو فرض کفایہ پر پہر اوس فرض کفایہ کو جو اسپر ہے غیر کے فرض کفایہ پر اور فرض عین مین بہی جو مہم تر ہے اوسکو پہلے ادا
کرے پہر جو اوس سے کم ہے اور جو قضا ہونیوالا ہے اوسکو مقدم کرے اوسپر جو کہ قضا نہو جیسے مان کی حاجت کو باپ کی حاجت
سے پہلے ادا کرے اِسلئے کہ حضرتؐ نے تین بار مان کو بتایا پہر چوتہی بار مین باپ کو ٹہیرایا پہر فرمایا ادناک فادناک اِس
سے معلوم ہوا کہ صلۂ ارحام مین ابتدا زیادہ تر قریب سے کرے اور اگر قرابت مین برابر ہون تو زیادہ تر محتاج سے اور اگر محتاجی
مین بہی یکسان ہون تو زیادہ تر متقی و پرہیزگار سے اِسی طرح جسکے پاس اتنا مال ہے کہ وہ خدمت والدین و حج کو

عیب جاننے سے غفلت کرے تو یہ بھی عیب ہے اور اگر اسکے عیب ہونے پر توجہ کرے تو یہ بھی عیب ہے اسی طرح کی گفتگو سے مسلسل کرتے ہین نوان فرقہ وہ ہے جسنے طریق سلوک شروع کر دیا ہے اور کوئی باب معرفت بھی اوسپر کھل گیا ہو وہ اوسیکے غوط مین رہگیا کہ یہ در مجہپر کس طرح کھلا اور دوسرے پر کیون بند ہے حالانکہ یہ مغالطہ ہے اسکو یہ خبر نہین کہ عجائبات خدا کے بے نہایت ہین ؎

ای برادر بے نہایت درگہیست ۔ ہر چہ بروی میرسی بروی مایست

دسوان فرقہ وہ ہے جو اسنے بھی کچھ آگے نکل گیا ہے یعنی جو انوار و عطایا اثناء طریق مین اونپر فائض ہوتے ہین اونپر توجہ نہین کرتے اور نہ اونپر فرح و سرور کرکے اوس جگہہ توقف کرتے ہین بلکہ نری قطع راہ کرنیسے کام رکہتے ہین یہانتک کہ قریب منزل مقصود کے پہنچکر اوس حد پر جا لگے ہین جسکا نام قرب الی اللہ ہے اور یہان اگر اس گمان پر کہ ہم واصل الی اللہ ہوگئے ہین ٹہیر گئے ہین اور دہوکا کھایا کیونکہ نور الٰہی کے ستر پردے ہین جب سالک کسی ایک پردہ تک پہنچتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ مین اللہ تک پہنچ گیا حالانکہ اللہ تک پہنچنا بغیر طے کرنے ان حجابون کے نہین ہوسکتا ہے پھر بعض حجاب انمین بڑے ہین اور بعض چھوٹے طریق معرفت کے طے کرنے مین جتنے طرح کے مغالطے ہوتے ہین اونکے بیان کو ایک دفتر چاہیے ؎

اگر جملہ را سعدی انشا کند ۔ مگر دفتری دیگر املا کند

ف چوتھی قسم اہل غرور کی اصحاب اموال ہین انکے بھی بہت فرقے ہین ایک وہ فرقہ ہے جو مساجد و مدارس و سراؤن و پلون اور رکنوون کی تعمیر کا حریص ہوتا ہے تاکہ اونکی ناموری ہو اور مرنیکے بعد یادگار رہے وہ اپنی دانست مین اس فعل سے مستحق مغفرت کا ہوجاتا ہے حالانکہ یہ مغالطہ دو سبب سے ہے ایک یہ کہ ان عمارتون کو مال ظلم یا غصب یا رشوت وغیرہ وجوہ ناجائز و ممنوع سے بنالیتے ہین اس وجہ سے لائق غضب خدا کے ہوجاتے ہین دوسرے اونکا بنانا ریا و شہرت کے لئے ہوتا ہے یہ بھی موجب بغض خدا ہے اول تو ایسے مال کا پیدا کرنا ہی نچاہیئے تہا پھر اگر حاصل کرلیا تھا تو جلد توبہ کرڈالنا تہا اور اصل مال حوالہ مالکان مال کردیا جاتا اگر اصل مال نہوتا تو اوسکا بدل واپس دینا تہا اگر مالک مال نہ ملتا تو اوسکے وارث کو دیتا اگر وہ بھی نہوتا تو مصالح مسلمین مین صرف کردیتا اور غالب یہ ہے کہ اوس مال کا بانٹنا مساکین مین ضروری معلوم ہوتا پھر یہی سمجھتے ہین کہ ان عمارتون مین روپیہ کا لگانا فعل اخلاص و کار خیر ہے حالانکہ اگر موقع سے ایک روپیہ صرف کرنیکو کہا جائے جہان نام نہو تو ہرگز صرف نکرے پھر نقش و نگار مسجد کو کار خیر سمجھتا ہے حالانکہ اس سے ناراضی خدا کا مستحق ہوتا ہے مسجد واسطے خاکساری اور حضور دل کے ہے نہ واسطے اس ڈہونگ اور سوانگ کے ابن مبارک نے رفعاً روایت کیا ہے کہ جب تم مسجدون کو ملمع کرو اور قرآن کو چاندی سونا پہنا دو تو اوس وقت تم پر تباہی آئیگی مین کہتا ہون مصداق اس حدیث کا ایک عمر دراز سے ظاہر ہوگیا ہے دوسرا فرقہ وہ ہے جو مال کو

حلال حرام یکسان کر ڈالا ہے انہین کوئی یہ کہتا ہے کہ اللہ ہمارے عمل سے بے پروا ہے پہر ہمکو اپنے نفس پر تکلیف
کیا ضرور اور کوئی یہ بکتا ہے کہ لوگون کو حکم ہے کہ اپنے دلون کو شہوات و محبت دنیا سے پاک کرین مگر یہ بات م
ہے اس دہوکے مین وہ آسکے جو ناتجربہ کار ہوتے ہین تو دیکہہ لیا ہے کہ یہ امر ناممکن ہے کوئی یون کہتا ہے کہ ا
ظاہری کا کچہہ اعتبار نہین اللہ دلون کو دیکہتا ہے سو ہمارے دل شیفتہ و فریفتۂ محبت الٰہی ہین اور معرفت مین
کو پہنچ گئے ہین بدن سے تو ہم اس مکان دنیا مین کام کرتے ہین اور دل سے آستانۂ لامکان پر معتکف ہین گو
آپکو درجۂ انبیاء سے بہی بڑہکر سمجہتے ہین ان آزادون کے اقسام بہت ہین اور منشا انکے مغالطہ کا جہل ہے علم سے
پانچوان فرقہ وہ ہے جو عمل صالح کرتا ہے طلب حلال مین بہی ساعی ہے دل کے بہی درپے رہتا ہے یہانتک کہ بعض مقا
زہد و توکل و رضا و محبت کا مدعی بہی ہوجاتا ہے مگر نہ حقیقت اون مقامات کی جانے نہ شروط و علامات و آفات اونکے
کوئی کہتا ہے کہ مین عاشق خدا ہون یا عاشق مصطفےٰ اور عجب نہین کہ اوسنے وہ خیالات حق مین اللہ و رسول کے با
ہون جنمین کفر یا بدعت ہو کوئی متوکل بنتا ہے اور جنگلون مین بے زاد و توشہ پہرتا ہے تاکہ دعوی توکل کا ٹہیک او
لکن یہ نہین جانتا کہ ایسا کام کرنا بدعت ہے سلف صحابہ و تابعین و اکابر امت سے منقول نہین حالانکہ وہ لوگ سب سے زیا
توکل جانتے تہے اونہون نے یہ نہین سمجہا کہ جان کو خطرہ مین ڈالنا اور توشہ نہ لینا توکل ہے بلکہ توشہ لیکر اللہ پر توکل کرا
تہے اپنے توشہ پر اعتماد نکرتے تہے ۵

گفت پیغمبر با آواز بلند
بر توکل زانوی اشتر بہ بند

چہٹا فرقہ وہ ہے کہ غذا کے باب مین اپنی جان پر تنگی کرتا ہے بجز حلال کے کچہہ نہین کہاتا مگر دل و اعضا کو پابند ا
خصال حسنہ کا نہین کرتا اسکو یہ خبر نہین کہ اللہ اپنے بندون سے نہ تو صرف اکل حلال سے راضی ہوتا ہے اور نہ اس
سے کہ سارے عمل کرے اور طلب حلال نکرے بلکہ اوسکی رضا کے لئے بجالانا سب طاعات کا اور بچنا ہر ایک گ
سے درکار ہوتا ہے اور جو کوئی یہ خیال کرے کہ تہوڑی سی بات سے کام نکل جائیگا وہ مغرور ہے ساتوا
وہ ہے جو مدعی ہے خوش خلقی و تواضع و سخاوت کا اور درپے خدمت صوفیہ ہوکر لوگون کو اونکی خدمت کے
جمع کرتا ہے اور اوسنے اس خدمتگذاری کو اپنی ریاست و مال کا جال بنایا ہے سو ظاہر مین تو یہ لوگ خدم
کرتے ہین اور حقیقت مین اپنا نفع ڈہونڈہتے ہین اور مال حرام و شبہ اکٹہا کر لیتے ہین اسکی شناخت یہ ہے کہ ا
الٰہی مین سے کچہہ بجا نہین لاتے فقط مال حرام لیکر خدمت کرنے پر راضی ہین حالانکہ جو شخص مال حرام لیکر راہ
مین صرف کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مسجد بنوا لے پہر اوسپر پاخانہ کی استرکاری کرے اور جانے
میری غرض عمارت ہے آٹہوان فرقہ وہ ہے جو مجاہدہ و تہذیب نفس و اخلاق مین مشغول ہوکر عیوب نفس مین
سی بحث [illegible] نفس مین یہ عیب ہے اور اگر ا

ن اپنے اندر پیدا کرے اور اسکے ورکر نیکی پیچھے لگے اشتر بلکہ طالب آخرت ہو نہ فسانہ خوان اور اصل ان سب اصلاحات کی یہ ہے کہ محبت خدا
ل پر غالب ہو اور محبت دنیا کی دل سے اوتر جائے یہانتک کہ ارادہ مستحکم ہو جائے اور نیت درست پھر استقامت نصیب ہو
بات جب ہی ہو سکتی ہے کہ جو باتین اصل کتاب اور اس انتخاب مین لکھی گئی ہین اونکو پہچانے اور مکائد نفس و مصائد شیطان سے
ار رہے کیونکہ ابلیس جو دشمن آبائی ہمارا ہے ... ی مین کے پردے مین بھی مغالطہ دیتا ہے پھر باوجود اسکے ایک اور خوف بھی
ہے کہ کہین خدا کے فضل پر مغرور ہو کر اوسکے کرم پر تکیہ نہ کر بیٹھے اور اوسکے عذاب سے مامون ہو جاوے اور گمان کرلے کہ مین
تو بھی ایسا ہی رہونگا اور فتور و انقلاب سے بیخوف ہو جائے کیونکہ جو شخص اللہ کے عذاب سے بیخوف رہتا ہے وہ یقیناً زیانکار
ہے اسلئے ایسے شخص کو چاہئے کہ اول سب امور مہلکات سے بچے پھر اپنے نفس پر اس بات کا خوف کرتا رہے کہ کہین کوئی
مہلکہ میرے جی مین باقی نرگئی ہو اور مین اوس سے غافل ہون اس بات کا ڈر ہر دم دل مین رکھے اور کسی دم خوف خاتمہ
سے غافل ہونیکو پسند نکرے یہ اندیشہ خاتمہ کا ایسا ہے کہ اس سے چھٹکارا اور بچاؤ بے اوترے پل صراط کے نہین ہو سکتا ہے
حکایت ایک اللہ کے ولی پر نزع کے وقت جبکہ کچھ سانس اونکا باقی تھا شیطان ظاہر ہوا اور کہا حضرت تم مجھسے نکل گئے
انہون نے کہا ابہی تک تو نہین نکلا یعنی خاتمہ بالخیر ہو جائے تو تجھسے بچنے کا یقین ہو اسی سبب سے اکابر نے کہا ہے کہ آدمی سب تباہ کار و ہالک ہین
اور عالم اور عالم بھی سب ہالک ہین مگر عامل اور عامل بھی سب ہالک ہین مگر مخلص اور مخلص بھی بڑے خطر مین ہین یہ دلیل
اس بات پر کہ سارے مغرور تباہ کار ہوتے ہین اور مخلص جو غرور سے بھاگتے ہین وہ بھی اندیشہ مین پڑے ہوئے ہین
اول سے اولیاء اللہ کے بھی خوف ... استدلال اسمین ہوتا ہے اور چونکہ بحکم حدیث انما الاعمال بالخواتیم اعتبار خاتمے
کا ہے اسلئے ہم اللہ سے دعا مانگتے ہین کہ ہمارا خاتمہ بالخیر ہو اور خاتمہ سے پہلے ہمکو توفیق انابت و رجوع و توبہ نصوح و استغفار
برو جہ معتبر مع ادا شروط نصیب فرمائی جائے وما ذالک علی اللہ بعزیز یہ رسالہ خلاصۃ الخلاصہ ہے جزو سوم
احیاء العلوم مطبوع مصر کا بیان مہلکات کے اصل کتاب کے ۲۵۳ صفحہ مین فی صفحہ ۳۴ سطر اور ترجمہ اردو کے ۶۷۰ صفحہ مین
فی صفحہ ۱۵ سطر اس رسالہ کے نو جزو یا ۷۲ ورق ہین فی صفحہ ۱۴ سطر اسکے بعد غزالی رح نے جزو چہارم مین بیان منجیات کا
کیا ہے اللہ سے امید ہے کہ پہلے ہمکو ان مہلکات سے بچا دے پھر ساتھ ہی اوسکے منجیات کی توفیق بھی بخشے آج ۲۳
رجب ۱۲۹۲ ہجری روز دوشنبہ وقت نواخت سہ ساعت روز یہ رسالہ بیس دن مین ختم ہوا وللہ الحمد فی البدء والختام
والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی آلہ وصحبہ البررۃ الکرام الی یوم القیام +

تمت

الحمد والمنۃ کہ این کتاب سعادت انتساب از تالیفات جناب فیضمآب نواب سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر بالمجد والتفاخر بماہ
جمادی الآخری ۱۲۹۵ ہجری در مطبع سعید عام آگرہ حلیۂ انطباع پوشیدہ سرمہ کش دیدۂ نظارگیان گردید فقط +

صدقات وخیرات مین لوٹاتا ہے لکن ایسا موقع ڈہونڈہتا ہے جہان مجمع ہو اور فقرا و مساکین شکر ادا کرین او
حاصل ہو اور کبہی مکہ رستہ کر حج کرتا ہے اور اوسکے ہمسایہ بہوکے ہوتے ہین ابن مسعود سے لکہا آخر زمانے مین لوگ
حج کرینگے اونکے پاس مال ہوگا اسلیئے سفر کو دشوار نہ جانینگے جب حج سے پہر ینگے تو محروم لٹے کہٹے آینگے د
ہوگا تیسرا فرقہ وہ ہے جو زکوۃ نکالتا ہے مگر ایسا نکما مال جس سے خود اوسکا دل بہی نفرت کرے اور ایسے
جو اوسکی خدمت کرین یا اونسے کوئی غرض نکلے اور سوا زکوۃ کے بسبب بخل کے ایک کوڑی نہین دیتا سو اب
مین ہی آپ کو اللہ کا مطیع سمجہتا ہے حالانکہ عاصی و بدکار ہے اللہ کی عبادت پر غیر سے عوض چاہتا ہے ا
مغالطے اہل اموال کے لئے بہت ہین چوتہا فرقہ وہ ہے جو مجالس وعظ و ذکر مین آنے ہی کو واسطے نجات
ہے اور مجلس وعظ مین آنیکو ایک رسم مقرر کرلیا ہے اور یہ گمان ہے کہ فقط وعظ کے سننے ہی سے ثواب
گو اوسپر عمل نکرے سو یہ اوسکا خیال خام اور وہم ناتمام ہے فضیلت مجلس وعظ و ذکر کی تو اسی لئے ہے ک
آدمی آمادہ عمل ہوتا ہے اگر وعظ سے رغبت ضعیف ہوگئی کہ عمل پر آمادہ نہوا تو پہر اوس رغبت سے کیا کام نکلا او
وعظ سنکر رونے لگتا ہے اور کہتا ہے اللہم سلم یا معاذ اللہ یا سبحان اللہ یا اللہ اکبر لکن اوسکا
اثر اسکا نہین ہوتا ہے تو یہ مغالطہ صریح ہے جیسے کوئی حکما کے مطب مین جایا کرے جو کچہ وہان ذکر ہوا و
یا کوئی بہوکا کسی ایسے شخص کے پاس بیٹہے جو مزہ دار کہانون کا ذکر اوس سے کرے تو اس سے نہ وہ بیمار اچہا
اوس بہوکے کی بہوک جائیگی سو جس وعظ سے سننے والے مین کچہ تغیر نہوا اور نہ دنیا سے روگردان ہوکر متوجہ
وہ وعظ اوسکے حق مین اور زیادہ تر موجب بار پرس ہوگا مغالطہ سے بچنے کے لئے آدمی مین تین چیزین درکا
ہین عقل و علم و معرفت عقل سے مراد وہ نور اصلی خلقی ہے جس سے انسان ادراک حقائق اشیا کا کرسکتا
ہوا کہ تیزی فہم و عقل جبلی کا درست ہونا یہ بہی ایک نعمت ہے جو اصل آفرینش انسان مین رکہی جاتی ہے او
حمق و بلادت سے جاتی رہتی ہے تو پہر تدارک اوسکا نہین ہوتا معرفت سے مراد شناخت چار چیزون کی
نفس و رب و دنیا و آخرت جب انکو پہچان لیگا تو اللہ کی معرفت سے دل مین محبت خدا کی جوش زن ہوگی
آخرت سے رغبت طرف آخرت کے اوٹہیگی اور معرفت دنیا سے نفرت دنیا سے حاصل ہوگی اور سب سے زیادہ
اوسکی نظر مین وہی ہوگا جو آخرت مین کام آئیگا جب یہ ارادہ غالب ہوگا تو سب امور مین اوسکی نیت درست
اگر کہانا کہائیگا یا قضاء حاجت کو جائیگا یا اور کوئی کام تو ان سب سے یہی مقصود ہوگا کہ سلوک راہ آخرت پر مدد ملے او
درستی نیت سے مغالطہ دور ہوجائیگا غزالی رح نے بیانمین ان مغالطات کے خوب ہی بسط کیا ہے جس شخص
منظور ہو کہ وہ اپنے غرور کو معلوم کرلے خواہ وہ کسی فرقہ کا آدمی ان فرقون مین سے ہو تو اوسکو لازم ہے کہ
کتاب دہم احیاء العلوم کو جو بیان مین غرور کے ہے اول سے تا آخر بنظر غور مطالعہ کرے اور جس